

مدینہ منورہ کی مبارک نقشاؤں میں
ترتیب دی جانے والی تعلیم تکمیل
اور ماضی کے قصصوں کے مطابق

جلد اول

گلدستہ تفاسیر

جلید

سورة الفاتحة تا سورة ال عمران

ترجمہ حضرت مولانا عبد القیوم

سید شاہ

فیاضیہ اسلامیہ مولانا عبد القیوم کی مدد سے

پیشکش

حضرت مولانا مفتی عبدالستار صاحب رحمہ اللہ
حضرت مولانا مفتی عبدالقادر صاحب رحمہ اللہ
حضرت مولانا قاری محمد عثمان صاحب رحمہ اللہ
حضرت علامہ انور خالد محمود صاحب رحمہ اللہ
مفسر قرآن حضرت مولانا محمد اسلم شہنشاہی مدظلہ
حضرت مولانا محمد زوی کرمانوی مدظلہ العالی

اول مکمل لغت عثمانی
تفسیر مظہری
تفسیر عزیزی
تفسیر ابن کثیر
معارف القرآن
تفسیر مولانا مفتی اعظم
معارف القرآن
حضرت مولانا کلامی
تفسیر میر تقی

www.ashrafbooks.com

فیاضیہ اسلامیہ

حضرت مولانا مفتی اعظم

حضرت مولانا مفتی اعظم

حضرت مولانا مفتی اعظم

حضرت مولانا مفتی اعظم

حضرت مولانا مفتی اعظم

ادارہ تالیفات اشرفیہ

1061-4540513-4513240

گلدستہ تفاسیر

جملہ حقوق محفوظ ہیں

تاریخ اشاعت..... محرم الحرام ۱۴۲۸ھ

ناشر..... ادارہ تالیفات اشرفیہ دہلی

طباعت..... سلامت اقبال پریس ملتان

انتباہ

اس کتاب کی کاپی راست کے جملہ حقوق محفوظ ہیں
کسی بھی طریقہ سے اس کی اشاعت غیر قانونی ہے

قانون و مشور

قیصر احمد خان

(ایڈووکیٹ ہائی کورٹ دہلی)

قارئین سے گزارش

ادارہ کی حتی الامکان کوشش ہوتی ہے کہ ہر جگہ، ہر ایک معیار میں ۱۰۰٪
احمد لکھنا اس کام کیلئے ۱۰۰٪ ادارہ میں علماء کی ایک جماعت موجود رہتی ہے۔
پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو براہ کرم ہر باقی مطلع فرما کر ممنون فرمائیں
تا کہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزا کم اللہ

ادارہ تالیفات اشرفیہ دہلی کے قیام کے لئے
ادارہ اشاعت..... ایڈووکیٹ..... ادارہ اشاعت..... ایڈووکیٹ..... ادارہ اشاعت..... ایڈووکیٹ.....
کتبہ اشرفیہ..... ایڈووکیٹ..... کتبہ اشرفیہ..... ایڈووکیٹ..... کتبہ اشرفیہ..... ایڈووکیٹ.....
کتبہ اشرفیہ..... ایڈووکیٹ..... کتبہ اشرفیہ..... ایڈووکیٹ..... کتبہ اشرفیہ..... ایڈووکیٹ.....

ISLAMIC EDUCATIONAL TRUST U.K (PUBLISHERS)
ISLAMIC BOOKS CENTRE (DISTRIBUTORS)

پتہ

کلمات مبارکہ

از حضرت اقدس امین العلماء مولانا مفتی عبدالستار صاحب مدظلہ

(مفتی جامعہ خیر المسیح، ملتان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ہمارے مشفق و مہربان رب الہی محمد القیوم صاحب ہمارے دلی و عقلی دل میں اللہ رب العزت نے حبِ شہادت سے یہ جذبہ پیدا کیا کہ ہماری اسلامی زندگی کے لئے ایک جامع تفسیر ہو جس میں آیات کی مختلف تفسیریں یکجا جمع ہوں اور اس کے علاوہ تفسیر کے متعلق ضروری مضامین بھی شامل ہوں۔ تاکہ علماء و طلباء و عامہ کے لئے قرآن مجید کی آیات کے سلیس و تفسیر کو سمجھنا آسان ہو اور متفرق تفسیر کی روشنی کو دانی سے بہتر ہو جائے۔ جو چیزیں بہت سے اوراق پلٹنے کے بعد حاصل ہوئی تھیں وہ ایک ہی جگہ آسانی سے پھر سیکھیں۔ اس جذبہ کے پیش نظر جناب موصوف نے مختلف تفسیر کو یکجا کر کے تفسیر کے نام سے ایک تفسیری مجموعہ تیار کیا ہے۔ جس نے اس کے بعض اہم و درکار کو مضید پایا۔ امید ہے کہ اس کاوش کی بدولت علماء و طلباء اور عوام الناس سب کو حق سے مطلع ہوگا۔ اور کار میں جملہ اہل کو بہت پسند فرمائیں گے۔ چونکہ یہ تفسیری مضامین مختلف تفسیر سے منتخب شدہ ہیں، لہذا یہ ہے کہ کتب کوئی بات ہے، بلکہ ایسا نہیں ہوگی، ہر کوئی اس میں خواہ کو نہ تفسیر کرے کہ اس میں اصل تفسیر کی طرف رجوع فرما سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے، جناب مولف صاحب کو کامیابی و امت مسلمہ کے دینی فلاح کیلئے بہت شکر اور کوشاں رہتے ہیں۔

چنانچہ اسی لکھنؤ سے پہلے ہی ایک اسلامی انسٹیٹیوٹ یا دینی اسٹراٹھان کے نام سے مرتبہ ہو چکے ہیں۔ جو کہ کئی مجلہ جلدوں میں شائع ہو چکے ہیں۔ اس طرح تفسیر انسانیت بھی موصوف کی مرتب شدہ کتاب ہے۔ جو کہ دو مجلہ جلدوں میں شائع ہو چکے ہیں۔ موصوف کی کتاب اور تفسیر کا نام ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر کام کے موصوف کی اس کتاب کی تفسیر کو بہت نفع اور مضید ثابت ہوگا۔

وہ ذیل میں مندرجہ ہے۔

فہم قرآن کے شائقین کیلئے قرآنی علوم کا گلدستہ

(حضرت مولانا مفتی عبدالستار صاحب مدظلہ العالی شیخ الحدیث دارالمصنوعین مولانا)

یہ دوسرے گلدستہ تفسیر مؤلفہ الحاج جناب محمد القیوم صاحب مدظلہ العالی کی کو چھتہ نمائش سے دیکھا، شائد اللہ بہت تیزی سے اس کا تیسرا جلد دیکھیں۔ اس امر کا اہتمام فرمایا ہے کہ کار کی آمد و آمد سے کوئی فرق نہ کرے یکجا کر دیا ہے۔ فہم قرآن کا صاحب بہت آسانی سے تفسیر سے وقت میں بہت سے کام کے علوم سے مستفید ہو سکتا ہے۔

یہ قرآن مجید کی تفسیر کو بہت ہی نافع اور قابل ہوگا۔ وہان تک بھی اللہ عز و جل۔

”گلدستہ تفاسیر“

دورِ حاضر کی چھ شاہکار تفسیروں کا حاصل

(حضرت علامہ ابراہیم علیہ الرحمہ صاحب مدظلہ العالی ڈاکٹر یکتا سلاٹ اکیڈمی آف، چیمبر جان)

الحمد لله والحمد لله الذین اسلمنا الیہ

اس دور میں پاک و ہند میں چھ شاہکار تفسیریں آ کر اس کی مجلسِ انجمن میں وہ حضرت شیخ ابوبکر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اس شاہکار کا حاصل ہیں کہ وہاں تکہ ہو سکتے ہیں اور میں علوم قرآن کو عام کیا جائے آپ نے اٹانے کی ساری میں برصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں کی وہی خلافت کی سرانجامی۔
اسی مجموعہ میں لوگوں کو اس ترجموں کے سلیخے اور سمجھنے کی قربت بھی دلائی جائے۔ علمائے کرام اہل اسلام کو نہ صرف اس طرح سے ترجموں کے سلیخے اور پڑھنے کی ضرورت اور ان کی صنعت و دل نشین کرنے میں کوئی تاخیر نہ فرمائیں بلکہ ترجمہ کی تعلیم کیلئے اسے سلسلے ہی قائم فرمائیں کہ ہر بات و سہولت اپنی حالت کے ساتھ سب اور درست کے موافق ہو سکتے۔

ان کتب میں اردو میں کئی کئی روایتیں (۱) معارف القرآن حضرت مفتی: علم، برات (۲) معارف القرآن حضرت شیخ الحدیث و التفسیر مولانا کاظمی، برات، برصغیر پاک و ہند میں وہ شہرت پائے ہوئے ہیں کہ دورِ قرآن دینے والا کوئی عالم نہیں اور اسے مستحق نہیں رہ سکتا۔
تاہم ان دونوں ضخیم تفاسیر کا ساتھ ساتھ دیکھا خاصا مشکل کام تھا حدیث کا خصوصی راقی رکھنے والوں کیلئے تفسیر ابن کثیر کا ساتھ دیکھنا آج اردو کی حوزہ تفسیری یہ دور قرآن پاک و ہند کے ہر علمی طبقے میں قبولیت سے لے کر کئی طرح کے علماء و محدثین شاہ جہاد معزز محدث دہلوی، برات کا نام ہی اور سہرا کی اس وجہ خدمت میں ہے کہ اسے پاک و ہند کا ہر شخص بلا کسی اختلاف کے مٹھ جیسے مٹھ قرآن اور مرادات قرآن پر مطلع ہو سکتا ہے تفسیر تفسیر سے قاضی شامی صاحب دینی اپنی مراد کی تفسیر منطقی تفسیر میں سلسلے کے ساتھ لکھ کر اپنے حرف آخر ہے۔

۲۰۰۰ء: عبدالقیوم صاحب نے ان تمام تفسیر پر خلاصہ امت کر کے اس کا حاصل علامہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا تفسیر ثانی کے ساتھ جمع کر کے ایک ”گلدستہ تفاسیر“ نامی کتاب تیار کی ہے جس میں ہر طرح کی خدمت کا کام چھ نمبروں پر مشتمل ہے ہر ایک کی خدمت قرآن میں ان چھ نمبروں پر مبنی ہے۔

راہِ انحراف اور خدمت کی طرف ہر ایک سے متاثر ہو کر بلکہ حضرت مفتی عبدالستار صاحب دینی نظر پند پر پورا اٹھا کر کے اس خدمت قرآن میں ان چند نمبروں سے شائستہ ہو جائے۔

اجازت ہو تو سراسر میں مثال ان میں ہو جائوں
منا سے کل میرے زور پر جو ہم عاشقان ہو گئے
خدا کی رحمت سے کزادش سے کہ در قرآن کے ان چھ نمبروں کو ہمیشہ ذہن میں رکھیں اور ہر مسئلہ اور ادوار و مقامات اشرفیہ میں سے یہ چھ نمبر
آخر سے اپنے ہر مسئلہ کو ہمیشہ اور کئی کئی گلدستہ تفاسیر کے علاوہ میں ان اصل مائدہ کو بھی اچھا لیا کر بن اس سے یہ بات سب ضرور اچھل جائے گی
کہ وہ مولانا حمید القیوم صاحب کتب قد باقی ملی ستر میں کا صاحب ہوتے ہیں۔

آخر میں اللہ سب لعنت مؤلف اور اس گلدستہ تفاسیر کے جملہ مفسرین کو ان چھ نمبرین کے ساتھ شیخ کرے آمین۔

نہ ہے نصیب اللہ اکبر لوگنے کی جائے ہے

علامہ محمد علی احمد

تفسیر اکابر کی تفاسیر کا نیچوڑ ہے اور مسلک حق کی پوری پوری ترجمانی ہے

(حضرت مولانا نعیم الدین صاحب مدظلہ العالی مدظلہ العالی "نور اللوحہ" ص ۱۰۷)

"انوار تالیفات شریفہ" مکتبہ اہل سنت کے مولانا محمد اسحاق صاحب زید مجدہ کے والد محترم مولانا عبد القیوم مدظلہ العالی نے انسج مسلک کی اصلاح کا ایک خاص جذبہ بظاہر فرمایا ہے اس جذبہ کے تحت انہوں نے بہت سی ذلیع کتابیں تحریر فرمائی ہیں جنہیں مولانا س میں پڑھائی حاصل ہوئی ہے حال ہی میں مولانا موصوف نے علامہ اسماعیل کے تفسیر کے تفسیر لکھی ہے، ان کے تفسیر "مکملہ تفسیر" تفسیر "مکملہ تفسیر" اور تفسیر "ابن کثیر" تفسیر "مکملہ تفسیر" (حضرت مولانا محمد اور لیس کا مدظلہ العالی)، تفسیر "مکملہ تفسیر" (حضرت مولانا مفتی اعظم مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ) کا خلاصہ مدظلہ العالی کیا ہے۔ مزید برآں یہ کہ موصوف مولانا کی من جہت سے دیگر اکابر و اعلام از مذہب اہل حق کے تفسیری نکات اور محارف و بصائر ذکر کیے ہیں۔ اس فائدے سے اس تفسیر کو کاربری کی تفسیر کا نیچوڑ اور خلاصہ کیا جاسکتا ہے، بلاشبہ حضرت موصوف نے اس میں نہایت عرق و زہنی سے کام لیا ہے، درواقع مستند سیر کا مکمل ترجمہ کے سامنے پیش کر دیا ہے۔

یہ تفسیر اس لحاظ سے بھی بہترین تفسیر کی جاسکتی ہے کہ اس میں مسلک حق کی پوری پوری ترجمانی کی گئی ہے خدا کرے کہ یہ تفسیر پاپہ تکمیل کو پہنچے اور مولانا کی رحمت و رحمت کا اثر ہو۔

اللہ تعالیٰ مفسر اور ناظرانوں کی کوشش و کوشش کو قبول فرمائے۔ کتاب کی طبیعت اور کتابت انتہائی عمدہ ہے، اور کتاب فہم معنی کے ساتھ کسب ظاہری سے بھی آراستہ ہے، مولانا صاحب، طلباء ان سے ضرور فائدہ اٹھائیں۔

مفسر قرآن حضرت مولانا محمد اسلم شیخ پوری مدظلہ

(کالم نگار سرب موکنا سرائی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد

بالحمد للہ بالقرآن کو روشن افکار قرار دیا گیا ہے جس خوش قسمت انسان کا کلام اللہ سے سچی مصلحت قائم ہو جائے اسے ہر محکم اور سہ فائدہ اور کلام میں مزا دہیں آتا قرآن کی تلاوت اور اس میں فہم و تدبر کے ذریعے ہادی توحلی سے جو تعلق پڑتا ہے وہ کچھ نہیں ہوتا۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کلام اللہ سے سوا اور غیر خدا نے سوا کی کہ کلام اللہ میں مشغول رہے و ذکر میں آواز آپ نے ارشاد فرمایا "آؤ سے موصول ملد ہوتا ہے مگر اس کو حق خدائے تعالیٰ ہی کا ذکر بتاتا ہے اور اس میں موصول رہے ہوتے ہیں مگر دال کا خوف نہیں ہوتا" قرآن مجید ایک پیر و استاذ مسند ہے اسی کی تہ میں ماحد اور اترائے نکلی ہیں چہ و سوسال سے باذوق اہل ایمان ان ترانوں کی تلاش میں ہیں اور بقدر استطاعت و استخراج و استنباط میں لگے ہوئے ہیں لیکن سچ کو یہ معلوم کرنے کی جرأت نہیں ہوئی کہ میں نے وہ سادے حقائق و اسرار و رموز و اشارات معانی و مخانی و لطائف و ازہام کرائے ہیں جو اس میں پوشیدہ ہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ کئی نہ کئی انداز میں اس کتاب مقدس کی خدمت میں آئے، جماعت سعادت ہے معرفت مولانا، حاجی عبد متیوم صاحب جردنی، دست برکات جس نے بھی "مکملہ تفسیر" ترتیب دے کر حصول سعادت کی کوشش کی ہے اس بات کا فیصلہ علم اور تدبر میں کریں گے، وہاں کوشش میں کہاں تک کامیاب ہوئے ہیں جہاں تک بارگاہی کا تعلق ہے وہاں کی طلب اور اخلاص کو دیکھا جائے۔ حضرت حاجی صاحب کی مدد سے زندگی کو ادبی دینی سے کواکب ہیں، ان کی تفسیریں عطا ہوئی ہیں، اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو اور وہ تازہ کی امت مسلمہ کی نظائر اصلاح کیلئے سوچنے و سوچنے اور لکھنے و لکھنے۔

وزیر اعلیٰ، محاسب، محمد اسلم شیخ پوری

۱۰	ادب و شاعری کے حالات چھ ماہ تک	۲۷	مطالعہ کا زوال ضروری ہے	۳۲	دو عجیب و غریب واقعات	۵۱
۱۱	علم نجیب گائی کی	۲۸	شیعوں کا تہجد	۳۳	ایک چینی لڑکا	۵۱
۱۲	استدلال کا عمل	۲۹	بھوت بولنا اور بھوت کچا	۳۴	عالم بردار	۵۱
۱۳	دینی تعلیم	۳۰	نصرت کا مسئلہ	۳۵	دوران کے متعلق جو تحریر ہے	۵۲
۱۴	مفسر و مفسر کی عبادت	۳۱	کفر و فتنہ کا زوال	۳۶	دورانی سے طرک کا ذکر و دلیل ہے	۵۲
۱۵	خضر علی کا طبع	۳۲	عقلی سلطان	۳۷	ادراں نورد و ایک عجیب و غریب عالم	۵۲
۱۶	نقصت عربی زبان کے مفسرین	۳۳	محب پرستی، انانی	۳۸	خوارق کے انکار کا سبب بھی کہا گیا ہے	۵۳
۱۷	مطالعہ علمی و تحقیقی	۳۴	بربر و سول کو ملنے سے مراد ہے	۳۹	خوارق کا جوہر و اثرات	۵۳
۱۸	افکار کا کثرت	۳۵	کتاب معنی میں	۴۰	چاندی کے عجیب و غریب واقعات	۵۳
۱۹	ادب و سلوک	۳۶	عقل پرستی	۴۱	سنت سے کفر و فسق کے واسطے	۵۳
۲۰	ایک ویرانی کی کامرانی	۳۷	مطالعہ اور فکر	۴۲	خوارق و خوارق کے انکار کا مسئلہ	۵۳
۲۱	نقصت کی اصل	۳۸	عقیدہ کے جواب میں	۴۳	فدائی کا قانون و خوارق کے معنی	۵۳
۲۲	قرآن کے کلمات و تفسیریں	۳۹	ادب کا معنی	۴۴	خوارق کے انکار کے سبب بھی طبع کا	۵۳
۲۳	ایک کتاب کا بیان	۴۰	مناظروں کو چیلنا	۴۵	عقیدہ و اہل کفر	۵۳
۲۴	اہل ایمان کے کردار	۴۱	مٹانے کی حکمت	۴۶	خوارق کا کون سا واقعہ ہے	۵۳
۲۵	دعوت کے لئے آواز	۴۲	ایک ادب کا مسئلہ	۴۷	خوارق کی انکار کی غرض بہت کم ہے	۵۳
۲۶	آئینہ کا عالم	۴۳	مطالعہ کا سبب نہ ہو	۴۸	زید و عقیقہ اور	۵۳
۲۷	قرآن کا کلام و تفسیر	۴۴	دعوت کے سبب نہ ہو	۴۹	خوارق کا مسئلہ	۵۳
۲۸	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۴۵	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۵۰	خوارق کا کلام و تفسیر	۵۳
۲۹	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۴۶	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۵۱	خوارق کا کلام و تفسیر	۵۳
۳۰	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۴۷	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۵۲	خوارق کا کلام و تفسیر	۵۳
۳۱	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۴۸	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۵۳	خوارق کا کلام و تفسیر	۵۳
۳۲	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۴۹	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۵۴	خوارق کا کلام و تفسیر	۵۳
۳۳	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۵۰	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۵۵	خوارق کا کلام و تفسیر	۵۳
۳۴	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۵۱	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۵۶	خوارق کا کلام و تفسیر	۵۳
۳۵	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۵۲	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۵۷	خوارق کا کلام و تفسیر	۵۳
۳۶	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۵۳	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۵۸	خوارق کا کلام و تفسیر	۵۳
۳۷	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۵۴	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۵۹	خوارق کا کلام و تفسیر	۵۳
۳۸	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۵۵	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۶۰	خوارق کا کلام و تفسیر	۵۳
۳۹	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۵۶	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۶۱	خوارق کا کلام و تفسیر	۵۳
۴۰	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۵۷	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۶۲	خوارق کا کلام و تفسیر	۵۳
۴۱	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۵۸	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۶۳	خوارق کا کلام و تفسیر	۵۳
۴۲	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۵۹	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۶۴	خوارق کا کلام و تفسیر	۵۳
۴۳	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۶۰	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۶۵	خوارق کا کلام و تفسیر	۵۳
۴۴	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۶۱	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۶۶	خوارق کا کلام و تفسیر	۵۳
۴۵	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۶۲	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۶۷	خوارق کا کلام و تفسیر	۵۳
۴۶	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۶۳	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۶۸	خوارق کا کلام و تفسیر	۵۳
۴۷	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۶۴	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۶۹	خوارق کا کلام و تفسیر	۵۳
۴۸	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۶۵	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۷۰	خوارق کا کلام و تفسیر	۵۳
۴۹	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۶۶	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۷۱	خوارق کا کلام و تفسیر	۵۳
۵۰	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۶۷	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۷۲	خوارق کا کلام و تفسیر	۵۳
۵۱	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۶۸	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۷۳	خوارق کا کلام و تفسیر	۵۳
۵۲	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۶۹	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۷۴	خوارق کا کلام و تفسیر	۵۳
۵۳	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۷۰	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۷۵	خوارق کا کلام و تفسیر	۵۳
۵۴	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۷۱	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۷۶	خوارق کا کلام و تفسیر	۵۳
۵۵	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۷۲	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۷۷	خوارق کا کلام و تفسیر	۵۳
۵۶	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۷۳	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۷۸	خوارق کا کلام و تفسیر	۵۳
۵۷	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۷۴	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۷۹	خوارق کا کلام و تفسیر	۵۳
۵۸	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۷۵	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۸۰	خوارق کا کلام و تفسیر	۵۳
۵۹	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۷۶	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۸۱	خوارق کا کلام و تفسیر	۵۳
۶۰	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۷۷	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۸۲	خوارق کا کلام و تفسیر	۵۳
۶۱	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۷۸	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۸۳	خوارق کا کلام و تفسیر	۵۳
۶۲	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۷۹	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۸۴	خوارق کا کلام و تفسیر	۵۳
۶۳	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۸۰	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۸۵	خوارق کا کلام و تفسیر	۵۳
۶۴	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۸۱	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۸۶	خوارق کا کلام و تفسیر	۵۳
۶۵	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۸۲	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۸۷	خوارق کا کلام و تفسیر	۵۳
۶۶	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۸۳	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۸۸	خوارق کا کلام و تفسیر	۵۳
۶۷	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۸۴	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۸۹	خوارق کا کلام و تفسیر	۵۳
۶۸	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۸۵	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۹۰	خوارق کا کلام و تفسیر	۵۳
۶۹	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۸۶	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۹۱	خوارق کا کلام و تفسیر	۵۳
۷۰	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۸۷	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۹۲	خوارق کا کلام و تفسیر	۵۳
۷۱	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۸۸	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۹۳	خوارق کا کلام و تفسیر	۵۳
۷۲	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۸۹	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۹۴	خوارق کا کلام و تفسیر	۵۳
۷۳	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۹۰	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۹۵	خوارق کا کلام و تفسیر	۵۳
۷۴	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۹۱	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۹۶	خوارق کا کلام و تفسیر	۵۳
۷۵	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۹۲	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۹۷	خوارق کا کلام و تفسیر	۵۳
۷۶	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۹۳	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۹۸	خوارق کا کلام و تفسیر	۵۳
۷۷	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۹۴	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۹۹	خوارق کا کلام و تفسیر	۵۳
۷۸	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۹۵	مطالعہ کا کلام و تفسیر	۱۰۰	خوارق کا کلام و تفسیر	۵۳

۱۷۵	حضرت آدمؑ کے فرشتے کی جنگ	۸۵	عقاربی بھٹ کا ذکر
۱۷۶	توحید شیعہ کا مثبت پہلو	۸۶	ہوائی جہاز کا ذکر
۱۷۷	توحید شیعہ کا مثبت پہلو	۸۷	انسانی فکر کے دائرے والی بحث
۱۷۸	توحید شیعہ کا مثبت پہلو	۸۸	سازگار، شکر کا عبادت
۱۷۹	توحید شیعہ کا مثبت پہلو	۸۹	ہوائی سفر کا
۱۸۰	توحید شیعہ کا مثبت پہلو	۹۰	سورن مٹی کا عجیب و غریب پھول
۱۸۱	توحید شیعہ کا مثبت پہلو	۹۱	نیا تاج برف، چرخہ، کپڑے، دھند، وقت کو گینے
۱۸۲	توحید شیعہ کا مثبت پہلو	۹۲	ہوائی راج سے قدانی صفات نکالیں
۱۸۳	توحید شیعہ کا مثبت پہلو	۹۳	دولی کا درست
۱۸۴	توحید شیعہ کا مثبت پہلو	۹۴	روشنی کا درست
۱۸۵	توحید شیعہ کا مثبت پہلو	۹۵	پانی کا درست
۱۸۶	توحید شیعہ کا مثبت پہلو	۹۶	علم و ہمت کے جاننے والے راستہ نکالیں
۱۸۷	توحید شیعہ کا مثبت پہلو	۹۷	ان کے سب سے زیادہ مستحق ہیں
۱۸۸	توحید شیعہ کا مثبت پہلو	۹۸	سورن مٹی کا عجیب و غریب پھول
۱۸۹	توحید شیعہ کا مثبت پہلو	۹۹	جوش و خروش سے خود کو نشان سے بھرنا
۱۹۰	توحید شیعہ کا مثبت پہلو	۱۰۰	جانوروں کی عمر اور قوت و تامل
۱۹۱	توحید شیعہ کا مثبت پہلو	۱۰۱	پیشے کے تقاضے کو سمجھنے کی گنج گنج
۱۹۲	توحید شیعہ کا مثبت پہلو	۱۰۲	بھڑا کرانے والے، ان کے گھر کی گنج گنج
۱۹۳	توحید شیعہ کا مثبت پہلو	۱۰۳	سورن مٹی کا عجیب و غریب پھول
۱۹۴	توحید شیعہ کا مثبت پہلو	۱۰۴	توڑنے والے، ان کے گھر کی گنج گنج
۱۹۵	توحید شیعہ کا مثبت پہلو	۱۰۵	خداوند کی عظمت و قدرت
۱۹۶	توحید شیعہ کا مثبت پہلو	۱۰۶	حضرت علیؑ کی عظمت و قدرت
۱۹۷	توحید شیعہ کا مثبت پہلو	۱۰۷	حضرت امیرؑ کی عظمت و قدرت
۱۹۸	توحید شیعہ کا مثبت پہلو	۱۰۸	دام کے اصناف و شرف
۱۹۹	توحید شیعہ کا مثبت پہلو	۱۰۹	مطہرین کا طہارت کے نظام سے نفاذ
۲۰۰	توحید شیعہ کا مثبت پہلو	۱۱۰	حلقہ کے دانشور کے تعلیم
۲۰۱	توحید شیعہ کا مثبت پہلو	۱۱۱	خلافت کیلئے مٹی کی ضرورت
۲۰۲	توحید شیعہ کا مثبت پہلو	۱۱۲	ادارہ آدم میں ملک فلسطین
۲۰۳	توحید شیعہ کا مثبت پہلو	۱۱۳	فرشتوں کا سول
۲۰۴	توحید شیعہ کا مثبت پہلو	۱۱۴	رات و دن کے فرشتوں کی آمد و رفت
۲۰۵	توحید شیعہ کا مثبت پہلو	۱۱۵	بنو آدم سے بھڑکاؤ کی
۲۰۶	توحید شیعہ کا مثبت پہلو	۱۱۶	فرشتوں کا تقاضا
۲۰۷	توحید شیعہ کا مثبت پہلو	۱۱۷	مٹی کی عظمت و شرف
۲۰۸	توحید شیعہ کا مثبت پہلو	۱۱۸	مٹھن کی عظمت و شرف
۲۰۹	توحید شیعہ کا مثبت پہلو	۱۱۹	مٹھن کی عظمت و شرف
۲۱۰	توحید شیعہ کا مثبت پہلو	۱۲۰	مٹھن کی عظمت و شرف

۱۵۰	آیات میں سب سے زیادہ غلاب	۱۵۰	چراغوں کا نورانی سکھان	۱۵۱	اسلام کا دنیوی کام اور پاکس
۱۵۱	میں دنیا کا ایک کام اور ایک مظہر و حضور	۱۵۱	محکمہ تہذیب و اخلاق کی سرپرستی	۱۵۱	زبان کی ممانعت
۱۵۲	حجرات کے معجزات و معجزات پر مبنی	۱۵۲	پیداوار کا معجزہ	۱۵۲	چربی کی سرپرستی
۱۵۳	بارہ معجزات کا بیان	۱۵۳	آپ کی تعلیم کے بارے میں کلام	۱۵۳	انجیل اور قرآن کا طرز بیان
۱۵۴	موت کی دعا اور دیگر انجیل کی زندگی	۱۵۴	پیشہ کی تعلیم	۱۵۴	حق کی سرپرستی
۱۵۵	نماز کا استقامت	۱۵۵	آپ کے معجزات و معجزات کا بیان	۱۵۵	اسلام کا معجزہ کا بیان
۱۵۶	چراغ جس سے روشنی پوری ہو گئی	۱۵۶	پیداوار کا معجزہ	۱۵۶	حکومت آپ اور پاکس کا بیان
۱۵۷	حضور کا معجزہ	۱۵۷	میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ کوئی شخص	۱۵۷	آپ کی ممانعت
۱۵۸	نبی اسرار کی بی بی	۱۵۸	پیداوار کے بارے میں کلام	۱۵۸	عہد بیت اللہ
۱۵۹	پیداوار کی زندگی	۱۵۹	سے دو وقت میں	۱۵۹	اسلام کا دنیوی کام اور پاکس
۱۶۰	پیداوار کی زندگی	۱۶۰	پیداوار کا معجزہ	۱۶۰	پیداوار کا معجزہ
۱۶۱	پیداوار کی زندگی	۱۶۱	پیداوار کا معجزہ	۱۶۱	پیداوار کا معجزہ
۱۶۲	پیداوار کی زندگی	۱۶۲	پیداوار کا معجزہ	۱۶۲	پیداوار کا معجزہ
۱۶۳	پیداوار کی زندگی	۱۶۳	پیداوار کا معجزہ	۱۶۳	پیداوار کا معجزہ
۱۶۴	پیداوار کی زندگی	۱۶۴	پیداوار کا معجزہ	۱۶۴	پیداوار کا معجزہ
۱۶۵	پیداوار کی زندگی	۱۶۵	پیداوار کا معجزہ	۱۶۵	پیداوار کا معجزہ
۱۶۶	پیداوار کی زندگی	۱۶۶	پیداوار کا معجزہ	۱۶۶	پیداوار کا معجزہ
۱۶۷	پیداوار کی زندگی	۱۶۷	پیداوار کا معجزہ	۱۶۷	پیداوار کا معجزہ
۱۶۸	پیداوار کی زندگی	۱۶۸	پیداوار کا معجزہ	۱۶۸	پیداوار کا معجزہ
۱۶۹	پیداوار کی زندگی	۱۶۹	پیداوار کا معجزہ	۱۶۹	پیداوار کا معجزہ
۱۷۰	پیداوار کی زندگی	۱۷۰	پیداوار کا معجزہ	۱۷۰	پیداوار کا معجزہ
۱۷۱	پیداوار کی زندگی	۱۷۱	پیداوار کا معجزہ	۱۷۱	پیداوار کا معجزہ
۱۷۲	پیداوار کی زندگی	۱۷۲	پیداوار کا معجزہ	۱۷۲	پیداوار کا معجزہ
۱۷۳	پیداوار کی زندگی	۱۷۳	پیداوار کا معجزہ	۱۷۳	پیداوار کا معجزہ
۱۷۴	پیداوار کی زندگی	۱۷۴	پیداوار کا معجزہ	۱۷۴	پیداوار کا معجزہ
۱۷۵	پیداوار کی زندگی	۱۷۵	پیداوار کا معجزہ	۱۷۵	پیداوار کا معجزہ
۱۷۶	پیداوار کی زندگی	۱۷۶	پیداوار کا معجزہ	۱۷۶	پیداوار کا معجزہ
۱۷۷	پیداوار کی زندگی	۱۷۷	پیداوار کا معجزہ	۱۷۷	پیداوار کا معجزہ
۱۷۸	پیداوار کی زندگی	۱۷۸	پیداوار کا معجزہ	۱۷۸	پیداوار کا معجزہ
۱۷۹	پیداوار کی زندگی	۱۷۹	پیداوار کا معجزہ	۱۷۹	پیداوار کا معجزہ
۱۸۰	پیداوار کی زندگی	۱۸۰	پیداوار کا معجزہ	۱۸۰	پیداوار کا معجزہ
۱۸۱	پیداوار کی زندگی	۱۸۱	پیداوار کا معجزہ	۱۸۱	پیداوار کا معجزہ
۱۸۲	پیداوار کی زندگی	۱۸۲	پیداوار کا معجزہ	۱۸۲	پیداوار کا معجزہ
۱۸۳	پیداوار کی زندگی	۱۸۳	پیداوار کا معجزہ	۱۸۳	پیداوار کا معجزہ
۱۸۴	پیداوار کی زندگی	۱۸۴	پیداوار کا معجزہ	۱۸۴	پیداوار کا معجزہ
۱۸۵	پیداوار کی زندگی	۱۸۵	پیداوار کا معجزہ	۱۸۵	پیداوار کا معجزہ
۱۸۶	پیداوار کی زندگی	۱۸۶	پیداوار کا معجزہ	۱۸۶	پیداوار کا معجزہ
۱۸۷	پیداوار کی زندگی	۱۸۷	پیداوار کا معجزہ	۱۸۷	پیداوار کا معجزہ
۱۸۸	پیداوار کی زندگی	۱۸۸	پیداوار کا معجزہ	۱۸۸	پیداوار کا معجزہ
۱۸۹	پیداوار کی زندگی	۱۸۹	پیداوار کا معجزہ	۱۸۹	پیداوار کا معجزہ
۱۹۰	پیداوار کی زندگی	۱۹۰	پیداوار کا معجزہ	۱۹۰	پیداوار کا معجزہ
۱۹۱	پیداوار کی زندگی	۱۹۱	پیداوار کا معجزہ	۱۹۱	پیداوار کا معجزہ
۱۹۲	پیداوار کی زندگی	۱۹۲	پیداوار کا معجزہ	۱۹۲	پیداوار کا معجزہ
۱۹۳	پیداوار کی زندگی	۱۹۳	پیداوار کا معجزہ	۱۹۳	پیداوار کا معجزہ
۱۹۴	پیداوار کی زندگی	۱۹۴	پیداوار کا معجزہ	۱۹۴	پیداوار کا معجزہ
۱۹۵	پیداوار کی زندگی	۱۹۵	پیداوار کا معجزہ	۱۹۵	پیداوار کا معجزہ
۱۹۶	پیداوار کی زندگی	۱۹۶	پیداوار کا معجزہ	۱۹۶	پیداوار کا معجزہ
۱۹۷	پیداوار کی زندگی	۱۹۷	پیداوار کا معجزہ	۱۹۷	پیداوار کا معجزہ
۱۹۸	پیداوار کی زندگی	۱۹۸	پیداوار کا معجزہ	۱۹۸	پیداوار کا معجزہ
۱۹۹	پیداوار کی زندگی	۱۹۹	پیداوار کا معجزہ	۱۹۹	پیداوار کا معجزہ
۲۰۰	پیداوار کی زندگی	۲۰۰	پیداوار کا معجزہ	۲۰۰	پیداوار کا معجزہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۵۰۹	تہذیب الہی	۴۹۸	حضرت زکریا علیہ السلام کی مآثر	۴۸۵	اولی کتاب کا ترجمہ
۵۰۶	انسانی تقدیر	۴۹۸	کلمہ ثلاثہ	۴۸۶	آنحضرت ﷺ کا طریقہ مبارک ہے
۵۱۰	توبہ کی کائناتی	۴۹۹	حضرت یحییٰ کی تسبیح	۴۸۹	سبھل چاند اسرارِ نکر
۵۱۰	مجاہدات بیسویں	۴۹۹	حضرت یحییٰ علیہ السلام کی تسبیح	۴۸۶	موجودہ ہستی کی حالت جو کچھ ہے
۵۱۰	تفہیم القرآن اور اس کے اہم مسائل کی تفسیر	۴۹۹	حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تسبیح	۴۸۵	حاصلِ ہدیہ کی خواہش پائی
۵۱۱	حالات انسانی	۴۹۹	حضرت زکریا علیہ السلام کی تسبیح	۴۸۵	آنکھ کے لئے ناز و نیاز
۵۱۱	حضرت یحییٰ کی تسبیح	۴۹۹	حضرت زکریا علیہ السلام کی تسبیح	۴۸۸	ہیرو جوں کے تو سواروں کا تھک
۵۱۱	زوالِ کائنات	۵۰۰	توحیدی	۴۸۸	قیامت میں کھینچ کر لے جائیں گے
۵۱۲	حضرت یحییٰ کی تسبیح	۵۰۰	سلسلہ	۴۸۹	یہودی: بنی اسرائیل کا ملامت
۵۱۲	تہذیب و تمدن کی تاریخ	۵۰۰	حضرت مریم علیہا السلام کی تسبیح	۴۸۹	آیت کی فضیلت
۵۱۳	شبِ کائنات	۵۰۰	انجیلِ مائتوں	۴۹۰	سب جہانوں کے بانی ہیں ہم
۵۱۳	پیر کی کائنات	۵۰۱	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۴۹۰	کافروں سے توبہ کرنا
۵۱۴	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۵۰۱	حضرت یحییٰ علیہ السلام کی تسبیح	۴۹۰	کھار سے تعلقات کی رس
۵۱۴	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۵۰۱	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۴۹۱	رہو انصاف میں صلی اللہ علیہ وسلم
۵۱۴	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۵۰۱	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۴۹۱	کائنات کی توحید
۵۱۴	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۵۰۱	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۴۹۳	جہانوں کی آواز
۵۱۴	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۵۰۱	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۴۹۳	اللہ کی پائی
۵۱۴	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۵۰۱	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۴۹۳	نہار سے شب کا مہیا
۵۱۴	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۵۰۱	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۴۹۳	حیرت کی عظمت
۵۱۴	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۵۰۱	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۴۹۳	اللہ کی محبت
۵۱۴	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۵۰۱	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۴۹۳	آنحضرت ﷺ کی عبادت
۵۱۴	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۵۰۱	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۴۹۳	شریعتِ انسانی
۵۱۴	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۵۰۱	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۴۹۳	انسانی کائنات کی عبادت
۵۱۴	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۵۰۱	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۴۹۳	اللہ کی عبادت
۵۱۴	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۵۰۱	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۴۹۳	آنحضرت ﷺ کی عبادت
۵۱۴	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۵۰۱	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۴۹۳	اللہ کی عبادت
۵۱۴	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۵۰۱	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۴۹۳	آنحضرت ﷺ کی عبادت
۵۱۴	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۵۰۱	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۴۹۳	اللہ کی عبادت
۵۱۴	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۵۰۱	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۴۹۳	آنحضرت ﷺ کی عبادت
۵۱۴	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۵۰۱	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۴۹۳	اللہ کی عبادت
۵۱۴	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۵۰۱	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۴۹۳	آنحضرت ﷺ کی عبادت
۵۱۴	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۵۰۱	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۴۹۳	اللہ کی عبادت
۵۱۴	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۵۰۱	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۴۹۳	آنحضرت ﷺ کی عبادت
۵۱۴	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۵۰۱	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۴۹۳	اللہ کی عبادت
۵۱۴	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۵۰۱	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۴۹۳	آنحضرت ﷺ کی عبادت
۵۱۴	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۵۰۱	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۴۹۳	اللہ کی عبادت
۵۱۴	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۵۰۱	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۴۹۳	آنحضرت ﷺ کی عبادت
۵۱۴	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۵۰۱	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۴۹۳	اللہ کی عبادت
۵۱۴	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۵۰۱	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۴۹۳	آنحضرت ﷺ کی عبادت
۵۱۴	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۵۰۱	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۴۹۳	اللہ کی عبادت
۵۱۴	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۵۰۱	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۴۹۳	آنحضرت ﷺ کی عبادت
۵۱۴	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۵۰۱	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۴۹۳	اللہ کی عبادت
۵۱۴	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۵۰۱	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۴۹۳	آنحضرت ﷺ کی عبادت
۵۱۴	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۵۰۱	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۴۹۳	اللہ کی عبادت
۵۱۴	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۵۰۱	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۴۹۳	آنحضرت ﷺ کی عبادت
۵۱۴	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۵۰۱	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۴۹۳	اللہ کی عبادت
۵۱۴	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۵۰۱	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۴۹۳	آنحضرت ﷺ کی عبادت
۵۱۴	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۵۰۱	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۴۹۳	اللہ کی عبادت
۵۱۴	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۵۰۱	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۴۹۳	آنحضرت ﷺ کی عبادت
۵۱۴	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۵۰۱	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۴۹۳	اللہ کی عبادت
۵۱۴	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۵۰۱	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۴۹۳	آنحضرت ﷺ کی عبادت
۵۱۴	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۵۰۱	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۴۹۳	اللہ کی عبادت
۵۱۴	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۵۰۱	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۴۹۳	آنحضرت ﷺ کی عبادت
۵۱۴	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۵۰۱	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۴۹۳	اللہ کی عبادت
۵۱۴	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۵۰۱	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۴۹۳	آنحضرت ﷺ کی عبادت
۵۱۴	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۵۰۱	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۴۹۳	اللہ کی عبادت
۵۱۴	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۵۰۱	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۴۹۳	آنحضرت ﷺ کی عبادت
۵۱۴	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۵۰۱	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۴۹۳	اللہ کی عبادت
۵۱۴	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۵۰۱	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۴۹۳	آنحضرت ﷺ کی عبادت
۵۱۴	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۵۰۱	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۴۹۳	اللہ کی عبادت
۵۱۴	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۵۰۱	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۴۹۳	آنحضرت ﷺ کی عبادت
۵۱۴	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۵۰۱	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۴۹۳	اللہ کی عبادت
۵۱۴	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۵۰۱	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۴۹۳	آنحضرت ﷺ کی عبادت
۵۱۴	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۵۰۱	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۴۹۳	اللہ کی عبادت
۵۱۴	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۵۰۱	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۴۹۳	آنحضرت ﷺ کی عبادت
۵۱۴	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۵۰۱	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۴۹۳	اللہ کی عبادت
۵۱۴	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۵۰۱	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۴۹۳	آنحضرت ﷺ کی عبادت
۵۱۴	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۵۰۱	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۴۹۳	اللہ کی عبادت
۵۱۴	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۵۰۱	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۴۹۳	آنحضرت ﷺ کی عبادت
۵۱۴	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۵۰۱	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۴۹۳	اللہ کی عبادت
۵۱۴	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۵۰۱	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۴۹۳	آنحضرت ﷺ کی عبادت
۵۱۴	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۵۰۱	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۴۹۳	اللہ کی عبادت
۵۱۴	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۵۰۱	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۴۹۳	آنحضرت ﷺ کی عبادت
۵۱۴	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۵۰۱	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۴۹۳	اللہ کی عبادت
۵۱۴	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۵۰۱	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۴۹۳	آنحضرت ﷺ کی عبادت
۵۱۴	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۵۰۱	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۴۹۳	اللہ کی عبادت
۵۱۴	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۵۰۱	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۴۹۳	آنحضرت ﷺ کی عبادت
۵۱۴	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۵۰۱	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۴۹۳	اللہ کی عبادت
۵۱۴	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۵۰۱	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۴۹۳	آنحضرت ﷺ کی عبادت
۵۱۴	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۵۰۱	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۴۹۳	اللہ کی عبادت
۵۱۴	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۵۰۱	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۴۹۳	آنحضرت ﷺ کی عبادت
۵۱۴	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۵۰۱	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۴۹۳	اللہ کی عبادت
۵۱۴	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۵۰۱	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۴۹۳	آنحضرت ﷺ کی عبادت
۵۱۴	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۵۰۱	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۴۹۳	اللہ کی عبادت
۵۱۴	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۵۰۱	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۴۹۳	آنحضرت ﷺ کی عبادت
۵۱۴	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۵۰۱	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۴۹۳	اللہ کی عبادت
۵۱۴	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۵۰۱	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۴۹۳	آنحضرت ﷺ کی عبادت
۵۱۴	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۵۰۱	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۴۹۳	اللہ کی عبادت
۵۱۴	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۵۰۱	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۴۹۳	آنحضرت ﷺ کی عبادت
۵۱۴	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۵۰۱	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۴۹۳	اللہ کی عبادت
۵۱۴	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۵۰۱	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۴۹۳	آنحضرت ﷺ کی عبادت
۵۱۴	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۵۰۱	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۴۹۳	اللہ کی عبادت
۵۱۴	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۵۰۱	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۴۹۳	آنحضرت ﷺ کی عبادت
۵۱۴	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۵۰۱	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۴۹۳	اللہ کی عبادت
۵۱۴	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۵۰۱	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۴۹۳	آنحضرت ﷺ کی عبادت
۵۱۴	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۵۰۱	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۴۹۳	اللہ کی عبادت
۵۱۴	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۵۰۱	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۴۹۳	آنحضرت ﷺ کی عبادت
۵۱۴	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۵۰۱	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۴۹۳	اللہ کی عبادت
۵۱۴	سیدہ خدیجہ کی تسبیح	۵۰۱	سید		

[illegible]

حیرت اور غصہ کی مرضی کے مطابق زندگی بسر کرنا نصیب ہو گا اور اس کی حمایت کرنے میں تیری نفس اور تعصب و مین سے مل جاتا ہوگا اور اس سرف سادات پر غصہ نہیں بلکہ ایک دوسری حدیث شریف سے ہے۔

كُلُّ نَفْسٍ نَظِيْفٌ نَّظِيْفٌ يَهْدِي اللَّهُ نَفْسًا يَشَاءُ وَيُضِلُّ مَن يَشَاءُ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا نَّصِيْبًا
 قُلْ نَفْسُكَ لِلَّهِ ۖ إِنَّكَ كَانَتْ مِنْ عِنْدِهِ حُرَّةً حَسَنَةً ۚ

حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ العالیین میں فرماتے ہیں کہ شریعت سے اللہ تعالیٰ نے روحانی تربیت کا سلسلہ اس طرح قائم فرمایا ہے کہ ایک نفس کو چاہے اور دوسرا فیض دیتا ہے انہما جہم اس امر میں کہ ان کے جائز و مباح کر یا اور ان کے بعد ان کے کہتے ہیں یا تو حضرت نے خدا تعالیٰ سے اس سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا اور یہ امر نہایت ضروری ہے کہ خداوند تعالیٰ کسی دوسرے کی تربیت کے بغیر مقامات پر نہ تک ترقی دے۔

دوسرے مشائخ کے طور پر حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ نے ذات اقدس کو پہنچے کہ بے شک ان کو مقامات ترقی کے لیکن پہنچ کر ہی کہتے ہیں کہ اسی اللہ علیہ وسلم حاصل نہ ہوئی اور سولی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اعتراف کیا ہے انشاء فیض حاصل نہیں کیا تو انہیں کی مسافت میں آئے اور اسی انصاف سے سکرام ہے جو صحبت کے اثر سے حاصل ہوا۔

اسی طرح غلاموں کی حالت کو دیکھ کر کہتے ہیں کہ شیخ غلام کی ضرورت نہایت ہوتی ہے کیونکہ اکثر عین ہوا ہے کہ وہ تربیت شیخ کامل کو کئی محنت و مشاغل سے محنت کر سکتا۔

فَلَا يَنْفَعُ لَكَ فَنَّا يَنْفَعُكَ عَنِ الشَّيْخِ حَتَّى يَنْفَعُكَ
 مَا لَوْ خَدَّوْكَ إِلَى دِيْنِهِ عَزَّ وَجَلَّ
 یعنی مرید کو شیخ کی خدمت سے اس وقت تک جہاد نہ ہونا چاہیے جب تک وصول الی اللہ تعصب و بوی نہ ہو کہ وہ مہم ہو جاتی ہے اور تجرباں پر وہ ہے کہ اندرونی فحاشیوں اور دھتوں سے پاک صاف ہوا اور اگر کوئی شریعت و فقہ و رب سے لگا کرنا جیسا کہ:

أَعْلَمُ اللَّهُ كَمَا تَكُنْ تَرَاهُ فَلَنْ تَكُنْ تَرَاهُ فَلَنْ تَكُنْ تَرَاهُ
 (یعنی اللہ کی ایسی حمایت کرے گا تو ایمان اس کو دیکھ رہے ہو اور اگر یہ مقام نصیب نہ ہو تو پھر عبادت میں یہ حدیث نہ دیکھ کر کہ وہ

میں ایمان اور عمل سازگار داخل ہیں اسی طرح انجیل و مسلمان کی صحبت اور نصرت بھی داخل ہے، ان شاء اللہ تعالیٰ ہے۔

(بَابُ الْإِيمَانِ وَالْإِيمَانِ وَالْإِيمَانِ وَالْإِيمَانِ)

اسے ایمان والا کلمہ سے زور دے اور انہوں کے ساتھ رہو
 تو انجیل و مسلمان ہونے کے ساتھ ان کی صحبت و ملاقات اور ان کو جہاد دانا درست اور اسی بنا پر حضرت محمد (ص) رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی بن کعبہ کو ایک موقع پر بارش کے لئے اسلحہ دیا تھا اور عرض کیا تھا کہ اسے اللہ جب تک تجھے عیب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں موجود ہے تو میں ان کو دھکیل دیتا ہوں۔ جب یہ ان کے علم حکیم کو دھکیل دیتا ہے جس میں کفار اور کفر دہکتے اور بارش برسا دیتے چنانچہ نہ پاک نے دے تو فرمایا اور ایمان و دست شروع ہو گیا۔

خیر اعظم جب دیکھا کہ جہاد و جہم کے ایک جہاد مع الکفار و جہاد دوسرا جہاد مع النفس ہے اور یہاں تو جہاد پہلے سے زیادہ ضروری ہے کہ لڑتے ہوئے ہے چنانچہ جب ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفار کے خلاف جہاد سے بغیر ہوئے تو سارے گرام مشواں انہما جہم جمعیت سے اشارہ دیا
 وَحَفَظَ مِنَ الْجِهَادِ الْإِصْطِرَاقِ إِلَى الْجِهَادِ الْإِصْطِرَاقِ
 "دیکھو ان کے اندر جو جہاد سے بڑے جہاد کی طرف"

اسی الجہاد مع النفس یعنی نفس کے ساتھ جہاد کہ "افرنایا اور کفار کے ساتھ جو دیکھنا جہاد فرمایا۔

کافر ایمان میں جس کا مقابہ تیر و تنگ سے ہو سکتا ہے تو دوسرے سے ہو سکتا ہے اور اگر یہ دونوں مل جاتے کا پیاد نہ ہو سکتے تو انسان خدا سے جان کے لئے راہ فرار اختیار کر سکتا ہے۔ لیکن عقلی غلو تک نفس شک الفی بن خبیب تک سخت سے سخت دشمنان انسان جو نفس ہے جو جہاد میں ہے اس سے نہ جتنے قہر و دھمکا سکتا ہے نہ جہاد تک نہ راہ فرار بلکہ اس سے نہایت کا اکتفا اگر یہ بوقت اشتداد ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا ہو کہ میں دو علمبرداران بنائیاں جو میری جہاد میں ایک کتاب اللہ اور دوسری اپنے آل و اولاد کو مشغولی سے بکراؤ نہ بھی گمراہ نہ ہوئے کتاب اللہ پر عمل کرنے سے اعمال کی درست فہمیت و

وہا ہے اور میں تمام احسان ہے تو یہاں یہ مقام بغیر تربیت شیخ کیسے
باجوئے گا۔ یہ مقام علم کے حاصل کر لینے اور وہ روزہ دینا کتابوں کے
مطالعہ کر لینے سے حاصل نہیں ہو سکتا۔

در خرد و جادہ نہ شایا تو خدا را

در معرفت من میں نہ کر کہ ہے پر از من نیست

میں کو وہاں ہے نہ پڑھنے سے معرفت حق حاصل نہیں ہوتی ہے
بلکہ دل کی کتاب میں نظر کرو، معرفت آپ کے لئے دل کی کتاب سے
بہتر کوئی کتاب نہیں ہے۔

اہم شمرنی رحمۃ اللہ علیہ نے خواہ قہر میں شیخ کامل کی پیروی کر
لیجئے قطعاً ہے ورنہ یہ یاد کر لیں کہ اللہ کی پیروی کا اور کرنا
وہاں ہے اور وہ بغیر تربیت شیخ کامل ممکن نہیں بلکہ شیخ کامل کا سامن
بجڑنا بھی وہاں سے ہرگز ہے۔

ولو تکلف لا یفلح بغیر شیخ ولو حفظ تلف کتاب
انسان خود بخود کو تلاش کر کے اس مقام کو نہ داخل نہ حاصل
کرنا چاہئے تو اس نتیجہ کو دیکھو کہ چہ ہزاروں کتابیں پڑھا کر سنے۔

مولانا نے درمختار علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

موقوف برگز نہ شد مولانا دوم

ن غلام نفس جہر پری نہ شد

"یعنی مولانا نے درمختار علی علیہ السلام کو ناموری میں التماس حاصل
کہ وہی صبر تک نہیں نے معرفت جس جہر پری کی سرمدی نہ اختیار کی"
اور میں کہہ رہا ہوں کہ یہ ہم جہاں سے علم نہیں لے سکتے۔

بہذا ہے انہی ان پرانے کی شیخ کامل کی تلاش مردمان کے دامن
کو چاروں کتابوں کے مطالعہ ہو پڑا، انہیں کا ۱۱۱ کہ سوئیں کے ایمان پر ہوتا
ہے اور ایمان کی حفاظت کرنے سے اور ایمان کی حفاظت کا وسیع شیخ کامل
ہے اور وہ تربیت پر مبنی کی تعلیم کر کے کتاب و سنت پر لگے گا اور
جب کتاب و سنت دونوں کو مستوفی سے پکڑے۔ یہ کہنے کو بھی کمر ادا نہ ہو
تو یہاں تک پہنچا ہے گا۔

امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ صاحب ہدایہ ابتدا میں اپنے بیٹے کو ہیئت
نہ نے جسے کہہ دیکھو یہ صوفیائی کی صحبت میں کبھی نہ بیٹھو کیونکہ یہ لوگ

شریعت کے احکام سے بے خبر ہوتے ہیں حدیث کا علم حاصل نہ ہو اس
میں مشغول ہو سکتے ہیں اب اگر وہ خدا کی کلمیں میں مشغول ہو سکتے ہیں کی
زبان سے اور شریعت سے تو انہیں کلمیں میں اور بیٹے سے ہاتھ لگے
پڑا سونگوں سے بلکہ نہ وہ بلکہ ان کی صحبت لازمی طور پر اختیار کروں
تو کہ ہر راہیہ اور نہ صرف شریعت کے کلمات سے مطلع ہو بلکہ بھی کافق
ہے ہم کو کہ تو یہ ہم، یہاں تک کہ لفظ فقیہ و فاضل اور احکام کے مالک
ہوں نہیں لکھا، ہم میں ہرگز نہ ہوں سے بھی حاصل نہیں کر سکتے ہیں۔
اہم تاقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

العلم فیما فیہ البو معارفہ اصلاح الطریقۃ لیتقید لہ من
العلم ما لہ یکنی علفہ یعنی قہر کا علم اپنی اساتذہ کبار کے لئے
موقوف ہوتا ہے نہ کہ علم کا نام دہر کا اساتذہ کبار سے حاصل ہو
جس کا حصول بغیر تربیت شیخ کے ممکن نہیں۔

مجلس اللہ رحمۃ اللہ علیہ، حافظ ابن حجر شارح تہذیب فرماتے ہیں
"عالم ہند کو یہاں تک کہ شیخ عارف کو پڑا ہو جائے کہ احکام شریعت
و طریقت سے خوب واقف ہو اور وہ ایسا کامل و جہر کی کلمیں پڑھنے تو
اس پر حرام ہے کسی کی صحبت نہ کر چھوڑا، علامہ میرے کسی دوسرے چار
کو سوچو جو ہیں کتاب سنت احکام است اور قیاس۔

شمس الدین امام المسلمین امام ابوحنیفہ الشافعی رحمۃ اللہ علیہ کا
یہ جملہ مشہور ہے لولا الشک فی الہدایۃ لکلف اللہ الخلق انہ یہ دراصل
(مترجم کے) کہ میرے تو ایمان (عینی میں) ہلاک ہو جاتا

اور خدا خدا ہی ہے

(بہار شریعت ص ۱۱۱) وَلَوْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ

"اے ایمان! اگر وہ نہ ہو تو ایمان سے اور ایمان کے ساتھ رہو"

چچا، لوگو! میں جو حاضر ہوں، لفظ شریعت مطہرہ کے چاند
ہوں ایمان کی صحبت کی وجہ سے ظاہر شریعت پر عمل کرنے سے مراد ہو
جانے گا اور ایمان انوار معرفت سے سوز ہو جائے گا اور آخرت میں بھی
ایمان کی صحبت حاصل ہوگی۔ اللہ تعالیٰ مع فی اخف انسان امر کے
ساتھ رہتا ہے جس سے اس نعمت ہوتی ہے۔

ہوگا۔ اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صحیح محبت رکھنے والا
مومن و مسود غایب اور باطنی شریعت کا عامل بھی ہو تو اس کا مقام کتنا بلند ہو
گا؟ اور جیسا کہ پہلو میں ہے جمادات بھی محبت کے اثر کو قبول کرتے ہیں۔

گلے خوشبوئے در تمام روز سے رسید از دست محبوبہ بر خم
بد گنجم کہ مٹی کا میری کرنا ہوئے دلاویز سے تو مست
نکلتے من گلے ہنچ ہنچ ہنچ و لکھن سے باگل خنم
حوال ہم نشین درمن اثر کرد و مگر من جہاں خاتم کہ مست
شیخ سعدی روضۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، ایک دن ایک دوست نے
حرام میں بکھے مٹی دی جس سے خوشبو آتی تھی، میں اس مٹی سے ہم کام
لے لیا اور پوچھا ہے تاکہ تو متک ہے یا میرے تیری دلاویز خوشبو سے میں
مست ہوا جا رہا ہوں۔ (خدا نے اسے قوت کو پائی عطا فرمائی اور اس
نے جواب دیا، میں بیکار مٹی تھی لیکن کچھ دن پھول کے ساتھ دق کر اس
کی خوشبو اور خوشبو نے میرے اندر رچا اثر کیا اور مجھے بھی خوشبو دار بنادیا
اور میں تو مٹی ہی ہوں پوچھو تھی۔

تو سے مراد حبیب محمد بن خدابندہ رحمہ اللہ اور خواجہ ابوالفضل باطنی کی محبت
سے بے نیاز نہیں ہونے کو بتاتے ہیں ہماری کیا حیثیت ہے کہ ہم اس نعمت کے
فکاح نہ ہوں۔ ہماری عزت انہاں کے جب مٹی و مٹی ہیست اور محبت شیخ
کی ضرورت خارج ہو گئی تو انھوں نے دوست کو شیخ کا دل کی تلاش کرنا اس کے
ہاتھ پر تو ہر کلوہ آخرت کی لکڑی تک جلا کر اس کے لئے خوشبو جمع کرنا کہ
ابن مفلح نے دیکھا۔ دنیا کی عزتوں سے بے عزت کی عزت اعلیٰ سے
ہے پس نہ کہ نہ کہ کئی مٹی ہے لیکن نہ کہ نہ کہ نیاسے جلا تو پہلے جلا۔

مرکز سست موت اذیب تمنا اے کے ماند خوب غم ہنوز
یعنی میرے منزل برف کے ہے اور موت بہ منزل تیز چوہ کے جس
طرح چوہ برف کو گھمٹاتی اور باقی فرما کرتی ہے اسی طرح موت مرگھٹا
جاتی ہے اور نہ کہ کو شرم کرتی ہے تو اسے بھائی یا آخر تک تک ہے خوب
نقشت؟ عید ہوا چارہ موت کی کیا تک تہ سے پہلے جلا نہ جلا تو ہر کلوہ
غسلتو، بالفیضۃ فیضی الصوفیہ مرنے سے پہلے تو ہر کلوہ میں
جلدی کر کہ موت کا وقت معلوم نہیں بردن مگر کا آخری دن کچھ اور ہر
رات آخری رات۔

شبیہم کہ دور روز اسید نکم جہاں ماہ نیکان غنجد کریم
ہر دن کو چینی تکی میں کھڑی کرنے والوں کو قیامت کے دن اللہ
کریم ٹیکوں کے طفیل ملے گا۔

مور مستقیم ہو سے داشت کہ در کعبہ رسد
دوست در ہائے کھنڈر زور دہا رسد

ضیف چوئی کو کعبہ جانے کا غرض تھا کہ اس کا طواف کرے اس
آرزو کی تکمیل کے لئے دو کئی کھنڈر کے قدم سے چپٹ جی کھنڈر اڑا اور
خان کعبہ پہنچا اور بیت اللہ کے سات پھر کئے اس طرح مسکین چوئی کا
بھی طواف ہو گیا۔ یہ ایک فضیلت ہے ہر صادق و حق کی طرح کمزور
بھی ہو اس کے باوجود اگر کوئی کمال کے لئے کتبہ مہربانی سے ہر کلوہ اور
اس کے راس سے جلاست و وابستہ رہے تو اللہ پاک اس کے وسیلہ سے
مرید کو بھی منزل مقصود تک پہنچا دے گا۔

برادر عزیز! شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ بارہ بار فرمائی تھے لیکن
اور بھی شیخ کے اقوال میں ہاتھ دیکھتے تھے نہ وہ نئے اسی طرح بڑے
بطحا علی رحمۃ اللہ علیہ بارہ بار فرمائی تھے لیکن اصل سلسلہ ہونے کے لئے شیخ
کے حقائق تھے بغرض بہت سے اولیاء اللہ بارہ بار فرمائی پیدا ہوئے لیکن
بلیہ محبت شیخ کے نہ دے سکے اس لئے کہ انھیں غفلت و غفرت ہر محبت کا اثر
ہوتا ہے۔ نیک کا نیک برے کا برا۔

محبت صالح نرا صالح کند محبت طالح نرا طالح کند
انھیں کی محبت تجھے اچھا بنا دے گی برے کی برا اور یہ اثر صرف
انسان ہی میں نہیں بلکہ حیوان میں بھی پیدا ہوتا ہے۔

نگ اصحاب کتب روز سے چند بچے نیکان گرفت مردم شد
اصحاب کتب کے لئے نے غمزدے دن ٹیکوں کی چوری کی اور وہی بن
گیا۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ اس کی ماہیت اور حقیقت بدل گئی کہ
(وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُنْ فِي سَعْيٍ مِّنْهُمْ) ان کا کفار کی دلیہ پر مدوں ہاتھ
پھیلانے چھوٹا حاصل قلع ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ اس کی صفات بدل گئیں
کیونکہ ان سے کہ وہ کافر جنت میں جائے گا اب آپ خود ادھر دے گا کہ
ہیں کہ جب صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے کہے کہ یہ مقام حاصل ہو سکا ہے تو
اگر مومنین و مسودین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صحیح محبت رکھیں تو ان کا مقام کتنا بلند

إِنَّمَا الْقِصَاصُ لِلنَّاسِ قِصَاصًا

قَالَ لَهُمْ كَوْنُوا سِدْقًا رَادًّا

الَّذِينَ أَعْتَمَتْ عَلَيْهِمْ غَيْرُ الْمَعْصُوبِ

أَنَّ نَوَافِلَ كِي جَمْعٍ قَدْ تَوَسَّعَ فَعَلًا فَبَدَأَ بِمَنْ تَوَسَّعَ دُونَ

عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ

أَوْ نَدْوَى مَرَكَبًا يَدْعُو

انعام یافتہ:

جن پر انعام کیا گیا وہ چار فرمے ہیں محمدؐ و صدیقین و شہداء و صالحین کام میں۔ دوسرے موقع پر اس کی تصریح ہے۔

مگر معصوب:

اور (الْمَعْصُوبُ عَلَيْهِ) یہود اور منافقین سے نصاریٰ مراد ہیں۔ مگر آیات در روایات اس پر شاہد ہیں اور مصداق مستقیم سے مروی گل و اطرح پر ہوتی ہے۔ ہم علم یا جان بوجہ کر کوئی فرد گمراہ نکلا بھیجنا ان دو سے خارج نہیں کیونکہ سنا نصاریٰ تو بد اول میں اور یہود دوسری میں ملتا ہیں۔ جو تفسیر ملتی ہے۔

صراط کا معنی:

حافظ ابن قیم فرماتے ہیں کہ صراط اصل میں اس راستہ کو کہتے ہیں جو (۱) مستقیم یعنی صید حادہ (۲) اور موصل الی المقصود دوسنی قصد تک پہنچانے والا ہو (۳) سب سے زیادہ قریب اور نزدیک ہو (۴) وسیع اور کشادہ ہو (۵) اور قصد تک پہنچنے کے لئے اس کے سوا اور کوئی راستہ نہ ہو جس راستہ میں یہ پانچوں باتیں مل جائیں اس کو صراط کہتے ہیں۔

سورۃ کے مضامین

یہ سورت خدا تعالیٰ نے بندہ اس کی زبان سے فرمائی کہ جب ہمارے دربار میں حاضر ہوتو ہم سے اس سوال کیا کرو اس لئے اس سورت کا ایک نام تعلیم مسیحی ہے اس سورت کے شروع پر لفظ امین کہا مسلمان ہے اور یہ لفظ قرآن شریف سے خارج ہے صحیح اس لفظ کے یہ ہیں کہ "امین"

بیت و محبت فتح کی ضرورت اور بیت کے جان سے آپ پر وہ نہ رہیں کی طرف اس کی ضرورت واضح ہوگی تو آپ کے لئے ان آداب کا جاننا بھی ضروری ہے جو ہر عمر کے لئے ضروری ہیں اس لئے وہ بھی بطور انحصار بیان کیے جاتے ہیں اور کچھ شرائط جو پیش کیے گئے ضروری ہیں وہ بھی واضح کی جاتی ہیں تاکہ یہی بیعت اور مذکورہ شرائط جو فرشتوں کے پیر ہیں ہمیں کرنا چاہیے اپنا قیمتی وقت ضائع نہ کریں اور بالآخر چہان نہ ہوں۔ عوارضات معرفت میرا خداوند صاحب

اسلوب کی تہہ ملی:

شرعاً سورت میں حمار کا ذکر ہے اور شریف اور شہداء و صالحین زیادہ بہتر ہے اس لئے کہ عابدانہ حمد زیادہ اغلاص کی علامت ہے اور (الْمَعْصُوبُ عَلَيْهِ) میں عبادت کا اگر ہے اور عبادت اور خدمت حضور صلی علیہ وسلم میں ہوتی ہے (۲) نیز قلماری نے جب نماز شروع کی تو شروع نماز میں پہل پہل جھکی کے ذکر کرنا اور حق پر خداوند تعالیٰ کی عبادت و شکر شروع کی اور (الْمَعْصُوبُ عَلَيْهِ) کہا یعنی اس ظاہر کے ساتھ اس کی حمد و ثناء کہ لو اس ظاہر علم میں عابد کے بعد جب حمد و ثناء کہاں نہ پہنچی تو جو عبادت درمیان میں تھے وہ اٹھ گئے اور بعد قرب سے اور اجنبیت یا غفلت سے ہر نئی اور یہ نفس اس قافلہ کو تھکا دے خداوند تعالیٰ کے حضور صید خطاب عرض ہوئی کہ (۳) نیز (الْمَعْصُوبُ عَلَيْهِ) کے بعد عبادت کے سوال کا کہ ہے اور سولہ اور درخواست حضور میں زیادہ بہتر اور مناسب ہوتی ہے اس لئے کہ جب کسی سے سامنے سولہ کیا جائے تو کسی اور کو اس کے ذکر کرنے سے شرماتا ہے۔

پناہ بخشی و بکیتی خولی ہر نیکو و نیکو ہستی نئی تو حید و جو د الہی و دلیل کا محتاج نہیں ہے:

امام اعظم ابوحنیفہ فرماتے ہیں کہ جو شخص دوزخ و ہادی یا توحید و ہادی کا منکر ہو وہ نانی نہیں بلکہ ناری ہے اگرچہ اس کو کسی نیکو کی دعوت نہ پہنچی ہو اس لئے کہ دوزخ و ہادی اور توحید و ہادی کا مسئلہ فطری اور عقلی اور دینی ہے اور عقلاً و کلاماً و شرعاً ہے بیشک انبیاء پر معروف نہیں جنت پروری ہو چکی ہے لہذا اب کوئی غلط معلوم نہیں۔

ایں حق ہو، یعنی مقبول، بندوں کی عبادت اور نافرمانوں سے بچنے کی نصیحت
جو اس صورت کے اول نصف میں اللہ تعالیٰ کی شانِ اوصفت اور دوسرے
نصف میں بندہ کیلئے رہا ہے۔

(تفسیر عثمانی)

سورۃ الناحیہ میں پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء ہے، پھر صرف اللہ تعالیٰ ہی
کی عبادت کا اقرار اور اس کا انکار ہے جس کے اس کے سوا کسی کو بنانا یا ست
دانا نہیں سمجھتے، یہ گو کہ حلف و عداوت ہے جو انسان اپنے رب کے ساتھ
کرتا ہے دس کے بعد پھر ایک امر و عدا ہے جو تمام انسانی مقاصد
ضروریات پر حاوی ہے اور اس میں بہت سے فوائد اور اس کی حقی
ت کے پانچ اہم ہیں سے انہ کو نکھارنا چاہیے۔

دعاء کرنے کا طریقہ

(۱) اس خاص اسلوب کلام کے ذریعہ انسان کو یہ تعلیم دی گئی ہے
کہ جب اللہ تعالیٰ شام سے کوئی دعا، اور خواہست کرے، تو اس کا طریقہ
یہ ہے کہ پہلے اس کی حمد و ثناء کا فرض ہے، پھر صرف و قداوی اس بات
کا ذکر کرے کہ میں نے اس کی نافرمانی کی ہے اور یہ سمجھتا ہوں کہ کوئی معافی
میں مشکل کشا اور رحمت روا دے، میں اس کے بعد اپنے مطلب کی
دعا کرو، اس طریقہ سے جو دعا کی جائے گی اس کے قبول ہونے کی قوی
امید ہے۔ (امام صاحب)

جامع و دعاء

اور دعاء میں بھی ایسا ہی معنی ہے، دعا، اختیار کرو جس میں اعتقاد کے
ساتھ انسان کے قیام سے مدد و امداد ہو جائے، جیسے حاجت مراد مستحق
کہ دیا دے، یہ ہر کام میں امر انسان کا راستہ سیدھا ہو جائے تو کہیں
خوف نہ تھے اور نقصان پہنچنے کا خطرہ نہیں رہتا، فرض اس جگہ تو حق تعالیٰ کی
طرف سے اپنی حمد و ثناء جان کرنے کا اصل مقصد انسان کو تعلیم دینا
ہے۔ (جسٹس قرآن عثمانی)

سورۃ البقرہ

خلاصہ: کتاب ہے۔ پانچ سو حکم شرعی اس سورۃ میں مندرج ہیں۔
اور پھر چھ سو اس سورۃ میں حکم قرآن کے سورۃ میں اور مختلف سلف کے
حکامات قریباً ایک سو نو ہیں جو بڑا ایکس لگے ہیں اور جو کچھ بڑا پانچ
مذہب ہیں۔ (تفسیر عزیزی)

سورۃ البقرہ کے فضائل

قرآن کی بلندی:

حضرت معلیٰ بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سو اندھ مسی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورۃ البقرہ قرآن کی کوہن ہے اور اس کی بلندی
ہے اس کی ایک آیت آیت کے ساتھ اس کی سرشتیں نازا ہوتے تھے
اور بالخصوص آیت الگوری تو عاموش کے پیچھے تھیں، اور اس
سورۃ کے ساتھ ملائی گئی سورۃ میں قرآن کا دل ہے جو مجلس اسے اللہ
تعالیٰ کی رضا دینی اور ذرا غلطی کے لئے پڑھنے اسے بخش دیا جاتا ہے
اس سورۃ کو پڑھنے والوں کے سامنے پڑھ کر۔ (مسند احمد)

گھروں میں پڑھو:

مسند احمد صحیح مسلم ترمذی اور سنن میں حدیث ہے کہ اپنے گھروں کو قریب
نہاؤ جس گھر میں سورۃ البقرہ پڑھی جائے وہاں شیطان داخل نہیں ہو سکتا۔

شیطان سے نجات

مسند احمد میں حضرت ابن مسعود سے روایت ہے کہ جس گھر میں سورۃ
بقرہ پڑھی جائے اس گھر سے شیطان گزرتا اور بھاگتا ہے، تاہم یہ بیخبر
اور بھول (بھولی) ہوتی ہے اور قرآن کی ادائیگی (چٹنی) سورۃ البقرہ ہے، جو
کاباب (علامہ) کہتا ہے اور قرآن کا باب مفصل کی سورۃ میں ہے۔

اسے بقرہ والو!

ابن مسعود میں ہے کہ جب آنحضرتؐ نے اپنے اصحابؓ میں آجھ
سستی دیکھی تو انہیں قرآن مجید سورۃ البقرہ کر کے پڑھانا کہا یہ نصیحت
والے دن کا ذکر ہے جب لشکر کے تھک کر کوڑے تھے تو حضورؐ نے حضرت
عقربہ عباسؓ نے اسے روک دیا اور انہیں اسے بیعت اور صلوات کرنے

تعلق بنے کا عمل:

اور یہی سیدہ حمزہ بنت ابی اسلم کے تعلق کا ایک قصہ آئے حضرت عائشہ سے اسلام کے آثار دیکھا گیا اسلم اللہ تعالیٰ کے فضل سے تعلق بننے کے لئے نہایت آسان ہے ساتھ تمام دل اپنے کے محبت خدا کی بنا اور بعد قوت استطاعت اپنی کے واسطے اس کے لئے سارا دل بوجہ تعلق اپنے کے اپنی رحمت فرما کہ وہ چہاں اپنی کے رحمت کے قواس سے کیا کہ ہم جتنی جہلی کوں ہے قربان کر دیتی تو وہ نہ جہلی نہ کہ تھوڑا خوش نہ آئے کہ ہم سے ساتھ کی جائے تو دلچیز اور نہ ساتھ رحمت کے اگر یہ سب کام کرے تو حق تعالیٰ کا بھلائے۔

تعلق کے اوصاف:

روایت لائے ہیں کہ اس وقت کے حکموں میں سے ایک قصہ لید الملک بن مروان کے پاس آیا عبد الملک نے اس سے پوچھا کہ وصف تعلق کیا ہے اس نے بکھرے کہا کہ تعلق وہ ہے کہ غفلت کو چھوڑ کر اس نے خدا کو اختیار کیا اور پتا کو چھوڑ کر رحمت اختیار کی اور غفلت میں نور و خوشی سے بھر دھوا ہو اور دل کی آنکھ سے روح کے بلند مروجوں کو کچھ کر ان مروجوں کی طرف متوجہ ہو اور وہی سوئے رہتے ہیں اور وہ فرشتے کے غم میں بیاد رہتا ہے خدا اس کی قرآن اور دوا اس کی حکمت اور نصیحت کی بات لایا کہ اس کے ہر لے میں پھنکے تھیں اور کوئی لذت نہ دے اس کے لئے نہیں جاتا۔

حاضر میں ہمیں ملے کہ اکثر لائے جاتے ہیں تعلق میں کھوں کو نہایت پسند کیا اور وہی لائے ملے ہیں کہ جس وقت حق تعالیٰ نے بہشت کو پیدا فرمایا ایشاد کیا کہ تھوڑا بہشت سے کیا کہ طوبی اللعین

شعر

یُرِيدُ الْعِلْمَ انْ يَخْلُقَ مَا وَهَبَ لِلَّهِ الْإِيمَانُ يَرِثُهُ
يَقُولُ الْفِرْعَوْنُ فَلَيْدِي وَذُفْرِي وَالْقَوْلَى اللَّهُ الْعِصْلُ مَا اسْتَفْذَى
کس نے نہیں وہ آئی ہیں کہ اول کہا وہ اور امانت اختیار کرتے ہیں بعد اس کے سیدہ حضرت کائن کے اوپر قبول ہوتا ہے وہ کہیں وہ آدمی میں کہ دل ان کو قبول کر کے معرفت حاصل کر دے کہ بعد اس کے ان کے تعلق شوقیہ اور امانت کہ دل میں اے اور امانت وہی فرقوں کو الی اللہ کہتے ہیں اور تین فرقہ اس میں ہمیں کو امانت نہ کرتے کہتے ہیں اور دونوں فرقوں میں کیا کامل دینا ہم کہتے ہیں۔ (تفسیر عربی)

مشقہ امور سے چھٹا:

وہابی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لایا طلالی بھی غایب ہے اور رحیم بھی غایب ہے اور ان دونوں کے درمیان میں بہت سے مشقہ امور ہیں جنہیں آخر کو کس نہیں جان سکتے تو جو قصہ مشقہ امور سے لایا گیا اس نے اپنی آبرو اور دین کو بے لوث اور پاک کر لیا اور جو مشقہ امور میں چھوڑ دیا وہ رحیم میں چھوڑ دیا اور کوئی پتہ دیا کہ کھولا منحوس چھوڑ دیا کہ گھر کے گرد گردہ اور چارہ اور قورق قریب ہے کہ دو چار گاہوں میں چارے سنا اور قورق سے سنا کہ یہ بدشاہ لایک منحوس باز رہتا ہے اور اس میں خدا کا منحوس طلاق اس کے کھارم میں سنا انہم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے جب وہ درست اور اصلاح یافتہ ہوتا ہے تو سارا بدن درست اور صحیح رہتا ہے اور جب وہ منحوس ہوتا ہے تو سارا بدن کڑا جاتا ہے سنا: "گوشت کا ٹکڑا" ان سے نہ حدیث میں جڑوں کی صلاحیت اور روٹی کا ذکر ہوا ہے نہ کسی کے قلم مراد ہے تعلق الی کی صلاحیت یہ ہے کہ اسے کالی اندک دیا جائے اور یہ مراد و امانت میں ہے یہ بدلہ مراد ہے

تقویٰ اور ولایت:

تقویٰ ولایت کو لازم ہے اور تقویٰ بشرطیکہ کامل اور پورا تقویٰ ہو ولایت کے معنی زیرینک پینا اور خبر نہ چھینا ہے ان ہی تقویٰ کی بات خدا نے فرمایا ہے: (إِن تَوَلَّيْتُمْ يَضُرَّكُمْ مِمَّا فِي الْقُرْآنِ)۔
یعنی خدا کے ولی کو صرف پرہیزگار لوگ ہیں۔

تعلق اس قصہ کو کہتے ہیں جو اپنے تئیں کسی چیز سے مخلوق رکھے۔ اسے آخرت میں ضرر رساں اور تکلیف دہیت ہو مگر اگر وہ (حضرت و چیز) شریک ہے اور اس سے آدمی چھوڑے تو یہ تقویٰ کا آدمی مرتبہ ہے خواہ اور سمیت سے چھوڑے تقویٰ کا آدمی مرتبہ ہے مگر اہل دین کا تقویٰ وہ ہے جو لایق چیزوں سے سوز سزا کر لگی میں مستغنی ہو۔ جو عہدہ سیدہ

حِبَابُ الْقُلُوبِ ضَعِيفَةٌ خَالِفَةٌ خَالِفَةٌ خَالِفَةٌ خَالِفَةٌ
جھوٹے ہر سے سب کا کھانا کو چھوڑ دے۔ یعنی تقویٰ ہے
وَأَصْغَرَ مَخْلُوقٍ لَوْ أَنَّ الشُّوْكَ يَخْلُقُ مَا تَزَيَّرُ
خدا کی راہ میں اس طرح تمام طرح کی غار اور جنگلی میں مذکور کر ہو مسلسل مسلسل کر کوئی پتا ہے۔

لَا تَغِيْبُ حَبِيبُكَ اَللَّهِ الْعِزَّاتُ مِنَ الْجَنَّةِ
چھوٹے سے چھوٹے گھر کو بھی حقیت کچھ۔ چھوٹے چھوٹے
شریروں میں سے یہ نہ بچتے ہیں۔

یہ طرہ پریشان کر رہے ہے ضرر یا کرنا تو اس میں اصول بڑک نسیان
وہ اصول اور نفاذ نگرانی و انتظام کی بھی ممکن نہ ہوتی۔ نہ تو وہ صرف نفس
بلکہ رائج ہے اور انبیاء و صحابہ و ائمہ تک کے حق میں شاہد و مدد میں ہوتی
امکان کے ساتھ ممکن ہے انہیں سے واضح ہے کہ غائی کی طرف سے حقوق
میں علم اس امر میں نہیں آتا کہ اپنے امور چھوڑ دے اور دوسری بات
جائے اور ممکن کا جو ہر ذات میں ہے!

اس لئے بھی ایک صورت ممکن ہو جاتی ہے کہ رسول کو ہر قسم بھی ہو
دوسرے ذات حق سے متعلق جو کچھ میں نہ آئے۔ بلکہ علم کے نکل اس میں
و اسباب (جیسے انی و ایام) کے راستہ سے اس کی خدمت و مشہد بہت
میں ذال و بی جان نہ۔ جو علم نبی کا عکس اُس پر ہوا۔ اور اس امر میں یہ کہ
بہت سے اوقات کے بعد تقاب و طرح سے مشہد ہو جاتا ہے۔ بلکہ اس طرح
ہیہ طلوع آفتاب کے بعد شام و غروب آفتاب و سورہ و ریش و پور ہے۔
لیکن اصل نور "قاب" کی ذات ہی سے سامنے تو ہم رہتا ہے صرف اس میں
خیال اور چمک یا اس کا عکس "نیر" پر ہوتا ہے۔ جس سے دور و شام نکلنے
مکمل ہے۔ لیکن اس حالت میں اگر یہ نیر تک آگے نہ لے جائے تو نیر میں
پانی نہ ہو گا۔ سورہ میں ہے جو اگر نہ لے جائے تو پانی نہ لے گا اور کسی حالت
میں نہ لے گا۔ سورہ میں ہے جو اگر نہ لے جائے تو پانی نہ لے گا۔

یہی انبیاء و ائمہ اسلام کے آئینہ قلب میں جس قدر بھی ملتا ہے اور
ذات حق سے منتقل اور جو بدلتی ہے تاکہ یہ اصل ہے بلکہ طالع حق سے اس
کا پروردگار میں رہتا ہے۔ جس میں اس کے حق سے جگہ جگہ ہے۔
وہ بھی کاغذ پر وقت آپ کے سر سے رہتا ہے۔ آپ علم شرعی کی جو
عقیدہ کا حاضر و غاib ہوں اس لئے بھی "انسان" یعنی کسی آیت کا وہی
سے فراوانی کرنا جانا یا کسی، حول کے باہمی نزاع سے کسی علم کا قلب
مراگ سے خامیا یا بھی راجع نہیں ہو جاتا کہ واضح اور جانے کہ دونوں
کو بہت ملتا رہتا ہے اور ان کی جو ہر ذات میں ہوتا ہے کہ کسی ذرا کے ساتھ۔
جائگہ اسات ہے کہ حق و باطل۔ یہ فصل۔ یہ تقاریر و علم رسولان سے بھی
ذال نہیں ہوئے۔ یہیہ۔ یہ نیال طرہ کی باطل میں پندہ میں تھا۔
نے دلچ کی جاتی ہے کہ علم سے فائدہ کو، رسولان کو ان عقائد و ہم میں
بھی خدا کا شریف و اس سے ہے یا نہ کہ کچھ نہیں بلکہ ان کی خلیفہ و کلام
کرنے سے ہے حضور پر شریعت کے خلف مہمات و مسائل کی ذرا الگ
الگ اور نکلنا تھا کی جاتی ہے!

یہ کہ رسولان کو علم کا یہ حصہ بھی ہر نہیں کہ باجائے صرف اس کی اطلاع
و مدد کی جاتی ہے جس سے حق ہے۔ لہذا کہ رسولان کا یہ علم اتنی تو ہوسکتا ہے جس میں
حق کا علم نہیں کہلائے۔ لہذا کہ کسی میں نہ مل سکے۔ بلکہ صرف اطلاع ہی ہو سکتا ہے۔
نیر۔ تو عقیدہ کے حق و باطل میں علم کے نہیں کہ علم و نیر کا
مظاہرہ نہیں کہا جائے اور رسولان سے نظر کو طالع کا عنوان ہو جائے۔

(۱) اور یہ ہے کہ طالع علم کے حق و باطل میں اس لئے بھی نہیں کہ
کہ حق ہے، نہ تو کہنے میں اور اس لئے کہ حق کی حقیقت کسی لئے اپنے
سے جدا کر کے عقل کر دینے کی ہے۔ جیسے پانی کو کہہ کر اس کی اطلاع
نہ دینے کو طالع بھی کہتے۔ اور ظاہر ہے کہ طالع حق کی اپنی صفت ہے۔
اس کا حق حق سے جدا ہو کر منتقل ہو جاتا ہے۔ نہ تو یہ صورت ممکن ہو
صفت ذات باقی نہیں رہتی اور طالع اور شرع کا حال ہے۔

پس حق حق یا شرعی اور طالع کھدہ ہیں۔ مگر پانی پانی ہوئی
چیزوں کی جو صفت ذات سے جدا ہو کر منتقل ہوئی خود اپنی ذات یا ذات کے
حق میں منتقل نہیں ہیں۔ اس لئے ذات دوسرے سے کہ خود طالع اور خود
معاذ خدا خدا ہیں۔ اپنی صفت اس سے ہے اور خود خدا خدا صفت کی
الفاظ و ہم ہیں۔

اطلاع کر دینے سے یہ جدا نہیں ہوتی اور دوسرے تک جہد نہیں ہوئی
جائی۔ بلکہ اس لئے کہ مثال اور تصور و فہم کے جس سے حق ہے لہذا کہ
اطلاع علم کا صفت طرہ ہے جس میں طالع نہیں اس لئے کہ حق ذات ہی
میں قائم رہتا ہے۔ کیونکہ میں طالع یا اصل علم کے حق ہے۔ اس کا علم میں اس
کی جو اس کا صفہ قائم ہے اور اس کی ذات کا کہ ہر اور میں ہے جو ہر
اسید اور ہر اور اسباب خود خود اس میں موجود ہیں اور ذات اس کے
ماننے کا حاضر اور اس میں سے اس لئے رہتا ہے اس میں نہ نیال کا عقل
ہے نہ اصول بڑک کا عقل نہ نہیں ہے اس لئے کہ ضرورت ہے کہ عقل
کرانے کی۔ جیسے وہی اپنی ذات کو نہیں قبول سکے۔ جیسے ہی جی نہیں
اور اپنی صفات نفس و عین میں قبول سکے۔ کیونکہ قبول بڑک ہمیشہ ہوتا ہے
حاصل شدہ چیز میں ہوتی ہے جو جاتی اور اپنے قصد کی ہے۔ نہ اپنی
نہ وہی چیزوں میں نہیں ہوتی۔ یہی شان طالع کے علم کی جاتی ہے کہ وہ
ذات میں جو بڑکے ہوئے ہے۔ یہی خود ذات ہی منتقل۔ کثافات۔ ہر
جس سے علم اس کی ذات میں سے ہے!

ظاہر ہے کہ طالع کے علم کی یہ شان بھی نہیں ہو سکتی اور طالع کا علم بھی
اس کا ہر اور خدا خدا ہو گا یعنی اس کی ذات میں نہیں، کثافات ہوتی جس

تھوڑا اور دینی توحید تو ہم سے سزا عطا کرے ہے غبار ہو کر گناہوں کو کیا۔
بے دلیل و عقلی:

ان قرآنی تصریحات آیتوں کے ہوتے ہوئے حضرت سید
الادین و دینا فرین کے لئے منجیب کا دعویٰ اور وہ بھی اعلیٰ اور علم کا نام و
نکون کی قدرت کا ساتھ نہ صرف بے دلیل اور بے سند بلکہ مخالف دلیل
معاشرہ کا قائل نکات ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا علم بے نظیر و بے مثال ہے:

مکرموں سے اس حقیقت پر کوئی ان فریقین پناہ کہ تمام کائنات میں دین و
ہدایت کا واحد علم میں سب سے پہلے خدایا سب سے زیادہ اور بے نظیر و بے
مثال علم حضرت اطمینان دین و قرآن صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا ہے۔ عالم
میں سنا کا نام علم ہذا اور عارف حق ہی کا نام ہے۔ اگر کوئی خدا کے
علم کی حکیم احسانت اور توحید و بیعت میں شک کرے اور
آپ کے علم و کھانی سے ہٹ کر کوئی اور بتا دے تو وہ اپنے ایمان کی فکر
کرے۔ لیکن اس عقیدے اور کامل عمل علم کی بیعت و بیعت کرنے کا
یہ طریقہ ممکن نہ رسولوں کو خدا کیا جائے۔ عقول کو خالق کے برابر کرنا
ہے۔ اور نہیں کہ رسول کا عالم و دکان و لیکن کا جانے والا کہہ کر ان
کے علم و بیعت و اصلاح میں ذی عزت و کبریٰ خدایا ت دنیا ہمارے
نہاں سے تمام باطنی و مادی و ظہریات اور حوادث عالم کے راز مہرہ کر
تمام افسانے ان کے علم کا جزو قرار دے دے جائے کہ نہ ہے نہ صرف
سینہ پر کھنسی کا گاری ہیں۔ بلکہ خود جب رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی
انکار و اعراض فرم دے ہیں اور کہیں چاہے کہ یہ جڑی جڑی تھے اور روز
کا رسومات آپ کے طرف علم شاہرہ سے جا کر۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابہ کو ہدایت:

چنانچہ حضور نے اپنے چار صحابہ کو ہدایت فرمائی کہ تم لوگ ان کفر و یار
سیر سے سامنے نہ کرنا کہوں میں چاہتا ہوں کہ کیا سے میرا بعد درخصت ہوں
تو اس قسم کی معلومت سے کتب مبارک خود تیار کر رہے ہیں خدا جل
عز و جلال سے تعلق نہ رکھتی ہوں اور آپ سے کتب کی نیکی اور بیعت
میں خلل نہ پہنچے ہوں۔ بعد ازیں سے "ایم الامور درخصت ہونے کے" خط
سے خود بھی اثر و دل لایا گیا ہے کہ اس قسم کی معلومت نہ تھی نہ آخری نکات
میں بھی حضور کو کوئی نہیں تھیں کہ وہ ان میں ہر ایک میں انہیں زبونی

کیا جس سے برحق کے حق میں ذاتی علم کی ہوگی۔

(۳) پھر تین منجیب کو "مفسر غیب" کا عنوان دے کر فیضان کے
لئے صرف اعلیٰ علم ہوتا تھا۔ جس سے مفسرین کی حقوق سے بھی ہوگی۔
تاکہ خالق کی ذات کی ہر حصہ سے خالی نہ سمجھا جائے۔

(۵) پھر حق تعالیٰ کے علم غیب کے نبیات کے لئے اعلیٰ کے ہمارے
سنت کا سینہ (عالم غیب) مستحق کر کے طرہ خداوندی کو ان کی ایسی اور
وہابی و مہتری کی بات کیا۔ جس سے فیضان کے لئے طرہ دہائی کی گئی ہوگی اور
تقویٰ کا ہر جہاز و ماضی ثابت ہو۔

(۶) پھر "الغیب" کے لئے کہتا تھا کہ غیب کی اطلاع دینے میں اعلیٰ عارف
ہوتا تھا۔ جس سے تمام مہمل غیب کے اطلاع دینے پر ہونے کی گئی ہوگی۔

(۷) پھر یہ منجیب کو "امام خداوندی" کے ساتھ مقید و منحصر ثابت
کر کے براہ امتداد علم کو غیب ہونے سے خدا بنایا۔ جس سے فیضان پر
مستقل کی باتیں ملنے والوں کے غیب دہاں ہونے کی گئی ہوگی۔

(۸) پھر کلمہ "بین الرسول" کا انکشاف سے رسول کے لئے علم کامل
کی گئی ہوگی۔ اور ہر کے لئے علم کا نام دھانکنا کہ سوال ختم ہو گیا۔

(۹) پھر ان میں رسول کے کلمات سے رسول کے لئے علم جزئی ثابت
کر کے خدا و رسول کے علم کا فرق واضح کیا کہ نہ کا علم سینہ اوکی ہے اور
رسول کا اس کے لاد سے جزئی اور خدا جس سے خدا اور رسول کے علم میں
مساوات کا تخلیق خلق ہو گیا۔

(۱۰) پھر ہر علم کو خیر کے حق میں اعلیٰ کہہ کر میں رسول ہی کے
کل سے امت کے حق میں۔ ہر ذاتی علم ثابت کیا۔ جس سے امت
کے حق میں اس کے اعلیٰ علم کرنے کی بھی گئی ہوگی۔ بلکہ یہی علم اس
کے حق میں امت لایا ہو گیا۔ (بھگت گورو صاحب گورو گرانٹھ سبھ)

حضور کا مثبت و منفی پہلو:

غرض آیت کریمہ کے پہلے جہاں اس کے ایک ایک لفظ سے علم غیب
کے مثبت اور منفی پہلو دونوں ساتھ ساتھ نکلتے چلے گئے ہیں۔ مثلاً پہلو
تو ذات حق کے لئے جس علم کے تمام مراتب و درجہ و تہیں کے ساتھ
تحت ہوتے گئے ہیں اور پہلو سے فیضان سے اس قسم کے تمام عقول
و مراتب عقلی ہوتے چلے گئے ہیں اور اس طرح ہی عبادی آیت مسئلہ علم غیب
کے تمام مراتب و اس کے تمام درجہ و تہیں کا جامع ہے۔ یہ جان ثابت ہوئی
ہے۔ جس سے خود خداوندی کا یہ نام ترین دکان (علم غیب) ہر شے آسمان

ثابت کر کے گواہ اپنے نزدیک نبوت کی عظمت جان کی جاتی ہے تو یہاں سوال تو یہ ہے کہ اس وقت کی دیکھ کتاب درست ہے کیا ہے؟ اور جب نہیں تو اسی کو مرثیہ اور ناقص سمجھتے ہیں۔

دوسرے یہ کہ ماحول و ماحکوم کے تمام سہ جوشن اذیت کے وقت اپنے گئے مگر ان کا مصعب نبوت سے غائی عقلی حق تو ایسے وقت میں ان کو دیا جانا چاہئے کہ ان کو اس کی تلقین بخیر ہو جائے۔ جیسا کہ یہ نتیجہ کی نہیں بلکہ بعد از وقت ہو جانے کی وجہ سے خلاف نکتہ بھی ہے جس سے اللہ اور سب رزق میں اس لئے یہ عقیدہ دینی اس کا بھڑکے کے ورے میں کوئی نقصا عقلی موجود نہیں بلکہ ہے تو اس کے خلاف ہے میرا۔ بہت شرت ایسا اصول پیش کی جا چکی ہیں۔

انوکھی تعلیم:

وہ چلتے ہیں تو ان کی تعلیم ہے؟ ام سے اور تو نے میں حق تعالیٰ کی توحید پر جس سے نبوت کی قرین پنا ہو جاتی ہے۔ مثلاً آپ نے فرمایا کہ ”میں خلافت کبریٰ کے وقت تمام حضور پر کھینچ کر اللہ کے لئے کامل اور کاملین میں کروں گا جو جس نے اس کا کلمہ لیا ہے اللہ کے ہاتھ میں آئے اور کوئی کرے گا اور اس وقت بھی میرے ہم میں ہیں اسی وقت میرے قریب ہوا۔“ لکھ جائیں گے۔

یہاں آپ نے فرمایا کہ ”خوش آؤں سے ملاک بعض دنوں کو کرے اور لڑکر ہر میرے اور میں کوں گا“ اس کی اس کوئی اور تفسیر نہ ہو سکتی ہے۔ میرے ہیں تو ہمارا لڑکر کہیں کے ”لڑکر“ لائنوں میں ما اُخذتوا بغدک۔“ (آپ کا پتہ نہیں ہے کہ انہوں نے آپ کے بعد کون کیا تھی بد میں یہو ابی تمیں)۔

اسی طرح ہزار آپ کو خلافت کی اہانت دینی جانے لگی اور آپ اپنی راستہ میں ان کو جہنم سے نکال دینے کے لئے جس کے دلوں میں اپنی انوکھی عقلی کے اس پر بھی ایمان ہو گا اور یہ کچھ کر تمام خلافت سے انہیں اوس کے کتاب اہل ان و انہم بھی کی اپنی تفسیر رہے جس کی خلافت کی جائے آپ کی خلافت کو لوں۔ و انہم بھی ان میں انت اور نوں کو انہم سے نکالیں گے ان کے قلوب میں تفسیریں ڈال دی جائیں گی جس پر ”عطا“ لکھا۔ ”نصا اور کا کئی اٹھنے کے آزاد کروں گے۔“

اس سے واضح ہے کہ ان دنوں ایمان اور حق کی جگہ کو لکھنے کے سوا سے کوئی بھی حق سیدہ اہل ان و انہم بھی نہ چاہیں گے۔

”اور میں عالم الغیب ہوں تو خبر پیش کر رہا ہوں مجھے برائی نہ چھو سکتی۔ میں تو صرف انیس ڈالنے والا اور بشارت منانے والا ہوں ایمان و امان کے لئے۔“

یہ نکتہ طبعی ہے کہ علم اور دینی ہے مفسر غلط نہیں اور واضحات میں نیکو بھی نہیں ممکن ہے نہ جانتے نہ قیامت میں اعلان کرتے ہی کہ آپ کو علم غیب تھا جس کے تحت یہ جیسا کہ قیامت میں آپ کو طریقہ نہیں ہو گا۔

اللہ تو قرآن نے جب تمام علم غیب کے عنوان کی کتاب کے لئے نہیں لکھا اور اس میں ان کی مسئلہ کی تردید فرمائی کہ اس کتاب کے لئے قیامت کو تاخر فرمائی عنوان کا معارف ہے جو اجازت دینے کی گشتی اور ائمہ فاشی ہے دوسرے یہ کہ اس پر خود یا آیت کی مدد سے ہے کہ ان میں غیب سے۔ جس کا خیر و بد یہ تو یہاں ہے کہ کھاتے وقت کھاتے بھی نہ چھوٹی بلکہ سب جانتے ہیں کہ اذیت و مصائب نے آپ کو چھوڑا تو نتیجہ طبعی ہے کہ آپ ان مصائب سے لایم دے دینے چھوڑ دینی کر لیتے اور ظاہر ہے کہ مصائب کا چھوڑا مطلقاً اطمینان سے ہو سکتا ہے۔ لیکن اگر آپ بالذات مانو دے تو یہ مصائب نہ چھوڑتے مگر یہ کہ اس میں عالم سے آ مصائب نہ کہ ان میں کو مصائب کا واقعہ نہ ہو سکتا اسی پر بھی جانا ہے جس میں ذاتی اور غیبی کی کوئی حد نہیں بلکہ طبعی کو مصائب کی کوئی حد حاصل یہ لکھا کہ بالذات تو مجھے مر ہے ہی نہیں کہ میں عالم الغیب کہلاؤں اور مصائب کی قرین بدنی کر لوں۔ تمام مصائب کے ورے میں یہ غم بھی باخبر فرمائی نہیں کہ وہ مصائب کا پیچھے سے ہوں بد و ست سوجھ لوں چھوڑ میرے مصیبت کے ارے میں مجھے پہلے سے کوئی امانت نہیں ہوئی کہ میں پہلے سے خوش بدنی کر لیا کروں۔

حاصل یہی ہے کہ اہل ایمان و ایمان کی حق خدا کو اس قسم کی سازشوں کی بے عزت اور ان کے لئے کوئی راستہ سے کہ میرے ہم میں نہیں نہ حال کے لئے مستقل کے ذاتی ضرورت نہ فرمائی جو کہ اس کے لئے حق تعالیٰ سب مصائب جانیں اور جس حد تک مصائب جو میں مجھے اطلاع کر دے گی۔ مگر ہر حق الہی کی بشارت کی اطمینان کے کوئی اور نہیں جا چکا ہے میں انہم پر آتا کہ ان میں وہاں نہ نبوت کی قرین و امانت نہیں ہے۔

ایک شہر اور اس کا اڑاں

اگر یہ جانا جائے کہ اہل قسم کی جڑیہ کا طرہ و نکتہ کے وقت دے دیا گیا تو یہ کچھ کہہ جاتا ہے کہ اس طرح حضور کو عام ماحول و ماحکوم

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُتْمُنٌ ۖ وَكَانَ اللَّهُ غَافِقًا لِّلْمُنَافِقِينَ
يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ ۚ وَأَنَّهُمْ فِيكُمْ غَوِيٓمٌ ۚ لَّيِّنٌ مِّمَّنْ لَا يَدْرِي
فَنَفْسُهُ مَنَ الْيَمِينِ ۚ

اور سورہ منافقین سے

قَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُتْمُنٌ ۚ لَّيِّنٌ مِّمَّنْ لَا يَدْرِي فَنَفْسُهُ مَنَ الْيَمِينِ ۚ
وَمَنْ يَدْرِهِ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ ۚ لَا يَدْرِي لَهُ سِرَّهُمْ وَلَا يَدْرِي لَهُ
جَهْدَهُمْ ۚ لَئِنْ لَا يَدْرِي لَكُمُ الْيَمِينِ ۚ وَلَئِنْ لَا يَدْرِي لَكُمُ الْيَمِينِ ۚ

اور سورہ منافقین سے جس آیت میں

وَلَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُتْمُنٌ ۚ لَّيِّنٌ مِّمَّنْ لَا يَدْرِي فَنَفْسُهُ مَنَ الْيَمِينِ ۚ
وَمَنْ يَدْرِهِ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ ۚ لَا يَدْرِي لَهُ سِرَّهُمْ وَلَا يَدْرِي لَهُ
جَهْدَهُمْ ۚ لَئِنْ لَا يَدْرِي لَكُمُ الْيَمِينِ ۚ وَلَئِنْ لَا يَدْرِي لَكُمُ الْيَمِينِ ۚ

اور سورہ منافقین سے

قَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُتْمُنٌ ۚ لَّيِّنٌ مِّمَّنْ لَا يَدْرِي فَنَفْسُهُ مَنَ الْيَمِينِ ۚ
وَمَنْ يَدْرِهِ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ ۚ لَا يَدْرِي لَهُ سِرَّهُمْ وَلَا يَدْرِي لَهُ
جَهْدَهُمْ ۚ لَئِنْ لَا يَدْرِي لَكُمُ الْيَمِينِ ۚ وَلَئِنْ لَا يَدْرِي لَكُمُ الْيَمِينِ ۚ

اور سورہ منافقین سے دو آیتیں

وَأَنَّهُ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُتْمُنٌ ۚ لَّيِّنٌ مِّمَّنْ لَا يَدْرِي فَنَفْسُهُ مَنَ الْيَمِينِ ۚ
وَمَنْ يَدْرِهِ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ ۚ لَا يَدْرِي لَهُ سِرَّهُمْ وَلَا يَدْرِي لَهُ
جَهْدَهُمْ ۚ لَئِنْ لَا يَدْرِي لَكُمُ الْيَمِينِ ۚ وَلَئِنْ لَا يَدْرِي لَكُمُ الْيَمِينِ ۚ

یَسْمَعُ لَكُمْ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۚ اللَّهُ صَمَدٌ ۚ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ۚ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ۚ
وَكُنْ يَكُنْ لَكَ قُلُوبٌ كَثِيرَةٌ ۚ

يَوْمَ لَا تُغْنِي عَنْكَ
يَسْمَعُ لَكُمْ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۚ اللَّهُ صَمَدٌ ۚ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ۚ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ۚ
وَكُنْ يَكُنْ لَكَ قُلُوبٌ كَثِيرَةٌ ۚ

اور سورہ نمر سے اور سورہ نمر

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولَٰئِكَ لَهُمُ الْحَقُّ ۚ أُولَٰئِكَ
سَيَرْحَمُهُمُ اللَّهُ ۚ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولَٰئِكَ
سَيَرْحَمُهُمُ اللَّهُ ۚ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولَٰئِكَ
سَيَرْحَمُهُمُ اللَّهُ ۚ

اور سورہ نمر سے

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُتْمُنٌ ۚ لَّيِّنٌ مِّمَّنْ لَا يَدْرِي فَنَفْسُهُ مَنَ الْيَمِينِ ۚ
وَمَنْ يَدْرِهِ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ ۚ لَا يَدْرِي لَهُ سِرَّهُمْ وَلَا يَدْرِي لَهُ
جَهْدَهُمْ ۚ لَئِنْ لَا يَدْرِي لَكُمُ الْيَمِينِ ۚ وَلَئِنْ لَا يَدْرِي لَكُمُ الْيَمِينِ ۚ

اور سورہ نمر سے

قَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُتْمُنٌ ۚ لَّيِّنٌ مِّمَّنْ لَا يَدْرِي فَنَفْسُهُ مَنَ الْيَمِينِ ۚ
وَمَنْ يَدْرِهِ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ ۚ لَا يَدْرِي لَهُ سِرَّهُمْ وَلَا يَدْرِي لَهُ
جَهْدَهُمْ ۚ لَئِنْ لَا يَدْرِي لَكُمُ الْيَمِينِ ۚ وَلَئِنْ لَا يَدْرِي لَكُمُ الْيَمِينِ ۚ

اور سورہ نمر سے اور سورہ نمر

قَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُتْمُنٌ ۚ لَّيِّنٌ مِّمَّنْ لَا يَدْرِي فَنَفْسُهُ مَنَ الْيَمِينِ ۚ
وَمَنْ يَدْرِهِ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ ۚ لَا يَدْرِي لَهُ سِرَّهُمْ وَلَا يَدْرِي لَهُ
جَهْدَهُمْ ۚ لَئِنْ لَا يَدْرِي لَكُمُ الْيَمِينِ ۚ وَلَئِنْ لَا يَدْرِي لَكُمُ الْيَمِينِ ۚ

اور سورہ نمر سے

قَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُتْمُنٌ ۚ لَّيِّنٌ مِّمَّنْ لَا يَدْرِي فَنَفْسُهُ مَنَ الْيَمِينِ ۚ
وَمَنْ يَدْرِهِ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ ۚ لَا يَدْرِي لَهُ سِرَّهُمْ وَلَا يَدْرِي لَهُ
جَهْدَهُمْ ۚ لَئِنْ لَا يَدْرِي لَكُمُ الْيَمِينِ ۚ وَلَئِنْ لَا يَدْرِي لَكُمُ الْيَمِينِ ۚ

یہ اہوتا ہے پھر چھٹک آیا، و نذر کیا جس طرح نکلیاں جب تک طہری
روزیں روٹی روٹی چلوں گھس توڑ گیا۔

نفس ہماری فرماتے ہیں موت کے وقت منافی کی یہ اہلیاں
اندھیروں کی طرح اس پر چھا جاتی ہیں اور کوئی بھڑکی کی روٹی اس کے
لئے باقی نہیں رہتی جس سے اس کی توبہ کی نصرت ہو۔ (تفسیر ابن کثیر)

وَقَدْ كَفَرَ عَصَى فَهَرَّ لَا يَرْتَجِعُونَ فِي

ہر سے ہیں اوتے ہیں اندھے ہیں سو وہ نہیں لوٹیں گے

چراغیت کے سارے راستے بند:

جتنی سیر ہے ہیں نوجوان بات نہیں سننے کو گئے ہیں جو جی بات نہیں
کہتے۔ اندھے ہیں جو بے نظر، نقصان و ٹھیکے۔ سو جہنم بھی برا بھی
ہو اور گولہ بھی ہو وہ کسی طرح، و ہر آئے صرف اندھا دھوکہ کسی کا پکار سے یا
کسی کی بات سے توبہ ان سے ہرگز نہیں ہوگی کہ گمراہی سے حق کی طرف
لوٹیں۔ (تفسیر ابن کثیر)

منافق کی تین خصلتیں:

صحیحین میں حدیث ہے حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین قسم کے منافق ہیں جس میں سے ایک منافق ہے
اور جس میں ایک ہو جس میں ایک خصلت ظاہر کی ہے بسبب تک استہ
چھوڑنے بات کرنے سے بیگموت لانا اور خلافی کرنا اذیت میں بیگموت کرنا۔

چار قسم کے دل:

مسند احمد میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دل چار قسم کے
ہیں ایک تو صاف دل جو روئے چرخ کی طرح یکساں ہو دوسرے دل
جو ظالم آلود ہیں تیسرے دل جو اٹلے ہیں پورے دولہ جھگڑا ہیں۔
چہرہ اس تو موٹن کا ہے جو پوری طرح نورانی ہے۔ دوسرا کا کرکڑا دل ہے
جس پر پرے پرے ہوئے ہیں۔ تیسرا دل خالص منافقوں کا ہے جو جو نہا
ہو اور افکار کرتا ہے جو حق وال اس منافق کا ہے جس میں ایمان و حق
دولت تناسل ہیں۔ ایمان کی مثال اس پرے کی عورت ہے جو پاکیزہ ایمانی سے
بنا ہو رہا ہو اور منافق کی مثال اس چھوڑے کی طرح ہے جس میں دل و
خون برصانی جا جا ہو۔ اب جو مادہ بنا جا جائے وہ اس پر غالب آ جا تا
ہے اس حدیث کی افادہ بہت ہی عمدہ ہے۔ جو خداوند بخیر

مصر مکر یہ ہے۔ و تفسیر ابن کثیر

وَمَا كُنَّا مُهْتَبِينَ

اور نہ تھے راہ پانے والے

منافق کا سیلاب نہ ہو سکتا:

یعنی منافقین نے ظاہر ایمان قبول کیا اور دل میں کفر کو رکھا جس کی وجہ
سے آخرت میں قراب۔ دو پائش خوار ہوئے کہ کفر کی قیادت نے اپنے کام
پائش میں ایمان کے عمل پر سب کو مطلق فرما دیا ایمان لے کر تو دوزخ میں
مرفوع ہوئے توبہ کی تیار ہے نہ کوئی شخص ان کو نہ پہنچا پائے گا اور نہ
آخرت کا۔ اور نہ پھونکے گھبرائے ایمان زبانی تو کافی اور واضح کچھ کراس
فرما دے ایمانی میں گرفتار ہوئے۔ اب ان منافقین کے لئے سب سے دل و
منافقیت پر فرمائی ہیں۔ (تفسیر ابن کثیر)

مَنْ كُنْهَ كَمَثَلِ الْيَوْمِ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا

اکی ظلمہ اور گھس کر دیکھی ہے جس نے آگ جلائی پھر جب روشن کر دی

لَضَاءَتْ مَا كُونَهُ ذَهَبًا اللَّهُ يُنَوِّرُهُ

آگ نے اس کے آگ میں کوڑا کر دی اللہ نے ان کی روشنی

وَكُنْهَ فِي ظُلُمَاتٍ لَا يُبْصَرُونَ

اور چھوڑ دیا ان کا دھیروں سیا کہ کچھ نہیں دیکھتے

منافقوں کی مثال:

یعنی منافقوں کی مثال ایسی ہے کہ وہ انفس اندھیری محسوس روایت میں
آگ روشن کرے۔ شکل میں روایت دیکھئے اور جب آگ روشن ہوگی اور
راستہ نظر کرے کہ وہ توحہ اقبال نے اس کو بچھو دیا اور اندھیری روایت میں شکل
میں کھرا ہو گیا کہ کھنڈر میں آگ۔ ایسے ہی منافقین نے مسلمانوں کے خوف
سے کھنڈر میں کی روٹی۔ جسے کام لینا چاہا مگر راستہ بچھو دیا حقیر (مصل)
منافق جان لیوا اللہ نے اپنے حقے کو دیکھ کر شہادت اور منافق سب بیست
دیکھو ہو گئے اور مرے اللہ اب کب نہیں جاتا ہو گئے۔ (تفسیر ابن کثیر)

علامہ خراسانی کا قول ہے کہ منافق کبھی بھی بھلائی کو دیکھ جاتا ہے اور
پہچان بھی لیتا ہے لیکن گمراہی کے دل کا اندھیرا اس پر غالب آ جاتا ہے۔
اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جب منافق نے اللہ اللہ نہ جانتا ہے دل میں نور

ان میں تو جس طرح کی زبان ہیں، مجتہد

روح کے متعلق چار نظریے

فرائض کے ساتھ، آفاق، لامحدودیت اور عینیت کا ان میں سے
ان کی اس اسباب کا وہ ہیں، ان کے لئے ایک کتب میں میں سے کسی
ایضاً پیش کردہ میں باتوں پر مائل تھے۔

فکر یہ ہے کہ یہ فیض بہت سے عقائد، اور عقائد اور عقائد پر
بالکل کرنے کے لئے کیا ہے، پھر میں یہ دیکھا

اور ان میں سے کہ اس میں سے ایک مسئلہ اور اس میں سے
اور ان میں سے کہ اس میں سے ایک مسئلہ اور اس میں سے
نہیں علم تک وہ اس کی اس میں سے

نہیں علم تک وہ اس کی اس میں سے ایک بہت دور کی
چیزوں پر ان کے لئے ان کے لئے ایک بہت دور کی

نہیں علم تک وہ اس کی اس میں سے ایک بہت دور کی
چیزوں پر ان کے لئے ان کے لئے ایک بہت دور کی

نہیں علم تک وہ اس کی اس میں سے ایک بہت دور کی
چیزوں پر ان کے لئے ان کے لئے ایک بہت دور کی

روح فی علم فکر کا ان کا ان میں سے

ان میں سے کہ ان کے لئے ان کے لئے ایک بہت دور کی
چیزوں پر ان کے لئے ان کے لئے ایک بہت دور کی

نہیں علم تک وہ اس کی اس میں سے ایک بہت دور کی
چیزوں پر ان کے لئے ان کے لئے ایک بہت دور کی

نہیں علم تک وہ اس کی اس میں سے ایک بہت دور کی
چیزوں پر ان کے لئے ان کے لئے ایک بہت دور کی

نہیں علم تک وہ اس کی اس میں سے ایک بہت دور کی
چیزوں پر ان کے لئے ان کے لئے ایک بہت دور کی

روح فی علم فکر کا ان کا ان میں سے

ان میں سے کہ ان کے لئے ان کے لئے ایک بہت دور کی
چیزوں پر ان کے لئے ان کے لئے ایک بہت دور کی

نہیں علم تک وہ اس کی اس میں سے ایک بہت دور کی
چیزوں پر ان کے لئے ان کے لئے ایک بہت دور کی

نہیں علم تک وہ اس کی اس میں سے ایک بہت دور کی
چیزوں پر ان کے لئے ان کے لئے ایک بہت دور کی

نہیں علم تک وہ اس کی اس میں سے ایک بہت دور کی
چیزوں پر ان کے لئے ان کے لئے ایک بہت دور کی

نہیں علم تک وہ اس کی اس میں سے ایک بہت دور کی
چیزوں پر ان کے لئے ان کے لئے ایک بہت دور کی

نہیں علم تک وہ اس کی اس میں سے ایک بہت دور کی
چیزوں پر ان کے لئے ان کے لئے ایک بہت دور کی

نہیں علم تک وہ اس کی اس میں سے ایک بہت دور کی
چیزوں پر ان کے لئے ان کے لئے ایک بہت دور کی

نہیں علم تک وہ اس کی اس میں سے ایک بہت دور کی
چیزوں پر ان کے لئے ان کے لئے ایک بہت دور کی

نہیں علم تک وہ اس کی اس میں سے ایک بہت دور کی
چیزوں پر ان کے لئے ان کے لئے ایک بہت دور کی

یہاں سورہہ پر موقوف نہیں بلکہ چنے چنیے کی چیز میں بھی لکھا ہے کہ اس کی تحریر
کئی برس پہلے کی ہے۔

بہت سے متعلمین اس کو فاضل فطرت کے خلاف سمجھا رہے ہیں اور
میرے جیسے عقیدہ مند افراد اور محققین نے صدیوں کا مطالعہ کر کے
اس کی مختصر مضمون سے یہ علم کیا کہ اس کی اصل قرآن ہے۔

انگریز ماہر لہجہ رست کا بیان:

آپ نے سمجھ لیا ہے کہ یہ انگریز دور علم صحت کے نفاذ کی بدولت
فوت و حشر سے دور ہوا ہے۔ وہی دانی ہے جو سمجھ گیا کہ انسان ایک بدن کی جلد
پر لپکتے ہوئے پیرے زردات ہوتا ہے جس سے سورہہ میں پیلے
ہونے پر اشارہ ہے۔ کئی علمی اسکیمیں ہیں جن میں اس کی مرئی تصور برقرار ہے
جس طرح کئی کئی سالوں میں کوئی بے نیل کر انسان کی کھال میں اسی طرح
رنگی ہے جس طرح انھیں کوئی بالوں پر اپنا پیلے ہی رنگ نہیں دیتا۔
میں سمجھتا ہوں کہ ان کے دیکھنے میں یہ خوب بات ہے کہ یہ تو ان کے
سے بات کر رہا ہے۔ انسان کی پیدائش کی بدولت کے مخلوق کی پیدائش
کے کسی میں فوت و حشر ہوتا ہے یہ وہی کھال پر یہ دیکھنا ہے۔

فائل فرمول کا بیان:

فائل فرمول کا بیان ہے کہ اسے دو روں میں لے کر انھیں کے
انہی پیلے کا رنگ اپنے کمال کو پہنچا دیا اور اس طرح اس کی جانیں رہیں۔
انسان کو یہ علم دیا کہ وہ انھوں نے اس کی کھال پر یہ جان کی
بلند سے جانا تھا۔ یہ سمجھ گیا کہ اس کی کھال پر یہ جان کی
سے دیکھنے کا طریقہ اس میں ہے۔ مگر وہی کھال اس میں وہی کھال
ہاں تو خوب سمجھ گیا کہ اس کے دیکھنے میں ہے۔

یہ حال سائنس کی ترقی نورانی کی تفسیر میں بہت بڑا ہے۔ یہی ہے
دراستی کے ہمراہ یہ سمجھ گیا کہ اس کے کھال پر یہ جان کی
فائل سائنس کے پیدائش نورانی کی تفسیر کے لئے کھال پر یہ جان کی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے درختوں کا چھٹنا:

انہی چند درخت چلے جب یہ سنے کہ میں نے کھال پر یہ جان کی
سائنس درست رکھ گئے وہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا
سائنس میں اس کے بارے میں وہی کہ ہے کہ اس کے کھال پر یہ جان کی
سائنس میں اس کے بارے میں وہی کہ ہے کہ اس کے کھال پر یہ جان کی
سائنس میں اس کے بارے میں وہی کہ ہے کہ اس کے کھال پر یہ جان کی

سورہہ نور اور سورہہ یوسف میں دیکھا کہ انھوں نے کھال پر یہ جان کی
پر انھوں نے کھال پر یہ جان کی دیکھا کہ انھوں نے کھال پر یہ جان کی
اور انھوں نے کھال پر یہ جان کی دیکھا کہ انھوں نے کھال پر یہ جان کی
اور انھوں نے کھال پر یہ جان کی دیکھا کہ انھوں نے کھال پر یہ جان کی

صداقت کے اعلان سے گھبراہٹ میں چاہئے

یہاں قرآنی دینی انداز میں دیکھا کہ انھوں نے کھال پر یہ جان کی
انہی پر انہی دینی بھارتی کا کہ ہے کہ انھیں صدائیت کے سامنے اور
اعلان کرتے ہیں کہ انھیں دیکھا کہ انھوں نے کھال پر یہ جان کی
انھوں نے کھال پر یہ جان کی دیکھا کہ انھوں نے کھال پر یہ جان کی
انہی پر انہی دینی بھارتی کا کہ ہے کہ انھیں صدائیت کے سامنے اور
اعلان کرتے ہیں کہ انھیں دیکھا کہ انھوں نے کھال پر یہ جان کی

انجام ہمیشہ صداقت کے ساتھ ہے

یہاں قرآنی دینی بھارتی کا کہ ہے کہ انھیں صدائیت کے سامنے اور
اعلان کرتے ہیں کہ انھیں دیکھا کہ انھوں نے کھال پر یہ جان کی
انھوں نے کھال پر یہ جان کی دیکھا کہ انھوں نے کھال پر یہ جان کی
انہی پر انہی دینی بھارتی کا کہ ہے کہ انھیں صدائیت کے سامنے اور
اعلان کرتے ہیں کہ انھیں دیکھا کہ انھوں نے کھال پر یہ جان کی

یہاں قرآنی دینی بھارتی کا کہ ہے کہ انھیں صدائیت کے سامنے اور
اعلان کرتے ہیں کہ انھیں دیکھا کہ انھوں نے کھال پر یہ جان کی
انھوں نے کھال پر یہ جان کی دیکھا کہ انھوں نے کھال پر یہ جان کی
انہی پر انہی دینی بھارتی کا کہ ہے کہ انھیں صدائیت کے سامنے اور
اعلان کرتے ہیں کہ انھیں دیکھا کہ انھوں نے کھال پر یہ جان کی

یہاں قرآنی دینی بھارتی کا کہ ہے کہ انھیں صدائیت کے سامنے اور
اعلان کرتے ہیں کہ انھیں دیکھا کہ انھوں نے کھال پر یہ جان کی
انھوں نے کھال پر یہ جان کی دیکھا کہ انھوں نے کھال پر یہ جان کی
انہی پر انہی دینی بھارتی کا کہ ہے کہ انھیں صدائیت کے سامنے اور
اعلان کرتے ہیں کہ انھیں دیکھا کہ انھوں نے کھال پر یہ جان کی

سائنس خوارق کی تسلیم کیلئے

راستہ صاف کر رہی ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پس پشت چیزوں کا نظر:

یہاں قرآنی دینی بھارتی کا کہ ہے کہ انھیں صدائیت کے سامنے اور
اعلان کرتے ہیں کہ انھیں دیکھا کہ انھوں نے کھال پر یہ جان کی
انھوں نے کھال پر یہ جان کی دیکھا کہ انھوں نے کھال پر یہ جان کی
انہی پر انہی دینی بھارتی کا کہ ہے کہ انھیں صدائیت کے سامنے اور
اعلان کرتے ہیں کہ انھیں دیکھا کہ انھوں نے کھال پر یہ جان کی

ہاتھ نے پوچھتی زندگی کے جو حیرت انگیز حقائق ظاہر کئے ہیں۔ یہ ہے
مضمون ہونے کی قدرت اور پراسنائی جاننے زندگی کے وہ تمام حسیات و آثار
اپنے اندر کھپے ہیں۔ ڈرامائی کیفیت، روحانیت کی خصوصیت کھپے جاتے ہیں
پاکیزہ جو پوچھتی زندگی سے جو بھی وقت و کثرت نہ کہتے، چاہے کہ وہ اس
نہل لگی ہو، نہ اٹھ سکے، بلکہ اپنی پستہ اپنی خرد سے جہاں میں بھی جھنسن
کا کس اہستہ، اسے بھی کس کس ملتی ہے۔ اور شرم بھی ہر حال میں ہے اور
وہ جس وقت فرستے، یہ بھی سن جھٹکتے ہیں۔

پودوں کی ذکاوت جس

جس بہت کم لوگ یہ یقین کرنے کے لئے تیار ہوں گے کہ پودے
دیکھتے اور سننے کی بھی قوت رکھتے ہیں۔ جس میں بات جیت بھی کرتے
ہیں، ان مختلف ذکاوت و ادراک ہے، رنگ و بو میں بھی کثرت ہے اور وہ بھی
ہر وہی طرح جذبات و حسیات سے متاثر ہو رہے ہوتے ہیں۔

آپ نے دیکھا ہوگا کہ بعض پودے اور پھول بھی ہاتھ لگا رہے
طرز جاتے ہیں اور ذرا سے دھار سے متاثر ہو جاتے ہیں اس کی آہی
کی آہ سے ایک پودہ کا گھسیٹا "بھونک سوتی" بھی کہتا ہے۔

یہ تو وہ حالات ہیں کہ کبر نہ ان اپنی فطرہ میں سے کہہ سکتے ہیں
آپ ہی کے ایک اہم وطن ماہر ماہرین یعنی سر جیڈ ملی چندریوں نے اپنی
ذات و فطرہ کے تجربہ سے چاروں درجہ انہوں کے جراثیمات اپنے ایجاد
کر دیے۔ عجیب و غریب آہستہ کے ذرا بعد معلوم کئے ہیں ان سے ظہرانات
میں حیرت انگیز انکشاف پیدا ہوا ہے۔

سر جیڈ ملی چندریوں کی تعریف:

آپ تو بچوں میں سوائے دھکے اور کوئی دھار فطرت نہیں دیتے
لیکن آپ سر جیڈ ملی چندریوں کی جدید تعریف کا اثر مطالعہ کریں جو
فائنس و فوٹو گرافی اینڈ ریفریجیشن سے لے کر سائنس میں شائع ہوئی
ہے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ سائنس نے پودوں میں بھی کس قسم کے تجربہ کر
کے ہیں۔ کچھ حیرت انگیز انکشافات کئے ہیں اور ان سے فطرت کے کچھ
کیسے، ذہن سے بہت معلوم ہوئے ہیں ان حالات کے دیکھنے اور معلوم
کرنے سے بلا اختیار زبان پر یہ شعر رونما ہوتا ہے۔

ہر ایک انسان ہر روز فکر و شمار
لفظ جس کی اودی کا پورے پچھون وئی اثر سب ہوتا ہے انسان
جو نور ہو جاتا ہے، کھو رہا ہے تو اس کے کوئی بھی طریقہ ہے وہی کہہ سکتے ہیں

جس طرح ہمیں آپ کو

ایک ایسا آدمی ہے جس نے اپنی ہمت سے جو کئی حالت خواب و
آپ کو خلیانہ انداز کر سکے ہیں۔

"وہی سوزو"

سب سے بڑی روٹی جس پورے دنیا میں ہے، ایک آدمی نے پیدا کیا ہے
تو اس کے لئے اس شعاع "آفتاب" ہے۔ یہ اپنی آخری بات اور نہ ہو جاتا
ہے۔ اس خواب و بیداری کے تجربے میں پودے بہت خوب کھاتے ہیں۔

"جھنگا پھول" اس کے برعکس "جھنگا پھول" کا پودہ ہے جو
روزانہ کھاتے کھارے ہاتھ میں، یہ روز ہوتا ہے۔ دن کے وقت خواب
اس حالت میں رہتا ہے اور شب میں اپنی پوری بھاری کھاتا ہے۔

افریقہ کے ہر میل، فریق میں، زمین کے اپنے درخت ہیں جو
سہل سندھ کی کھیت و ریت ہوئی، اس بات ایک طرف کا بالکل ٹکے ہوئے
ہوتے ہیں لیکن کئی وقت جب یہ پودے نہیں ہوتے، اس وقت ایک سیدھے
کھانے سے ہو جاتے ہیں اور اس وقت ان کے کھانے کو ان کا پودا کھاتا ہے لیکن
وقت و فطرہ پر یہ سب کچھ جھنگ جاتا ہے اور وہی کھانے کا پھر اس طرح
سیدھے کھانے سے ہو جاتا ہے۔

تاہذا درخت، انکال کے کہ تازہ کے وقت کھاتا ہے، انکالوں کو
مضمون ہو گا کہ اس طرح آفتاب کے ساتھ چار ہوتا ہے اور وہ کھاتا ہے
انکال سیدھا کھاتا ہے اور وہ کھاتا ہے اور وہ کھاتا ہے اور وہ کھاتا ہے
میں کھاتا ہے اور وہ کھاتا ہے اور وہ کھاتا ہے اور وہ کھاتا ہے اور وہ کھاتا ہے

کیا بات کے متعلق یہ سیدھے انکشافات اور سبب کی تھانیں ہر
نر کی انصاف ہندو طالب علم کو یہ بات ہو سکتی ہے کہ سیدھے انکشافات
علیہ وسلم کے ان مشنڈ و مستحق حق کی نگاہ سے کہہ سکتے ہیں کہ وہ
شمار وادہ انکشافات ہر سیدھے و غیرہ کی موجودگی پر مبنی کرتے ہیں۔

"یا ساریہ البطل" کا واقعہ:

ہم اسلامی تاریخ میں ساریہ البطل کا ذکر اور واقعہ کرتے ہیں
لیکن اس کی ایک ایسی ہی کہہ سکتے ہیں کہ اس کا ذکر مثلاً تھا کہ
شاہد ایک روحانی اور کس لطیفوں کے ذریعہ سے فطرت و فطرہ انکشافات
آزاد ساریہ البطل کے واقعہ ہے۔

اس کی ایک ہی کہہ سکتے ہیں کہ اس کا ذکر مثلاً تھا کہ
انکشافات اور کس لطیفوں کے ذریعہ سے فطرت و فطرہ انکشافات
آزاد ساریہ البطل کے واقعہ ہے۔

اسی لئے بلا خوف و ہراس یہ یقین رکھتے ہیں کہ حق تعالیٰ ہر کام پر جانوں کا ریزہ پشیر اور صد اقیان کا خزائن ہے کہ کسی فتنہ کو یہ دسترس نہ دے گا کہ وہ نبوت کا مجموعہ دھوئی کر کے ہر برائے فوارش عادات دکھاتا رہے کہ جو عیاس کے مقابلہ سے ہرگز ہوا ہمارے خداداد کے خلاف نہ ہونے پر روتے اور نہ ہو گا کہ اس کی طرف سے مصیبت کی گلی تھوپی نہ ہونے پر افسوس۔

فعلی تصدیق کی مثال

آپ معلوم ہیں کہ جیسے ہیں اور نسلوں اور پارہوں کا اصل بننے جہاں کہ جب کسی مسئلہ پر یا انتخاب پر بحث چھڑ جاتی ہے تو فریقین کی پوری زور زبانی اور دھمکے کے بعد فیصلہ کا اعلان ہوتا ہے کہ اگر اسے ٹھار کر لی جائے جس کے لئے شرکاء اچھا سے یا بھڑھانے سے جتے ہیں اور ملکہ یا بھڑھانے یا پانڈا اٹھائیں یا دلویشن کی تصدیق دیا نہ ہو یا شہد و تردید کے لئے کافی ہوتا ہے تو نہ ہونے کی تصدیق ضرورت نہیں ہوتی۔

ایک شخص کی نسبت چمک جڑ میں رہنے کی جاتی ہے کہ آیا جھوٹا یا سچا ہے یا اچھا ہے اس پر یا بھڑھانے جاتے ہیں اس کی اہمیت کی علامت ہوتی ہے کہ ان سب کی رائے اس شخص کے حق میں ہے اہمیت رات سیکڑاں اٹھ اپنے ہاتھ کو اوپر اٹھائیں اس کو کسی چیز کے ثابت کرنے یا نہ کرنے میں کوئی دخل نہیں لیکن کیا گانا یا بھڑھانے کی شرح میں اور صورت ملنے کے خلاف اوپر کو اٹھا یا جب کسی ریزہ دوش کی تسلیم و تکفیر یا کسی دوش کی صحت و بطلان کی آزمائش کے ساتھ یہ دوش غمی سے گلی انسان کو کھینچ کر قیاس کی کھوکھلی ٹیڑھ داتی جس وقت کھڑے ہوئے یا توں ہی کے چہرے سے رائیوں کو ڈر کر لیا جاتا ہے اور بھر بڑے ہارک اور حکیم انشان مسائن کے فیصلے یا بھڑھانے اس غیر طبی حرکت پر ہے چون چا اچھا جاتے ہیں یہ جس طرح یا توں کا پیچھے لگا دیکھنا آؤں کی عادات اور وضع طبعی کے موافق سے اور اوپر کو اٹھا یا بھڑھانے کی گلی خاص ضرورت اور حکمت سے ہوتا ہے اور یہی غیر طبی وضع جب کسی ریزہ اچھی پرواہ لینے کے اختیار کی جائے تو اس ریزہ دوش کو دھوئی کے چمک و شہد تصدیق دینا بھی جاتی ہے۔

لیکن جس شخص حق تعالیٰ کا شان کا جو فعلی نام ملے اس کے سلسلہ میں غیور نہ ہو اور اس کی عامت اور عادت کی گمانی ہے اور جو اسباب سے ملے ہو کر کسی خاص صفت سے حکمت کا اقتدار ہے عجایب اور فوقی عادت ہے۔

اور جب خرق و بات جب کسی شخص کے دوش کی بات و تردید کے بعد اس سے سوال ہے کہ کہنے کے موافق ہے اور یہ چھوڑے کہ جو کس کی وجہ سے

دوسرے کوئی پختہ اور مہرمت کے جوہر ہے اور جتنے ہیں ان کو کھوس کر کے فریقین کے کہ یہ اس کے پیش کا آئی ہرگز نہیں بلکہ ان کے ان کو کوئی حداصل ملے یا معلوم نہیں کسی سے دوسرے ہند میں قسب و طعن نہ سکے اس کے بعد کسی طبعی سلام نے اپنا قصداً اور جواہر ان اللہ قائم ہو اور کے سالیوں کو کھلی تو ساریں نے یقین کر مایا کہ یہ ہم سے لا تروٹی اور حقیقت ہے اس سب سے اختیار کد سے شر کر پڑے اور چڑھنے کے ہم بھی موی اور بادوں کے چہرہ دکان پر ایمان لائے ہیں فرعون نے بہت کچھ چمکیاں دیں اور خوف و گرا پا چمکیاں اور جواب صرف یہ تھا۔

فرعون نے: (جو کچھ تجھے فیصلہ کرا ہے کر گذر تو اس سے نہ رو نہیں کو صرف جی دیا کی (چند روز) آزمائش کا فیصلہ کر سکا ہے نہ تو اپنے (نی) دلا موت اور دگر پر ایمان لا چکے ہیں کہ وہ داری نظائیں اور ان راجحان فرعون کو مخالف فرمے جو تو نے ہم سے روئی کر نہیں اور اللہ سب سے بڑا اور بیش بڑی رہتا ہے)۔

اور جوں کی بات و حجت کچھ کر کی دلائل پر اس کے ان کمال پر چھانریا تو فرما: (نہیں) نہ داری آیات کا انکار کیا مگر سے تو زیادتی سے مالکان کے دلوں کو (سچی یا کاذب) چمکایا نہیں حاصل تھا)۔

چہرہ خدا کی طرف سے

یقیناً سے ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ عجزہ کی حقیقت حق تعالیٰ کی طرف سے نبوت کی گلی تصدیق ہے۔

جو شخص دوشی کرتا ہے کہ میں نبی ہوں یعنی حق تعالیٰ نے مجھ کو اپنے منصب و عادت پر فرائض فرمایا ہے اور تمام نبی فرامیہ سے مجھ کو اپنے فرامین و واجبات پہنچانے کی لئے مصلحت کیا ہے نبی تابدی سے ہر وار ہوا صرف میرے ہی احرام میں منحصر ہے میرے چار سے رنگ ہو کر خدا باری ہے جسے کئی کوئی تکلیف نہیں۔

یہ سب عادی خدا تعالیٰ کے سامنے اس کی زمین پر اس کے آستان کے نیچے پڑا رہتا ہے اور کتا ہے اور یہ بھی کہتا ہے کہ اللہ علی شانہ میرے ہاتھوں اور زبان سے وہ چیزیں ظاہر فرمائے گا جو اس کی عام عادت کے خلاف ہوں گی اور زبان کی مثال لائے سے عاجز نہیں رہے گی۔ پھر ہی کے سوائے مشاہدہ بھی کیا جاہا ہوتا ہے بقیہ خدا کی جانب سے اس کے دوش کی گلی تصدیق ہے اور خدا تعالیٰ جو کچھ دوشی تصدیق نہیں کر سکتا نیز دوشی کا دوشی چہرہ کے عجزہ کی عادت سے ہوتا ہے۔

اس کے لئے دعویٰ کی فصل تصدیق ہے۔

مجازہ مکرمت اور بارہا می

لیکن اسی کے مقابلہ کوئی فرق عادت اگر کسی نبی کے متعلق اس کے دعویٰ بہت یعنی اہل بیت اور قہر سے پہلے ظاہر ہواں گاہے ہاں کہتے ہیں اور اگر کسی غیر نبی کے ہاتھ پر اجازت نبی کی ہر گز سے اس قسم کے عادات عادت نکالت دکھائے جائیں تو اس کا نام کرامت ہے۔

کرامت اور استدراج کا فرق

ہاں ایک چیز ان تینوں کے ہوا ہے جس کو شگفتگی کہنا ہوتا ہے استدراج کہتے ہیں یعنی وہ خوارق عادت جو گاہے کسی بدکار، مکر، قاتق یا کافر، مشرک، مدعیانہ کے ہاتھ سے ظاہر ہوتے ہیں اگرچہ یہ خوارق بھی صحت ان خوارق سے مطاب ہو سکتے ہیں جن کا نام ہم نے کرامت دکھا ہے لیکن کھلے والوں کے نزدیک ان دونوں میں ایسا ہی فرق ہے جیسا کہ ایک نیک الطرفین مولود اور ایک ولد الزنا میں کہ ظاہر دونوں بچے یکساں شکل و صورت رکھتے ہیں مگر کسی طور پر دونوں ایک ہی طرح حرکت و عمل کا نتیجہ ہیں مگر کھلے اس لئے کہ ان میں سے ایک بچہ فعل جہاد کا نتیجہ اور دوسرا عمل شرور اور عیب کا ثمر ہے ہم پہلے کے قول کو مذکورہ نقل فرماتے اور دوسرے کی ولادت کو مذکورہ اور موجب سرعت سمجھتے ہیں۔

اسی طرح جو "خوارق عادت" رسول اور خدائے واسطی پر متعلق کا نتیجہ ہوں وہ کرامات اولیاء کہلاتی ہیں جن کے مدعیانہ محمود و ملعونہ میں کوئی فرق نہیں اس کے بخلاف جو "خوارق" اشیاء شیطانیہ عادت غیر مذہبی و غیر شرعی کے اثرات ہوں ان کا نام "استدراج" اور "تصرف شیطانی" ہے اور اسی جگہ سے دوزخ یہ نہیں ہے کہ ہم صرف کرامات سے مدعی کو نہیں پہچان سکتے بلکہ وہی سے کرامات کو پہچانتے ہیں اور یہ بڑے فکر کا مقام ہے کہ نبی خدائی نے فعل اپنے فعل سے ہم کو اس قسم کے خوارق تمیز فرما کر امت کو اس حق باطل سے محفوظ رکھا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ اثرات حضرت علیؑ

يَا كَاذِبُ الرَّبِّي يَخْطُفُ أَبْصَارَهُمْ كَلِمًا

ترجمہ ہے کہ کذاب اپنے سناں کی آنکھیں چپ کر لیتی ہیں جو چلے

أَصْأَ لَهُمْ مَسْأَلُهُمْ وَإِذَا أَظْلَمَ

گئے ہیں اس کی روشنی میں اور جب اندھیرا ہو ہے

عَلَيْهِمْ قَامُوا وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَذَهَبَ

جو کچھ وہ رہ جاتے ہیں اور اگر چاہے اللہ تو لے جائے

بِأَبْصَارِهِمْ وَأَبْصَارُهُمْ رِثَاقٌ لِلَّهِ عَلَى

ان کے کان اور آنکھیں بقیہ اللہ

كُلِّ شَيْءٍ وَقَدِيرٌ

جو ہر چیز پر قادر ہے

مناظرین کی حالت کی وضاحت:

حاصل یہ ہے کہ مناظرین اپنی حضرات اور عوامی خیال میں دکھائیں لیکن جب ظہور اسلام اور حضور مجتبرات تو یہ دیکھتے ہیں اور تکیہ و تہذیب شرعی سننے ہیں تو متنبہ ہو کر ظاہر میں صراحتاً تسلیم کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں اور جب کوئی نصرت و مشقت و تہذیب نظر آتی ہے تو کل پرانے جاتے ہیں جیسے شدت ہمارا ہوتا ہے کسی میں کچھ بھی تو قہر نہ دکھایا مگر کڑے ہو گئے مگر چونکہ اس کو سب کا ظلم ہے اور اس کی قدرت سے کوئی چیز باہر نہیں آتی ہے چنانچہ وہ تہذیب اس سے کیا کام لے سکتا ہے۔

قاضی اور سوت کے اہل سے یہاں تک تینوں طرف کے لوگوں کا، اگر فرما ہوا ہوں سو سنوں گا مگر کافروں کا (جن کے دل میں ہر ہے کہ ہرگز ایمان نہ لائیں گے) تیسرے مناظرین کا (جو دیکھتے ہیں سلطان میں مکر دل میں کافک طرف نہیں) و غیرہ جی

اللہ کی چاہت و قدرت:

تمام اسباب کی کافہ حقیقت میں اللہ کے ہی چاہنے سے ہے جو حقیقی جو باطنی کا چاہتا ہے اسی طرح کل جو باہر و داخلی اور بندوں کے قہر و افعال اللہ ہی کے پیدا کئے ہوئے ہیں اور اسی کی مشیت سے ابستہ ہیں۔

قدرت کسی شے کے ایجاد پر قادر کئے کو کہتے ہیں اور قادر کے یہ معنی ہیں کہ جو فعل وہ کرنا چاہے کر کر دے نہ کرنا چاہے نہ کرے لفظ قدر میں قادر کے یہ نسبت حق کی نہ پائی ہے۔ باری خدائی کے ہاں کسی پر اس کا اطلاق بہت ہی کم آتا ہے۔ جو تعبیر بتویری

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي

اے لوگو بند کی کرو اپنے رب کی جس نے

عاجز ہوا تھا اور جو بھوکا یا لڑکا کا کلاس ہے کسی نہ دکانیں اس آیت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نیت کو دل فرمادیا ہے۔

ربیب عام صاحبِ غنیمت الیٰں فرمادیا کہ یہ حقیقت ہے کہ یہ روزہ اور بھوکا جانا ہے جس کی ذرا بھوکا نہ ہو اور فراموش کرنے سے بچنا ہے جو مہینے اسی لئے قرآن کریم میں اہل علم سے یہی مل گیا ہے کہ یہ روزہ صفتِ بندہ ہے۔

اچھا قرآن قرآن: قرآن کا ایک اہم اہمیت یہ کہ کوئی اس کے شل نہیں اسکا اور سوا اچھا ہے کہ یہ ہے جس میں جنت میں جلی کر دیا گیا اور یہی کی جاتی کہ قیامت تک کوئی شخص اس کے شل نہ لے سکے اچھا ہے سارے تیر سو برس کے لئے اور کوئی شخص اس کے شل نہ لے سکے بالقرآن کو قرآن کا یہ روزہ نہ کرنا تو ضرور نفل جتنا اس لئے کہ ہر زمانہ میں قرآن کے کلموں کا یہ روزہ بندہ روزہ ہے اور کسی نے قرآن کریم کا یہ روزہ نہ کیا تو اس کا حق رہنا چھوٹتا ہے۔

خلاصہ یہ کہ قرآن کریم اس کا شل نہ کر سکا اور ہر روز نہ کر سکتے تو پھر یہی نیت کی ضرورت ہے کہ وہ صحت کا نہ ملوایا ہے۔

رسالہ اعجاز القرآن

از: علامہ شبیر احمد عثمانی رمدانہ

الحمد لله وكفى وملازم على عباده الذين اصطفى

طلبہ کیلئے ضرورت:

امید فرماتے ہیں کہ اس وقت تک کہ اس کو اور معلوم ہوئے کہ طلبہ کے لئے ایسی کتاب کا ایک سلسلہ شروع کیا ہے جس میں اصنام کے عام اصول و قواعد کی تحقیق اور قرآن کریم کی حکیمانہ تفہیم اور اس کی عظمت شانِ ظاہر کرنے والی حالت میں زیادہ سے زیادہ واضح و مفہول اور آئینہ جی اہل علم کیان کی جائیں اور طلبہ کی ایک جماعت کو اس کا فائدہ پہنچا جائے کہ وہ یہاں سے جا کر اپنے ادا و انتساب یا علم پر بھروسہ کے ایمان کی حفاظت اور بحران میں یا مشکل میں پروردگار کی حجت قرآن کریم سے اس کی نیت سے اس کا چرچہ نہ چھوڑ دے کہ وہ ایک سلسلہ جہالت کا شروع کیا۔

آروں کا شور و غوغا:

اور ہر ایک کو ضرور سے آروں کے شور و غوغا سے بکلی غافل اور اسلامی عقول میں حجت حق کا پہچان پیدا کر دے کہ جس نے اس کے لئے اصلاحات میں خصوصیت سے آریہ مہینے کے اصول و خیالات سے مراد ہے جس تمام مباحث سے پہلے میں سے مناسب خیال کیا کہ قرآن کریم کے احکام اور

کلام الہی ہونے کے متعلق ایک مبسوط اور مفصل تقریر کر دی جائے جس کے بعد ایک مخالف پرست اور طالب حق کے لئے پہچان دینی ضرور ہے کہ وہ قرآن کریم کی عظمت و جلالت سے انکار کر سکے اس کی دشمنی کے قبول کرنے سے خود کو روک دینی کرے اس بحث کے ضمن میں اور بھی کئی مفید اور ہم بحثیں آئی ہیں اور ایسا ہوتا: ترجمہ

ترتیب مباحث:

۱۔ قرآن کی تحقیق اسی وقت سے تکمیل کو پہنچ سکتی تھی کہ اہل اعجاز کی بحث پر بھیجے گئے تھے اور یہ ہے اس کی ضرورت کیا ہے اس کا جواب دینا (نہجی) کے خلاف ہو جس کو وہ ان کی بوجہ سے فراموش کیا ہے اور پھر جیسے پہلے لکھا ہے تو یہی ہوتا ہے "پھر یہ ملایا کہ کوئی کی چیز جہالت کی ضرورت نہ ہو تو کیا ہے اس میں نہ رہنا ہو سکتی ہے مابقی قرآن میں ہم سب سے کافی دینی الہی اور کلام الہی مانتے ہیں اس کو ہم نے پھر دیکھا ہے کہ ان میں اس طرح کام الہی اور دینی مانتے پر مجبور ہوتے ہیں: غرض یہ مضمون جب اپنے نزدیک مکمل ہو گیا اور بعد رکعت ان کے سب اطراف و جوانب روشنی میں آئے تو بعض اصحاب کی قسم نہ کی ہوئی یادداشتوں کو غائب کرنے کا ایک رسالہ کی صورت میں مرتب کیا گیا کہ غائبین کے حق میں بھی اس کا حق عام ہو اور مضمون چھپ کر غیبی اس سے محفوظ ہو جائے۔ آنکھوں کی آگ نہ دے تو بیک صورت اس صورت سے غائب ہو جائے۔

قارئین سے التماس:

ہم تو کوئی کوئی ان رسالوں کے مطالعہ کا اطلاق جو ان سے میری یہ درخواست ہے کہ وہ رسالہ کو ایک تقریر کی صورت میں دیکھیں اور یہ بات فرما کر اہل سے آخر تک پڑھ جائیں تاکہ مضمون کا جو لطف اور فائدہ اس کے بغیر حاصل نہ ہو گا بعض مضامین اور بہت اہل حکم و نصیحت ہوتے ہیں خواہ ان کو تقریر کی سبب عبادت میں ادا کیا جائے لیکن عام قارئین کو ان سے پڑھنے میں پہلی دیکھی نہیں دیکھتی ایسے محرک اذیاء سال کی تحقیق میں تاخیر نہ ہو اس طرح کے بعض مضامین سے اسکا نہیں چاہئے بلکہ مخالف کو ان کے ترک نہ کر سکے میں معذرا فرماتا کہ: اور جیسے کہ پوری کتاب کو پڑھ جائے آخر قسط ۱۰ لکھی جنت سے جہاد ہے ۱۱ لکھی جنت کی ذرہ ہوئی یہی مضمون (اعجاز القرآن) پر آپ نے سامنے سے اہل علم کو اذیاء کر دیتے ہیں کہ اس کا ابتدائی حصہ تو ضرور دینی ہے جو کسی طرف طرف نہیں کیا جاسکتا اور یہ کہ اس میں تھے مشکل مسائل کو حل کیا گیا ہے۔

بنیادی اصول:

چنانچہ اس رسالہ کا موضوع بحث اہل قرآن ہے اس لئے وہ نئے
پند ایسے امور مہادی کے طور پر بیان کرنا ضروری تھا قرآن کی حکمت
اور اس کے سمجھنے میں عدد و ہنر والے ہوں۔ لہذا وہ اگرچہ آپ کے
زبان کی لہجہ میں اصل بحث سے بے تعلق ہیں مگر میں ان سے اپنی
تقریر کا آغاز کرتا ہوں۔ و ب اللہ التوفیق

اصل اول

”کیوں“ کا سوال:

”کیوں“ کا سوال کس نہ گھنہ غم کرنا ضروری ہے یہ وضاحت و
حدوت چاہئے ہے۔ یہ سب سہولت کر سکتے ہیں کہ یہ کیوں اور کب
تھیں گے؟ تاہم یہ سوال فقہ کریم کا ہے۔

تشریح: مثلاً قرآنی کتب میں ذیل دی ہر آیت کے اس کو جلاوا تو
سوال ہو سکتا ہے کہ آیت کے اس کو کیوں جلاوا؟ یا آیت کب پڑھنا تو سہولت
نہ سہولت ہے کہ آیت کے اس کو کیوں جلاوا؟ کسی نے زہر بکھار دیا اور سہولت
سوال ہو سکتا ہے کہ زہر نہ لے کر کیوں؟ اور آیت کے اس کو کیوں جلاوا؟
یہ اس کا لگنا ہے یا سہولت؟ وہ اس کی پیدا ہو سکتے ہیں جہاں آیت کا
ارادہ اور اختیار کے توسط سے نہ ہو جسے آیت کا لگنا نہ ہو کہ آیت کا
درخت پر صرف آیت ہی کو گناہ آیت اور آیت کے درخت اور زہر کے جہاں
سے باہر ہے۔ لیکن اگر کتب سے جلاوا اور اختیار بھی ہو تو وہ سہولت
بھی زیادہ واضح ہو جائے جسے کوئی کاغذ اسامی کے آئے یا مسلمان مرتد
ہو جائے یا سہولت اور نہ تو سوال کر سکتے ہیں کہ اس لئے کیوں کہ
غرض کہ یہ چیز (کیوں) اسوال کے تحت میں آ سکتی ہے۔

کیوں کا جواب:

مگر یہ پتہ ہے کہ کیا نہیں کیوں کا مسئلہ نہ گم ہوتا ہے انہیں؟ آؤ
اس کی تفسیر ہم کی طرح یاد ہو سکتا ہے کہ اس کے اس میں شکیانہ نہیں
ہو سکتا ہے کہ یہ سہولت اور نہ تو سہولت اور نہ تو سہولت اور نہ تو
ہو؟ جواب میں گناہ کا کہ زہر ہے جہاں ہم کے پیچھے سے جہاں ہم اور
نہیں گے کہ جہاں ہم کیسے جہاں گے کہ آیت اور اس کی خرابی سے اس میں
انہی کی یاد ہو سکتا ہے کہ آیت کیوں کا سہولت نہ ہو جائے گا اور اسے نہ
کیوں مہدی ہے۔ اس لئے کہ اس میں حرارت مغرطہ ہے حرارت مغرطہ

میں کیوں ہے؟ کیوں کا مسئلہ نہ گم ہوتا ہے انہیں؟ آؤ
اس کی تفسیر ہم کی طرح یاد ہو سکتا ہے کہ اس کے اس میں شکیانہ نہیں
ہو سکتا ہے کہ یہ سہولت اور نہ تو سہولت اور نہ تو سہولت اور نہ تو
ہو؟ جواب میں گناہ کا کہ زہر ہے جہاں ہم کے پیچھے سے جہاں ہم اور
نہیں گے کہ جہاں ہم کیسے جہاں گے کہ آیت اور اس کی خرابی سے اس میں
انہی کی یاد ہو سکتا ہے کہ آیت کیوں کا سہولت نہ ہو جائے گا اور اسے نہ
کیوں مہدی ہے۔ اس لئے کہ اس میں حرارت مغرطہ ہے حرارت مغرطہ

کیوں کے پتہ کرنے میں طہ اور موحّد کا فرق
مذہب سے جب سہولت کر کے وہ موحّد اور صورت تو یہ ہے کہ انہیں
پر سہولت و طہ کر کے اسے موحّد کہے کہ جو چیز میں انہیں تو اس کے
مذہب موجود ہیں اللہ کل طہ کر کے طہ دینی عید میں ان کا عید ہو

جو کہ کچھ سوچنا اور سوچنا ہے عسر کے بعد دوست بن جائے گا نہ دشمن کا
 قربان ہوتا ہے سب سے گزرتے ہیں خلف احمد و ذریعہ بہت سے چکر ہیں
 جب یہ جہاں ہے گوینکہ میناے پروردگار اس کو اس میں لگان بھی نہ دیا
 جس ذات پر عذاب ہے اب اس کو گئے کہ وہ ذات میں ہے اور جو نہیں
 کے کہ وہ میں سے خدا واسی اسکی ہے پروردگار کو گئے کہ اسکی استغاثہ اس میں ہے
 اس کا اب گزرتے کہ ہے کہ جو چاہے تو اس میں چھو جا سکتا ہے نہ اس میں ایک
 سوسہ کی ہے کہ خدا کے ہمچو میں ہیں اس میں صلیحت قضا صلیحہ ہے کہ
 اللہ کی عادت ہے معلوم ہوتی ہے کہ بہت سی اشیاء پر راجع ہے اور بہت سی
 اشیاء کی نسبت ہم یہ جوں کرتے ہیں کہ وہ اشیاء و لغت پر یاد رکھتی ہیں جیسے
 یہ عروس سہ سہا ستہ اشیاء میں ہیں مگر ہاتھ نہیں سانی اور اس میں اشیاء
 سے تفکیک رکھتے ہیں کہ وہ ریشہ اور تفریق و تشابہ ہے اس میں ماضی ہے یہ کہ
 جس طرح دنیا کی ضرورت پیش آئے پرانہ تو لی بادشہاں اس میں رہتے ہیں
 جس میں گزرتے ہیں وہیں شہر کی ضرورت کے لئے کافی ہوتے ہیں مگر
 ضرورت نہیں کہ ایک بادشہ اس میں نہ رہتا کہ کفار کے لئے بھی اور چادریں
 ان کے لئے رکھتے ہیں وہ پانی ہے بھی تکی ریشہ ہوتی ہے کہ گزرتے ہیں
 ضرورت نہیں کہ ایک عیب کی طرف تمام عالم کی رون و تلوک کی جھٹوں کو
 اہمیت اور مرکز کرنے کے لئے بھی اللہ تعالیٰ ان کو اہمیت کی بات حسب
 ضرورت نہ دے اور حسب استعداد حسب تقاضا زمانوں میں رہتا ہے بھی
 تو ان میں کسی کی بات نہیں دے وہ خود کو لی کہ فرشتوں میں اس کی تری زمین
 سے تہی اور گزرتے ماضی کافی سمجھ گیا (فہم انہ یومضون) (فہم انہ یومضون)
 اس طرح گزرتے ہیں ہر شے مختلف اقوام و ممالک پر ہوتی ہیں اور ہر
 ایک نے چھوڑ دی ہے یہاں تک کہ زمین والوں کی روحانی کیفیتوں کو سب کیا
 آخر ایک وقت آیا کہ خدا کی ساری زمین خشک اور پانی ہو گئی یہیت کے
 خشک ممالک چاروں طرف تک رہتے تھے براہ امتداد اس اور ہر ممالک اس
 آسمانوں کو رونے تمام روحانی کیفیتیں و مصلحتیں اس وقت بھوکے
 پہاڑ اس میں ایک گزرتے تھے جو آخر کو رسا کی دنیا پر چھائی اور وہی انہما کی وہ
 سوسا وادارہ لکھ رہی ہوئی جس نے ایک مدت تک عذاب و اس میں بادشہ
 کی کوئی ضرورت پائی نہ چھوڑی جب تک اس بادشہ کا کافی ریشہ نہ تھا کہ
 اور اس بادشہ کے لئے اس بادشہ کے پانی سے جو بڑے بڑے تہذیبوں اور
 تہذیبوں میں سے ہوتی تھیں وہاں تو تہذیبوں کی آپ بیتی ہوتی ہے کہ وہ سب یہ
 پانی تمام ہو جائے کہ جو تہذیب وادارہ کی خبر کے موافق یہ دنیا بھی ایک آخری

جو کہ پانی کی بجائی اس طرح ایک اور جھوک اور پانی روحانی بھی نکلتی ہے
 جو مصلحتی اللہ اور معرفت کی ہے اور یہ پانی جو جھوک بھی فطری ہے
 خدا پر اور غلط وادارہ کا اختلاف اس طرح پکولی ان کو اس ذیل کا مسلمان
 تہذیب وادارہ میں اور ان میں ایک چیز کی تلاش میں ہیں اب اس میں خدا کا
 رشتہ ہے مگر عقیدہ ایک ہے یوں معلوم ہوتا ہے کہ جامعیت کی خواہش
 چنان کی عوامی رسول علی اللہ معرفت ربانی امانت سے نواہیک ہونے کی قدر
 ایک چیز ہے کہ ان کے لئے فطری اور طبی سوسہ میں سے ہے۔

وحی کی ضرورت سے انکار کرنیوالوں کی مثال

پانی دسپ گنگا جہلم کے تہذیبی و روحانی ہے جو کہ پانی میں جیسے فطری
 اور مصلحتی اس سے گزرتے ہیں جس میں ایک ہی طرح ہوتا ہے اور جو کہ
 دنیا کی زندگی اور زندگی میں جو پانی ہیں شادیانہ کو معرفت اس کی جو کہ
 اور روحانی پانی نہیں دے سکتے یہاں اس لئے ایسے روحانی پانی اور جو کہ اس
 خاص زمانہ و مکان میں اس کی پکولی تہذیب فطری ہونے کے لئے فطری اور
 عادت نہیں رکھتی

وحی کی طرف انسان کی احتیاج ضروری ہے

جس میں طرح حق تعالیٰ سے ہوتا ہے اس میں سوسہ فطری کا انتظام کیا
 ہے ہر پانی جو کہ کے لئے لگتا ہے اس میں ہوتا ہے پانی آسمان سے اجات
 ہے نہ زمین کے کہ ہادی روحانی جو کہ کے لئے کوئی انتظام نہ کرے بلکہ
 اس کی رحمت کا دے جیسے ہے کہ اس طرح فطری حوائج اور ضروریات کے
 لئے ہادی سامان میناں تمام ہے اس سے ناکہ روحانی ضرورت کے لئے
 روحانی سامان ضرورت میناں کرے کا ظاہر ہے کہ اس کے لئے جس
 طرح اس نے پانی کے فاضلے پیدا کئے ہیں اس طرح روحانی پانی کے لئے جس
 مادہ کی شے ہونے پائیں اور جس شے کی شے کے مخالف اور شریک شے
 ہیں اور اس میں تکرار ہے یہ بھی مانتے ہیں اختلاف فرق ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ
 جو کچھ سامان کر خود خدا نے آخر میں ہی میناں کیا ہے مگر وہ نہ اس
 شے سمجھتا ہے نہ وہ نہ اس کے لئے روحانی کی ضرورت نہیں۔

نقول وحی میں تدریج

ہم سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی عادت تدریجیت میں ہے کہ وہ اگرچہ
 تمام اشیاء کو پیدا کرنے کے لئے ہے مگر تدریجی پیدا کرتا ہے۔
 ہر چیز کو اللہ پیدا کرتا ہے کہ اس کے لئے کچھ دشمن نہ تھا کہ اس میں نہیں کرتا بلکہ

سنہ ۱۰۰۰ھ کے نزدیک مصر کا پہلا کتب خانہ۔

ترجمہ: (ان مراثیوں کا ایسا حال ہے) جیسے کہانی بارش کے آسمان کی (اُن کی طمرے کے اندر سے) ہیں اور گرج اور گرجی موت کے آواز سے دانت ٹڑک کر کھینچا لگھیر رہے ہیں کاغذ میں خوش چلنے ہیں اور اسٹیل سحر کو لگھیر رہے ہوئے ہے (کہ مرنے کی بجائے سے گھٹن ٹیکر لنگ بٹنے)۔ (سوال) اے صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو بہرہ داریت اور مرنے کر کچھ کھانے بچھا رہے ہو وہ ایک سالہ عمارت کی طرح ہے (اور خدا کی) مائیں پر ہری چمر دین کا ایک مومہ جو حاصل خشتہ تھا جس نے بارش کے پانی کو گلوب کر کے گھاس اور بڑا ڈالیا اور دوسرا اٹھ تھو (جس پر) پورا کچھ مٹیں گھاس کافی گھاس میں نے پانی چنے ملا دو کر کے رکھا جس سے ٹوک مشع ہو گئے اور انہوں نے غمزدار اور مائوں کو ڈال دیا۔ (میں نے) انہوں کو کہ

وَأَذِّنُوا لِلْعَالَمِينَ أَنَّهُمْ قَدْ دُفِنُوا فِي الْأَرْضِ

اور بلاؤ اسی کے قہار ہو گا جو اللہ کے ہے ۱۶

گنہگار صلیقین

५३५

تمام نسخہ کو پیش ہے:

پہلی بات یہ ہے کہ اس دور میں بچے کو زیادہ سے زیادہ کام دے کر ان کی فطرت پر قابض کر دیا جائے۔ اور ان کی فطرت پر قابض کرنے کے لیے ان کی فطرت کے خلاف کام کرنا پڑے گا۔ مثلاً اگر بچہ کھانا کھانے سے نفرت کرے تو اسے کھانا کھانے سے محروم کر دیا جائے گا۔ اگر بچہ کھانا کھانے سے محبت کرے تو اسے کھانا کھانے سے محروم کر دیا جائے گا۔ اگر بچہ کھانا کھانے سے نفرت کرے تو اسے کھانا کھانے سے محروم کر دیا جائے گا۔ اگر بچہ کھانا کھانے سے محبت کرے تو اسے کھانا کھانے سے محروم کر دیا جائے گا۔

عرب کے فصحاء و کربلاء کا کیوں کہنا؟

نصحاء عرب کو ہشام سے لئے طلب فرما رہا تھا وہ کہا: مجھے نہیں
 تھا کہ وہ صوفی شہادت ہیں اور ان کی کجی اور فحشاء پاک کے ہر پند کہ
 دین تو میں کی جگہ یہ کہ عقل سیرا ہوتی کہ پندہ کی ایسا نہ کہی کہ کس
 شے کی خرابی اور فساد آناب کی خیرت روشن ہو اس کی محبت اور حسن کی
 کو مع دینے۔ (یعنی ایسا کہ جیسا کہ اول آسمان کو: میں کہے کی ایسی مثال
 ہے کہ جیسے کوئی باڑا عرصہ و طوفان پھر شمر سے اور اس کے مقام میں
 ایک دینی آدمی ہو کہ ہندی سے بھی آجائے نہ کہ لائے گئے تو ظاہر ہے
 کہ وہ اس اشعار کے بارے میں نے کی تک ہندی کو لکھا۔ قل میں مکہ

ہو جائے۔
خود قہر شہزادی

فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا وَلَكِنْ تَتَعَلَّوْا فَاثْقُوا

پھر اگر ایسا نہ کر سواں چرک نہ کر کوئے تو پھر بیچ اس انگ سے

الْمَاءِ الَّتِي وَقُودُهَا النَّارُ وَالْجِبَارُ ۖ

ہم کا ایم جی آر اور جی

أُنِذَتْ لِكُفْرِهِمْ

تیر کی بیوی ہے کافروں کے اسے

پس آگ سے بجھے کو تہ جبر کرو:

مجراس پر بھی ان کو کم از کم ایک قید سروسے لے جانا کفار اور کافرات حقیقی کے سہوکار
 نہ جانتے کہ جو دہریہ اور جادوؤں سے تائب انسانوں سے تائب انسان کا
 وجود ممکن کفار اور مجرم جنس کی قید پر مشتمل کرتے ہیں اور دینچے کی صورت میں ہے
 کہ کلام نبی پر ایمان نہ رکھو، جو کفاروں نے اسلئے تو کہی کہ پہلی ہے جو کہ
 قرآن شریف اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کفر سے متعلق ہیں۔ ورنہ جلد
 جہنم کے پتھر تھوڑے ہی دیکھتے ہیں پتھر ریاض مراد کے صحت کے لئے سیارہ
 ہائے باہر اور دہریہ اور مجرم جنس کی آگ بہت جلد جوتی ہے اس لئے تعالیٰ
 جبریل محفوظ رکھے۔

[illegible]

مسئلہ مذاہب کی چھوٹی سورت

حضرت محمد بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب وہ یمن میں پہنچے تو ان کے پاس گئے اور ان کی خدمت میں مسلمانانہ طور پر حاضر ہوئے۔ ان سے پوچھا کہ تم سے قرآن ہے جو بخاری قرآن ہے؟ ان کو ان کی بھی نازل ہوئی ہے؟ ان سے کہا کہ ان کی ایک قسم تھی جو نازل ہوئی ہے جو یہ حدیثیں ہیں اور جاس اور ملتی ہے۔ پھر سرورہ اور مصرعہ کہ کہانی تو مسجد نے جو یہ روایت کہ اس کے مقابل میں کہا۔ پھر یہ بھی کہ ان کی ہی روایت کہ ان کو ملتی ہے ان کے پاس میں بھی ہے تو ان سے کہا۔

يَقْضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ

خود اپنے تئیں خدا کے معاہدہ کو مضبوط کرنے کے بعد

وَيَقْضُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُؤْتَلَ

اور قلیل کرتے ہیں اس کی چیز کو جس کا وعدہ فرمایا گئے

عہد شکنی قطع امر:

یعنی قطع تم، تم، انبیاء اور علماء اور اعلیٰین اور ستمین اور زنا اور دیگر

بہرہ و سود خیر سے عرض کرنا۔ وغیرہ (۱)

فاسق جانوروں:

ان صحیحین کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

یا غی جانور فاسق میں نرم میں ہوا باہر نرم کے قتل کر دینے جائیں گے، جانور،

بھوڑا، اور کائنات۔ نہیں اللہ فاسق کافر کو اور ہر فرمان کو شاک ہے۔

مغربت سے کہتے ہیں عداوت میں ہیں۔ (۲) (۳) (۴)

وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ

اور برباد کرتے ہیں ملک میں

فساد فی الارض:

مردم سے مراد یہ ہے کہ لوگوں کو ایمان سے نفرت دلاتے تھے اور

حاکمان اطاعت کو برباد کر مسلمانوں سے متاثر کرتے تھے اور حضرت

صہبہ اور صحابہ امت کے جواب دہان کر تھمیر کرتے تھے تاکہ آپ کی اور

ان اسلام کی بے وقعتی لوگوں کے ذہن میں ہو جائے۔ اور مسلمانوں کا

دراصل انھیں تک پہنچاتے تھے اور طریقہ طریقی کی رسوم و رواج سے خلاف

طرز و سلاطین بھیلانے میں سعی کرتے تھے۔

أُولَئِكَ هُمُ الْفٰسِقُونَ

وہ ہیں فاسق

ناشائستہ حرکات کا نقصان:

مطلب یہ ہے کہ ان حرکات و مشاغل سے اپنی ہمت کوٹے ہیں

تو ہیں اس پر اور غیر سلاطین سے ہمت کوٹے ہوئے ہیں۔ (۵) (۶) (۷)

میں قتل نہ ہوگا اور قوت و تکمل و کمال و سکھار و سلاطین میں اسکی مثالیں
تجربہ موجود ہیں۔ اس کے خلاف کچھ حکام کی مخالفت اور حق کی بات
ہے اور خدا فرمایا کہ میں یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ مجھ سے نفرت اور
چھوڑ دینا میں نہ ہوں اور جو مجھ کے بازو کو بعض اعادہ میں اس کو دیا
فعل میں نہ دیا گیا ہے۔ (۸) (۹) (۱۰)

دنیا کی بے قیمتی:

ایک حدیث میں آتا ہے کہ اگر دنیا کی قدر خدا کے نزدیک ایک حجر

کے برابر بھی ہوتی تو کسی کافر کو ایک گھونٹ پانی بھی نہیں پانی۔

اصل دنیا: منافقین اس فرماتے ہیں کہ مجھ کی مثال اللہ نے دنیا کے

نئے بیان فرمائی ہے کہ جب تک بھوکا نہ رہا ہے نہ رہا ہے اور جب تک

کرم نہ ہو جائے تو مر جائے اسی طرح اس دنیا کا جب دنیا سے خوب میر

اور میرا ہے۔ (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰)

فَاَمَّا الَّذِينَ اٰمَنُوا فَيَعْلَمُونَ اَنَّهُ الْحَقُّ
سورۃ المؤمنین میں وہ یقیناً جانتے ہیں کہ یہ سارا ٹھیک ہے
مِنْ رَبِّهِمْ فَاَمَّا الَّذِينَ نَفَرُوا فَيَقُولُونَ
جو نازل ہوئی ان کے رب کی طرف سے اور جو کافر ہیں سو کہتے ہیں
مَا ذَاكَ اِلَّا كَذِبٌ لِّئَلَّا تُبَيِّنَ لَكُمْ
اگر سچا ہے تو اس سے بڑھ کر اس سے بڑھ کر اس سے بڑھ کر اس سے بڑھ کر
وَيَهْدِيْكُمْ اِلَيْهِ سَبِيْلًا
اور ہدایت کرتے ہیں جہان سے جہان کو

ان مثالوں کا مقصد:

مثلی ایمان والے ایمان کو کون اور سفید سمجھتے ہیں اور کفار جو کفر

کہتے ہیں کہ انکی تفسیر ان سے خدا کی مراد اور غرض کی ہوگی۔ جواب دیا

گیا کہ اس کا مصلحت یہاں سے ہے کہ ان کی مثال میں ایمان اور کفر میں

دراصل وہ کفر و کفر ہے (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰)

ہے جو نہایت مفید اور ضروری ہے۔ (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵)

وَمَا يُضِلُّهُ اِلَّا الْاَفْسِقِيْنَ الَّذِيْنَ
اور کفر، نہیں کرتا اس مثل سے کفر بکاروں کو جو

آتش فشاں پہاڑ کے بالکل قریب واقع ہے کہ جہ سے وہ اپنے سحاذ سے زائد مقدار کی زہریلی بو نکالتا ہے اور اس سے جاندار مر جاتا اور نباتات خشک ہو جاتی ہیں۔

اب ملائے گئے ان مقامات میں سے کسی نے بعض کو گواہ جنت اور بعض کو جہنم یاد کیا کیونکہ ان مقامات کی حرکت کو سبھی نے یاد صاحب ارادہ اور اعلیٰ درجے کا علم رکھنے والا جس کو چاند قمر حاصل ہے کہ جس نے اس طرح کا سب سے پہلے ان کے (یعنی خدا) کے بارے میں شک نہ کیا اور ان صاحب رحمت ہے۔

مکھو اور غاروں کا بیان

تیسرا مرتبہ مکھو، کاروں کا ہے جس میں کہ حیوانات پناہ لے جاتے ہیں اور جن کے اندر جہ سے پہاڑ اپنے اندر سے بخارات نکالتے ہیں۔

چنانچہ ان میں سے یا سب سے کچھ غاروں میں کوئلے سے بھرے ہیں کہ ان کے اندر کوا چمک پاتا جاتا ہے اور چاند اس کی خوب گہرے چمک لہکتا ہے جیسے کہ ان کے جہات کہ وہ چاندوں کی مروی نہیں برداشت کر سکتے اس میں پتلا لیتے ہیں۔ خدا نے لطیفہ فیض کی پاکی کا کیا کیا ہے اور ان میں سے بعض موت کے غار ہیں کہ جہاں میں کوئی جاندار گیا اور فوراً مرا گیا کہ ان غاروں میں آتش فشاں پہاڑوں کی گاہیں ملتی ہیں کہ جو اب جھگھے ہیں اور ان کی ذہریلی دھواں دھوگیا ہے جسکی وجہ سے یہاں کسی جاندار نے انکا حمل کیا اور دور واپس بعض غاروں کے قلعے کی طرف چلے اور بعض باعث موت ہیں اس میں اصل نماز کی محبت شان سے جو چمک رہا ہے وہ دیکھا کر کہ۔

خرم زمین کا بیان

چوتھا مرتبہ زمین خرم کا ہے اس میں غالب مادہ ایسا ہوتا ہے جس سے حیوانات کا قیوم ہے کہ حیوانات کی غذا لینے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور اس کی مٹی مختلف قسم کی ہوتی ہے ان میں سے ہر قسم ایک خاص قسم کے نباتات کے مناسب ہوتی ہے۔ ان کو سب کی مٹی ایک ہی طرح کی ہونا کرتی تو نباتات کی بہت سی اقسام کی پیداوار میں نقصان ہوتا چاہا اور اس کی پیروی قسمیں ہم کو دستیاب نہ ہوتیں۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ کوئی مٹی تو بہت ختمی ہے اور نہ بہت نرم نہ سدا دہم کھتی ہے۔

نہیں اگر پتھری طرح ختم ہوتی تو اس میں ان چیزوں کی صلاحیت نہ پائی جاتی اور اگر بالکل ختم ہوتی تو حیوانات کے قدم اس میں گھس جایا کرتے اور اس میں دوڑ پھل سکتے اور ان کے رہنے کے قابل نہ ہوتی۔ پس

نشان کی شمس اور مٹی کی مٹی پانی کے باعث بھی ہائی نہیں رہی صرف بڑے پتھروں کے چٹان وہ سب ہیں جن کی شکل مٹی کی ہی تصویروں کے دھماکوں سے چٹان کے گہرے ٹیلے دکھائی دیا گیا ہو کچھ مٹی چلتی ہوئی معلوم ہوتی ہے جس کی قسم کے پتھروں اور ٹیلوں کی تحریریں صرف ہوتے ہیں۔ بعض آتش فشاں پہاڑ ہوتے ہیں جن سے راکھ اور چلی ہوئی چٹانیں نکلتی رہتی ہیں اس کے تمام اطراف اور چمکی سے آفت ان سے رشتہ ہو جاتا ہے کہ مٹی کی طرح بعض قسم کی قسم کے ہوتے ہیں اور بعض کی قسم کے جو کہ انسان کو جنت میں داخل دیتے ہیں۔

سبز و زرد اور وادیوں کی کیفیت

اس مرتبہ زمین کا وہ حصہ ہے جو خشک ہے اور جس سے وہاں ایک سے ایک میلان دشت لگتے ہیں جن کے بھولے بھولے و صحرا ہوتے ہیں وادیوں کی نشی اور مردابیں ہوتا ہے یا جو اس کے کناروں سے بعض پانی سے ہیں کہ ان کو وادی کی حیثیت کہ جاسکتا ہے جس میں جہاں دیکھو وہاں گھاٹ سایہ اور شہر کی جگہ دکھائی دے ہیں۔ نباتات پھولوں سے آراستہ ہیں اور فطرت پاد اور سب ہیں۔ نہریں بند کی سے پانی کی جانب اترتی چلی آ رہی ہیں ان کے گرد کچھ نقش آواز میں مسوگ ہو رہی ہیں کہیں کہیں کھیتوں کو بھی معلوم ہوتا ہے کہیں سے قریبوں کی کوئی مدام آ رہی ہے کہ طرفہ پانی پانی بول بولے ہیں کہیں کھیتی باڑی پر چھاؤں کے ساتھ غزروں کرتے غائی۔ پتہ پتہ فرما کر انکی چیز یہ ہیں کہ ان کو کھیتی اور انکس کو کھانہ کے حاصل ہوتی ہے اور ایسے پہاڑ کو گواہی دیتی ہیں کہ جہاں سوائے انکا درست نہ ہوتا ہو تو کسی شمس صرف یہ سید و فساد ہی نظر آتی ہیں۔

جاوا کی وادی موت کا بیان

جہ کہ وہ مقام جو چلائی کے قریب وادی موت کے نام سے مشہور ہے جس کے اندر کی زمین بالکل صافیت پڑی ہے جہاں کہ کسی نباتات یا جاندار کا نشان نہیں اور اس میں پیش اور گری مٹی ہوتی ہے۔ جہ کہ چٹان جاتے رہتے ہے اس وجہ سے اس میں جہاں کوئی پتہ اندازہ یا جاندار نہیں دکھائی جاتا ہے وہاں مٹی کا قیام کیا تو اس کی کوئی نہ موت نے وہاں۔

چنانچہ اس میں جا جاتا ہے۔ جہ جاوہر اور کپڑوں کی پرانی ہڈیاں پڑی مٹی ہیں اور یہ وہاں کے ایک قسم کے زہریلے درخت کا دھماکا جاتا ہے جس کے سوا نباتات کی قسم سے وہاں کچھ نہیں ہوتا لیکن جو بات آپ لوگوں کے ذہن میں آتی ہے اس کے سوا اس کا سبب ہے کہ وہ

کر میں ہوتا ہے جو دوسرا ہوتا ہے۔ کچھ اور بیس سال تک، حتیٰ کہ زکوٰۃ دینا ہے اور کشتی میں رہنے والا، اگر آپلی ملک ان جو کھوں سے جو اس کے برابر ہو، تو میں زیادہ دن تک جیتا ہے۔ انہی نے تو ایک بیٹہ کی چھٹیں سال تک محمد وشت کی بھی اور اس میں کشتی کی کوئی علامت بھی ظاہر نہیں ہوئی۔ مگر، ان کا نانا تیس سال تک زندہ رہا ہے اور اب تک تو یہ بات معلوم نہیں ہوئی کہ کوئی کھوڑا اس کا بھائی کی طرف سے بیٹا ہو۔

نہر کی کہ وہ طرہ زندہ رہی کی اور تھے تو اس طرح میں برسی کی ہوئی جب انی طرح کیا پھر انہی کا بڑے بیٹا ان کی ایک خاص عمر ہوئی ہے۔ میراث میں سے بعض جو اس زمانہ کی برکت میں ہیں۔ بعض باقی میں رہتے ہیں بعض طرح زمین پر بعض دوسری میں جو کھول اپنے اوپر چلا ہے اور اس کے دونوں جو کھوڑا کے تاجر کرتے اور کام فانی کرنے کے قیامت ہوتے ہیں اور اس کے انوں باز قیامت میں میں سے مذکور ہے اور ہمارا از سکتا ہے۔ بعض کے چلنے کے کے خارج ہوتے ہیں اور بعض کے اس سے بھی زیادہ کی گئی اور ان کے بہت بچے نکلا جاتے ہیں جس کے کھوکھلا رہا اور بعض اپنے پیٹ کے کہ ان چھٹوں کے ذریعہ سے جوفان پر لگے ہوتے ہیں چلنے میں۔ بعض دوسروں کے چاند جاتے ہیں جیسے کمر ساہب بعض اپنی تہ اکو اپنے ہاتھوں سے لیتے ہیں۔ بعض اپنے منہ سے بعض جھڑی سے بعض داک سے پیسے کے کھٹی۔ بعض اپنی زبان سے لیتے ہیں جیسے کہ کھڑک سے اور اپنی لہجہ زبان میں ایک لہجہ دار زکوٰۃ کرکٹاں ہے جس طرح وہ کسی دھیرہ کو ہوا سے پکڑتا ہے۔

کھٹیاں مع اس کے قسم کے اندر ہی بیٹہ کو لے کر پکڑ کر آتا ہے اور وہ میں پر کام اسکتا بھی سوتا ہے اس کے بعد بیٹا ہوتا ہے جیسا کہ آٹھ اور چلنے والے سب کاموں کے اندر بعض اور لے دیتے ہیں مالک کے اندر کی کھوکھلا وغیرہ کا کام اس میں ہوتا ہے اور اس کے اندر مالک کی ملکیت کی چھٹیاں ہوتی ہے۔ یہ حالت ہندو میں بعض ماہان اور چھٹیاں کی بھی جاتی ہے۔

بعض اپنے بچوں کو اپنی بیوی پر لادے پھر تے ہیں جیسے کہ ایک جانور اور کبھی میں ہوتا ہے۔ بعض اپنے بچوں کو ایک چھٹیا میں لے پھر تے ہیں جو کہ ان کے پیٹ کے پاؤں ہوتی ہے۔ نہ ان کی کرنے کے وقت اس میں سے مال لے تے ہیں اور سونے کے وقت پھر اس میں سے کچھ لیتے ہیں وہ اس طرح میں ایک قسم کا جانور ہوتا ہے۔ بعض کے فضلہ اور بچے کے لے کر ایک ہی راستہ ہوتا ہے۔ بعض کی یہ کیفیت نہیں ہوتی۔ بعض قیامت کے لفظی

ہے دوسرے راستہ ان جاتے ہیں۔ بعض میں کسی وقت سے لے کر نہیں اور نہ کبھی آپ ان کو حالت سکون میں دیکھ سکتے ہیں بلکہ جب وہ اپنی اصل سے ہٹا دیں تو دیکھ لے اس وقت مانی ہوں تو ہوں اور علم حیات کی بحث و تحقیقات سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ ان چھٹوں کے چھٹیاں میں سے سولہ گز دیوار کا دروازہ بھی ایک ان کی ہوں کے برابر لگتا ہے۔ کھوکھلا اور دوسرے زمین پر جیسے آدمی بستے ہوں گے ان سے ٹھار میں نہیں زیادہ یہ جیسے جیسے کھوکھلا ہے صرف ایک قطرہ پانی میں موجود ہوتے ہیں اور ان کوئی نے دیکھا ہے کہ کوئی آدمی میں ہزاروں کے ہزاروں ہی اپنے ان میں سے ایک ایک کھوکھلا کے کے پیدا ہوتے ہیں۔ پھر ان کھوکھلا میں قسم قسم کے اصناف، بکڑت پائے جاتے ہیں انہیں اپنی غذا حاصل کرنے کی کھوکھلا ہے انہیں اپنی قیامت ہوتی ہے کہ ماش چھڑی سے حاصل ہوں اور دوسرے سے بھی نہیں اور ان کے ہوشیاری ان میں پائی جاتی ہے کہ وہ دھڑکوں سے پکڑتے ہیں ایک دوسرے سے ٹکراتے نہیں اور ان کوئی کئی سے قیامت ہوتے ہیں۔ ہزاروں انہوں کو تاروں کی ایک قطرہ پانی میں تیار کرتے ہیں جیسے کہ ہم خوشیوں کو کر چھپے ہیں اور وہی حیوان سے قیامت کرتے ہیں وہ یہاں تک چھپے ہوئے ہیں کہ انہوں کے قول کے مطابق ان میں سے ایک نوع انکی ہوتی ہے کہ جن میں سے ایک کھوکھلا اور دوسرا کھوکھلا بال کے قسم کے ہزار ہوں میں سے ایک حصہ۔ جس کی طرح زیادہ کھوکھلا جسم سکتا اور اس پر بھی پر ایک میں اس کی زکوٰۃ کے کام رکھنے کے لئے کافی اصناف موجود ہوتا ہے۔ جن میں وہی زکوٰۃ سے پیدا کرتے اور ان کی بارگشت ہے۔

جانوروں کی عمر اور تولد و نسل

اور قیامت میں سے بعض کی عمر بہت ہی بڑی ہوتی ہے اور بعض کی عمر تو بڑی اس طرح پانی کی مڑوں میں جب انہوں سے پیدا ہوتا ہے اور اس میں سے ہر ایک ایک مدت کے ساتھ خصوصیت پائی جاتی ہے کہ جن میں سے کسی کی خاص مدت کے ہونے کی کوئی قطعیت نہیں دکھائی۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ بے پتہ کے جانوروں کی عمر ہنگامے جانوروں سے زیادہ ہوتی ہے اسی طرح جرات والے جانور بڑے جانوروں سے زیادہ مدت تک زندہ رہتے ہیں۔ پانی اور خشکی کے جانور بھلی جانوروں سے زیادہ عمر والے ہوتے ہیں لیکن کچھ کرمیں طوطے اور کچھ آتے ہی دن زندہ رہتے ہیں جیسے وہی کہ انسان اور یہ بات متصور ہے کہ ایک قسم کا

گھاسے کا ایک وقت ممکن ہوتا ہے۔ بعض کا فحشی کا کوئی وقت نہیں ہوتا۔ بعض فحشی کے وقت مادہ کے اوپر آ جاتے ہیں۔ بعض اپنی مادہ کی دم سے دم مار کر فحشی گھاسے ہیں۔ بعض اپنی مادہ کے پہلو سے پہلو مار کر لگاتے ہیں یہاں تک کہ وہ اندر سے دھج جاتے ہیں اور ان کے اوپر تراچی مٹی کو گھماتا ہے۔ اس طرح پر چڑھ جاتا ہے جیسے کہ بعض چھیلوں کا حال ہے۔ بعض کے اندر ان کے فحش ان کے نگہوں کے مقابلے ہوتے ہیں جیسے کہ چکر اور بعض ہنری مرغیاں کی طرف ان کے بڑوں میں رنگ رنگ کے خطوط ہوتے ہیں جو کان کے پروں کے رنگ کے ساتھ مشابہت رکھتے ہیں۔ بعض کے اندر سے طبع یا کسی اور رنگ کے ہوتے ہیں جن کو ان کے پروں کے ساتھ ذرا بھی مشابہت نہیں رہتی۔ چمرے اندر سے فحش مقدار اور وقت کے اعتبار سے مختلف طرح کے ہوتے ہیں چنانچہ بعض گول ہوتے ہیں بعض لمبے بعض بڑے بعض چھوٹے، بعض کسی اور طرح کے، بعض سیاہ انات کے ایک ہی پتے پیدا ہوتا ہے۔ بعض کے ڈیڑھ دو ہوتے ہیں یہاں تک کہ ان کی تعداد نہایت ہی عظیم ہوتی ہے۔ بعض کا بدن پروں سے آٹکا ہوتا ہے جن کی جگہ سے دو گرمی اور سردی سے مخلوط رہتے ہیں اور وہ اپنی مضبوط ساخت کے سبب سے اس کے اٹنے کے لئے بھی موزوں ہوتے ہیں۔ آئیے ہم کسی طائر کے دونوں بازوؤں کے پروں کو دیکھیں کہ پروں کے لئے یہ ضروری امر ہے کہ وہ اٹنے میں ان کے بدن کے گھاسے کے لئے کافی مقدار رکھیں۔ اس لئے آگے کے درج پر چلے جائے گے ہیں تاکہ اڑنے میں جتنے معلوم ہوں۔ لیکن یاد ہو دیکھ دو ہونے ہوتے ہیں ان کا مادہ ایسا مضبوط اور کھوپڑا ہوتا ہے جس کی وجہ سے وہ صدیات کے متحمل ہو سکتے ہیں اور آسانی سے ہلنے نہیں اور ان میں سے کچھ پر ایک نہایت لمبے گودے کے مثل مادہ سے بہرہ ہوتے ہیں جن کا اٹھنا کوئی گراں نہیں سمجھتا یہ جب حیرت انگیز انتظام کیا گیا ہے جس کو کچھ کہیں اس کے بنانے والے کی سمجھت کا یقین کر لیتے ہیں۔

اس جانور کا دم چکر ہوتا ہے جس میں کہ وہ دھج جانے والے جانوروں کے خواص پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ ان کو ان کے ساتھ فحش اور مٹی کے اعتبار سے مشابہت حاصل ہوتی ہے فرق اس بات میں ہے کہ وہ اور پرندہ ان کی طرح ہوا میں اڑتا ہے۔ وہ ان نہایت ہر اور بے شکل ہے جس پر اس کی مصنوعات کے بارے میں کوئی قانون حکمت نہیں کر سکتا اور نہ اس کی قدرت عمل کے طریقوں میں سے کسی ایک طریق کے ساتھ محدود ہو سکتی ہے تاکہ اسے اس کی پائندی کرنا پڑتی اور وہ اس کی مخالفت کرنے پر قادر نہ ہو سکا بلکہ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور اپنی مخلوقات کو جس طور پر ارادہ کرتا ہے مخلوق ہے۔ صحائف میں سے کسی کا بدن ان سے چمکا ہوتا ہے کسی کا بالوں سے لکھی گاؤں سے لکھی کا بدن سے لکھی کا بدن سے لکھی کا بدن سے اور کسی کی کمال پر ہونے میں ہوا صاف نظر آتی ہے۔ ہر طرح کی فحش اور وقت میں جو اختلاف پایا جاتا ہے اس سے عمل رنگ اور کردار جاتی ہے۔ چنانچہ بعض لمبے ہوتے ہیں بعض گولائی لئے ہوتے۔ بعض کی فحش نصف کرہ کی ہی ہوتی ہے۔ بعض کے ساتھ لمبے ہوتے ہیں اور یہ چھوٹے جیسے کہ طرفہ بعض کی فحش اس کے خلاف ہوتی ہے جیسے کہ خرگوش بعض کی گردن چھوٹی ہے بعض کی لمبی یہاں تک کہ کسی کی گردن اتنی لمبی ہوتی ہے کہ وہ دوسری کی طرف اپنی گردن کو لپیٹ لیتا ہے اس قسم کا طائر بعض کے اطراف میں ایک پرندہ پایا جاتا ہے جو مضبوط سے ڈرا یا ہوتا ہے۔ بعض کے دوسری آنکھیں ہوتی ہیں بعض کے بہت زیادہ جیسے کہ بعض بعض کھڑوں میں پائے جاتے ہیں۔ بعض کے دم ہوتی ہے بعض کے بال بعض کے کان لمبے ہوتے ہیں بعض کے گولے ہر طرح انات میں سے بعض کے دم ہوتے ہیں بعض کے کہ بعض کے خلف جیسے کہ انات کے بعض کے قدم۔ بعض کے پتہ۔ بعض نے انات میں اوچھڑی دیکھی جاتی ہے تاکہ وہ جاتی تھا جس کی زیادہ مقدار میں ضرورت پڑتی ہے اس میں پرورش کے لئے کافی طور پر وہ سکے یہ بات نہایت غور جانوروں میں ہوا کرتی ہے اور بعض کے قلمبہ وہی ہوتا ہے کیونکہ ان کی سیانی قلمبہ ان کی پرورش کے لئے بہت ضروری مقدار میں کافی ہو جاتی ہے۔ بعض جمادات کے دانت ایسے ہوتے ہیں جن سے وہ گوشت کو کھانے کی قلمبہ ہوتی ہے یا وہ پارہ کر سکیں۔ بعض کے دانت اپنی قلمبہ کی حالت کے چالنے کے لائق ہوتے ہیں۔ ہمارے انسان کی سادہ کو ملاحظہ کیجئے خصوصاً انسان میں اور جس مرتبہ سے کہ دور گئے گئے ہیں اس کے دیکھنے سے ان نظر کو تو ایک حیرت ہی ہو جاتی ہے چنانچہ کاش

کر اٹھا کر اداوارہ ایسا ایسے کام کر کے قرآن پڑھیں گے یہ پوچھا اور یہ بھی سر دئی ہے کہ جنات کے فرار پر انہیں نے بھی آدم کے خدا کو قیاس کر کے یہ سوال کیا۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ آدم علیہ السلام سے دو ہزار سال پہلے سے جنات زمین میں آ رہے تھے۔

فرما مصلی اللہ علیہ وسلم نے کسی نے عرض کیا کہ حضور کو کونسا کام بافضل ہے فرمایا وہ جو اللہ تعالیٰ سے اپنے فرشتوں کے لئے اختیار فرمایا اور یہ ہے سبحان اللہ و بحمدہ اس حدیث کو مسلم نے حضرت ابوہریرہؓ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ یہ کلمات طغی کے لئے رحمت کے باعث ہیں اسان ہی کے باعث طغی کو رزق مٹا ہے۔ اسے امن الہی نہیں ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور علامہ نقویؒ نے سنن سے روایت کیا ہے۔

بندوں سے اللہ تعالیٰ کو دوستی:

حدیث قدسی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرما دیا ہندوؤں والی کے ذریعہ مجھ سے قرب طلب کرنا دینا ہے جس کی اس سے دوست رکھا ہوں۔ اور جب میں اسے دوست رکھا ہوں تو میں ہی اس کا کائنات بن جاتا ہوں جس سے دوستی ہے اور میں ہی اس کی آغوش ہو جاتا ہوں جس سے دوستی ہے فرشتوں نے یہ نہ کہا کہ بارگاہ الہی میں آدمی کو قرب اور منزلت پہنچی کہ اور اس کے لئے وہ کسی طرح مقصور بنی نہیں ہو سکتی اور اس کے نیک بندوں کو مرتبہ قرب غیب ہو گا۔ (تفسیر میر تقی میر)

فرشتوں کا قیاس:

ناقص اور انہی کثیر اور ہر فرد نے الہی کو یاکے فتح سے پڑھا ہے اور دوسرے قاریوں نے سکون سے۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فرشتے سے یہ جانتے تھے کہ بعض انسان نیک اور فرمانبردار ہونگے اور بعض: فرمان رواں کفر رساں لگے انہیں یہ اختیار ہو گیا کہ ان کے انسان سے افضل ہیں نہ کہ وہ سب کے سب مصمم ہیں خدا کی نافرمانی نہیں کرتے جو حکم کو دینے سے ان کے سرافق کرنے ہیں اور انی ہذا پر یہ بھی سمجھ گئے کہ کسی طائفہ خائن الہی اور جز کو خلافت کا عطا فرما دینا کا سبب ہو گا۔ چنانچہ فرمائی تھیں ان سے فرما دیا وہ اور ہر بائیس گز نہیں لے یہ جاؤ کہ اللہ تعالیٰ ان میں سے بعض کے دلوں میں الہی حق تعالیٰ کی امت رکھیں گے کہ اس کے سب انہیں سمیت ذاتیہ اور محبت خاصہ غیبی ہوگی۔ چنانچہ سید عالمؑ میں سرور کا نام علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا اللہ ما خضع منی خضعت (میں نے آدمی اپنے محبوب کے ساتھ ہے اس حدیث کو بخاری و مسلم نے ان سے سنا اور ہر مسلمان رضی اللہ عنہ سے اور ان جہان نے ان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

وَيَسْئَلُكَ اللَّهُ مَاءً وَتَحْنُ نُسُجُ وَمَحْنُكَ
اس میں اور انہوں نے کہا کہ ہم پڑھتے رہے ہیں تیری تحریاں
وَتَقْدِيسُ لَكَ

اور یاد کرتے ہیں تیری ذات پاک کو

فرشتوں کا سوال:

ملا گئے کہ جب یہ طغیان ہوا کہ ایسی مخلوق کہ جس میں مسدود و غریزہ نیک ہیں گئے کہ یہ مسطح اور فرمانبردار ہوتے ان کو طغیان غنا اس کی اپنی ہوگی کہ وہ بطریق استفادہ یہ سوال کیا۔ حضرت اہل برکات و خیر ہا یہ امر کو ملاحظہ کوئی آدمی کا حال کیا مگر معلوم ہوا اس شہادت سے احتمال برما۔ چنانچہ قیاس کیا باقی خالی نے پہلے یاد دیا قیاموں کو فخر پر رکھا دیکھا۔ اچھے مجھے کہ حکام طغی کی ضرورت نہیں ہوگی جب ظلم و ستم ہوگا حضرت آدم کے قاب کو اچھے کہ بطور قیاس مجھے کہے ہوں (جیسا انھیں نے حضرت آدم کو دیکھ کر کہا تھا کہ بھٹن ہوتے گا اور ایسا ہی ہوا۔ خود تھمہ خانی)

راستہ اور دن کے فرشتوں کی رپورٹ

مہمبین کی حدیث میں ہے کہ دن کے فرشتے صبح اذان کے وقت آتے ہیں اور عصر کو چلے جاتے ہیں اور رات کے وقت رات کے فرشتے آتے ہیں اور صبح جاگتے آتے والے جب آتے ہیں جب اور جاتے ہیں تہہ صبح کی اور عصر کی نماز میں لوگوں کو پاتے ہیں اور رات کے بعد انہی میں پورا دینا کے سوال کے جواب میں دونوں جہان میں یہی کہتا ہیں کہ مجھے تو لازماً میں پایا اور آئے تو نماز میں چھوڑ کر آئے۔ (جو ان کی ہے)

قَالَ لِي اَعْلَمُوْا مَا اَلْفَعْلَمُوْنَ

فرمایا ایک مجھے معلوم ہے جو تم کہیں جانتے

اہل کی جواب:

فرشتوں کو درست بالا جمال یہ جواب دیا گیا کہ ہم خوب جانتے ہیں اس کے بعد ان کے میں جو محبتیں ہیں تم کو وہی کہ وہ مجلس معلوم ہیں اور اس کی خلافت اور انصافیت میں شبہ کرتے۔ (تفسیر بخاری)

سوال کی وجہ:

بعض صحابہ سے یہ بھی مروی ہے کہ چونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں معلوم

[illegible]

وچوں کی حقیقت علم ہے

[illegible][illegible]

سوال: یہ درجہ کیا ہے کہ کائنات کا ۱۰۰ فیصد اصل ہی نہیں ہے جس کا سایہ
 حقیقی اور صحیح ہے نہ وجود ہے جسے کائنات کہتے ہیں جو تو نامیہ اور مختصر
 جواب: یہ ہے کہ کائنات کا وجود اصل موجود کائنات کے اندر ہے جس نے اس
 کائنات کے بنانے کا یہ طریقہ اختیار کیا کہ جب وہ کائنات کو بنانی سے جاری ہے
 حقیقی بلکہ بنانے والے نے کائنات کو جو بزرگ کر کے تو حقائق کو بنانی کائنات اور
 کوئی خاص خاصہ اور اس کے ساتھ ہی کہ جس نے کائنات کو بنانی کے لیے
 اور جو کی حقیقی ہی نہیں کو نام علی اور حقیقی وہ بتلہ کر رہے ہیں۔ اس لیے سب
 سے پہلے کائنات کو بنانی ہی اس صورت پر مختصر ہے کہ وہ سب سہوہ کے، جن
 میں بنانی سے نہیں ملتی۔ لہذا کو کائنات کا وجود اصل ہی نہیں ہے

[illegible]

تھیں وہ غرضاً کائنات کا مجموعہ ہو یا اجزاء، اس میں ملتی گئی بات
ہوں وہ بڑی چیز ہے پہلے، اس میں حق میں اس پر اپنا نقشہ کے ساتھ موجود
فصلیں درج آج کا ہے۔ وقت مقدس نے اس میں لکھی کہ کتنا ہے یہ
اس کے کھس کے لحاظ میں نہیں ہوں اس میں کائنات کا مصلیٰ جو دور

ایک کی ذات کا ہوتے دوسرے کی ذات میں جان اور روحی واجب اور ممکن کا سر جن میں ملائی ہوئی تضاد کا جو ظاہر انسانیت کے جان و روحی کسی غیر ذات کو ذات فرض کر لیا جائے اور یہ علم اس کے سر کی گواہی دے گا تو اس کا کوئی غلط نہیں۔

اور انسان ایک ہی نوعیت کے وجود ہیں اور فرض کر دو کہ ایک ہی مادی کے چھتھ میں بھی پیدا نہ ہوئے ہوں اور انسان کو کہ مٹا بھی ایک اور سے ہے تو یہ ایک بلکہ اپنے ہوتے ہی کہ چھتھ سے جدا اور دل سے دل مٹا ہوتے چھتھ ہوں مگر یہ بھی ایک کے دل کی بات ہے یعنی ایک کے طبع پر اور اس طبع میں ایک کے جب تک یہ صاحب ضمیر اور صاحب غیب خود اپنے غیب کی اسے اطلاع نہ دے وہی بلکہ جہاں دونوں کی حقیقت ایک طرف ایک نوع ایک اسراروں میں پھر معمولی قرب و اتصال اور وہاں کے ممکن ہونے کے باوجود خود بخود ایک اور سے ہے غیب کو نہیں جان سکتا تو حق جل و علا شائے جس سے مخلوق کا کوئی اشتراک نہیں۔ تو اس کے غیب کو اس کے باطن کی بھی ہوئی باتوں پر یہ مخلوق از خود اور خود بخود کہے مطلع ہو سکتی ہے جب تک کہ وہی مطلع نہ فرمائے اور جب وہ مطلع فرمائے گا خواہ وہی سے کسی ذریعہ سے تو وہ مخلوق کے حق میں غیب نہ رہے گا کہ اطلاع سے یہ علم بلا واسطہ ہو گا اور علم بلا واسطہ غیب میں جہاں کہ غیب کی حقیقت یہی ہے اس کے ہوتے ہے اور وہ اس کے بغیر از خود ہر جس میں ہر وہی واسطہ کو بخائے خود پر خود اپنے اندر وہی قوت ہے اور ایک و پھر ایک بھی واسطہ نہ ہو اس لیے قیادت کو پھر وہی ہی علم غیب اور اس ذاتی کا وہ حامل ہے خود کرنے کی بات ہے کہ جب کائنات کا وجود اصل و علی نقشب ہے جو انزل سے باطن حق میں قائم ہے اور اس کے مطابق اصل الہی سے کائنات کا ظہور ہوتا ہے اور اسے جو تکمیل ایک باطنی نقشہ کے مطابق ہے تو آخر یہ ممکن بھی کیسے ہوتا کہ نقشہ کسی کے ذہن کا ہو جس پر کائنات بنے اور آجائے کسی کے ذہن میں وہ خود قادر و نامی ذہن یا باطن کی پیداوار ہو سکتا ہے اور اس میں وہ کہتا ہے جو اس کے مطابق اپنی کائنات بننے والا ہو اس کائنات کا یہ علی اور حقیقی جیسے ہم کائنات کا اصل اور بنیادی وجود کہتے آ رہے ہیں جس پر آئندہ کائنات کا تصور بننا جانے والا تھا ہی سے باطن میں علی آج پاسکا ہے جس نے اس نقشہ پر کائنات بنانے کا ارادہ فیصلہ کر رکھا تھا یہ ممکن ہی نہیں کہ کائنات کا جو ذرا باطن حق اور جس پر کائنات بنے اور انشا ہے پھر اللہ کے ذہن میں جو نہ اس کائنات کا بخود ہونا اس کی کسی ایک جزئی کی ایجاد پر قادر ہونا اس کے چاہنے کے بخود اور نشو و نما

ذات کے لئے ذات سے زیادہ قریب ہر کیا چیز ہو سکتی ہے اور باہر آئی ہوئی ذات خود بدوقت انھیں کے سامنے ہر ہے مگر حق ذات نہیں ہوتی اس لئے اس میں ہر بعد کا کوئی نہ کوئی دھجھا جاتا ہے اندر میں ہر سے جبکہ مخلوق کی اصلیت ہی علم حق ہے جو باطن حق سے وابستہ ہے اگر یوں کہا جائے کہ اس علم غیب کی واسطے حق فعل الہی مخلوق سے اسے قریب ہے کہ مخلوق بھی اپنے سے وہی قریب نہیں تو یہ بالکل نہیں بلکہ حقیقت ہو گا کہ نحن اقرب کی آیت کے بعد نماز اور ایسا ہے جو ظاہر ہے کہ خود مخلوق کامل و جود علم خداوندی اور تصور الہی ہے اور یہ تصور خداوندی صاحب تصور سے قریب ہے انکا یہ تصور کر دے خود اپنے سے قریب نہیں ہو سکتی۔ اسی لئے ارشاد اقلی ہوا کہ **﴿وَمَنْ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْهُمْ﴾** (انہیں)۔ اس لئے علم غیب میں غیب پر نہ مگر حق کی بات کا ذمہ ہے جو اس قدر غیب اور باطن ہے کہ دوسرے کی آنکھ کے سامنے ہے نہ خود اپنی آنکھ کے سامنے ہے مگر آنکھ دیکھنے سے زیادہ حقیقی دیکھنے سے اس لئے حقیقت غیب کا اطلاع ایسی ہی مخلوق اور مستور چیز پر نہ ہو سکتی چاہے کہ وہی غیب مخلوق ہے حاصل یہ ہوا کہ غیب سے لکھا کتبے ہوا ہے سارا کتبہ ہر لکھا ہے کتبے ہیں جو اپنے میں معلوم ہو اس لئے نہ تو غیب سے زیادہ کوئی چیز حق ہو سکتی ہے کہ کسی کی بھی آنکھ کے سامنے نہیں مگر صاحب غیب یا صاحب ضمیر خود ہی اطلاع نہ دے تو وہ بھی عالم حق اور کمال نہیں ہو سکتی اور اس میں غیب سے زیادہ صاحب غیب پر کوئی چیز نمایاں اور کل ہوئی ہو سکتی ہے کہ ہر صاحب ضمیر کے سامنے ہے بلکہ وہ اس ذات ہی ہوئی ہے ہر ذات سے زیادہ علم الہی ذات پر کوئی چیز نہیں ہو سکتی۔

ہر اصل غیب ذاتی کے معنی اپنے اندر کی ذات کو اندر رہتے ہوئے جاننے کے نکلے جو منہ ہر سے زیادہ عقلی اور فطری ہوتی ہے کہ اپنے سے زیادہ قریب اور اپنی ذات کے غیب میں نمایاں وہ کائنات کی طرح علم غیب غیب اور بلوں و بلوں ہوتی ہے جس تک ذات کے ہوا کسی کی رسائی نہیں ہو سکتی وہی اطلاع سے خود ہوتا اس کے کھلنے کی کوئی صورت نہیں۔

﴿لَا تُفَصِّلُهَا إِلَّا أَنْ تَشَاءَ﴾
﴿لَا تَقْبَلُهَا إِلَّا أَنْ تَشَاءَ﴾

اس سے جہاں علم غیب کی حقیقت واضح ہوئی کہ وہ ذاتی اور ذاتی علم کا نام ہے اور یہی آئینہ طراز نمایاں ہو گیا کہ یہ غیب کا علم غیر اللہ کے لئے مٹا ممکن ہی نہیں کہ اس کو تو یہ علم جب ایسا نکال دیتا ہے کہ خود ذات ہے ظاہر ہے کہ باطن ذات کا علم ذات کے ہوا غیر ذات کو کامل طور پر وہی نہیں لکھا کہ یہ غیر خود ذات حق نہیں بلکہ ممکن کہ اسے یہ غیر ذات سے ہوا ہے۔

دینے کی قوت رکھتا ہوں اب کے قطع نقصان پر دسترس پانے ہوئے ہوں۔
بلکہ جس گھڑی کا گناہ کا ایک جزو ہو سکا کائنات ہی کے تسلط سے جو دنیا
کیا ہو پھر بھی اگر اس ایک جزو کا نکات کی ذات میں یہ پراگشت کائنات
بعد پایا ہوتا جائے تو اس کے معنی ہوں گے کہ جزو میں کس سا جائے یا
اور سے نظروں میں جزو تو کل ہو جائے اور اس میں سا جانے دلائل خود
اپنے ہی نے جزو کا جزو جو جائے جو سراسر حال اور بدینہ اطلاق ہے۔
پھر جیسے جس میں غفلت پر کسی غفلت کا جائزہ قطع ہونا بدست مصلحت کی
سے حال ہے ایسے ہی غفلت خود پر پھر بھی اس کا غفلت کے قوتی احاطہ
میں آ جانا ممکن نہیں یعنی کسی عقلی حال ہے کہ کائنات کا یہ سارا غفلت کو مصلحت
خاکہ کئی جزو کا مرتب علم پھر بھی کسی غیر اہل کسب میں آ جائے یا
اہل دی جائے جس سے اسے حال نہ کائنات و فنا نہ کائنات کہہ سکیں ہوں۔

بیانات ہوئی چکا ہے کہ غفلت کا جزو کی وجہ میں ہی قوتی نہیں جزو
خود ہو کہ ہر شے ہے یعنی اور جزو مصلحت کا کھل پر تو اور مصلحت ہے تو ہر ایک کا یہ حصہ
جزو کی مرضی ہی ہوگا نہ کہ ذاتی میں حاصل یہ ہوگا کہ کائنات کے کسی بھی
جزو کو کا مصلحت طور پر بھی جزو نہ ہوگا نہ کیا بلکہ غفلت میں حصہ جو دنیا کیا ہے
یعنی کائنات کا کوئی ایک جزو بھی جو دنیا میں ہے۔ حتیٰ کہ باقائے دیگر یہ پوری
کی پوری کائنات کی کر بھی اور جزو مصلحت کی کسب لہذا ہی کے علم میں ہے کہ
اسکاتات کے علاوہ کئی اور کائنات میں اس کے علم ازل میں یعنی ہوتی قابل
وجود ہی ہوتی ہیں جو اپنے اپنے مقدر وقت پر لایا بنے وہی ہیں۔

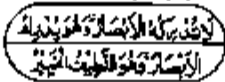
مشاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں

تو یہ پوری کائنات بھی قابل وجود کا قانون کے بموجب ایک جزو ہی
ظہر ہی ہے نہ کہ کل اس لئے کوئی نہ پوری کائنات بھی کل وجود کی حالت نہیں
ہو سکتی تو پھر اس جزو کی کائنات کے کسی اجزا میں سے کوئی جزو خود کو کائنات
عظیم و جلیل کیوں نہ ہو جزو اکل کیسے قرار پا سکتا ہے کہ اس میں سارا وجود
ملان لیا جائے بلکہ وہی کسی نہ کسی حصہ وجود کی طرف ظہر سکتا ہے۔

تو تیسرے صاف یہی ہے کہ کوئی غفلت پر علم الہی کا طرف عارض
ہو رہا ہو کہ پوری کائنات میں سکتا اس میں کس کی کل معلومات ماضی یا
مطلی طور پر بھی کس سائنس ماضی طور پر ہی اگر علم آئے کہ خود حصہ جو
کی قدر جزو ہی ہوگا جو اس غفلت کا مستند اور کائنات کے مطابق ہوگا نہ کہ
کل اس لئے کسی غفلت کی کسی عالم لکل نہیں کہہ سکیں گے جیسا ہے جزو اکل
نہیں کہہ سکتے وہ سراسر غفلت خداوندی میں سے کوئی مصلحت اہل میں ہی
علم کی مصلحت جزا مصلحت مصلحت میں سے ہے پوری کی پوری غفلت میں مصلحت

ہو جائے تو اس کے ہوتی ہوں گے کہ خدا ہی خدا ہی کسی غفلت میں غفلت
طور پر مصلحت کر سکتا ہے کہ ایک کی غفلت یا کائنات ہوگی اور ایک کی پھر مصلحت
ملا کر یہ ممکن بالکل اس کے کہ خدا اپنے ہی ہر دوسرے ہوتا ہے۔

یعنی دیگر جب غفلت کی مصلحت ہی اللہ کے ہاں کی بات جسے علم
ہے جو یہ غفلت کا مصلحت جزو مصلحت ہوتی ہیں جن کو مصلحت کہا جاتا ہے
جو جن غفلت کی ذات کے ساتھ قائم ہیں اور ان کا علم حق تعالیٰ کا ہو گیا اپنی
ذات کا علم ہے اور اس کی مصلحت اور خدا اور جزو مصلحت ہے تو جس کی اپنی
بھی پوری مصلحت کا پورا علم حق تعالیٰ کی ذات کا اور اس کے لئے غیر ممکن نہیں
اور اس کے لئے ہوتی ہیں کہ ہم اسے وہاں کے احاطہ میں نہ کسی حد تک
لے لیں۔ تو وہ کون ہے جو سزا اللہ ہی لطیف و خیر سے آئے ہو کر اسے
اپنے احاطہ میں لے اور بالفاظ دیگر محدود رہتے ہوں اس لائحہ ہو کر اپنے
اندر سمیٹ لے جو سراسر حال ہے۔



اس کو کسی کی کلاہیدہ جس کو کئی اور دوسرے لگا ہوں کو محیط ہو جاتا
ہے اور وہی بالذکر ایک شے یا خبر ہے۔

ایک کلاہیدہ ہے کہ جس کو بھی غفلت فرض کر لیا جائے خواہ وہ ماضی
حال میں یا مستقبل میں اور اس کے علاوہ علم یا علم کی اس ایک جزو یا مصلحت
کی حیثیت سے لپٹا ہوا اور ہاں حق میں گھرا ہوا خود ہوگا جبکہ وہ اس کے
علمی احاطہ میں ہے تو مگر وہی جزو یا مصلحت خداوندی احاطہ ہے نہ خود
اپنے ہی محدود خواہنے احاطہ میں کس طرح غیر ممکن کا کہ یہ مصلحت انوار
خداوندی ہے کہ ایک ہی شے کسی دائرہ میں گھری ہوئی بھی ہو اور اس حالت
میں وہ اس دائرہ کو گھیرے ہوئے بھی ہو جو سراسر مصلحت اور نا ممکن بنا ایک
قطرہ میں پورے سمندر کا سمندر اور ایک ذرہ میں ساری کائنات کا
سارا ہونا اور جزو قابل ہونے کے فرض کیا جا سکتا ہے کیونکہ ہوں محدود ہیں
مادی تو ہیں اور وہ صورت میں محدود ہیں اور غفلت ہونے میں برابر کے
شریک تو ہیں لیکن خالق کا غفلت کے احاطہ اس میں گھرا ہوا ہونا اور اس
حال ہے کہ اس کے فرض کر لینے کی کوئی مصلحت نہیں کہ خالق غفلت میں کسی
وجہ سے کسی اشراک کی کوئی صورت نہیں اس لئے یہ سارے مصلحت سے
بنا کر مصلحت ہے اور اس لئے جو خدا کو جسے ساری کائنات کی اشیاء اور اس
کے ذرہ ذرہ کا ختم حتیٰ کہ صرف الہی ہی پوری مصلحت کا علم ذاتی حال ہے

شہد و صافات اگر میں اٹھری طوبہ پر ایک اصرار ہو، اٹھری ترحیب بھی ہے۔
 اسے ظہر ہے کہ وہی عی صافات جب وقت ذات کا ہو برائی ہوئی ہیں
 جو کھانا نہ کھا میں کوئی بھی آئے پیچھے نہیں جھکیں صوفت معلومات خداوندی
 میں بھی ہے کہ کمال میں درجہات لئے کھانا ہے اٹھری ترحیب اور صوفت ہے
 جس کا معیار نہ کھانے جس ذات اور طہرت ذات ہے کہ طہرت قیاس معلوم
 رہے میں اولیٰ ہے اور خدا کا مانی ہے۔ نہ یہ کمال اول زمانہ میں ہے اور
 خدا کا آخر زمانہ میں ہے۔ غرض ساری کا نکات موجود ہے کہ

اس مرتبہ کا نکاح کے وجود کی ابتداء واقعہ اور اسے آخر کے معیار سے اللہ کے اس مرتبہ میں سمجھا جائے گا۔ اس کے نیک قیامی اصول نکلتے ہیں جن سے یہ وجود اور دوسرے نکاحوں میں صرفہ اندہ کی گزرتا کر نکاحات کے: ہذا تک پہنچ جائے گا۔ اس کے لئے ابتداء و اختتام کا ایک مجموعہ نکاحات دوسرے اجزائے نکاحات۔ تیسرے اجزاء نکاحات کے عناصر و اجزاء اور اتصال و فاصل۔ اور جب ان میں متعاملین کے درجہ کی آمد اور پھر رفت ہوگی۔ یعنی درجہ سے ان مقامات کا آغاز ہوگا اور رفت سے ان کا ختم ہو جائے گا۔ ہر نکاحات کی مثال ہے جو اصول وجودی و ان دونوں اصولوں کے نکاحات کی ان تین اصولوں کو مدنظر رکھ کر بیان کیا گیا ہے۔

۱۔ محمود کا نام ہے مجھے چوکی ایترہ۔

۲۔ مجموعہ کائنات کے وجود و کائنات

۳-۱۔ جزائے کفایت کے وجوہ ابتداء

۳- (۱) بیڑے کا کھاتہ سب سے پہلی انتخاب

5- اے کائنات کے افعالی (خواص) کے وجود کی ابتداء

۲۔ ۱/۲ کے کٹات کے افعال احرام سے جوڑ کی اختیاء۔

تغلا بھی چھوڑ جس تکلی میں جو وجود کی آہ و ستودہ اس کی آواز
 اچھا دکھائے گی کہ جس کی گھبراہٹ میں سے تو کئی نوع بھی
 جزئیات کا خاتمہ کے احوال خواہ کے وجود کی آواز اس کی کئی کئی
 نوع کی حیثیت نہیں سمجھتی۔ یہ کہ جو یہ ہے علم کے احوال اور احوال کی
 ان کے وجود کے ساتھ ساتھ جو کئی ہے جس کی آواز یہ ہے کہ جس کی
 ہوتے ہیں اس کے وہاں وہاں ہوتے ہیں۔ بلکہ خود ہوتے ہیں۔ جس کی آواز
 ہوا کی آواز جو وہاں ہوتے ہیں۔ بلکہ خود ہوتے ہیں۔ جس کی آواز
 بھی وہاں کی آواز ہے کہ اس کی آواز بھی ہوتی ہے اس کے
 ان احوال کے خواہ کے وجود کا کہ اس کی آواز جو کہ اس کے ہوتے ہیں

قربان سے سمجھا جا چلے اور اصناف تک جا پہنچے۔ اور پھر نیز کے وجود کی
بقیہ سے لئے رہی کہ انتہا تک تمام رسوم کی درجات ایک اعلیٰ مقام
سے ماحول ترتیب اور ہمیں سامنے ہونے ہوں۔ فرقی جو ترتیب و نظم فقیر
و کیا میں ہے وہی ترتیب و نظم حمد و ثناء میں بھی ہے۔ میں اظہار عقائد
انہماک کے اصول پر غائب اور ذکر کمال، باطن و ظہور، مٹی و پانی، جہاں کا وسیلہ وار
ہے جیسے خدائے معززا کی عظمت و مرتبہ اور اصول و تقریر کے قریب اس کی
وکیل ہوتی ہے کہ اس کا بارگاہ بھی سمجھا دیا اصولی ہے۔ جس میں یہ حقانی
مسلک طریق پر ترتیب و آراء کی ہوتی ہیں اور ان حقانی کلمات کے مقام و مرتبہ
کے مطابق کمال تک پہنچے ہوئے ہے۔ اور ہی ترتیب سے اس کو درجہ ہے۔ لیکن
اگر فقر ہے درجہ ہے جو ہوا کے کئی بات چیت اور چیت کے آگے اصول کی
جسے بڑی چیزیں اور درجات کے ساتھ درجہ و درجہ ہوتی ہیں۔ جس سے ترتیب سے ادا
ہوئی ہو تو یہ بھی کی کہ ہوتی ہے کہ اس مقرر کا بارگاہ اعلیٰ الجہ ہے
جو نہ حقانی کو سمجھے ہوئے ہے نہ ان کے مرتبہ و مقام کو جانتا ہے۔ صرف
الفاظ کا سمجھنے ہوئے ہیں جو حقانی انداز میں لکھا ہے جس میں شعور و
ذکا، فہم کا ان میں دخل نہیں۔ لیکن اسی طرح تصویر کا کمال کی ہے مثال
ترتیب و نظم اس کی واضح وکیل ہے کہ علم و ہدایت میں بھی کائنات کی یہ
طبی صورتیں اسی طرح مرتب اور منظم ہیں اور اصول و حکایت سے طر پیدا
ہوا، بڑا، درجہ کائنات تک ترتیب سے سمجھا جاتا ہے۔

گناہ کا ذوق نہ رہا اور ان کے اصول فرما اور ان سب کی ابتداء
واجبہ مرتب فرمائی پھر اسی کے ساتھ میں آئی ہوئی ہے۔ اور یہ
سب چیزیں جانتے اور ترتیب کے ساتھ جانتا ہے۔ ان میں ہر ایک کی آمد
و آمد کی ہر ہر ساعت و کیفیت کا اس کو علم ہے اور ترتیب کے ساتھ ہے۔
البتہ علم الہی کی نیکی مرتب اشیاء جب اسی ترتیب کے زمان و مکان میں
ظاہر ہوئی ہیں تو ان میں ترتیب زمانی کا کچھ بڑھائی ہے۔

علم الہی کی ترتیب کو انسانی ہمکرت پر تیسرا نام دیا جائے۔ انسان کا
 علم چونکہ درجہ بہ درجہ ہے تو یہاں علمی ترتیب بھی درجہ بہ درجہ کے ساتھ طرز بر روی
 ہے اور انسانی علم کی علمی خصوصیت کو انسانی درجہ بندی سے اس لئے وہاں
 یہ ترتیب اصولی ہوگی جس میں زمانہ تقدم کا اثر داخل نہ ہوگا۔ بلکہ اسی
 طرح جیسے صفات خدا انکی جس بھی نظریہ ترتیب کے احکامات صفات
 تقدم ہیں دوسری صفات پر حیات تقدم ہے، کما بعد پر اور علم تقدم ہے
 قدرت پر۔ طبیعت تقدم ہے اور ادب پر۔ ایسی عقلی کرنامہ کے لحاظ سے پہلے
 اس میں حیات آتی ہے علم آتی ہے اور قدرت آتی ہے۔ ایسی عقلی کرنامہ ماری تھی

لڑنے کو سنا یہ کیا کرانہم اپنے اس خیال میں ہے، وہ بہت زبردستی
تعلیق صم، انھیں یہ نہیں ہوگی یہ کر دینا ان کا ذاتی خیالات نے لے
فرشتے بہت افسانہ کے بار و باروں میں تو کہیں بی اس مہم دار میں
نقد و جہی پر غیظ زمین لکھتے کہ اب ۳۰ سالہ عالم سنی محمد

فرشتوں کی ورتو آست:

ہاں خدا کی طرف سے ہم نے فرشتوں کو بھیج دیا ہے کہ انہیں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
اور ان کی زندگی میں کیا کیا کام کیے ہیں وہ یہ سب کچھ بتائے کہ انہوں نے
پچھلے زمانہ کے تمام حالات، ان میں انہیں سب کچھ بتایا، انہوں نے
ہاں اب اس کے ساتھ کہ انہوں نے اپنے ساتھ کھینچ لیا۔ انہیں انہوں نے
فرشتوں نے لے کر۔ انہوں نے ان کے ساتھ اپنے ساتھ اپنے ساتھ اپنے ساتھ
ان میں یہ سب کچھ بتایا کہ انہوں نے ان کی زندگی میں کیا کیا کام کیے ہیں
انہیں انہوں نے لے کر۔ انہوں نے ان کے ساتھ اپنے ساتھ اپنے ساتھ اپنے ساتھ

وَأَذِّنْ لِلْعَالَمِينَ يُحْمَدُ وَإِلَٰهُمُ فَحِيدٌ
اور اب اس کے ساتھ انہوں نے ان کی زندگی میں کیا کیا کام کیے ہیں
إِلَٰهٌ بَلِيسٌ
ہاں کہ فرشتوں

فرشتوں کو مسجد کو کھڑے

اب حضرت آدم کا خلق ہوا، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا خلق ہوا، ان کے
موجودہ حالت انہیں ہوا کہ حضرت آدم کی طرف سے انہوں نے ان کو آواز دیا
کہ میں میرا بھائی ہوں، میرا بھائی ہوں، میرا بھائی ہوں، میرا بھائی ہوں
انہوں نے انہیں بتایا کہ انہوں نے ان کی زندگی میں کیا کیا کام کیے ہیں
انہوں نے انہیں بتایا کہ انہوں نے ان کی زندگی میں کیا کیا کام کیے ہیں
انہوں نے انہیں بتایا کہ انہوں نے ان کی زندگی میں کیا کیا کام کیے ہیں

شیطان کی سرکشی کی وجہ:

جب اللہ سرگئی کا یہ کہ جو جہات خدا اور اس سے زمین میں
متصرف ہے، انہوں نے انہیں بتایا کہ انہوں نے ان کی زندگی میں کیا کیا کام کیے ہیں
انہوں نے انہیں بتایا کہ انہوں نے ان کی زندگی میں کیا کیا کام کیے ہیں
انہوں نے انہیں بتایا کہ انہوں نے ان کی زندگی میں کیا کیا کام کیے ہیں
انہوں نے انہیں بتایا کہ انہوں نے ان کی زندگی میں کیا کیا کام کیے ہیں
انہوں نے انہیں بتایا کہ انہوں نے ان کی زندگی میں کیا کیا کام کیے ہیں

(۱) صریحاً: علم: (۱) علم: خدا کی طرف سے جو علم ہے آیت
(۲) صریحاً: علم: (۲) صریحاً: علم: خدا کی طرف سے جو علم ہے آیت

(۳) علم: (۳) علم: خدا کی طرف سے جو علم ہے آیت
(۴) علم: (۴) علم: خدا کی طرف سے جو علم ہے آیت
(۵) علم: (۵) علم: خدا کی طرف سے جو علم ہے آیت
(۶) علم: (۶) علم: خدا کی طرف سے جو علم ہے آیت
(۷) علم: (۷) علم: خدا کی طرف سے جو علم ہے آیت
(۸) علم: (۸) علم: خدا کی طرف سے جو علم ہے آیت

(۹) علم: (۹) علم: خدا کی طرف سے جو علم ہے آیت

(۱۰) علم: (۱۰) علم: خدا کی طرف سے جو علم ہے آیت

(۱۱) علم: (۱۱) علم: خدا کی طرف سے جو علم ہے آیت
(۱۲) علم: (۱۲) علم: خدا کی طرف سے جو علم ہے آیت
(۱۳) علم: (۱۳) علم: خدا کی طرف سے جو علم ہے آیت
(۱۴) علم: (۱۴) علم: خدا کی طرف سے جو علم ہے آیت
(۱۵) علم: (۱۵) علم: خدا کی طرف سے جو علم ہے آیت
(۱۶) علم: (۱۶) علم: خدا کی طرف سے جو علم ہے آیت
(۱۷) علم: (۱۷) علم: خدا کی طرف سے جو علم ہے آیت
(۱۸) علم: (۱۸) علم: خدا کی طرف سے جو علم ہے آیت
(۱۹) علم: (۱۹) علم: خدا کی طرف سے جو علم ہے آیت
(۲۰) علم: (۲۰) علم: خدا کی طرف سے جو علم ہے آیت

فرشتوں کا امتحان:

یہی چھوٹے کے ۱۰ سالہ بچوں کے فرشتوں کا امتحان ہے، انہیں اس کا علم
دیا گیا کہ فرشتوں کے لیے کیا ہے، انہیں بتایا کہ انہوں نے ان کی زندگی میں کیا کیا کام کیے ہیں

تخیر ہو جائے وہ یہ شیطان کا لقب ہے جس کا مشہور نام عزرائیل تھا۔ چونکہ شیطان رحمت حق سے الگ ہے اس لیے اس کا لقب انجس بدل چوری کر دیا ہے۔
قرآن کی اعجاز بیانی:

قرآن عزیز کا یہ بھی اعجاز ہے کہ ہر ایک سی واقدہ کو مختلف صورتوں میں ان صورتوں کے مضامین کے مناسب طے اور اچھے طے الفاظ میں بیان کرنے کے باوجود واقدہ کی اصل حقیقت اور اس کی نہایت دلچسپی میں اور اسے سافری میں بیان آنے والا ہے۔ کیوں واقدہ کی تفصیل ہے کیوں اجزا کی کسی قسم میں ہر ایک کی پہل نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ دوسرے مقام پر ان کو سب سے زیادہ ان الفاظ حقیقت کی گئی ہے تاکہ ہر ایک اور واقدہ سے اس سے ان الفاظ اور نہایت اسرار پیدا کرنے والے رنگ نکالے گئے ہیں جو دوسری جگہ واقدہ میں سمولی سر تقیر کے بغیر خوف و وحشت کا نقشہ پیش کیا گیا ہے بلکہ بعض مرتبہ ایک سی تمام پر نہایت عالم دونوں کا مظاہرہ نظر آتا ہے مگر سو حقائق و حیرت کے اس تمام پر خود میں بالکل تہہ کہ جس واقدہ کی حقیقت اور حقیقت میں سمولی سر بھی تخمینہ لگا جائے۔
 باز یہ کہ اس کی کسی مثالیں خانا ہے۔

تحقیق آدوم:

حضرت آدم علیہ السلام کا تخمینہ مئی سے گوند مر گیا اور اس کی سے گوند مر گیا نہایت فی جہد فی قول کر لینے والی تھی جب یہ سنی ہو چکی تھی کہ مریح و آواز سے ہر طرف ٹھکانے لگی تو اللہ تعالیٰ نے اس سے خدا کی حمد و ثناء پوچھی اور وہ ایک ایک کلمہ کہتے چلے۔ بعد ازاں انسان بن گیا اور ارادہ شعور و محسوس اسرار و جہد فی جہد و کیفیات کا حامل نظر آنے لگا۔ تب فرشتوں کو حکم ہوا کہ تم ان کے سامنے سر ہنود ہو جاؤ اور تمام فرشتوں نے قبیل اور مذاکر کر لیں (شیطان) نے غرور و تکبر کے ساتھ صاف انکار کر دیا۔

فرشتوں پر انسان کی فضیلت:

ملائکہ اللہ پر نکلا مٹی سے معطر ہے ملاہ ہر جسم کی روحانی خواہشوں اور ضرورتوں سے بے نیاز ہیں اس لیے وہ ان کے علم سے بھی بالاتر ہیں اور آرمی علیہ السلام کو پرنگان سب سے بالا درجہ تھا اس لیے ان کا علم اس کے لئے ایک فطری معجزہ ہے۔ سب علیہ السلام کی رویت کا ملکہ ان کے پیش رو تھا۔
 ہوا اور اس کو وہ سب کچھ تادو گیا اور اس کے سے ضروری تھا۔
 بہر حال حضرت آدم کو مکتلم سے مریح و آواز دیا گیا کہ فرشتوں

ہر ایک کی عبادت میں بہت کوشش کرتا رہا اور خلافت مرض کا خیر بن گیا تھا۔
 ۱۰۔ جب حکم ملا حضرت آدم کی نسبت غافلت کا عابر ہو کر آتش ہوئی ہوا اور عبادت دیالی کے نکال جانے پر جوش حسد میں سب کچھ کیا اور ملکوں ہوا کو کھینچ کر لیا۔

ان میں سے کہتے ہیں کہ آفرین سے پہلے وہ فرشتوں میں تھا مگر از بل ان کا نام تو زمین پر اس کی رہا جس کی ابتدا اور علم میں بہت بڑا تھا اور اس وجہ سے اس میں رویت تھی اور ان کی عبادت کا وہ اس کا فعلی بخود سے تھا۔ ان کے چار ہوتے۔ جنت کا نزلان تھا وہ زمین اور آسمان کا سلطان تھا۔
 مہدی سے سوا اپنے جہاں کے فرشتوں نے جنات کو جب دیا تھا اسے قید کیا تھا اور ان کو اس کے لئے تھے وہاں عبادت کی وجہ سے وہ آزاد اسلام میں اللہ کے سوا کسی کو سجدہ و چار گز نہیں۔

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے شامیوں کو اپنے سرداروں اور علماء کے سامنے سجدہ کرنے ہونے دیکھا تھا تو حضور سے فرشتہ کی کہ حضور آپ ان کے بڑے خدا ہیں کیا آپ سجدہ کیا جائے تو آپ نے فرمایا کہ اگر میں اس انسان کو کسی انسان کے سامنے سجدہ کرنے کی اجازت دیتے والا ہوں تو میرا کو کھنڈ پتا کہ اپنے خاندان کو کچھ کر میں کیونکہ ان کا ان پر بہت جراتی ہے۔ جو تیرہ ہی تھیں۔

حضرت قیس بن سعد اسماعیلی کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا کہ میں شہر ہیرہ میں آیا میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ اپنے ملے کے سردار کو سجدہ کرتے ہیں۔ میں نے دل میں کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے زیادہ شرف ہیں کیا آپ سجدہ کیا جائے۔ میں نے فرمایا اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے عرض کیا کہ میں جبر و شہر کیا تھا وہاں میں نے دیکھا کہ وہ سب سردار کو سجدہ کرتے ہیں تو (میرے نزدیک) آپ اس کے زیادہ شرف ہیں کہ ہم سب کو سجدہ کریں آپ نے فرمایا اگر میری قبر پر گزرو گے تو میری سجدہ کرو گے؟ میں نے عرض کیا کہ نہیں فرما (اسا اب بھی) مجھے سجدہ نہ کرو اگر میں کھڑا ہو کر کوئی شخص کو سجدہ کرے تو میری کو عزم دینا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کریں اس حق کی وجہ سے جو اللہ نے شوہروں کا جہتوں پر رکھا ہے۔ (صحیح مسلم ۱۰۱۱۱) اور صحیح بخاری ۵۰۰۰

شیطان کا نام:

انجس کے شکل میں ہی حق تعالیٰ نے اسے باعث ٹھیکن ہو کر مٹا دیا۔

لکھنے کے بعد حضرت آدم کو جنت میں جگہ دی گئی جہاں تنہا تھے اس سے ان کی غیرت میں حضرت حوا کو ان کی پہلی سے پیدا کیا گیا جاگ کر انہیں دیکھ کر پوچھنے لگے کہ تم کوں ہوا؟ اور کیوں پیدا کی گئی ہو؟ حضرت حوا نے فرمایا میں ایک عورت ہوں اور آپ کے ساتھ رہنے اور تسکین کا سبب بننے کے لئے پیدا کی گئی ہوں تو حضرت سے فرشتوں نے پوچھا فرمائیے ان کا نام کیا ہے؟ حضرت آدم نے کہا حوا۔ انہوں نے کہا اس نام کی کیا ہے؟ فرمایا اس لئے کہ یہ ایک لحدہ سے پیدا کی گئی ہیں۔ وہ جہنم اعلیٰ کی آواز آئی کہ اسے آدم اب تم اور تمہاری بیوی جنت میں پارم و اطمینان رہو اور جو چاہو کھاؤ جو اس ایک خاص درخت سے روکنا یہ امتحان تھا بعض کہتے ہیں یہ انگور کی پتی تھی کوئی کہتا ہے کہ گیہوں کا درخت تھا۔

جنت میں رہنے کی مدت:

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ حضرت آدم مصر کے بعد سے لے کر سورج کے غروب ہوئے تک یہ ایک ساعت ہی جنت میں رہے حضرت صبر فرماتے ہیں کہ یہ ایک ساعت ایک سو تیس سال کی تھی۔
ہند میں خوشبو کی چٹ:

سہی قتل کے حضرت آدم ہند میں اتنے آپ کے ساتھ بھرا سوا تھا اور جنتی درخت کے پتے تھے جنہیں ہند میں پھیلا دیئے اور اس سے خوشبودار درخت پیدا ہوئے۔

اترنے کی کیفیت:

ابن عمرؓ کا قول ہے کہ حضرت آدم صفا پر اور حضرت عاصر و وحی اترے۔ اترنے کے وقت ہاتھ ٹھنوں پر تھے اور سر جھکا ہوا تھا اور انہیں انکھوں میں انگلیاں ڈالنے آسمان کی طرف نظریں جتاے اترے۔ چہرہ ان نکھڑا

شیطان جنت میں کیسے گیا:

علاء جوئی فرماتے ہیں کہ جب انہیں نے آدم و حوا علیہما السلام کو جگہ لکھنے کے لئے جنت میں جانے کا ارادہ کیا تو اسے جنت کے گنہگاروں نے روکا تو اس کے پاس ساپ آیا چونکہ انہیں کس کی پہچان سے اس کے ساتھ دوستی تھی اور یہ ساپ کل جانوروں سے زیادہ خوبصورت تھا اس کے چاروں پاؤں مثل اونٹ کے تھے اور یہ بھی جنت کا محافظ تھا انہیں سے کہا تو مجھے اپنے منہ میں رکھ کر جنت میں پہنچا دے اس نے قبول کیا اور منہ میں لے کر چلا بسبب جنت کے اور محافظ بنے تو انہیں کچھ تجربہ ہوئی کہ انہیں اس

کا کہ وہ آقاؤں کو اپنا رب نہ کہیں حالانکہ تعلیمی معنی کے اعتبار سے بندہ کے معنی غلام کے اور رب کے معنی پالنے والے اور تربیت کرنے والے کے ہیں ایسے الفاظ کا استعمال ممنوع نہ ہو چاہئے تھا مگر شخص اس لئے کہ یہ الفاظ سوامہ شرک میں کسی وقت جہالت سے یہی الفاظ آقاؤں کی پرستش کا ذرا ذرہ نہ کھول دیں اس لئے ان الفاظ کا استعمال گورکھ پا گیا۔

رکوع اور جہدہ ایسے فعل ہیں جو انسان عادی نہیں کرتا وہ عبادت ہی کے ساتھ مخصوص ہیں اس لئے ان دونوں کو شریعت محمدیہ میں عبادت ہی کا حکم دے کر غیر اٹھ کے لئے ممنوع کر دیا۔

حضرت آدم و حضرت یوسف علیہ السلام کی شریعت میں جہدہ تعظیمی جائز تھا

غلام۔ جو ہے کہ آدم کو فرشتوں کا جہدہ اور یوسف کو ان کے والدین اور بھائیوں کا جہدہ جو قرآن میں مذکور ہے یہ جہدہ تعظیمی تھا جو ان کی شریعت میں سلام و معافی اور دست ہوی کا وہی رکھتا تھا اور جائز تھا شریعت محمدیہ کا نظر و شرک کے شائبہ سے بھی پاک رکھنا تھا اس لئے اس شریعت میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو بقصد تعظیم جہدہ رکوع کرنا جائز نہیں رکھا گیا۔ (معارف القرآن ص ۱۷۱)

وَقُلْنَا يَا آدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ
اور ہم نے کہا اے آدم رہا کر تو اور تیری عورت جنت میں
وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا
اور کھاؤ اس میں جو چاہو جہاں کہیں سے چاہو اور پاس
هَذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ
مت چاہا اس درخت کے چہرے ہو جاؤ گے ظالم

درخت۔ مشہور ہے کہ وہ درخت گیہوں کا تھا یا بقل بعض اگور یا انجیر، یا خرما و غیرہ کا واللہ اعلم۔ (تفسیر جلی)

حضرت ابو ذرؓ نے ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ! کیا حضرت آدم نبی تھے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں، نبی بھی رسول بھی بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان سے آسمان سے بات چیت کی اور انہیں فرمایا کہ تم اور تمہاری بیوی جنت میں رہو۔

حضرت حوا کی پیدائش:

ابن عباسؓ ان سے سورۃ الفجرہ صحابہؓ سے مروی ہے کہ انہیں کو جنت سے

وَلَا تَكُن مِّنَ السَّاجِدِينَ

کیا تم کو اس اور حجت کی نشان دہی نہ کریں کہ جس کے گناہ سے موت اور فنا نہ آئے اور بقاء اور دوام اور دائمی سلطنت اور لازوال بادشاہت حاصل ہو جائے۔ جو منافقین کا مصلحت ہے

وَقُلْنَا لَأَهْلِكَ أَفْرُطُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوًّا

اور ہم نے کہا تم سب از خود ایک دوسرے کے دشمن ہو گے

استحسان گاہ میں آتا:

اس خطا کی سزا میں حضرت آدم اور حوا اور جبریل اور میکائیل کی سزا کی نسبت یہ عجب ہوا کہ بہشت سے زمین پر جا کر وہ باہم ایک دوسرے کے دشمن ہو گئے جس کی وجہ سے تکلیفیں پیش آئیں گی بہشت دار احصیان اور دارالغدا و قیام، ان امور کے مناسب دار و نگاہ جو تمہارے احسان کے لئے دیا گیا ہے۔ جو تیرہ جہتی ہے۔
تکلیف: (۱) بلندی سے نیچے کی طرف ہوتا ہے اس لئے یہ بہشت ارضی نہیں ہوتی بلکہ جنت ماقبلی ہوتی ہے۔

۲۔ مسلم میں ایک طویل حدیث ہے۔ جس میں یہ بیان موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ کو ان کو کفر سے لایا جس میں انہیں کفر سے ہوں گے جب جنت ان کے قریب ہوگی۔ چھوڑ دو آدم کے پاس آئیں گے اور کہیں گے اے ہمارے باپ ہمارے لئے اس جنت کو کھولے اس پر حضرت آدم فرمائیں گے کیا تم کو جنت سے شہداء باپ کی خطا کا یہ حق نہیں لگتا تھا۔

جنت ارضی علماء و طبقات الارض کی نظر میں

طبقات الارض کا یہ جہتی ہے کہ پہلے مسکن میں سے جس خطہ پر جنت قائم ہوگی آج کا نکات ارضی پر موجود نہیں ہے۔ یہ حد تو نہ تو ان کے کام سے اس دنیا میں آباد تھا مختلف حوادث اور جہیم انہوں کے باعث بحر ہند میں بڑھ رہا تھا۔ یہ آج کے فرق ہو گیا اور یہ کہ جب یہ حد پہنچی آج تھا تو اس خطہ پر پہلے والی انسانی آبادی تھریلا چکر کر رہی تھی اور زمین جاکر ہو گئی۔

وَلَمَّا فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا

اور تمہارا علاقہ زمین میں ٹھکانا ہے اور ٹھکانا ہے ایک جنت تک

دنیا کی زندگی:

میں دنیا میں ایک روز ہو گے پھر ایک وقت مسکن تک وہاں رہو گے

اور وہاں کی چیزوں سے بہرہ مند ہو گے اور پھر اس سے عی و برہ آؤ گے اور وقت میں ہر شخص کی بہشت تو اس کی موت کا وقت ہے اور قیام عالم کے حق میں قیامت کا۔ جو عمر جلی رحمت علیہ

دنیا تمہوں کا گھر ہے:

اور دنیا کا گھر ہے تمہارا گھر اگر باشد عی آدم ہا شد بخلاف اولیاء اللہ کے کہ دوائی مرضی اور امداد سے کو اللہ رب العزت کی مرضی اور امداد سے ہی دنیا کو چھوڑیں اس لئے ان کو کسی چیز کے خوف ہونے کا غم نہیں ہوتا۔ جو منافقین کے لئے ہے۔

زمین کے منافع:

زمین عی حیوانات کے اراضی و اقوات اور انسان کے لباس کوئی میدان زمین سے مستحق نہیں زمین ایک گھر کو ماحول ماحول بنا کر رہیں کر رہتی ہے آگ میں جو کچھ بھی دکھایا جائے جلا کر سب کو کھائے کرے گی۔ زمین کو منافع حیاء اور اموات کا، وہی اور چٹان یا زخم و پرنہ کی سر کر رہے ہیں اور سر کر رہیں وہی ہوتے ہیں زمین کے کباب میں پھر اور تدریک کا عجز و مساجد اور عبادت گاہیں مسجد و مشاعرہ کا نام لیا گیا ہے زمین عی بر واقع ہیں بیت حرام کا شرف بھی زمین کا منافع برکات اور سرچشمہ خیرات ہونے بیان فرمایا ہے۔

پیشے اور نہریں، اشجار و ثمرات، لہذا و طہیات، رنگ و رنگ کے ملبوسات، ختم قسم کے میزبان، عجب و غریب نباتات یہ تمام منافع حق ملے ملے زمین عی میں پیدا فرمائے ہیں۔

جو چیزیں زمین سے پیدا ہوتی ہیں آگ ان کی خدمت کے لئے ہے جب ضرورت ہوتی ہے تب آگ ملانی پانی ہے ضرورت شمع ہوتی ہے آگ کو بجھا دیا جاتا ہے آگ زمین کے لئے بخور ایک خادم کے ہے اور زمین بخور خدمت کے ہے۔ جو منافقین کا مصلحت ہے

حضرت آدم کے ساتھ کیا کیا چیز اتری:

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدم اترے گئے ہند میں اور مروجہ ان کے تین نذرانہ ہوا کہ تمہیں آج میں اور میں سے لوہے کو کڑے ہیں اور انھوں نے انہیں بھی خواجہ جود کے اور ساتھ راہت لہذا جنت کے نذرانہ ہوا ہے کہ انہیں اور وہی نذرانہ حضرت آدم کے بہشت سے آیا ہے اور صاموئی طبع

قَالَ زَمَنُونَ لِلّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ مِنْ شَیْءٍ لَّمْ
خَافَہُ بِاللّٰہِ الْاَوَّلٰی اَخْبِرْ مِنْ بَیْنِ اَہْلِ اَہْلِہٖ فَلَمَّا رَآہُ
وَالْجَبَلِیْنَ الْوَاوِلُوْنَ ثُمَّ بَیَضَہُ رُکْعَتَہٗ ثُمَّ لَیْسَ عَنْہُ
اللّٰہُ وَالْجَبَلُ عَلٰی الشَّیْءِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ ثُمَّ
یَقُولُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَلِیْمُ الْکَرِیْمُ مُنْجِعُ اللّٰہِ وَرَبُّ
الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَلْعَلَمُ لَہٗ وَرَبُّ الْعَالَمِیْنَ اَسْتَغْفِرُکَ
مَوْجِدَاتِ رُکْعَتَکَ وَغُرَابُہٗ مَغْفِرَتَکَ وَالْجَنَّةُ
بِیْنِ کُلِّ بَرٍّ وَاَلْسَلَامَہٗ مِنْ کُلِّ اِلَہٍ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنتَ اَللّٰہُ
غَفُورٌ وَلَا فِہٖ اِلَّا قُرْخٰتُہٗ وَلَا خَافَہُ مِنْ لَدُنْکَ
رُکْعَتَہٗ وَلَا فِہٖ اِلَّا اَرْحَمُ الْمَرْحَمِیْنَ

"یعنی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بخدا سے اس کی
محبت کرنے والے اللہ کی طرف کسی آدمی کے کسی چہرے کے مشورے سے اور
انہی طرح سے کہہ کر پھر کہے کہ پڑھے اور کہیں میں چاہئے کہنا بھیجے
اور اللہ کے اور کہے کہ وہ روکھے اور کہا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہیں چاہئے
کہ کہے کہ اَللّٰہُ اَللّٰہُ سے آخر تک کا کلمہ کہ وہ اس فریق کی استقامت
کا ہے کہ وہ کسی کو کوئی حاجت دینا کی حاجتوں میں سے نہ کوئی طرف
نہ بھیجے اور حج سے مل کر کہے اسباب میں کہے کے مستحق نہ کرے اور
حاجت محنت کا خدا کی طرف سے نہ ہو جائے بلکہ خوش آواز حاجتوں
دہائی کا اس کی حق میں قسم کرتے نماز کا پڑھے اور فقر کی کی اور
سببوں سے مستطیع ہو کر خاص سبب و اسباب کے ساتھ منتقل ہو۔

بیعت

مسماہ بخندہ و دار میں نرلی کہہ رہا اور شہرہ و رحم پادری
میں بیٹھا رحم شمس کہتے ہیں ہے جیسا کہ قرشی اہل بیت و ہر ذات کے
واہمے براہین کے لئے شوق اور ارک کے لئے ظلموں کے لئے زانیہ تجرب ہے امام
امام ابو داؤد نے حدیث میں بیان ہے روایت کی ہے کہ کان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم اذ اخذتہ اشر فرغ بالی الصلوۃ لیقول فی
میں نہ بھیجے وہم جب تم میں ہوتے تھے وہی کہ اور میں نے تمہارا ہوا
کرتے تھے کہ طرف نماز کے اور رسول اور اہل بیت کے ساتھ نہایت مصیبت
روای کے کہ کفریت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ کلمانی اَلْاٰیۃ
یَقْرَءُوْنَ اِذَا قُرْءُوْا فِرْعَوْنَ اَلِی الصَّلٰوۃ اور اہل ص کہ وہ اہل اہل
الہیہ ساتھ روایت الی الدرداء کے کہ لائے ہیں کہ کلمانی زُوسُوْی اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم اذ اخذتہ لَیْلَۃً رُبِعَ تَحْتَ حَرَقَہٗ اَلِی اَسْتَعِدَّ
حَتّٰی لَسْتُکُنْ اِذَا خَذْتُ اَلِی اَسْتَعِدَّ خَذْتُ مِنْ کُتُوْبِ نَفْسِ
نُزُلِہٖ کَانَ غُرَقَہٗ اَلِی الطَّوْبَۃِ حَتّٰی یُخْلَعُ یعنی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جس وقت ہوئی تھی اس وقت کو جب اہل بیت کے انکار کے تھے
طرف سے کہ یہاں تک کہ ہم جاتی تھی اور اس وقت پیا ہوا تھا اس میں
میں کوئی عادت تھی کہ کہیں سورج چاند کا رجوع کرتے تھے آپ طرف نماز
کے یہاں تک کہ صاب ہو جاتا تھا۔

فَاذ کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مجلس:

مجلس الہی طریق ساتھ روایت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی
لہ عنہا کے کہ ہے کہ جس وقت حضرت کے گھر میں وقت ہوا تھا اور
رہے کہ کچھ نہ کھاتے تھے اور بھوک غبر کرتی تھی تو بار بار کہہ میں جاتے
تھے اور نماز میں مشغول ہوتے تھے۔ (صحیح بخاری)

وَالْفُحْمَا الْکَبِیْرَةُ اَلَا عَلٰی الشَّیْخِیْنَ اَلَّذِیْنَ
اور البین وہ بھری ہے عمر بگیا عازول پر جن کو
یَضُوْنَ اَنھُمْ قُلُقُوْا رُکْعَتَہُمْ وَنُفُھُمُ الْاَیْ
فیل ہے سارا دھوا ہوئے الے اپنا چہرے رب سے کہہ کہن کوئی
رُکْعَتَہُمْ
طرفان کہہ جاتے

نماز خاصین پر آسمان ہے:

یعنی میری نماز خداوندان سے بہت بھاری ہے جہاں ہر سال ہے وہ جری
کرتے ہیں وہاں سے میں جن کا خیال ہے اسی میں یہ کہہ کہ کلمہ کہہ رہا ہوں
اور اس کی طرف ہر جگہ ہے (یعنی میں نے جس خدا کا قرب اور محبوس سے اہل بیت
ہے یا قیامت میں صاحب کتاب کے لئے ہر جگہ سے جو ہر جگہ)

آنکھوں کی خشک اور معراج:

قرموجات سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ سُبْحَہٗ قُرْآنَہٗ
عَلٰی لَیْلِ الصَّلٰوۃ (یعنی میری آنکھ کی خشک نہ نہیں ہے) اس حدیث
کو کہہ کہ اور رسول نے روایت کیا ہے۔ (صحیح بخاری) کہ کہہ رہا وہ
اپنے رب سے ملنے والے یا معراج وہی کی توقع رکھتے ہیں کہ اپنے رب کو
آخر میں دیکھنے والے ہیں کہ ہے کہ نماز میں کی معراج ہے بعد کے لئے

سب سے بڑا اس لئے ہے کہ وہ ہوا انہیں یا شرف کا بدلہ یا عیاں بدلے
اللہ تعالیٰ نے ان سب صورتوں کی کوئی فرمائش و حاصل یہ ہو کر ہی مست ہو
کوئی بھی کسی کو فرستے کسی تہذیب کے ساتھ خدا اب دل نہ کرے گا۔
شان نزول:

شان نزول: آیہ کا یہ ہذا تھا کہ یہودیوں نے کہنے کے بعد کہ
ہاں وہ ہماری شرافت کریں گے تو یہ کہانی نے ان کے اس نکتہ پر
کہہ کر دیا۔ جو انہیں ملتا ہے

وَأَذِّنْ لَكُمْ قُرْآنَ الْفُرْقَانِ إِنْ مَنِعَتْ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّفْسُ الْمُؤْمِنَةُ

اور یہاں وقت کو تیز کر دیا۔ انہیں نے ہم سے کہہ کر انہوں نے کہیں

سُوءَ الْعَذَابِ يَذْنِبُونَ إِنَّمَا إِلَهُكُمُ اللَّهُ وَاسْتَعِينُوا

سے جو کہنے سے تم پر برا عذاب نازل کرتے تھے تمہارے عینوں

إِنَّمَا إِلَهُكُمُ

کہہ کر انہوں نے چھوڑنے سے تمہاری عزتوں پر

فرعون کا خواب اور ظلم:

فرعون نے خواب دیکھا تھا۔ جو میں نے ان کی تعبیر کی کہ
اسرائیل میں ایک شخص پیدا ہوگا جو میرے دین اور سلطنت کو عمارت کرے گا۔
فرعون نے یہ سنا کہ ان کی اس رائے میں جو یہاں پیدا ہوا اس کو مار دیا۔
یہی وہ شخص نہایت بڑا رہا۔ جس نے وہ خدا کے تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو
پیدا کیا وہ نہ دیکھا۔ (تفسیر حلی)

فرعون نے ایک دن تک خواب دیکھا کہ وہ اپنے عقوبت سے
ایک آگ نکلے جس نے مصر کا ہوا کر دیا ہے۔ یہ قبلی کے گھر میں داخل
ہوئی ہے اور اس کو چلتی ہے۔ یہی اسرائیل۔ کوئی ترمیم نہیں کرتی کہ جو اس
نے کسی کی تعبیر کی کہ یہی اسرائیل میں ایک لڑکا پیدا ہوگا جو میرے اور
تیری قوم اور میری سلطنت کے زوال کا باعث ہوگا اس نے فرعون کے منکر
ہونے کی اس رائے میں جو لڑکا پیدا ہوا اس کو قتل کر دیا جائے۔ اس زمانہ میں
قوم کا چاہیہ تھا اور جو اس کو خواب کی تعبیر کا بھی ملے گا وہی خداوند میں
موسیٰ علیہ السلام وہ اپنے خدا کی قدرت کا کرشمہ دیکھ کر فرعون کی کے
تھیں جس کو یہی اسلام میں پرورش کر دیا

وہ بہت اچھی حالت میں رہا۔
تو فرعون نے یہی امر نہ ہوا

اللہ تعالیٰ نے اس کو طبعی و فطری کر کے اپنی تخلیق اور بزرگی
اور اپنے شرف اور منصب کو ظاہر کر دیا۔ اگر تم گھر میں نہ ہو تو کسی صاحب
پر ایمان لائے ہو تو فرائض و عبادت و شرف و منصب پر قائم ہو کہ تم
سے اور جو کہ وہ اپنے خدا پر قائم نہ لائے نہ سزاوارتہ کہنے ہو کہ تم کو تم
اپنے منصب سے عزال ہو۔ جو سزاوارتہ کہنے ہو

وَأَتَقُوا بِالنَّفْسِ لَا تَجْعَلُوا نَفْسَكُمْ عَنْ نَفْسِكُمْ
اور نہ اس دن سے کہ تم نہ آئے کوئی شخص کسی کے گھر میں
نَبَاتٌ وَلَا يَنْفِكُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَلَا يُوْخَذُ
اور قول نہ ہونے کی طرف سے سزاوارتہ کہنے ہو
مِنْهَا عَذَابٌ وَالْأَكْمَرُ يُنْصَرُونَ
اس کی طرف سے جلا اور نہ اس کو اور نہ

یہی اسرائیل کے مروجہات کی تردید:

اب کوئی کہہ نہیں سکتا کہ وہاں ہے تو اس کے لئے کفر بھی کیا
کہہ کر یہ کہ انہوں نے اس کے لئے لازم میں کوشش کرتے ہیں یہ بھی
ہو سکتا تھی اسلاف سے جو ان کی نہ چہ کرتے ہیں یہ بھی نہ ہو سکتے ہو
اور ان کو یہ کہہ کر چھوڑتے ہیں کہ یہ بھی ممکن ہو سکتا تھا کہ اس نے
ہو گا وہ تو کوشش کرے کہ وہ پھر اس کی موت کی فکر کرتے ہیں۔ جن
تفانی نے ان کی تہذیب کے موافق و نہ فرمایا کہ کوئی شخص کو کسی خاص شرف
خداوندی ہو کر کسی خاندان کو خدا کا رشتہ نہ ہو۔ جس صورت کے کسی
صورت سے خلق نہیں پہنچا سکتا۔ یہی اسرائیل کہتے تھے کہ ہم کیسے ہی نہ ہو
کہ یہ نام پر خطاب نہ ہوگا۔ وہ اپنے اور جو دیگر ہیں ہمیں بخشاویں
کے ساتھ سے خود فرما ہے کہ یہ فیصلہ تمہارا غلط ہے۔ اس سے اس
شکایت کا انکار نہیں تھا۔ جس سے اہل سنت کا کہن ہیں اور جو دیگر آیت
میں مذکور ہے جو نہ ہوگا

کا فرس سے خطاب اور کہنے کی کوئی صورت نہ ہوگی:
کھلی یہ خطاب اور کہنے کی یہ صورتیں ہوا کرتی ہیں جو تو یہ اس
مزا اپنے والے کے ساتھ سے چھوڑنے سے نفرت (مرد) کہتے ہیں۔
زیر دینی وہ نہیں کر سکتے تھے کہ اس سے اس سے چھوڑ دیا جاتا ہے۔
اسے شرف کہتے ہیں یہ وہ اس کے لئے ہوا اور کہہ دیا جاتا ہے یہ

میں تہا۔ جس خالق کے نزدیک اور اس کمال کے بہتر ہونے کی وجہ یہ ہے کہ یہ کمال شریک سے پاک کرنے اور نہایت اعلیٰ و سرور مدنی تک پہنچنے کا ذریعہ ہے۔ اس عکس نقیصہ کی پہنچنے ہی ساری حیلہ اسلام نے یہ فرمان واجب اور عائن قوم کے کوئی گزرا کیا سب نے یہ حکم نہ کر سکی یا کہ ہم اس کا سوچی گئے حکم پر دل سے صابر ہیں سب کے سب ایک گھن گناہی چاروں سے گت نہ کر سکا کر چلے گئے۔ حکم کو نہ کر کوئی اپنی گت کھلے پر نکالنا کر اصل کو کیجے یا باجہ ہر کے ذریعہ سے بے خود و مطلق ہے۔ اور اس کی توبہ میں نہ ہوگی۔ سب نے عکس نقیصہ کی کمال اور اپنی اپنی گتیں کھول دیں۔ بحر میں اس کا تھلکین کے لایر ہا قارب بھی تھے کوئی کسی کا باپ کوئی بیٹا۔ کوئی بھائی کوئی ترہیل پر شہداء کوئی راستہ تھا۔ جب انساب حکم الہی کے لیے کھڑا تھا تو فرمودہ محبت و شفقت کی وجہ سے کھڑا تھا۔ سے چھوٹے بھی اور حق تعالیٰ کے حکم کی عقل نہ ہوگی۔ سب نے حضرت سہی علیہ السلام سے عرض کیا یا نبی اللہ! اب ہم کیا کریں ہم تو مطلب ہو گئے حق تعالیٰ نے آسمان سے ایک ابرو بیا بھیجا کہ اس سے مار کی چھائی کر کوئی ایک دوسرے کو نہ دیکھا تھا۔ بعد کمال شروع ہوا اور کئی روز تک یہ قمار بائیس سے شام تک ہزار گت کرتے تھے جب بنی اسرائیل سکھڑت سے متحمل ہوئے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام نے بادشاہی میں ورود کر دیا کہ رانی کو خدا دے دیا نبی اسرائیل ایک فتنہ زدک ہوئے جاتے ہیں اب اپنا فرما بیٹے حق تعالیٰ نے اس سید اور کو بنا دیا حکم بھیجا کہ اب کھل نہ کریں جب یہ کھلا تو دیکھا گیا کہ ہزاروں آدمی مارے گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ متوکلین کی خدمت میں ہزار تھی۔ یہ دیکھ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بہت غم ہوا حق تعالیٰ نے اسی بھیجی کہ موسیٰ! تا حکم الہی پر پابندی نہیں ہو کہ میں قائل اور متوکل اور خداوند نیست میں داخل کروں اور جو کھلے ہوئے انھیں شہادت کا موجب ہو اور جو باقی ہیں ان کے تہا مخالف کر دوں۔

قبول توبہ:

جب نبی اسرائیل نے یہ فریق توبہ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے قضا قبول کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان سے عہد کیا ان کا حکم لیا کہ چھڑے کے پینے والے اپنے گھروں سے بے عجبیا اور غیر خود اور زور کے تہاں جوار پر دروازوں میں اپنے لڑکوں مار کر بیٹہ چاروں اور بیٹھیں اپنی زانوؤں سے باندھ لیں اور سراپا اپنے لڑکوں پر دکھ لیں اور غم گواہ کا

اپنے سر پر لیوی اور زانو بندت کھولیں اور جان کوں بلا دینے اور ہر ہر پاؤں نہا رہیں اور جو کھلے ان ہزاروں سے عدال کرے گا کہ پاؤں کی توبہ نہیں ہے اس کے بعد ہارون اور مسیح کے وقت حضرت ہارون کو فرمایا کہ ہارون زور دینے کوئی اور اس کے میں سے کہ انہوں نے گوسالہ پر حق نہ کی تھی اور حق دیکھ اس فعل قبیح کے حضرت ہارون کے شریک رہے تھے شمشیر بر جہاں کی کرنا کر لے چا اور کھل کر تان کا شرم کر کرنا آپ ایک مکان بلند پر کھڑے ہو کر آواز کرتے تھے کہ یا معاشرہ بنی اسرائیل! ان انھو انھم اتواکم ظاہرین منہم فھم غیروظنون ان یظنوکھم فظنوا اللہ وھذہم یظنوا یعنی اے گروہ بنی اسرائیل! اسرا کھل سے تحقیق یہاں تہا۔ اے تہا تہا اے آپ کو مار رہی ہیں پھینچے ہوئے چاہے میں کو کھل کر میں تم کو کھل کر دھرم عہد فعلی سے اور میرے زور حسن بھرتی سے متحمل ہے کہ تم بنی اسرائیل میں سے دو گروہ کو حکم ہوا تھا کہ آپس میں قاتل نہ مٹھوں ہلا دیں انہوں نے گوسالہ پر حق کی تھی ان کا حکم تھا کہ متوکل نہ ہوں اور جنہوں نے نہ پر شریک تھی اور نہ انکار اس کا کیا تھا ان کو حکم ہوا تھا کہ کھل کر میں نہ کر توبہ کا کارند کرنے کی کہ میں سے سر زور ہاے حاصل ہوا اور جنہوں نے گوسالہ پر حق نہ کی تھی اور اس کا یہ دیکھتے تھے میں توبہ میں شریک نہ ہوں اس واسطے کہ وہ قتل توبہ نہ تھے اور دروازوں میں آیا ہے کہ جب مارے ہاں نے دیکھا کہ جن کے قتل کرنے کے واسطے حکم ہوا تھا یہاں ان کو بھیجا اور بھاغے اور دشت اور اور دست ہوا کہ جس قتل کرنے میں تردد کیا اور ہر عت شفقت الہی کے ہاتھ ان کے کام نہ کرتے تھے حق تعالیٰ نے ایک سینہ و لہار بھیجا کہ کوئی کسی کو نہ دیکھا تھا وہ حضرت بابا شروع ہوا اور ہر عت کا مانع قتل سے نہ ہوا یہاں تک کہ مسیح سے آخر دن تک ستر ہزار آدمی قتل ہوئے اور عتس اور بنی اسرائیل کے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زور ہارون کرنا گئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سر پر ہتھ کر کے دعا کی حکم ہوا کہ توبہ میرے ہواں ہارون زانو کی مہ کی قبول ہو لی جڑ دیا یا اس نے عتہ شہادت کا لہار اور جو کھلے لڑکوں ہارون بھی کھلا اس سے پاک ہوا۔

عدتہ شریف میں آج ہے کہ جو بندہ مصلحتی دل سے توبہ کرنا چاہا اور اپنے تہا کے دم ہوتا ہے حق تعالیٰ اسی کی توبہ قبول فرماتا ہے مگر چونکہ دن میں ہزاروں گناہوں کرے اور پاس واسطے ہے کہ اللہ تعالیٰ اور ہم کوئی بہت مہربان ہے ہر گناہ پر ہزاروں اپنے کے کہ توبہ قبول فرماتے ایک ساعت کے کراہت بھیگتی کی عتہ فرماتا ہے۔

سورہ بقرہ کا حکم:

یہ ان لوگوں کے لئے ہے جو اللہ کے راستے میں جہاد کر رہے ہیں اور اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے ہیں۔

وَمَا ظَلَمُونَا وَلَكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ

اور ہم نے ان کو ظلم نہیں کیا بلکہ ان کی اپنی نفسیں تھیں

يُظْلِمُونَ

ظلم کرنے والے ہیں

یہ ان لوگوں کا حکم

یہ ان لوگوں کے لئے ہے جو اللہ کے راستے میں جہاد کر رہے ہیں اور اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے ہیں۔

وَأُولَئِكَ

اور ان کے لئے ہے جو اللہ کے راستے میں جہاد کر رہے ہیں اور اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے ہیں۔

یہ ان لوگوں کے لئے ہے جو اللہ کے راستے میں جہاد کر رہے ہیں اور اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے ہیں۔

یہ ان لوگوں کے لئے ہے جو اللہ کے راستے میں جہاد کر رہے ہیں اور اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے ہیں۔

یہ ان لوگوں کے لئے ہے جو اللہ کے راستے میں جہاد کر رہے ہیں اور اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے ہیں۔

وَأُولَئِكَ

یہ ان لوگوں کے لئے ہے جو اللہ کے راستے میں جہاد کر رہے ہیں اور اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے ہیں۔

یہ ان لوگوں کے لئے ہے جو اللہ کے راستے میں جہاد کر رہے ہیں اور اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے ہیں۔

یہ ان لوگوں کے لئے ہے جو اللہ کے راستے میں جہاد کر رہے ہیں اور اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے ہیں۔

یہ ان لوگوں کے لئے ہے جو اللہ کے راستے میں جہاد کر رہے ہیں اور اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے ہیں۔

وَأُولَئِكَ

یہ ان لوگوں کے لئے ہے جو اللہ کے راستے میں جہاد کر رہے ہیں اور اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے ہیں۔

وَأُولَئِكَ

یہ ان لوگوں کے لئے ہے جو اللہ کے راستے میں جہاد کر رہے ہیں اور اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے ہیں۔

جبرائیل علیہ السلام نے حضرت یونس علیہ السلام کی حیثیت میں غلطی ہوئی کہ شام کو بیت المقدس میں پہنچا اور گھوڑے کے لئے سورج روکا گیا یہ سنا کہ جبرائیل علیہ السلام کو فتح حاصل ہوئی۔ اس وقت یہ غم جو کہ تم میں شہرت و دعاؤں میں پیدا ہو چکا کرتے ہوئے اور زبان سے شکر و ادا اپنے گناہوں کا اعتراف اور توبہ کر رہے تھے داخل ہو۔ جیسے حق جل جلالہ نے اسے نبی (صلی علیہ وسلم) کو تمام کیا۔

اِذَا نَفَخَ الْفُجَارُ فَانفَجَرْنَا وَارَوْنَا الْفُلُكُنَّ فَاذْكُرْنِي
اَلَمْ اَكُنْ مِّنْ رَّسُوْلٍ مَّجِيْئٍ مِّنْكَ وَتَعْفُوْنَ اَنِّ اَكُوْلُ مِمَّا رَزَقْنِيْ

جب اللہ کی امرت اور فتح آچکی اور اپنے لوگوں کو دین اسلام میں فوج و فوج داخل ہوئے اور ہر ایک کو اس کے شر میں اللہ کی تسخیر اور حیرت اور استغفار کیجئے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ بڑا توبہ فرماتے اور ہے۔

فتح مکہ کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ میں داخلہ: جبرائیل کی آواز صلی اللہ علیہ وسلم جب فتح مکہ کر کے مکہ میں داخل ہوئے تو مکہ کو ہر طرف سے داخل ہوئے وقت غروب اور غروب اور غروب کے آثار آپ سے ظاہر اور نمایاں اور رہے اس شان سے کہ مکہ میں داخل ہوئے اور سنا دیا جانے کے بعد داخل فرمایا اور آواز دہشت لازم ہوئی بعض علماء کے نزدیک یہ نماز مسلمہ کی یعنی چاشت کی نماز تھی اور بعض کہتے ہیں کہ یہ صلوات اللہ علیہ وسلم کی فتح مکہ کے شریک نماز تھی۔ علماء اہل حقانیت و ملاحی

فَكُلُوا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَاذْكُلُوا

اور کھاؤ جہاں میں چاہو بغیر سختی سے اور اکل جہاں چاہو

البَابُ السَّعِيْدُ

سراخندہ کرتے ہوئے

عبدہ شکر

اس شعر نے وہاں وہیں سے عبدہ شکر کے ۲۰۰۰ جہاں اور یہ شہر و دیہات اور پھر فرماتے ہیں کہ ہر آدمی کو چھوڑ کر کہہ دو۔ جو یہ دینی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز شکر:

حضرت ابن عباس نے حضرت عمرؓ کے ساتھ اس حدیث کا ایک مہذب یہ بھی بیان کیا تھا جسے آپ نے پسند فرمایا تھا جب کہ فتح ہونے کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم شکر دے رہے تھے تو انہی کو فرمایا کہ ہر

کھانے پینے کا سامان تھا نہ پینے کے لئے لہاں نیکر اللہ تعالیٰ نے مجھ کو طہر و حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا۔ یہ اسی میدان میں ان کی تمام ضروریات کا انتظام فرمایا تھا اسراشل سے دو پہر کی عشا تک کی تو اللہ تعالیٰ نے ایک سفید دھنسی اور ایک کمرہ اور دو چوک کا نشانہ ہوا تو اس دستری باری فرمایا تو اٹھ کر دو شوق پر توجہ نہ کرنا ایک شے میں جج ہے جڑت پیدا کر دینی یہ لوگ اس کو فتح کر چکے ہیں تو کون کہہ لیا ہے کہ جبرائیل ان کے پاس جمع ہو جائیں ان سے بھائی تو تمہارا بیان کو کچھ لینے اور ذرا کر کے کھا لے اسی کو سونپ لیا گیا ہے یہ لوگ دونوں طیف چیزوں سے پیٹ بھر لینے چوکتے تھے ان کی کثرت معمول سے زیادہ تھی اور انہوں نے کاداشت نہ کرنا یہ بھی معمول کے خلاف ہے لہذا اسی حیثیت سے وہ دونوں چیزیں خود غیب سے فرار دی تھیں ان کو پانی کی ضرورت تھی آبی تو منیٰ علیہ السلام کو ایک چتر پر لٹھی دیکھ کر انہوں نے حیرت سے جھٹے جھٹے پڑے جیسا کہ دوسری آیات قرآنی میں مذکور ہے ان لوگوں نے مات کی اور میری کا گھوڑا کیا تو غلط تھی نے غیب سے ایک روشنی مودی شکل میں ان کے عمل کے درمیان کا ٹھکانہ فرمادی پکڑے لیے ہوئے اور پہنچنے کے اور اس کی ضرورت ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے بطور عطا یہ صورت کر دی کہ ان کے کپڑے نہ نیچے ہوں نہ ٹھیک اور ان کے بدن کے جو کچھ ہے جیل و ان کے بدن کے پادھے۔ لہذا اللہ تعالیٰ ہی ہمدرد ہے ہر شے پر ہیں و کبر و عجب

اور اس لوگوں کو یہ بھی تمہارا تھا کہ جبرائیل نے لیا کر میں آئندہ کے لئے فتح کر کے نہ دیکھیں تمہاراں لوگوں نے جس کے اندر اس میں بھی غلوں کیا تو رکھا ہوا گوشت مزہ شراہ ہو گیا اسی کو فرمایا ہے کہ نہ چاہی نقصان کرتے تھے۔ جو عذاب حق تعالیٰ کا ہے

وَإِذْ قُلْنَا ادْخُلُوا هَذِهِ الْقَرْيَةَ

اور جب ہم نے کہا داخل ہو اس شہر میں

شہر میں داخلہ کا حکم:

جب جنگ خکروہ نامی پھرتے پھرتے تھک آئے اور کئی مطلق کھا لے کھا لے تاکہ کوئی امراتھل و ایک شہر میں رہیں ہوئے کا حکم ہوا اس کا نام۔ مجاہدوں میں تو یہ جگہ جو قوم کا ہے جس میں تھی نور بخش نے بیت المقدس فرمایا ہے۔ و تسمیٰ تھی

ما بعد ان کہ فرماتے ہیں کہ اس آیت میں قرآن سے بیت المقدس مراد ہے اور یہ واقعہ اس وقت کا ہے کہ جب نبی امیر اٹھل چالیس سال کے

نہیں ہو سکتی۔ یہاں تک کہ وہاں سے کلمہ ادا کر دیا جائے۔
 علامہ نے کہا کہ چونکہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہر شے ممکن ہے اور ہر شے ممکن کرنے سے
 اللہ تعالیٰ قادر علیٰ کمال ہے۔ لہذا یہ ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ادا کر دیا جائے
 اور یہ ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کو عمل میں لایا جائے۔

قیامت میں سب سے زیادہ عذاب والا:
 اللہ تعالیٰ کا حکم ادا کر دیا جائے۔ لہذا یہ ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ادا کر دیا جائے
 اور یہ ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کو عمل میں لایا جائے۔

جس انبیاء کو جہاد کا حکم پہنچا وہ مظلوم و مظلوم پر ہوئے:
 اللہ تعالیٰ کا حکم ادا کر دیا جائے۔ لہذا یہ ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ادا کر دیا جائے
 اور یہ ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کو عمل میں لایا جائے۔

نورانی کے موقوف پر مشغول اور صاحب کرامت کو منع اور جہاد و شہر
 اللہ تعالیٰ کا حکم ادا کر دیا جائے۔ لہذا یہ ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ادا کر دیا جائے
 اور یہ ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کو عمل میں لایا جائے۔

اب رہے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حکم کو عمل میں لایا جائے۔ لہذا یہ ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ادا کر دیا جائے
 اور یہ ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کو عمل میں لایا جائے۔

وَقَوْلُهُمْ جَعَلَ اللَّهُ ثَلَاثِينَ لَيْلًا يُفَرِّقُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ أَهْلِ بَيْتِهِمْ
 اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تیس راتیں صرف کر دی ہیں کہ انہیں اپنے گھر سے الگ کر دے
 اَلْمُعْصِيْنَ
 اللہ تعالیٰ کے حکم کو عمل میں لایا جائے۔ لہذا یہ ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ادا کر دیا جائے

استغفار کا حکم

اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگنے کے لئے کہ وہ اپنے گناہوں کی معافی مانگے
 اور یہ ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کو عمل میں لایا جائے۔

فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِي
 اور بدل دیں ان کے لئے جو ظالم تھے کہ وہ اپنے گناہوں کی معافی مانگے
 وَقِيلَ لَهُمْ فَأَنْزَلْنَاهُ عَلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا
 اور کہا کہ انہیں ان کے گناہوں کی معافی مانگنے کے لئے کہ وہ اپنے گناہوں کی معافی مانگے
 يَجْزِي آهِنُ اسْمَاعِيلَ كَأَنَّهُمْ كَانُوا يُفْسِقُونَ
 اور کہتے ہیں کہ اسماعیل کے آہن سے ان کے گناہوں کی معافی مانگنے کے لئے کہ وہ اپنے گناہوں کی معافی مانگے

حرج و مشرتاب کی مشرتاب

تو یہ کہی کہ ان کے گناہوں کی معافی مانگنے کے لئے کہ وہ اپنے گناہوں کی معافی مانگے
 اور یہ ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کو عمل میں لایا جائے۔

تس چہ آتی کہ حضرت شیبہ (علیہ السلام) کو حضرت فرما۔
پھر جس سے چشمے جاری ہوئے:

اور آپ سے جہاد تک کیا کیا جی رہا تھا کہ ہم لکھا کیا کرتے تھے اور
کھانے کی کچھ اپنے کانوں سے سنا کرتے تھے۔ چاروں طرف

قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ فَمَنْ يَكْفُرْ يَكْفُرْ كُلًّا وَانْ شَرَبُوا
مِنْ رِزْقِ اللّٰهِ وَارْتَقُوا فِي الْاَرْضِ
اللّٰهُ كَى رَذٰى لَمْ يَجْعَلْ لِّهٖ
مُفْسِدًا يِّنْ
فہا جہاد

کھاؤ پیا اور نہ نہ پھیلاؤ:

یعنی پھر فرمایا حق تعالیٰ نے کفاروں کو دوسری اور یہ ان چشموں کا پانی
اور عالم کی ممانعت پھیلاؤ۔ چاروں طرف

وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوسٰى اِنِّ نَصَبِيْ عَلَى صَعَاءٍ
وَاِجِبْ قَاذِمًا رَّبَّكَ الَّذِیْ یُخْرِجُکَ مِنْهَا ثُمَّ اِذْ
کَلَّمْتَ بِرُسُوْلًا مَّا لَکَ الْاَمْرُ مِنْ شَیْءٍ فَهَکَی
الْاَرْضُ مِنْ بَقْلِہَا وَقَتْلِہَا وَقُوْہَا
کَلَامَ لَہٗ اَمْرًا لَّہٗ اَمْرًا لَّہٗ اَمْرًا لَّہٗ اَمْرًا لَّہٗ اَمْرًا
وَعَلٰی سِہَا وَبِصْلَہٗ
اور کہیں اور سورہ اور یہاں

ترکاری و امان و غیرہ کا مطالبہ:

یہاں بھی اسی ہنگام کہ جب بنی اسرائیل حکام جانی میں اسطرحی کھاتے
کھانے کھاتے کرتے تھے کہ ہم سے ایک طرح کے کھانے پر میری نہیں
ہو سکتا۔ ہم کہہ دیتے ہیں کہ ان ترکاری و نباتات جیڑی جاتے۔ وغیرہ کی

بنی اسرائیل کی ہے اولیٰ:

پھر کہ اس وقت کہ جب تم نے نکال دیا۔ بنی اسرائیل علیہ السلام کا
ہمارے کہہ کر پکارا کرتے تھے کہ اے موسیٰ تمہارا رب یہ تھا کہ یا رسول

بنی اسرائیل! حق تعالیٰ نے تمہارا فرمایا ہے کہ یہ حق تعالیٰ کے سرے
پر برصورت میں نہ ہو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اپنے تئیں وہیں رہتے
تھے۔ عطا یعنی اللہ تعالیٰ عطا فرماتے ہیں کہ حق تعالیٰ کے چار کھانے تھے۔ یہ
کھانے میں۔ یہ حق تعالیٰ کے چار کھانوں کے لئے ہوا کھانے کے لئے۔
سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ حق تعالیٰ کا جس پر موسیٰ
علیہ السلام نے عمل کرنے کے لئے پڑے عطا فرما دئے تھے۔ پھر وہ
حق تعالیٰ کے لئے کھا کرتا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اس کے پیچھے ہوتا
تھے حتیٰ کہ بنی اسرائیل کی ایک جماعت پر گزرا ہوا انہوں نے آپ کی
نسبت کہا تھا کہ اے اللہ کا مرض ہے کہ میں نے یہاں بہت اصرار کرتے
ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کی زبان بند کرنے کے لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام
کا ہنسا دیا اور اس وقت میری علیہ السلام شریف رہے اور موسیٰ علیہ
السلام سے کہہ کہ علم وہی ہے کہ ان حق تعالیٰ میں میری ایک
نہایت اور تمہارا ایک کھانا کھاؤ کہ آپ نے انہیں اپنے تئیں دیکھا
اور اس حق تعالیٰ کے لئے کھانا کھاؤ کہ یہ ہے۔

میں نے یہاں سے روایت کیا ہے کہ وہ اسطرح فرمایا۔ بنی
اسرائیل کے اپنے ساتھ رکھے تھے جس میں اختلاف ہے کہ وہ حق تعالیٰ
نوع کا تھا یعنی نے کھانا کھاؤ کہ میں نے کھانا کھاؤ کہ میں
بارگاہ سے تھے پھر حق تعالیٰ سے کہ میں نے کھانا کھاؤ کہ میں
بہت پر گزرا ہوا بنی اسرائیل سے یہاں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اسے کھاتے
جاتے تھے اس لئے عطا فرماتے تھے بنی اسرائیل کے ساتھ وہ حق تعالیٰ کے
کو روزانہ یہاں کرتا تھا۔ چاروں طرف

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ:

حق تعالیٰ فریضہ کی ایک روایت میں اسطرح بیان کیا گیا ہے۔ حضرت
عبداللہ بن مسعود بیان کرتے ہیں کہ میں نے حجۃ کو برکت سمجھتے تھے اور قرآن
کفر کی چیز سمجھتے تھے۔ ہم ایک طرح میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
تھے۔ پانی کی کمی ہو گئی۔ آپ نے فرمایا اس طرح کہ میں نے پانی پانی چاہا
تو آواز کیا کہ برتن ملے تھے جس میں دھابا پانی تھا آپ نے برتن
میں چاہتے سارے والا اور فرمایا چھوڑو کہ پانی عطا فرما دی برکت اور میں
نے ہاتھ نہ دیا کہ آپ کی انگوٹھوں سے پانی چشمہ کی طرح پھوٹ رہا ہے

ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوا يُكَفِّرُونَ بَأْسَ اللَّهِ

یہ اس لئے ہے کہ انہیں مانتے تھے انہیں خداوندی کو

وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ذَٰلِكَ بِمَا

اور انہوں نے قتل کیا بغیر حق کے۔ یہ اس لئے

مَعَصَاؤُكَ كَانُوا يَعْتَدُونَ

کہ انہوں نے تیرے وعدے پر گناہ کیا ہے

ذلت کا سبب:

یعنی اس ذلت اور شکست و صعب الہی کا باعث ان کا کفر اور انبیاء
علیہم السلام کا قتل کرنا تھا۔ انہوں نے ان کا وعدہ الکا صحت و فرمودہ اور وعدہ
قرآن سے غرض تھا کہ نہ ہو گا۔

دجال یہودی:

اور یہ ذلت اس وقت کے یہ بھی ہے کہ یہودیوں سے سلطنت آج
قیامت تک کے لئے چھینی گئی تھی، البتہ بالکل قیامت کے قریب بعض
انبیاء کا نام غائب تھا اور انہوں نے جو وعدہ دیا تھا کہ میں ان کے
لئے آج آج سے آج کے دن کوئی ماقبل سعادت نہیں کہہ سکتا اور میں ان کی بات
میں غیہ سلامتی اور بہت بھلائی کی تھی کہ انہوں نے بھی گناہ کیے تھے۔
اور انہوں نے جو وعدہ کیا تھا کہ میں ان کے وعدہ پر عمل کرتا ہوں۔

وَالَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ فَإِنَّهُمْ فِي عَذَابٍ مُّشْتَرِكٍ

جن کے لئے ہے

اسرا کی:

(سورہ بقرہ کی آیت ۱۷۵) اور یہودیوں کے گناہ
سے یہ انہوں نے کیا۔

فصل میں یہودیوں کی مذکورہ خصوصیات کی حقیقت سے جو لوگ باخبر
ہیں وہ خوب چاہتے ہیں کہ یہ غصہ اور حقارت اور ان کی نسبت سے کس
مرکز اور مرکز کی ایک چھائی سے نہ ہو اور اس کی حیثیت کس سے نہ
ہو جاتی طاقت سے ایک ہی مرکز میں نہ ہو جسے رونق دیا ہو اور طاقت سے
ایک جگہ کو کر دے کہ اس کے لئے اس کے جگہ میں اس کے لئے نہ ہو
ایک چھائی ہی ہو جاتی ہے اور اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
قرآن و اسلام سے یہودیوں کی حیثیت نہیں رکھتے صرف قرآن کریم کے

اللہ اور ان کی طاقت اور ان کے مرکز اور اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

قَالَ اسْتَبِدُّوُنَ الَّذِي هُوَ اَدْنٰى بِالْكِنٰفِ

کہ انہوں نے استبداد کیا جو ان کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

هو خير

جو بہتر ہے

سے یہودیوں کو تم کیسے بد متعلق ہوا

یعنی میں اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

فَيَضْحَكُوا مِثْلَ الْهٰكِلِ

اور انہوں نے ہنس کر ہنس کر ہنس کر ہنس کر ہنس کر ہنس کر

جو انہوں نے ہنس کر ہنس کر ہنس کر ہنس کر ہنس کر ہنس کر
اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ وَبَاءُوا

اور انہوں نے ان کی ذلت اور مسکنت اور بے وفائی

بِغَضَبٍ مِّنَ اللَّهِ

اللہ کے غضب سے

یہودیوں کی ذلت:

ذلت یہ کہ وہ ہنس کر ہنس کر ہنس کر ہنس کر ہنس کر ہنس کر
اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

اور وہ (مذہبی میں لگائیں) گئے ہمارے ان کا زیادہ تر کام ہے دینی
دن کے ساتھ ساتھ دینی امور

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا

جس شخص کو اسلام لائے ہوئے اور جو کفر میں رہے

وَالنَّصَارَى وَالصَّابِئِينَ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ

اور مسلمان اور عیسائی اور صابئین (ان میں سے) اللہ پر

وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَعَمِلْ صَالِحًا فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ

اور روز قیامت پر اور جو نیکے کام کیلئے جان کاٹے

عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا يَخَوْفُ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ

ان کے رب کے پاس اور ان کی ہر نیکو خوف اور نہ وہ

يَحْزَنُونَ

گھمسان میں رہیں گے

ایمان و عمل صالح شرط ہے

یعنی کسی فرقہ خاص پر متوقف نہیں رہنا شرط ہے۔ ہر عمل نیک

میں جو مقصود ہو تو اس پر ایمان لازم ہے۔ لہذا یہ کہہ دینا کہ ہم

مقررہ فرقہ کے ہم عقیدہ ہیں کافی ہے۔ ہر عمل نیک کے لئے ایک فرقہ

موجود، انصار دینی و صالحی، وراثت الایمان:

فائدہ یہ کہ جس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی حضرت موسیٰ علیہ السلام

اور ان کے اصحاب تھے فرقہ۔ ہر ایک دین میں سے چار گروہوں کو

قبائل قرار دیا ہے، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چار فرقوں کی بھی پرستی کرتے

ہیں اور چار جتنے ہیں اور ایک فرقہ نہیں رہتے ہیں۔ (تفسیر علی)

ملازمہ یہ کہ جس میں عمل نیک ہو، ہر فرقہ میں ایک ایک ملازم

نہ ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم

نہ ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم

نہ ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم

نہ ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم

بہت سے ان کے لئے کھانا لکھا ہے، ہر فرقہ میں ایک ملازم ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم

نہ ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم

نہ ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم

نہ ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم

نہ ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم

نہ ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم

نہ ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم

نہ ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم

نہ ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم

نہ ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم

نہ ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم

نہ ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم

نہ ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم

نہ ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم

نہ ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم

نہ ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم

نہ ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم

نہ ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم

نہ ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم

نہ ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم

نہ ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم

نہ ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم

نہ ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم

نہ ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم

نہ ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم

نہ ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم

نہ ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم ہو، ہر فرقہ میں ایک ملازم

ہفت کے دن شکار کی ممانعت:

پھر ارشاد ہوتا ہے: "یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا لَا تَبْغُوا الْفَسَادَ" (اے ایمان والو! فساد نہ چاہو)۔ یہاں "یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا" سے مراد ان لوگوں کو ہے جو ایمان لائے اور اللہ کے راستے میں جہاد کر رہے ہیں۔ ان کو فساد نہ چاہنا ہے۔ فساد کا مطلب یہ ہے کہ جو چیزیں اللہ کے راستے میں حلال ہیں، ان کو حرام نہ سمجھیں اور جو چیزیں حرام ہیں، ان کو حلال نہ سمجھیں۔ یہاں "تَبْغُوا" سے مراد چاہنا ہے۔ "الْفَسَادَ" سے مراد فساد ہے۔

(تَبْغُوا الْفَسَادَ) (تَبْغُوا الْفَسَادَ)

جس کا کسی چو چاہا ہو، اس کے لئے اور اس کا کیا ہے؟ (تَبْغُوا الْفَسَادَ)۔ اس کی تفسیر یہ ہے کہ ان لوگوں کو فساد نہ چاہنا ہے۔ فساد کا مطلب یہ ہے کہ جو چیزیں اللہ کے راستے میں حلال ہیں، ان کو حرام نہ سمجھیں اور جو چیزیں حرام ہیں، ان کو حلال نہ سمجھیں۔ یہاں "تَبْغُوا" سے مراد چاہنا ہے۔ "الْفَسَادَ" سے مراد فساد ہے۔

اس میں سزاوارتی اور عقلی تھی کہ پانچ دن کی ممانعت کے دن شکار نہ کریں۔

فَبَعَثْنَاكَ بِالْاِسْبَاطِ بِرَدِّهَا وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِیْنَ
(پھر تجھے اپنے ساتھیوں کے ساتھ بھیج دیا کہ ان کے پیچھے واپس آجائے اور متقین کی نصیحت کے لئے)

سوال: کیا ہے؟

جواب: اس آیت میں "فَبَعَثْنَاكَ" سے مراد "پھر تجھے بھیج دیا" ہے۔ "بِالْاِسْبَاطِ" سے مراد "ساتھیوں کے ساتھ" ہے۔ "بِرَدِّهَا" سے مراد "ان کے پیچھے واپس آجائے" ہے۔ "وَمَا خَلْفَهَا" سے مراد "اور ان کے پیچھے" ہے۔ "وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِیْنَ" سے مراد "متقین کی نصیحت کے لئے" ہے۔

بعد کے زمانہ کے ہندو اور خنزیر

جس میں مسلمانوں کے لئے کھانا اور پانی کی ضرورت تھی، ان کو کھانا اور پانی نہ دیا گیا۔ یہاں "فَبَعَثْنَاكَ" سے مراد "پھر تجھے بھیج دیا" ہے۔ "بِالْاِسْبَاطِ" سے مراد "ساتھیوں کے ساتھ" ہے۔ "بِرَدِّهَا" سے مراد "ان کے پیچھے واپس آجائے" ہے۔ "وَمَا خَلْفَهَا" سے مراد "اور ان کے پیچھے" ہے۔ "وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِیْنَ" سے مراد "متقین کی نصیحت کے لئے" ہے۔

نارنگی کا فلسفہ اور قرآنی حکمت:

یہاں "فَبَعَثْنَاكَ" سے مراد "پھر تجھے بھیج دیا" ہے۔ "بِالْاِسْبَاطِ" سے مراد "ساتھیوں کے ساتھ" ہے۔ "بِرَدِّهَا" سے مراد "ان کے پیچھے واپس آجائے" ہے۔ "وَمَا خَلْفَهَا" سے مراد "اور ان کے پیچھے" ہے۔ "وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِیْنَ" سے مراد "متقین کی نصیحت کے لئے" ہے۔

اس کے بعد ان کے لئے چارے اور پانی کی ضرورت تھی۔

یہاں "فَبَعَثْنَاكَ" سے مراد "پھر تجھے بھیج دیا" ہے۔ "بِالْاِسْبَاطِ" سے مراد "ساتھیوں کے ساتھ" ہے۔ "بِرَدِّهَا" سے مراد "ان کے پیچھے واپس آجائے" ہے۔ "وَمَا خَلْفَهَا" سے مراد "اور ان کے پیچھے" ہے۔ "وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِیْنَ" سے مراد "متقین کی نصیحت کے لئے" ہے۔

نئی اسرارِ کمال کا نسخہ معنوی:

یہاں "فَبَعَثْنَاكَ" سے مراد "پھر تجھے بھیج دیا" ہے۔ "بِالْاِسْبَاطِ" سے مراد "ساتھیوں کے ساتھ" ہے۔ "بِرَدِّهَا" سے مراد "ان کے پیچھے واپس آجائے" ہے۔ "وَمَا خَلْفَهَا" سے مراد "اور ان کے پیچھے" ہے۔ "وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِیْنَ" سے مراد "متقین کی نصیحت کے لئے" ہے۔

العبد مفرغ بالصدق والحق والصدق والصدق

قلام کو لکھو، جسے صحیح کہو، یہ اور طریقہ کو امت مسلمہ کی بہت فانی ہے۔

حیلہ پرستی سے بچو:

یہاں "فَبَعَثْنَاكَ" سے مراد "پھر تجھے بھیج دیا" ہے۔ "بِالْاِسْبَاطِ" سے مراد "ساتھیوں کے ساتھ" ہے۔ "بِرَدِّهَا" سے مراد "ان کے پیچھے واپس آجائے" ہے۔ "وَمَا خَلْفَهَا" سے مراد "اور ان کے پیچھے" ہے۔ "وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِیْنَ" سے مراد "متقین کی نصیحت کے لئے" ہے۔

کو قتل نہ کریا کر یعنی ادا شریعت میں جیسے چاہیے سے بچو۔ وہ نہ کہ جبراً۔

وَاِذْ قَالَ مُوسٰی لِقَوْمِهٖ اِنَّ اللّٰهَ يَآمُرُكُمْ

اور جب کہ موسیٰ نے اپنی قوم سے اللہ فرماتا ہے

اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً

تو ذبح کرو ایک بکری

نئی اسرائیل کے مقتول کا واقعہ:

یعنی یاد رکھو اس وقت کو کہ نئی اسرائیل میں ایک شخص عامل ہی ہمارا تھا کہ اس کا فعل معلوم نہ تھا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا "اللہ کا یہ حکم ہے کہ ایک بکری ذبح کرے اس کا ایک ٹکڑا مردہ سے مردہ کو دینی اٹھے اور آپ اپنے قاتل بتائے" اللہ تعالیٰ نے اسی طرح اس مردہ کو چھایا اور اس نے قاتل کو بتا دیا کہ اس کے وارثوں نے ہی صلح مال قتل کیا تھا۔ وغیرہ

اس کا پورا واقعہ یہ ہے کہ نئی اسرائیل میں ایک شخص بہت بڑا مال دار اور مخیر تھا، اس کی زمین دار دینی صرف ایک لاکھ لاکھ تھی اور ایک تنہا تھا۔ بیٹے جب دیکھا کہ بڑا مخیر مری نہیں تو دین کی زمین میں اسے خیال آیا کہ میں ہی اسے یہاں سے ادا کروں؟ تاکہ اس کی بڑی سے ملکات بھی کر لوں، اور قتل کی جہت دوسروں پر نہ کہ کر دے بھی وصول کر دے اور مقتول کے مال کا مالک بھی بن جاؤں اس شخص کی خیال میں وہ بچتہ ہو گیا اور ایک دن موقع پا کر اپنے بیٹے کو قتل کر ڈالا۔ نئی اسرائیل کے بیٹے لوگ ان کے مجرموں ٹھیکروں سے شکستہ آکر نکسوا ہو کر ان سے ایک ایک اور شرم میں رہتے تھے۔ شام کو اپنے قلعہ کا پہانگ بند کر دیا کرتے تھے اور صبح کو اپنے بچے کی قبر کو اپنے ہاتھ سے ہی نہیں دیتے تھے۔ چنانچہ جب اپنے اس چچا کی لاش کو لیا کر اس قلعہ کے چمکے کے سامنے اس دیا اور یہاں آکر اپنے چچا کو دفن کرنے لگا۔ پھر بالی دینی چادی کے سمرے بچا کو کسی نے ادا کیا اور ان قلعہ پر غور پر جہت و گن ان سے دیت کا رویہ طلب کرنے لگا۔ انہوں نے اس شخص سے اور اس کے علم سے ہانگ اٹھا دیا، لیکن یہ سہو گیا یہاں تک کہ اپنے ساتھیوں کو لے کر ان سے لڑائی کرنے چل گیا یہ لوگ ہزار ہزار حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے اور اللہ عرض کیا کہ یا رسول اللہ! یہ شخص غولہ لڑا ہم پر ایک حق کی جہت لگا رہا ہے وہ لاکھ ہری اللہ میں موسیٰ علیہ السلام نے غصہ نہ کیا ہے دعا کی دہان سے دینی

جاری ہوئی کہ ایک بکری ذبح کرلو۔

اب لکھائیں گئے دھوئے گئے وہ صرف ایک لڑکے کے پاس سے لی ہو چکی ہے۔ چنانچہ باپ کا نہایت فرمایا اور ایک مرتبہ جب کہ اس کا باپ سہا ہوا تھا اور اللہ کی دہائی کی گئی اس کے سر ہائے غمی ایک سوار کر ایک چھٹی ہوا چھوٹا آقا اور کنبے لگا کہ میں نے چچا چاہتا ہوں لڑکے نے کہا میں خریدوں گا قیمت سہ ہزار ملے ہوئی لڑکے نے کہا ذرا تمہارے سہ سے دھبہ ہائیں گے تو میں ان سے کھیتی لے کر آپ کو قیمت ادا کروں گا اس نے کہا نہیں ابھی قیمت ادا نہیں ہو کر کہ چاہتا ہوں اس نے کہا نہیں حضرت میں اپنے والد کو نہیں چھوڑوں گا تم اگر غصہ چاہو تو میں بجائے سہ ہزار کے اسی ہزار دلوں گا یہ نیا اور سے کی اور سے زیادتی ہوئی شروع ہوئی ہے یہاں تک کہ تا بہتریں ہزار قیمت لگا دیتے کہ اگر تو اب چکا کر بھیج دو یہ سہ روٹوں میں ہزار میں رہا ہوں تو کہہ دیجئے اگر تم غیر چاہو تو تمہارے آقا جب میرے والد جاگ جائیں تو میں تمہیں ایک لاکھ دو سو کا آخر دو ماضی ہو کر چاہتا ہوں انہیں لے کر چلا گیا باپ کی اسی بڑی کر جانے اور ان کی راحت و سالی کی کوشش کرنے اور ان کا ادب و احترام کرنے سے پروردگار اس لڑکے سے خوش ہو جاتا ہے اور اسے بچے کے حکم فرما ہے جب نئی اسرائیل میں اس قسم کی گائے دھوئے گئے تھے ہیں تو اس لڑکے کے اور کسی کے پاس نہیں پاتے اس سے کہتے ہیں کہ اس ایک بکری سے بڑے دو گائے لے کر ہوا بنا کر کرتا ہے پھر کہتے ہیں کہ تم نے لے لو چار لے لو لیکن یہ راضی نہیں ہوتا دس تک کہتے ہیں مگر پھر بھی نہیں ادا یہ آکر حضرت موسیٰ سے شکایت کرتے ہیں آپ فرماتے ہیں جو یہ دیتے دو اور سے راضی کر کے گائے خریدو۔ آخر گائے کے دارن کے برابر سونا دیا گیا تب اس نے اپنی گائے بیچی یہ نہ کہتے خدا تعالیٰ نے اس باپ کی خدمت کی جہت سے عطا فرمائی۔ وغیرہ

قَالُوا اَتَنْتِیْزَنَا هٰذَا

دو لڑکے اپنی قوم سے کہتی کرتا ہے

کیونکہ یہ تو دیکھو کہ نہ کہ گائے کے کھانے سے مردہ زندہ ہو

قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْغٰیظِیْنَ

کہا پتہ خدا کی کہ میں میں جاہلوں میں

میں جیچیں میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم
علیہ السلام اور حضرت یزید اور عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما، جاہل
پڑھے پورے کو بھیج کر نبی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا تہ
لباس پہنا دیا اور یہ فرمایا: "میں پہناؤں۔" تھوڑے ایام تک ہے اور
اپنے صاحب اور اہل بیت۔

یہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جو سب سے پہلی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ میں رہا، وہ حضرت خدیجہ بنت خویلدؓ تھیں۔ یہ ایک پیرائے بزرگ اور عظیم الشان خاتون تھیں۔

کی قسم کے اور صوبہ افغانستان میں ہر کتب حدیث اور صحیحہ کو
چینا اور نہایت بڑے بڑے قفسوں میں رکھا گیا۔

فِي كَالْبَحَارِ قُوَّةً وَ أَشَدُّ قُوَّةً وَ إِنْ

۱۱۲۔ اے مجھے پتھر، لٹا سے بھی ملے اور

مِنْ أَنْجَارَةٍ رَبِّهَا يَنْفُخُ مِنْهُ الرَّاغِدُ

چخراں میں تو ایسے مجھے ہیں جن سے وارنٹ ہوتی ہیں لہذا

Chlorophyll

وَأَن مِّنْهَا لَنَاسٌ يَّرْجِعُونَ إِلَىٰ ذِكْرِهَا

اداسنا کہ ایسے گناہ ہیں جو بہت بڑے ہیں، وہ گناہ ہیں جن سے حق

وَأَنَّ مِنْهَا لَمَّا كَغِطٍ مِنْ خَشْيَةٍ

۱۰۔ میرا بچہ بھی میں جو کر رہا تھا میرا دل نہ رہا سے

(Musical notation)

بِذَلِكَ وَهَذَا التَّمْدِيدُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

اور اللہ کے لیے جو شے تمہارے لیے ہے

بر اور کافروں کے واسطے:

بعض پتھروں سے بڑا سناوتی ہے کہ انہو اور پانی بھرتے

۷۔ جو مری جاتا ہے اور طغش چھروں سے پانی کھینکتا ہے اور ازل سے

مست نفع سمعہ ہے، اور بعض افراد سے کوئی نفع نہ پہنچے مگر خدایان

[illegible]

۱۔ خیریت ہے۔ یہ ہے کہ میں نے ان کے لئے جو کچھ کر سکا کر دیا۔

یہودیوں کو یہودیوں کے احوال سے بے خبر کر دیا۔ جس سے یہودیوں کو یہودیوں کے احوال سے بے خبر کر دیا۔

یہ تھا غلامت۔ میرا کے کوامہ پہاڑ کی بھست دروں آہد کی آہ

اسلام نے فریڈم یا آزادی نام سے بحث نہ کرتا ہے اور نہ ہی کسی سے بحث کرتے ہیں۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ جس کلمہ کو کہتے ہیں پرفک کہ کہ خداوند مصلی اللہ علیہ وسلم جو کہ قاضی پر حاضر کرتے تھے جب سب جہاد اور دواؤں بٹا دیں تو خود ان کا بھوت نہ رونے کا صحیح علم تھا کہ ایک کی حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں میں کہنے میں خیر کو پہنچاؤں گا۔ جو میری موت سے پہلے بھی تمام کیا اور جو میرے بعد لے جائے گا۔ میرے بعد کسی نے اسے حق سے کہے کہ یہ جہاد کا یہی حق ہے کہ میں نے اپنی امانت کے لئے دے گا اور اس حدیث کی بحث میں آتی ہے۔ اعداد میں ہیں جن سے حساب معلوم ہوتا ہے کہ ان چیزوں میں کونسا حق ہے اور یہ تمام حقیقت پر محض ہیں وہ کچھ غور و سہارا ہے۔

[illegible]

اَنَّا لِنُبْرِئُكَ فَقُلُوبُ صَرَفِي فَلَبَّابُ عَلَيَّ طَاعَتُكَ
 "اے خداوندِ عالموں کے بھروسے والے ہمارے دلوں کو اپنی طاعت کی
 طرف بھروسے کا اسی حدیث کا سلسلہ ہے۔ ایت لیا ہے

”ہوائیات و جہازات کی تسبیح و خوف۔“

ماہر فنی، ان کے ذہن سے کمال حاصل کیا، ان کی تعلیم سے

جہد سے اور دنیا کے لیے بھی اور تعین کے مطابق یہ ایک علم ہے۔

انہوں نے جب محکمہ کے ۲۰ کوئی نو چھپس جہ تہہ اس سے تمام ہمارے ایسے غارت

دعا پڑھ کر تے ہیں اور شیخ فہمی اور مولانا علی ہجو مہر یہ۔

یہ بڑے حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود پختیوں کی 'مہلات' دیتا:

عزیزم! مغربی رقبہ اللہ علیہ السلام فرمایا ہے کہ یہ رقبہ سراسر عارضی ہے۔ عارضی اللہ عزوجل کا ہے۔

نہ پھر پیلود فرد نے درگاہ حضور کی قوم میں گئے تھے۔ اے تھے۔ چہا۔ بابی

لہذا یہاں ایک محکمہ کے تحت جو ہے مجھے خود ہے سب سے پہلے کہلاؤں پہ لکھو

میں نے کہا کہ یہ نقد خلیفہ حجاب! سے اور کھوار کے عمریاں چور سے

فہم کی فہم: یہ کتاب پہلی بار پچھلے سال ۱۹۸۱ء میں شائع ہوئی تھی۔

ایپ ٹیس کے پورے کا واحد۔

۴۴. آیا لایک ملت کا افسر ہے یا پتہ نہیں ملتا ہے؟

جب پہلے محل یاد کی کہ جو یاد سے فائدہ پہنچاؤں

رہیں جس سویر کی امت بھی نہ رہے گی۔ محبوب نے کہا ہاں میں نے اسے
اللہ علیہ السلام کی محبت اور نصرت کی طرف سے ہوا میں گئے۔ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور میں لوگ ہیں سوائے ان کے یعنی انہیں کے
قدم بہم نہیں گئے۔

یہود و نصاریٰ کی رہیں:

اس حدیث کی شرح میں لکھا ہے کہ کئی دفعہ رسول کی پیدائش میں
رہی کبڑا پہنچا پہنچا ہونے کے برتنوں میں کھانا خوبیاں سے بھر کر
کام نہ لایا اور کبڑا کھانا کھا کر پھر کھانا تو پڑا کہ ان شریعت کے شکوک
پر خیال نہ کرنا شراب پینا سو فحش کی پرستش میں مسلمانوں میں بھی
جدا کی ہو گئیں۔ چنانچہ لکھا ہے:

جمادات کا روز والا ہوتا:

خداوند ربی تمہاری شہر افراٹے ہیں۔

یاد آگاہ ہے: وہ شخص خداوند
آپ وہاں دعا کا دن پر خور
بے غیر یا دعا کی و غیر
بعض اس غیر حق غیر
پیش تو ان غیر مذہب سے
پیش اور اسی دعا کی است
پیش تو اسٹون مسجد عروہ است
جملہ ان کے چنانچہ پیش تمام
عروہ پیش خدا واد: رام
اور اسی پر تمام انبیاء و رسولین کا جس سے کہ عبادات میں ایک دوسرے
مکر ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:

وَلَذَٰلِكَ الْقَوْلُ الَّذِيْنَ اَمَّا قَالُوْا اَمَّا اَوْ اِذَا

اور جب ملتے ہیں مسلمانوں سے کہتے ہیں ہم مسلمان ہوئے اور جب

خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالُوْا اَتَمَّ اَوْ اَمَّا

نہاوت ہے کیا ایک دوسرے کے پاس نہ کہتے ہیں تم کون کہتے ہو

يٰۤاَقْتَمِ اللّٰهُ عَلٰیكُمْ رِجَابًا جَدُوْكُمْ

انسان جو ظاہر کر رہے ہے کہ تم پر راجحہ لگا کر تم کو اس سے

عَنْدَرِيْكُمْ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ

تجارت ہے جب کے کہے کہ تم نہیں سمجھتے

اَقْتَضَمُوْنَ اَنْ يُّؤْمِنُوْا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ

اپ کی تم سے سمجھاؤ تو تمہارے دیکھتے اور وہ۔ میں تمہاری بات اور

فَرِيقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ كَلَامَ اللّٰهِ ثُمَّ

ان میں ایک فرقہ تھا کہ سنا تھا اللہ کا کلام پھر

يُعْرِضُوْنَ عَنْهُ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ

ہو اسے دھتے ہیں کہ جان لیا ہے کہ اور وہ

يَعْلَمُوْنَ

جانتے تھے

یہودیوں کے لیڈروں کی تحریف:

فریق سے مراد وہ لوگ ہیں جو جو طور پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے
ساتھ کام لیا کرتے تھے مگر انہوں نے وہاں سے آکر یہ تحریف
کی کہ انہوں نے کہا: کہ اللہ کا کلام کے نہیں سمجھتے یہ بھی خاک
لا کر کھاتے اور ان کا کہنا کہ اللہ ان کے نزدیک کا بھی نہ کہ اعتبار ہے اور
بعض نے فرمایا کہ کلام الہی سے مراد وہ ہے اللہ کی طرف سے مراد ہے
کہ اس کی آیات میں تعریف اعلیٰ وصول کرتے تھے (مگر) یہی آپ کی حق
کہہ دیا کہ انہیں کہہ کر ان کو لایا اور انہیں وہ کہہ کر لایا۔

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں یہاں اللہ تعالیٰ نے کوہ سے کوہ لایا۔
اس سے مراد حضرت موسیٰ علیہ السلام کے صحابہ کی کہ وہ جماعت سے
جنتوں سے آپ سے اللہ تعالیٰ کا کلام اپنے کانوں سے سننے کے بعد فراموش
کی گئی اور وہ یہ وہاں کے صحابہ کو کہہ کر کہہ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام
کے ساتھ طور پر لایا جا کر کہہ دے میں کہہ دے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنا
کلام نہ لایا۔ جب وہ انہیں اسے اور بھی دے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خدا
کا یہ کلام نہ اس میں بیان کرنا شراب یا خمر ان لوگوں نے نہ کی
تحریف اور انہیں شراب کو کہہ دے کہ وہ انہیں کہہ دے۔

امت محمدیہ کا یہود و نصاریٰ کے قدم بہ قدم چلنا:

خدا کی تحریف کی حد یہ ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت نہ چاہے ہوگی جب
تک کہ نہ کر کے میری امت ان کے زمانوں کے طریقوں کو بہت
بانت کر اور انہیں اپنے طریقوں سے نکالتے جو ان کے زمانوں کے کافروں کی

خس اعموں، غیر ملکی کی مخالفت کی جاتی حالانکہ وہ سب غیر مسلم ہی ہوتے تھے نیز مکمل شریعت اور حصول سلطنت علیٰ علیہ السلام تصور یہاں نہیں درمیان و سجادہ سے غیر مسلموں کا ملک نبی کے ہاتھوں میں نہ چھڑا جاتا اور نیز یہ قول کہ غیر مسلموں کا دوسرا جہاں جاتا بلکہ جتنی غرض وہی علم اور خدمت کا رہا اور مظلوموں کو کالیوں کے بندہ - چھڑا رہے تو وہ بدعت سے ہو یا جہنم سے تا کہ ان کو یہ سکون فضا میں لوگوں کے سامنے آنے والا ہے کہ کھجور کے کاموں سے۔

مقرر طبع کی جو کتاب:

اس آیت نے مقرر طبع کی جو کتاب کا منہ بند کرنے کے لئے حق تعالیٰ کی اہم سنت قدیم پر پوری روشنی ڈالی ہے کہ حسب بھی: اصل پرستوں نے حق پرستوں کے راستے ہی امتداد سے بند کیے جو انرا دشمن نہیں کہنے کے اعتبار رکھ تھا تو اسی طرح اہل حق و سکوت سے بدعت اور قتال کی اجازت دی گئی ہے نہ نچھیلی کتاب کے مقابلہ پر بھی جب اصل پرست قومیں تھیں اور ان پر عرصہ حیات تھک کر دیا اور گرجوں، خانقاہوں، اور عبادت گاہوں کو اجازت دینا چاہتا کہ عبادت خداوندی دین سے نیست و نابود ہو جائے تو حق تعالیٰ نے اس وقت کے اہل حق کو ارا امانت کی اجازت دی اور ایک قوم کی بدعت دوسری قوم سے کہہ کر اس سے کہہ دیا وہاں تمام نہیں بلکہ اس لئے کہ خدا کی عبادت گاہوں خفا ہوں اور گھسوں کو چاہا کہ ان کی یاد کو باقی رکھیں جس سے خدا کا نام بخوانے ہوئے پائے۔

اللہ تعالیٰ کی سبب تقدیر:

انکار یہ ہے کہ اللہ کی ہر سنت اہل کتاب اور ان سے بھی مکمل انوار کے دھن سے بھی آری ہے جس پر دنیا کی تاریخ شاہد ہے وہی سنت اگر اس نے اسلام کے دور سے جس میں حق قائم رہی اور مظلوموں کی انتہا پر مظلوموں کے ہاتھوں میں بھی کھڑا رہی کہ وہ مسجدوں خفا ہوں اور عبادت گاہوں عبادت کے مرکزوں کو کھنوں سے بھا کر خد کا دین پر پا کر یہ تو کتا اہل کتاب میں بدعت ہیں کہ ان کی عبادت گاہوں اور ان سے پہلے اور بھی اسی راستے سے گذرے ہیں اور وہی مل کر پہنچے ہیں جو آج کے مسلم مظلوموں سے سایا جا رہا ہے بلکہ اہل کتاب کے لئے وقت کا تقاضا اور ساتھ یہ تھا کہ وہ جاہلیت کے مقابلہ پر اسلام کی آواز میں آواز مٹاتے اور اسلام کے ساتھ ہر کہ جاہلیت کا تہذیب کرتے کیونکہ جاہلیت کی آواز حقیقت کسی کو ملامت کی آواز تھی اور مشرکین عرب کی یہ خالانہ شرارتیں تھیں

ایک اور اہل ان کے خلاف یہاں سے گذر کر کے مختلف قسم کی سازشیں کر رہی تھیں کہ چھڑا کر اس کی خیر و امانت تو رکھ کر پیغام خدا کے واسطے بھی زندہ رہنے کی گنجائش تھی کہ اس پیغام کے سامنے آنے کی کوئی صورت باقی نہ رہے غرض کہ یہ میرا لڑنے کی میں کامل حیرتوں میں ان اللہ کے کام یوں پر نہیں کی انجانب ہوگی

جہاد و قتال کی اجازت:

آفر کا جب پالی سر سے گزر گیا اور ہر اہل اور ضرور گذر کر صحت دینی اور دین میں دینوں کا بڑا ہو گئے دونوں کی مظلومیت بھی انہما کو پہنچی مگر ضرور ضرور سے گزر گیا اس سے اصل مقصد اصلاح عالم اور نیک دینیت ہونے کا تپ ہیں مظلوموں کو ظالموں کے خلاف توا امانت کی اجازت دی تھی اور ان کے پاکیزہ دین الاقرامی مومن سے اجازت قتال و جہاد کی دستور نہیں مصلحت اولیٰ تا کہ دین کے پیغام سنانے اور نبی ہر اہل کے چاہنے کی راہ لکھ فرمایا:

لَا يَكُنْ مِنَ الْفِتْنَةِ وَلَا يَكُنْ مِنَ الْفِتْنَةِ وَلَا يَكُنْ مِنَ الْفِتْنَةِ وَلَا يَكُنْ مِنَ الْفِتْنَةِ
لَا يَكُنْ مِنَ الْفِتْنَةِ وَلَا يَكُنْ مِنَ الْفِتْنَةِ وَلَا يَكُنْ مِنَ الْفِتْنَةِ وَلَا يَكُنْ مِنَ الْفِتْنَةِ
لَا يَكُنْ مِنَ الْفِتْنَةِ وَلَا يَكُنْ مِنَ الْفِتْنَةِ وَلَا يَكُنْ مِنَ الْفِتْنَةِ وَلَا يَكُنْ مِنَ الْفِتْنَةِ
لَا يَكُنْ مِنَ الْفِتْنَةِ وَلَا يَكُنْ مِنَ الْفِتْنَةِ وَلَا يَكُنْ مِنَ الْفِتْنَةِ وَلَا يَكُنْ مِنَ الْفِتْنَةِ
لَا يَكُنْ مِنَ الْفِتْنَةِ وَلَا يَكُنْ مِنَ الْفِتْنَةِ وَلَا يَكُنْ مِنَ الْفِتْنَةِ وَلَا يَكُنْ مِنَ الْفِتْنَةِ

جن سے گزرتے ہیں انہیں لڑائی کی اجازت نہ تھی اس وجہ سے کہ ان پر علم ہوا اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ ان کی مدد کرنے پر قادر ہے وہ لوگ انہ کے اپنے گمراہوں سے: حق سوائے اس کے (ان کا کوئی قصور نہیں) کہ وہ کہتے ہیں کہ ہمارا رب اللہ ہے۔

اور اگر نہ بتایا کہ تانہ لوگوں کو یکے کو ایک سے تو وہ اپنے اپنے زمانہ میں ضلوت ختم اور دوسرے اور عبادت ختم اور مسجدیں جن میں نام پا جاتا اللہ کا بہت سبب مہم کر دینے جاتے ہے بلکہ اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرے گا جو اللہ کے دین کی مدد کرے گا۔

اجازت قتال کی پہلی آیت اور قتال کا مقصد:

یہ آیت قبل حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اجازت قتال کی پہلی آیت ہے جو کہ مکہ کے حیر و مالہ زندگی میں قتال سے روکنے کی سزا سے زائد آج کے بعد ہمارے دین کی آواز سے سالہ واضح ہے کہ اسلام میں گوارا دھانے غرض و اعانت دوسرے دین کو مٹانا اسلام کا جبرائیل نہیں اور نہ اس جہاد کے سلسلہ میں جو جوان بوجہوں رہا ہوں، بچوں اور معذوروں

ہوئی حالت کے مختلف خیالوں میں ملکہ پائی رسوا اور تو ہی رواجوں کے
برقرار رکھنے کے لئے جس جس میں بیچہ اور لست کا کوئی قصہ تھا سبہ
مردود عام غیب کا کوئی نظیرہ مثل قہر حال غیب یا غیبیت نہ ذات و
مغات نے مفہوم سے نئے نہ چیزیں تھیں اور تہذیب افلاک کے اصوں نہ
مردانہ حاضرات کا کوئی اور صیقل تھا نہ ملامت بشری کا کوئی خیال اگر کوئی قاف
بیت پرستی تھی تو غم پرستی شریعہ و سبب تھیں باوجود کہ غم کے قصہ تھے اور اجابت
ظاہر ہے کہ یہ صرف اسلام کا ہی مقابلہ تھا بلکہ غم مذہب اور رواجانی
حالت کا صحیح کجی تھی اور جاہلیت کے حق مظہر تھے کہ جو یہ نہ اسلام سے کسی
نہیں کی تھی مگر آسمانی امت کی آواز تھیں اور کجی تھی غم و غم نہایت ہوتی
بہودہ ہوتی ان لئے یہ اسلام نے اس مذہب میں شریعت کے مقابلہ میں
آواز اٹھایا تو موقعہ تھا کہ تمام آسمانی ملامت کے دھڑکی اس کی تازہ میں تازہ
ملائے چند جاہلیت میں سب کے ملامت تھے مگر جس جی اور اوپر ان کا اثر
جاہلیت کی نسبت اسلام سے زیادہ قریب کا تھا اور کم از کم وہ دنیا کی اصول
میں تھیں نہ کسی حد تک اسلام سے اثر انک بھی تھے تھے چنانچہ میں یہاں پر
قرآن نے کی بنیاد میں اثر انک کو پیش کرتے ہوئے انہیں اپنی طرف لہجے
کی سلی تھی کہ اور اعلان کیا کہ:

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْاٰلِیْنِیْ سَمِعْتُمْ لِقَآءِیْ فَمَنْ یُّبَدِّلُ فِعْلَیْکُمْ
مِنْ بَعْدِ اَوْ یَسْتَفْیِلُ لَکُمْ اَلَمْ یَکُنْ لَکُمْ وَاٰلُفْکُمْ لَیْلٌ
رَّسُوْلًا اَلَمْ یَکُنْ لَکُمْ یَوْمَ الْاٰیٰتِیْنَ اَلَمْ یَکُنْ لَکُمْ ذُو الْاٰلِیْمِیْنَ

تو کہہ دے (تخیر) اے اہل کتاب! آؤ ایک بات کی طرف جو یہ
ہے ہم میں اور تم میں کہ زندگی نہ کر رہی مگر زندگی اور شریعت نہ تمہارا میں اس کا
کسی کو اور نہ خدا سے کوئی کسی کو اب سوال خدا کے اور نہ خدا سے ہم میں سے
کوئی کسی کو اب نہ کو جو ہو کر۔

اہل کتاب کا غلط عمل:

لیکن غم میں ہے کہ اہل کتاب بجا ہے اس کے کہ جاہلیت کے مقابلہ
میں اسلام اور اس کے جہاد کی حمایت کے کفر سے ہوتے اور جہاد میں
دورانہ کے مقابلہ میں آسمان آواز کا ساتھ دینے اور انہیں جہاد و قتال پر
مضامین کی بوجھ کر نہ کفر سے جو گئے اور یہاں شعلہ آگ تھی یہ دیکھتے
شروع کر دیا کہ یہ چاہتا ہے تو میں سوائے اور تو صوبوں کا جو کج شمشیر مسلمان
نہانے سے لئے اٹھایا گیا ہے نہ انک قرآن سے اس اعلان جہاد میں ایک
خبر بھی آیا تھا جس میں یہ مطلب نکالا جاتا تھا کہ جہاد میں یہ ہے کہ انہوں

نے ان خود منصوبوں کو خود قرآن سے بنا یا اور ان کے لئے انہیں کے
مفہم غلط ہے اور انہیں اسی قدر اور خدا کی قیادت میں سرگرم عمل
تھے ان کی آیت قابل کے ترے تک خدا کے بارے میں تاکہ پتہ پتہ
دینے سوائے کا پتہ دیکھتے تاکہ بارے جس کی یہ پتہ دیت اور غم نہایت نے
جاہلیت کی تک۔ اور جو نے جاہلیت کی مخالفت کے خود اسلام کی مخالفت
شرائع کو دینی حاکم اس سے جاہلیت کے خلاف پر انہیں اپنے سے قریب
کرنے کے حق تھی تھا بہر حال آیت ہاں سے (اس میں کا لفظ ترجمہ کر کے
اسلام کو جبری دین نہ کر کے ان کی کوشش کی گئی ہے اور اس سے کہ اسلام نے
اپنے مخالفانہ پے بھی کسی کجی نہیں کی بلکہ کھار کھار کے ممانے کے لئے
اٹھئی اور انک اہل کتاب کے خلاف بھی اٹھائی تو وہ بھی ممانے کے لئے
نہیں بلکہ ان کا لفظ ممانے کے لئے اٹھئی جب قرآن نے اپنی
تجربوں میں کھلے طور پر بیان کر دیا کہ دین بزرگ جبری نہیں اور جبر کا کھلا
اس کا پتہ بتا کر وہ جبردار کو اس سے کسی کو ممانے نہ تھا تھی جہت و برکت اور
عقل نظیرہ سے پیش کرتی تھیں کہ کوشش کر پھا ہوں۔

اسلام بغیر جبر و کرہ کا کھلے پھیلا:

پھر یہ اسلام کا وہی عمل تھی تاریخ میں ہے کہ اس کے زمانہ اور بعد
میں وہاں نے قبول دین کے لئے بھی کسی کو مجبور نہیں کیا نہ اور ان میں ان
جہاد میں اور عام رہائش صوفیہ کر اور اور اسلام کی عین تاریخ سے کہ
انہیں نے جہاد اور محبت سے دین چلی تھی نہ کہ کوئی کو کرہ سے عرب کے
پائے سے شریعت میں مسلمان صوفی نے انکے عاروق و علم و فن و ادب میں
اور ان جیسے کھلے خاصہ یہ دینی انکے انہیں جہاد جہاد سے کھلے اسلام کے
جہاد و جہاد اور انہیں جہاد سے انکے انکے جہاد و جہاد و جہاد و جہاد
مسلم میں داخل ہوئے جب کہ انکے دینی نہیں کسی کے مقابلہ پر نہ وہ نہ
کی بھی اجازت نہ تھی ایسا کہ ایک کے انکے ترک نہ تھے اس وقت انکے
اسلام میں دینی ہونے جب انہوں نے مسلمانوں کے ہاتھوں سے کھار
جہاد کی اور ان کے سر کو زل و کھج کر ہا۔ ہندوستان میں مسلمان نے تو
ایسا نہیں تو انکے ایک پتہ پتہ جہاد تھی ہندو اسلام میں داخل ہوئے
جہاد کے لئے انکے ہاتھوں میں کھار تھی اور مسلمانوں کے ہاتھوں میں ہندو تھی
ان کے بارہ ایک پتہ پتہ جہاد کر دیا کہ وہ مسلمان بنائے نہ انکے ان کے
خاندان کی اور ان کے چہ ہندو کی تو جہاد کے ہندوستان کے بعد ہندوستان
کے اور مسلمانوں میں انکے انکے کے ہندوستان کے بعد مسلمان تھیں کر دے اس

لیجئے لازم ہوا سکھاد ہوئی، کیا کاریز ایک ہو جائے جیسا کہ یہی جذبات تھے
جیسا کہ پہلے میں جانتی تھی جیسا کہ فیروز علی لکھتے ہیں۔

اسی مشکل زمین کا حیرانہ ہے تاسی دین (یعنی از سر نو کسی دین
لانے کا کام نہیں چاہتا تھا کہ ان کا کوئی یہ ہے کہ۔

﴿وَالَّذِينَ آمَنُوا بِالْكِتَابِ﴾

وہ لوگوں کی کتابوں میں سے ہوا ہے نہ کہ وہ لوگوں سے بے عقل ہو
کہ کوئی کوئی دین لایا ہے جس کا لوگوں میں کوئی دین تھا۔

قرآن کی جامعیت اپنے منظر کو یہ ہے کہ

﴿فِيهِ نَصْرٌ لِّمَنْ آمَنَ﴾

انہیں لکھے بغیر ان کی لڑائی ہوئی ہے ایت کا آپ بھی اظہار کریں۔
محمد بن قاسم (جلد اول ص ۱۷۹)

﴿فَلَمَّا جَاءَهُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَلْفِ هَؤُلَاءِ انْقَلَبُوا

پھر بھاگ کر جب تھا۔۔۔ ہاں ایسا کوئی رسول وہ قسم جو نہ بھلا

الْمُتَكِبِّرِينَ فَفَرَّقْنَا عَنْهُمْ فُرْقَانًا

تہا رہی کوئی کوئی بھلا کرنے کے لیے بھلا کے ساتھ کوئی نہ

الہا کتاب کی چیز و ستیاں:

جیسا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھلا تھا۔ وہ نے بھلا

﴿وَفَرَّقْنَا عَنْهُمْ فُرْقَانًا﴾

اور ایک ساتھ کوئی بھلا کر دیا

جیسا کہ حضرت زکریا اور یحییٰ علیہما السلام کو بھی کیا۔ وہ نے بھلا

لجید بن عامر یہودی کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر چاروں کہا:

حضرت زکریا علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم پر کسی نے تحریر کیا کہ حضور کی حالت ہوئی تھی کہ آپ کو یہ
فیہی ہوا تھا کہ فلاں کا دم کر یا مانا کہ وہ کام کر یا نہیں اور تھوڑے روز کی
حالت رہی پھر ایک روز آپ نے اللہ تعالیٰ سے خوب دعا کی پھر اچھے سے
فرمایا کہ تم میری خبر ہے کہ کسی کی قسم کے لیے میں نے جناب انبی
میں مناجات کی تھی اس کا حال مجھے معلوم ہوا میں نے عرض کر یا رسول
اللہ کہ یہ فرمایا ہر عمر سے پاس آئے ایک میرے ربانے پھر اچھے سے
دوسرا پھر ایک سے دوسرے سے ہاں کہ ان کو کیا بتائی ہے دوسرے

کہ وہ ایک کوئی ہے جب کہیں کے آتھو کہ وہ حکومت سے خالی ہو گئے
لئے اسلام کی تاریخ بھی عید دی ہے جو اس کا مصل ہے کہ
﴿وَمِنْ مِّنْهُم مَّنْ آمَنَ بِالْكِتَابِ﴾

اب اگر کسی بادشاہ نے جو ہر پہلو پر زور دے کہ کسی مسلمان نے برا
کئی دین سے علی کیا ہے تو اس کی دوسری اسلام کی تاریخ پر دیکھیں
ہوئی نہ ہی ایسے غیر زور دارانہ طاقت سے دین کو بھلا کر دیا ہے۔

مکمل اخلاقی نظام:

وہ میں ہے کہ اخلاقی نظام کو دیکھنا ہے کہ کس نے مکمل کر کے
پیش کیا ہے تو صرف اسلام ہے کہ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی
بشارت کی بڑی غرض ان ایت علی اسام نے مکمل و ختم کیا ہے۔

نہضت الخلیفۃ المکملۃ

میں نبیہاں رہا ہے کہ میں نے دیکھا کہ یہی خلیفہ کی مکمل کر کے ان کا
مکمل ختم دیکھا کہ میں نے دیکھا کہ یہی خلیفہ کی مکمل کر کے ان کا

قرآن احمد ہے کہ وہ واجب جو افعال کی فہموں ان کے درجہ
درجہ ان کے درجہ اور ان کے حاصل کرنے کے اسباب و وسائل پر
مشکل میں اس نظام کی تفصیل ہے جس کے لئے ایک مستقل فہموں
نے قرآن و حدیث کی روشنی سے دیکھا کہ میں نے دیکھا کہ یہی خلیفہ کی مکمل کر کے ان کا
عالم ایک عظیم ہوتا ہے جس نے مسلمانوں کو دیکھا کہ یہی خلیفہ کی مکمل کر کے ان کا
نہ صرف مسلمان بلکہ غیر مسلم بھی مثلاً اور مسلمانوں کے لئے یہ بھی
کہ اسام میں اخلاقی نظام نہیں اس سے ہم میں ہیں کہ اسلام ہی دیکھا کہ
نہیں اور یہی ایتہا صریح بھلا ہوگا کہ دیکھا کہ یہی خلیفہ کی مکمل کر کے ان کا
شرائیں گردنیا کے انسانیت کی گونش میں سے دیکھا کہ یہی خلیفہ کی مکمل کر کے ان کا

دیکھ کہ بہت سے احکام قرآن میں وہ ہیں جو مکمل میں ہے سے موجود
پیرا قرآن سے یہ بھی کہ یہاں ہے کہ وہی چیزیں لے کر دیکھا کہ یہی خلیفہ کی مکمل کر کے ان کا
نہیں کہ جس میں وہی نے کوئی ایسا ایسا دیکھا کہ وہی دیکھا کہ یہی خلیفہ کی مکمل کر کے ان کا
میں کوئی اور نہ تھا کہ یہی خلیفہ کی مکمل کر کے ان کا
اب اسام میں وہی دیکھا کہ یہی خلیفہ کی مکمل کر کے ان کا
اس نے دیکھا کہ وہی دیکھا کہ یہی خلیفہ کی مکمل کر کے ان کا
وہی دیکھا کہ یہی خلیفہ کی مکمل کر کے ان کا
نہیں نہ تھا کہ یہی خلیفہ کی مکمل کر کے ان کا
نہیں نہ تھا کہ یہی خلیفہ کی مکمل کر کے ان کا
نہیں نہ تھا کہ یہی خلیفہ کی مکمل کر کے ان کا

”کیا تو رہا کرتا کہ اس کا معنی نکالتے ہیں اور عقل قرآن کو نکالتے ہیں؟“
 ملاحظہ فرمائیے کہ یہ تو درست کہ تمہاری عقل نکالتی ہیں۔ مگر وہ

قُلْ قَلِمًا تَقْعَتُونَ اَنْبِيَاءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ

کہہ دو۔ مگر ان کی عقل نکالتے رہے اور اللہ کے رسولوں کو پہلے سے

اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ

اگر تم ایمان لکھتے تھے

تم نے نبیاؤں کو کیوں قتل کیا؟

ان۔ نہ کہہ دو کہ اگر تم آدمیت پر ایمان لکھتے ہو تو پھر تم نے انہوں کو
 کیوں قتل کیا؟ کیونکہ تو آدمیت میں یہ غم ہے کہ جو نبی تو آدمیت کو پیدا کرتے
 دلاتے ہیں اس کی نفرت کرنا اور اسی پر ضرور ایمان لانا اور قتل بھی اس کی انبیاء
 یا جو پہلے نہ تھے بلکہ یہاں پہلے حضرت تھے مگر انہوں نے حضرت تکلیف دہاں اور ان کا کام
 تو رہا قتل کرنے تھے اور اسی کی توحید کے لئے سمجھتے تھے کہ ان کے عقائد
 کے حصول تو آدمیت کو نہ میں تو یہ قتل کو بھی قتل نہیں ہو سکتا یہ بات
 اللہ جل سے مستحکم ہوئی اور نہ لایا۔

وَلَقَدْ جَاءَكُمْ مُّوسٰى بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اَتٰخَذْتُمُوْهُ

اور آپ کا بازو۔ مگر نہ موسیٰ میں نہ کلمہ ہے۔ نہ کہہ کر یا لایا تم

اِنْعَبِلْ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ

یہ بھڑکنا۔ اس کے بعد چھو اور تم ظالم ہو

پھر نے کہ جو پہلے وقت تمہارا ایمان کہاں تھا۔

مجھے حضرت موسیٰ نے جس کی شریعت پر کلام لایا وہ ان کی شریعت کی بات ہے
 اور شریعت جس کا انہوں نے نہ مانا۔ مگر انہوں نے اس کے لئے کہہ دیا کہ تمہارے (موسیٰ)
 صداغیہ بظاہر اور کلام لایا اور مگر جب حضرت نے اس کے لئے کہہ دیا کہ تمہارے
 اس سے جس کی شریعت ہے کہ تم نے خدا بنالیا۔ حالانکہ وہی مایہ اس کا اپنے آپ کی شریعت
 پر کلام لایا اور نہ تو اس وقت تمہارا حضرت موسیٰ اور ان کی شریعت پر ایمان
 کہہ دیا کہ تمہارے خدا اور دل آواز ان کے نفس کے صداغیہ میں آئی شریعت۔ مگر
 ایسا کہہ کر کہ تمہارے خدا بھی نہیں سمجھتے۔ بلکہ تم نے اللہ کا نام بظاہر لایا
 حالانکہ تو اس پر ایمان لکھتے تھے کہ تمہارے خدا تو اس کی شریعت پر ایمان
 کے ایمان کی بات تھی اس وقت تھی۔ مگر تمہارے خدا تو اس کی شریعت پر ایمان

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمْ

اور جب ہم نے تم کو اور تمہارا اور بند کیا تھا۔ اے اوپر

النُّصْرَةَ رُخْدًا وَاَمَّا اَتَيْنَكُمْ بِبُحْرٍ وَّاَمَّا مَعُوذَانِ الْوَا

کو غور کو پکارا جو ہم نے تم کو دیا۔ زور سے اور سونے

سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاَمَّا اَتَيْنَكُمْ بِبُحْرٍ وَّاَمَّا مَعُوذَانِ الْوَا

سنام نے اور تمہارا اور ہم نے تم کو دیا۔ زور سے اور سونے

اَلْعَمَلِ بِكُلِّ مَعْمُوذٍ

کی سبب اس کے لئے ہے

یہ وہی ہے کہ اوپر لکھا ہے:

یعنی ان کا کہہ دیتے کہ جو حضرت موسیٰ کی بات کہ ہم نے تم کو اور تمہارا اور بند کیا تھا۔ اے اوپر
 مضبوط کیا۔ اور جب ہم نے تم کو اور تمہارا اور بند کیا تھا۔ اے اوپر
 وقت ان کو کہہ دیا کہ ہم نے تم کو اور تمہارا اور بند کیا تھا۔ اے اوپر
 میں نے تمہارا مصیبت میں رہنے کو اور تمہارا اور بند کیا تھا۔ اے اوپر
 پر ہی ان کے کہل میں رہا۔ مگر ان کی بات کہہ دیتے کہ تمہارے خدا تو اس کی شریعت پر ایمان
 کہہ دیتے کہ تمہارے خدا تو اس کی شریعت پر ایمان

قُلْ اِنَّمَا يَأْمُرُكُمْ بِاَلَيْسَ كُنْتُمْ اِنْ كُنْتُمْ

کہہ دے کہ یہی بات نہیں کہہ دیتے کہ تم وہ ایمان تھا کہ تم

مُؤْمِنِيْنَ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ اَلَيْسَ كُنْتُمْ اِنْ كُنْتُمْ

ایمان والے کہہ دیتے کہ تم وہ ایمان تھا کہ تم

عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ

کہہ دیتے کہ وہ ایمان تھا کہ تم وہ ایمان تھا کہ تم

فَتَمَوُّا الْمَوْتِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ

تو تمہارے لئے کہہ دیتے کہ تم وہ ایمان تھا کہ تم

یہ وہی ہے کہ اوپر لکھا ہے:

یہ کہہ دیتے کہ تمہارے خدا تو اس کی شریعت پر ایمان
 کہہ دیتے کہ تمہارے خدا تو اس کی شریعت پر ایمان

بَعِثُوا مَن يَلْعَلُونَ

۱. بھجوا جو لوگوں کو بھگاتے ہیں

یہودیوں کا موت سے فرار:

مخفی یہودیوں نے ایسے بڑے کام کئے ہیں کہ موت سے نہایت بچے ہیں اور اوتے ہیں کہ مرنے کی خبر نہیں ملتی تھی کہ ان کی شرکت میں ہے بھی یا نہیں ہے۔ اس سے ان کے دلوں میں تسکین پیدا ہوئی۔ وہ کہہ رہے تھے:

کچھ ہو، یہ موت سے بچ نہیں سکتے:

خود ہمیں ہماری فرمائے ہیں منافق کو حیات و دعویٰ کی طرف سے بھی زیادہ جانتے ہیں۔ یہ یہودی تو ایک ایک ہزار سال کی عمر میں جاتے ہیں حالانکہ یہ کسی عمر بھی نہیں جاتے تھے۔ ان سے نہایت کم عمری ہو سکتی تھی۔ آخرت پر یقین ہی نہیں ہوتا اور انہیں خدا بھروسہ کی جگہ کاہنوں کی سزا سننے نہیں ملنے موت سے بہت زیادہ ڈرتے تھے۔ لیکن انہیں کے برابر بھی مرنا نہیں تو کیا وہ انہماک سے تو نہیں بچ سکتے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اعمال سے بے خبر نہیں تھا۔ یہودیوں کے قیام پھلے بڑے اعمال کو وہ جانتے تھے اور یہی اس لئے تھا۔ وہ نہ ہرگز بولے۔

اگر یہودیوں کو اپنے لئے جنت کی نعمتوں کا

یقین ہے تو موت کی تمنا کریں

یہ مثال لیتیں کہ جن میں تمہارا کوئی شریک اور ہمیشہ ان تک پہنچے گا راستہ سوائے موت کے اور کوئی نہیں چننا کہ یہ یقین ہے کہ اس وار جہاد کی ان نعمتیں تمہارے لئے مخصوص ہیں تو پھر اس وار لافانی اور کھنڈ اجڑاؤں پر پڑتی سے خلاصی اور نجات کی تمنا کرو۔ فخر علی شان اور عزائم شری کے ساتھ میں میں خاندانی دولت اور مشقت کو ترجیح دینا کسی کی کام نہیں خصوصاً جبکہ جہاد و قتال کا ہذا درجہ ہے اور یہود کے مرد و عورتوں کے ہر ایک اور بچے اور عورتیں خلاص ہونے چاہتے ہیں۔ مگر وہ اسباب لوٹا جا رہے ہیں اور یہی اور فرماؤں ان پر قائم کیا جا رہا ہے تو کسی حیات سے بڑھ کر موت افضل اور بہتر ہے تم کو سلطہ کے لئے لڑنا دعویٰ غم آخری کا مقابلہ نہیں کر سکتیں اور تم اس وقت مسلمانوں سے جنگ و جدال کی وجہ سے تکلیف اٹھا رہے ہو تو موت کی تمنا کرنا تو کسی دینی مان سے چھٹکارا ملے اور چونکہ اپنے دعوے کے موافق خاساں خدا سے اس لئے تمہاری دعا بھی ضرور قبول ہوگی۔ جو سلف کا طریقہ

جنت میں جائیں گے بلکہ ان کا حق یہ ہے کہ جنت میں داخل ہونے کا وار دہا دیں اور اس سال پر اپنے لئے مسلمان بھی لڑنا یا انہماک و اقوال سے ڈرتے رہیں جس بخلاف یہودیوں کے کہ وہ ہرگز ہٹا کرتے رہتے ہیں اور ہر لمحہ ساتھ یہ کہتے جاتے ہیں سینے بھر لینی ہر کوئی کہہ کر لیں سب بچنے چاہیں گے کسی قسم کی مصیبت ہمارے لئے مصیبتیں اور نعم سے کوئی حساب کتاب ہوگا اس کے برعکس مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ کیا موت کے دن دوزخ کا حساب دیا ہوگا۔

غلبہ مشوق میں موت کی تمنا جانتے رہے:

احادیث میں یہ ضرورت موت کی تمنا کرنے کی یاد دلائی مصائب سے گھر کر موت کی آرزو کرنے کی ضرورت ہے۔ ہرگز زیادہ جانتا ہوتا ہے اور افعال صاف کیلئے وقت کا سہرا جاتا ہے کہ نعمت غم کی آرزو سے کہی ہے البتہ اگر غلبہ پر لڑنا خداوندی کا شوق غالب ہو تو جہاد موت کی تمنا جانتا رہے۔

یہودیوں کا غلط ایمان:

مطلب یہ ہے کہ تمہارا ایمان اگر تم کو یہ عمر دیتا ہے کہ تمہارے مطلق کو چھوڑ کر ایک بڑا دن اور مصلحت ہو تو خدا کا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسے عظیم شیخ رسول کی تکذیب کر دینا ایمان جو ہمیں کفر کا حکم کرتا ہے تو بہت ہی بڑا ایمان ہے ایسے لوگ تو ان کی سزا کے مستحق ہیں انہوں نے لئے ایسا دوزخ کا عذاب ہرگز نہیں۔

وَلَكِنْ يَتَمَوَّهُ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ آيَاتِنَا أَفَيَدَّبُّهُمُ اللَّهُ

اور یہ کہ انہوں نے نہ کہہ سکتے تھے کہ جب میں تمہاری آیتیں دیکھ کر

عَلَيْهِمْ يَا ظَالِمِينَ وَلَا تَجِدُ لَهُمْ أَحْرَصَ

پیدا کیے گئے تھے۔ نہ تو یہ جانتے تھے کہ انہوں نے انہوں نے دیکھا کہ اس

لَا تُؤْمِرُ عَلَى حَيَاتِهِمْ وَوَمِنْ الَّذِينَ أَشْرَكُوا

تو اس سے زیادہ حریفانہ زندگی اور زیادہ حریفانہ مشرکوں سے بھی

يَوْمَ أَحْذِهِمْ لَوْ يَعْلَمُ الْفِتْنَةُ مَا هُوَ

چاہتے ہیں۔ ایک دن میں کا کہہ کر اسے ہزار ہا برس اور جس کا

يَوْمَ حَرْبِهِمْ مِنَ الْعَذَابِ أَنْ يَعْتَرُوا اللَّهَ

پہنچنے والے عذاب سے اس قدر بے جا اور اللہ

میرا یہ جواب بھی درست ہے؟ انہوں نے کہہ کر کہا کہ یہ آپ دوست
 کے نہیں چونکہ جبریل علیہ السلام اور اس کے دو بیویاں اور بیٹے
 کو نہایت راز دار ہے ان سے ہم ان کی نہیں مانگیں گے نہ آپ کی مانگیں گے
 پس اگر آپ کے پاس حضرت ربکا علیہا السلام والے سے کہتے ہو
 دست بازشیرو اور غیرہ کہتے ہیں جو ہم سے دوست ہیں تو ہم
 آپ کی تابعداری اور عقد قبول کرتے۔ اس پر آپات ازل ہوئی۔

حضرت عبداللہ بن مسام کے تین سوال:

سچ بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ سیدہ سلیمانہ علیہا السلام نے
 تشریف لے گئے اس وقت حضرت عبداللہ بن مسام اپنے باپ میں تھے اور
 یہ روایت یہ کہہ رہے تھے آپ نے جب پوچھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
 حاضر ہوئے اور کہا حضور تمہیں باجیں ہی بعت ہیں جن کا جواب نہیں کہہ سکتے
 کسی کا علم نہیں ہے کہ ایسے کی قیامت کی کوئی شرط ہے یا نہ اور جیسے کہ پیارا
 تھا کیا ہے؟ تو کوئی پوچھ کر کسی ماں کی طرف توجہ کی کہ اگر کسی باپ کی
 طرف ہے آپ نے فرمایا ان تین سوالوں کے جواب انہی جبریل علیہ
 اسلام نے مجھے بتائے ہیں سوا حضرت عبداللہ کے کہ وہ قاتل دشمن ہے۔

جواب

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ قیامت عورت فرمائی پھر لایا ایک نکاحی
 قیامت کی ایک آیت یہ جو لوگوں کے پیچھے ہے گی اور نہیں مشرق سے
 مغرب کی طرف اٹھا کر دے گی۔ جنتیں کی کوئی عورت بھی نہیں کی بلکہ
 ہے۔ جب عورت اپنی حرمت کے پانی پر بخت نہ کرے تو لگا پھاڑا ہے
 جب عورت کو پانی حرم کے پانی پر بخت لے وہ بے فائدہ لڑائی ہوتی ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسام کا اسلام کا اسلام لانا۔

یہ جواب سننے ہی حضرت عبداللہ مسام ہو گئے اور اپنا راز کھلا دیا
 اور قالہ الا بالی والذک رسول اللہ جبریل علیہ السلام نے حضور ابراہیمی
 تھے بے خوف قلب ہیں اگر انہیں پہلے سے میرا اسلام یاد، معلوم
 ہو جائے گا تو مجھے برا لگے گی کہ آپ پہلے انہیں اسلام کی مقلد
 تھے۔ آپ کے پاس یہ سوال آئے کہ آپ نے نہ لے لیا ہے کہ
 عبداللہ بن مسام تم سے کیسے لکھیں گے کہ وہ بے رنگ اور چمکائی چمک
 رنگوں کی اسلام میں ہے ہیں ان کو تو جسے سہو رہیں اور مردانوں کی
 ولا رہیں۔ نہ ہیں۔ آپ نے فرمایا اچھا مرد مسلمان ہو گیا میں جبریل
 تمہیں سلام کے جواب کرتے میں جس نے دعا کا وہ کہنے گئے اور خدا کا:

کے کچھ جواب دی گئے تو انہوں نے کہہ کر کہا کہ آپ نے کی ہیں قرآن کے
 جو بات کہنے آپ نے فرمائی پھر ہے جو چاہو پھر فرمادے کہ وہ اس میں
 نہیں ٹھیک جواب دیں کہ تو میری حرم کا اتنا کر کہے جو میری
 فرمایا ہر دلی میں ملک ہوا گئے۔ نہیں۔ ان کا ہوا کہ یہاں مرد و عورت آپ
 نے حضرت یعقوب علیہ السلام کی طرف خدا کی شہادت کے ساتھ ان سے
 نہ دعا کے لئے انہیں وہاں نہ لے کر آیا ہوا دی۔ انہوں نے کہا پہلے تو
 بتا کر کہ تو خدا کا دلی ہونے سے پہلے حضرت سرکس۔ یہ اسلام نے
 اپنے گھر میں کسی جی کو حرام کر تھا؟ آپ نے فرمایا سوا رب حضرت
 یعقوب علیہ السلام کی پامانی میں شہادت پارسوں نے نہ دے مانی کر اور خدا کے
 اور سرکس سے کہنے کا تو میں اپنی سب سے زیادہ سوا رب جبریل علیہ السلام کی
 اور آپ سے زیادہ محبوب قرار دیتے ہیں پھر انوں کا۔ جب تک کہ ہونے
 تو وہ خدا کا شہادت نہ دے گا۔ تو انکی کا ہوا دینا جو آپ علیہ السلام کے پاس
 نہ خدا پھر دیا جیسے خدا کی قسم میں نے حضرت دلی علیہ السلام پر
 تو خدا کی شہادت دینی۔ یہ ان سب سے اہم تھا کہ وہ حضور ابراہیم
 علیہ السلام پر۔ چنانچہ ہم پوچھتے ہیں کہ عورت مراے پانی کی کیا کیفیت
 ہے؟ اور ان کی بھی نہ لگا پھاڑا ہوتا ہے اور انکی لڑائی؟ آپ نے فرمایا سوا رب
 کا ہونے کا ہوا۔ علیہ ہونا ہے اور حرمت کا پانی پھاڑا اور دلی مانتا ہوتا ہے
 چونکہ سب آج کے ان کے مطابق پیدائش ہوتی ہے اور عورت بھی سب مرد
 کا پانی حرمت کے پانی پر آ جائے تو ہم خدا کی سے اولاد دینے ہوتی ہے
 اور جب عورت کا پانی مرد کے پانی پر آ جائے تو ہم خدا کی سے اولاد دینے
 ہوتی ہے۔ صہیں خدا کی قسم میں سے ہوا کوئی مسیحا ہو کر نکلتا تھا اور میرا
 جواب ہے؟ سب نے کہہ کہ اسے پتہ چلا گیا کہ یہ کہ آپ نے دعا
 دیا فرمایا اس نے ان وہاں پہنچا دیا کہ وہ کہے۔

انہوں نے کہا جب یہ فرمائیے کہ تو خدا کی قسم میں کی مانی لڑے
 اس کی خاص نکاحی کیا ہے اور اس کے پاس کوئی شہادت دینی سے کرتا ہے؟
 آپ نے فرمایا اس کی خاص نکاحی یہ ہے کہ اس کی آنکھیں سب ہوں ہوتی
 ہوں اس وقت میں اس کا ہوا جتنا بڑا ہے۔ میں اس سب کی قسم میں
 نے حضرت سنی علیہ السلام کو تو دلی شہادت میں نے ٹھیک جواب دیا؟
 سب نے کہہ کہ تو کہہ کہ آپ نے ہاں میں کہہ دیا۔ جب شہادت اس
 سوال کی دوسری شکل کا جواب بھی میرے فرمایا جتنے اس پر بحث کا خاتمہ
 ہے۔ آپ نے فرمایا ہر دلی جبریل علیہ السلام سے ہوا ہوا ہوا ہے اور
 دلی کر امایا اسلام نے کہ اس نے ہوا دلی کا نام۔ کی کہ وہ ہم کہا کہ کہہ کہ

جن کو نہیں جانتا اس چیز کے شر سے کہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا، اور جو دلا اور پہچانا ہے۔

سحر اور معجزے میں فرق

جس طرح انبیاء علیہم السلام کے معجزات یا معجزات کی کتابت سے ایسے واقعات مشاہدہ سے ملتا ہے جن جو وہ نہیں دیکھتے تھے ان کو فرق عادت کہا جاتا ہے۔ ظاہر سحر اور جادو سے بھی ایسا ہی آداب مشاہدہ سے ملتا ہے۔ آج کے ایسے بعض جادوگر ان دونوں میں امتیاز نہیں کر رہے ہیں۔ اور ان کی وجہ سے وہ جادو گروں کی تکفیم و تحریم کرتے تھے ہیں۔

ایک خلافت شرقیہ سے آج کا کھلا ہوا ایک سائنس دان آکر فرمایا تو دیکھنے والے اس کو فرق دے دتے کہیں کے مالک کہ جنات و شیطانی کو ایسے اعمال و افعال کی قوت دلی ملی ہے کہ ان کا ذریعہ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی فرق عادت نہیں دیکھتا۔ ظاہر یہ ہے کہ سحر سے ظاہر ہونے والے تمام آثار اسباب طبعیہ کے تحت ہوتے ہیں مگر اسباب کے تحت ہونے کے سبب لوگوں کو مفاد فرق عادت کا ہو جاتا ہے۔

مختلف معجزہ کے کہ وہ بلا واسطہ اصل حق تعالیٰ کا ہوتا ہے جس میں اسباب طبعیہ کا کوئی دخل نہیں ہوتا، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے فرود کی آگ کو حق تعالیٰ نے فرود کیا کہ ابراہیم علیہ السلام کے لئے نخلی ہو جائے مگر خشک کہیں اتنی نہ ہو جس سے تکلیف پہنچے بلکہ جس سے ملائی حاصل ہو اس تمام علمی سے ایک حنفی ہو گئی۔

آج بھی بعض لوگ جن پر کچھ دوا کیں استعمال کرتے ہیں کہ وہ چلے جاتے ہیں۔ دوا کیں بھی ہونے سے لوگوں کو دھوکا فرق عادت کا ہو جاتا ہے۔ یہ سحر اور جادو کا فرق تعالیٰ نے۔

”شکر کوئی کی بھی ہو تو آپ نے بھیجی اور حقیقت آپ نے نہیں بھیجی بلکہ اللہ نے بھیجی ہیں“

یہ معجزہ فرمودہ و شکر حق تعالیٰ کا تھا۔

اولیٰ کے معجزہ یا کرامت ایسے معجزات سے ظاہر ہوتی ہے جن کا تعلق معجزات و کرامت کی اخلاق و اعمال کا سبب مشاہدہ کرتے ہیں اس کے برخلاف جادو کا اثر صرف ایسے لوگوں سے ظاہر ہوتا ہے جو کہ سحر یا جادو کے نام سے اور اس کی عبادت سے دور رہتے ہیں۔ جی جی ہر انسان ان معجزوں سے دیکھ کر معجز اور سحر میں فرق پہچان سکتا ہے۔

جادو کے معنی اسباب سے بھی انبیاء علیہم السلام متاثر ہو سکتے ہیں اور

مفسر ہیں ایک سحر تو اصل سحر ہندی اور نکل ہوتی ہے جس کی کوئی حقیقت دیکھیں جس جیسے بعض مشہور ابراہیمی تھ جادو کے سائنس کا کام کر لیتے ہیں کہ جادو گر کی کائنات میں کوئی سحر سے کام لیتے ہیں یا جادو کے طریقہ سحر سے الجبرہ کے ذریعہ کسی کے دل میں پر ایسا اثر ڈال جائے کہ وہ ایک چیز کو انگوٹھ سے دیکھتا ہو جس کی کچھ ہے مگر اس کی کوئی حقیقت دیکھیں نہیں ہوتی یہی کام شیعہ میں سے بھی ہو سکتا ہے۔ کہ سحر کی انگوٹھ اور شیعہ پر ایسا اثر ڈال جائے جس سے وہ ایک چیز کو حقیقت دیکھتے تھے قرآن مجید میں فرعونی ساحروں کے جس سحر کا ذکر ہے وہ بھی سحر کا تھا جیسا کہ رشید ہے۔ ترجمہ انہوں نے لوگوں کی انگوٹھ پر جادو کر دیا۔

تیسری قسم یہ ہے کہ سحر کے ذریعہ ایک شے کی حقیقت ہی بدل جائے جیسے کہ انسان و جانور کو چھری یا کٹی ہوئی نوادہ بنائیں۔

اور قرآن عزیز میں فرعونی ساحروں کے سحر کو جو تکمیل قرار دیا ہے اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ سحر تکمیل ہی ہوا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ سحر جس حضرات نے عمر کے ذریعہ ان کا شکاب حقیقت کے جواز پر حضرت کعب بنہاد کی اس حدیث سے بھی استدلال کیا ہے جو موطا امام مالک میں روایت اتفاقاً ابن عسیم حوالہ ہے:

لَوْ لَا كَلِمَاتُ أَهْلِ الْوَيْلِ لَخَفَّتْ لِسَانُ الْيَهُودِ وَنَجَارِ

اگر یہ چند کلمات نہ ہوتے جن کو یسوی پابندی سے پڑھتا ہو تو یہودی بھیجے نہ ہو جاتا۔

مگر دعا یا جادو کا کھلا جادو یا سحر کے معنی میں بھی ہو سکتا ہے مگر یہ ضرورت حقیقت کو یہود اور کفار اور ایسا جس اس نے جتنی اولیاء میں اس میں بھی ہے کہ اگر میں یہ کلمات روزانہ پڑھتی ہوں تو یہود تو یہودی جادو کر مجھے نہ دے جاتا ہے۔

حضرت کعب بنہاد سے یہ لوگوں نے پوچھا کہ وہ کلمات کیسے پڑھتے آپ نے یہ کلمات سناے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْغَیْطِ الْبَیْضِ الْبَیْضِ لِسَانُ الْعَظَمِ مِنْهُ وَبِكَلِمَاتِ
اللّٰهِ الْغَیْطِ الْبَیْضِ الْبَیْضِ لَا يَخْذُلُ وَخَيْرٌ مِنْهُ وَلَا فَاجِرٌ مِنْهُ اَللّٰهُ
الْحَسَنُ كُلُّهَا مَا خَلَقَتْ مِنْهَا وَفَالَمْ يَخْلُقْ مِنْ خَيْرِهَا خَلَقَ
وَفَرَزَهَا اَعُوْذُ بِفِي الشُّوْطِ بِالْبِ اَعُوْذُ بِعَدَدِ النُّوْمِ

”یہاں اللہ تعالیٰ کی پندہ پندہ ہوتی ہیں سے یہ کوئی نہیں اور پندہ پندہ ہوتی ہیں ان کے کلمات کی بات کی جن سے کوئی نکلے نہ انسان کے نہیں نکل سکتا اور پندہ پندہ ہوتی ہیں ان کے ترسنا ہوا جس کی جن کو میں جانتا ہوں اور

اگر ہر شے کا کفر ہے تو اس کا کفر سے روکنا کون جانے آ رہا ہوگا
اور اس کا عقیدہ دعا اور سات سیارہ ستاروں کا تحریک کرنے والا
جانتا ہو تو کفر ہے کہ یہ نہ ہو بلکہ اگر جادو کو زچہ نہ ہو تو بھی کافر ہے۔

اسلام احمد کافروں ہے کہ ہر دگر سے تو یہ بھی نہ کرانی جائے گی کی تو یہ
سناں سے ہندوئیں نے کی۔

جو دو کھلوں گے:

حضرت عائشہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ
تو صلی اللہ علیہ وسلم کیوں جادو کھولتے تھے؟ تو آپ نے فرمایا مجھے تو خدا
تعالیٰ نے شادی میں عورتوں کو کھل پر بٹائی کھولنے سے آزاد کرنا حضرت
ہبہ کرائے ہیں یہی کہ سات چنے کے کرکے بٹے پر کوٹ لے جائیں
اور پانی دیا جائے پھر آیت انکری پڑھ کر اس پر دم کر دے جو نے اور جس پر خدا
کیا کیا ہے اسے تین گھنٹہ پلہ دیا جائے اور پانی پانی سے غسل کرنا دیا جائے
اسکا نہ ہو کہ اگر جادو ہے گا پھر غسل نصیبت سے بھی نصیبت سے لے کر نہ ہو
اچھا ہے! وہی پانی سے روک دیا گیا جو جادو کر کے اس میں لے کر نہ ہو
زائیں کرنے کے لئے سب سے اعلیٰ چیز (قُلْ اَتُودُّنَ رَبَّیْہُمْ اَمْ لَہُمْ اِلٰہٌ غَیْرُہٗ) اور
(قُلْ اَتُودُّنَ رَبَّیْہُمْ اَمْ لَہُمْ اِلٰہٌ غَیْرُہٗ) کی یاد میں ہیں سب سے کہ ان میں
کوئی توفیق نہیں اسی طرح آیت انکری بھی شیطان کو بھگنے کرنے میں علی
وہ کیا ہے۔ وہ کھوئے اور توفیق

حضرت سلیمان کی دفن کرو دے تائیں:

شیطان خدا سے روٹنے کے ہندوئیں کے پاس یاد رکھا کہ میں جیسیں
ایسا فرزند ہوں کہ جسے تم لوگ تمام ہم نہ کھا سواں کسی کے بچے سے
کھو دو لوگوں نے کھو دنا شروع کیا اور وہ شیطان کا کھانا تھا ایسا اس کی سب
یہ بھی کہ کر کے کا پڑا نہ تھا کہ جو شیطان اس کے پاس آتا تو اس میں نہ تھا
وہوں نے اس کو کھو دنا اور وہ کتب و فرقہ گاہیں۔ شیطان سے کہا سلیمان
علیہ السلام میں دفن ہوں اور پرندہ چڑھ کوئی کے اور چوہ۔ یہ نہ کر کرتے تھے
شیطان تو یہ بتا کر آیا کہ تو توں میں نہ بات چیلنے کی کہ میں نے صلیب اسلام
سرخ ہے اور اسی اس آکل نے وہ کرکے میں سے۔ اسی واسطے کہ کھو دنا میں
محرابا جاتا ہے جب تار سے پھر صلیب علیہ صلیب علیہ صلیب علیہ صلیب علیہ صلیب علیہ
اللہ تعالیٰ نے میں نے علیہ السلام کی قرآن پاک میں نہ تھا ہر فرشتہ۔

میں کہتے ہوں جادو ہر یہ معصوم ہے کہ میں نے علیہ اسلام کے جو کون
نہ تھا وہ بھی کہ کون نہیں اور جو شیطان کا نہیں وہ جانے سے نہ ان

اسی طرح میں ایک عجیب اثر اور ایک عجیب واقعہ سنا ہے بھی سنئے۔
دلیر ابن قتیبہ کے پاس ایک جادو کر تھا جو اپنے کتب بکھا کر کھاتا تھا بلکہ
ایک شخص کا سر کاٹ لیا پھر تار دیتا تو سر چاٹتا اور وہ جادو جانتا تھا جڑیں
میں سے ایک بڑی کٹی ہوئی لے کر دیکھا اور دوسرے دن کو دیکھا ہندو
برائے قے جب سارے دنیا کھلیا شرمناک تھا آپ نے اپنی کھو سے خوا
اس کی گردن زنی اور فرمایا کہ اب اگر سچا ہے تو خود لے لے اور پھر قرآن
پاک کی آیات پڑھ کر لوگوں کو سنائی۔ (اِنَّہٗ لَیْسَ بِہٖ اِلٰہٌ غَیْرُہٗ) (اِنَّہٗ لَیْسَ بِہٖ اِلٰہٌ غَیْرُہٗ)
اہل سنت کا عقیدہ:

اہل سنت جو خود کے دعوے کے قائل ہیں یہ مانتے ہیں کہ جادو کر اپنے جادو
کے زور سے دوسرا دیکھتے ہیں اور انسان کو بظاہر کہ عبادت کر کے کو بظاہر انسان
بلا لے لے ہیں جو کھاتے اور ستر کھاتے اہل سنت ان چیزوں کو دیکھ کر کہنے والا اللہ
تعالیٰ ہے تھیں اور جادو کی کٹھن جو کرنے والا اہل سنت نہیں مانتے۔
جادو کی قسمیں:

ایک جادو تار پرست فرقہ کا ہے جو سات سیارہ ستاروں کی نسبت
عقیدہ رکھتے ہیں کہ پھر کرانی دینی کے باعث ہوئی ہے اس لئے ان کی
عرف خطاب کر کے مطرہ الفاظ کا سنا کرتے اور جادو فرمائی ہیں اور
توت دوسرے والے لوگوں کا ہے سرگرمی والوں کو زیادہ دشمنی والی اور تیر حرکت
کرنے والی چیزوں کے دیکھنے سے منع کیا ہے جس سے کہ ہے کہ توت
ذہن کا ایک خاص اثر طبیعت پر پڑتا ہے۔

مجھے یہ چرس میں دجال کی ہمت کیا کہہ دے؟ وہ کہتے کیسے خوف
عادت کا کہ کر کے دکھائے گا لیکن ان کی وجہ سے وہ خدا کا دلی نہیں بلکہ وہ
طعون و غرور ہے۔

تیسری قسم کا جادو جنات وغیرہ زمین و آسمان کی مردوں سے امداد و
امانت طلب کرنے کا ہے۔

چوتھی قسم بعض چیزوں کی ترکیب دے کر کوئی عجیب کام اس سے دینا
مثلاً کھوئے سے فعل جادو اس پر کیا ہے سارا بنا کر دیا
پانچویں قسم جادو بعض مردوں کے کھجڑوں میں معلوم کر کے جنس کا ہم میں ہے۔
چھٹی قسم جادو کیا ہے جو کھجڑوں میں کھجڑوں سے جو چاہے ہو لیتا ہے۔
جادو گر کا حکم:

جادو کے کھینچنے والے اور اسے استعمال میں لانے والے لازم اور
حلیف امام اٹھائیں اور امام محمد رحمہ اللہ کو کافر مانتے ہیں۔

فرماتے ہیں

الْفَلْسَفَةُ مِنْ صِلَةِ الْفَلْسُفُونَ مِنْ يَنْبَاقِهِ وَنِدْمِهِ.

یعنی فلسفہ خود ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان بھیجے ہوئے ظہریں
 باوجود سنی خدایا سلام کے لے کر عداوت کا رنگی کی لڑائی ہے جس میں ان کا پورا
 قدم صحرانِ حق پر آیت (وَاللَّهُ يَكْفِيكَ خِلَافَتِي) اللہ کی تعمیر میرا لے گا
 خدا جلّوں کے ساتھ اور حق کو میرے جو پہلے سے خدا کی طرف ہے۔

پاہل۔

(پاہل) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پاہل تو کسی
 زمین کا نام یا بعض مشرین کی سب سے کہ پاہل جیل امانہ ہے اور ادا طر۔
 فرماتے ہیں کہ حکم تعلیم کیسے دیتے تھے:

بعض مشرین نے فرمایا ہے وہ لڑھکتے چلنے والے کو سات دھڑکی
 سخت کرتے تھے۔ علماء اور اہل حق فرماتے ہیں جب وہ کھی مارتا تو
 کہتے اچھ پھانگ چکے تو راکھ پر چڑھتا کہ وہ چڑھ کر پڑھتا تو
 کرتے تو اس کے اندر سے ایک پڑھتا اور وہ دیکھتا اور سننے کی طرف اچھا
 جاتا یا بیان و معرفت حق اور سال سے ایک سیاہی دھو کھی جیسی آتی اور
 کانوں کے نور چھا دیتا جاتی اور پھر اللہ کے غضب پر کفر ہو جاتا تو اللہ
 یعنی عمر کی وہ تم تعلیم کر۔ جو تھے میں سے یہاں نہ بنی میں بعض اور
 عداوت و قلع ہو جائے۔ ابوا بادن اللہ (یعنی ساحری شیطان عمر کے
 زور پر سے کھی کو نقصان نہیں پہنچ سکتے تھے کہ ان کے قدم اور قد اور دھیت
 سے نہ کہ اسباب و ذریعہ سب کے سب عداوت و عداوتی عداوتی عداوت
 تھے۔ اور اللہ کی عداوتی عداوتی عداوتی عداوتی عداوتی عداوتی عداوتی
 ان کے بعد یہ اگر کہتے ہیں۔

(وَالْمُتَّقِينَ سَابِقَةَ الْكُفْرَةِ) (اور مجھے تھے ان کو نقصان کا پتہ نہ)
 حاضر خلف سے اور عمر کے بعد وراثت کا ظاہر ہے کہ کوئی نہ کہتے تھے کہ ان کی
 علوم غیر باقہ:

(وَالْمُتَّقِينَ) (اور نفع دے) اس طرف اشارہ ہے کہ عدم لہ
 اللہ جیسے حق راہی دلیہ کا کھانا سب وقت پر ہونے کے بعد وہ
 ان واسطہ حساب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا میں فرمایا کرتے تھے:
 اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ
 (یعنی اے اللہ میں طلب فرماتا ہوں سے پناہ امانتوں)

فانكده: ہم فرماتے ہیں کہ ان میں سے ایک قسم تو وہ ہے جو کسی کو نقصان
 ہو۔ کیونکہ اس سے نفس متھوری نہیں جیسے عقل اور عقل اس کے اور دوسری
 قسم وہ ہے کہ اس کا کام جب اس پر نہیں کرتا تو ذرا غصہ اور افسانہ افسانہ اور
 جو علم ضرر کرنے والے ہیں جیسے عمر و شہداء اور افلاک منہ کے طبیات اور انیس
 مرتبہ ان کی قسمت میں جو تک نہیں۔

فرشتے لوگوں کو جادو اس لئے سکھاتے

تاکہ جادو اور معجزہ میں فرق واضح ہو

معاذ اللہ ان کی تعمیر اس مرتبہ کی ہے کہ جب عمر اور ساراں کو جادو
 اور اور عمر اور کرامات اور عمر میں ان کے اور کیا تو حق تعالیٰ نے در فرشتے اس
 فرض سے کہیں کہ لوگوں کا مشتاق کریں اور لوگوں کو عمر کی حقیقت بتادیں
 تاکہ حقیقت امر معلوم ہو جاوے۔ اور عمر اور کرامات میں فرق معلوم ہو
 پتا نہ کہ جس شخص ان کے پاس عمر بخینے آتا تھا اس کو اول فرماتے تھے کہ کہتے
 تھے کہ عمر تو ان کے لئے آئے ہیں یا نہ جانتی ہو جنس اس فرض سے کہتے تھے
 کہ اس سے پرہیز کر لے اور عمر اور کرامات میں فرق معلوم کر کے اور افاق
 خالی کے نزدیک پسند ہوا اور قبول ہوا تو اور اس لئے کہ تمنا تو اس کی
 کفر تک نوبت نہ پہنچتی تھی اس لئے فرشتے اول کی کہہ دیتے تھے
 (اِنَّ لَكُمْ فِيْ هٰذَا نَصْرًا مِّنَ اللّٰهِ) (ہم تو آہ دے لے لے لے چلے کہ انہوں)
 پھر سے مانتے کہ جب ساحران کا کام کرتا ہے تو میں فی الحال میں عداوت
 اور بعض یہ اور جانتے ہیں کہ عمر کے حرافہ فرشتوں کا یہ نفس سراسر حق تعالیٰ
 کی طاعت اور اللہ کی محبت مشغول کے خلاف نہ ہو گا۔
 متسلکین کی ایک اور تفسیر:

میں کچھ اہل کمال اس کا یہ ہے کہ متسلکین سے عمر و عقب اور روح اور
 عالم امر کے تمام اعضاء ہیں اور صرف دو کیا تو اس لئے ورنہ ہر ایک کو جانا
 منظور نہ کرے۔ اعضاء متعدد ہیں ان کی تعداد بتائی مشغول نہیں اور ان
 واسطے کہ مجلس سارگوں پر ملے اعضاء سے سیاہی مختلف ہو کہ یہ ہر
 اس مالک نے عطا متسلکین سے ہے کھڑے (قلب اور روح) سے تائید
 کیا اور موت جس کا نام زہر و جوہر کیا ہے اس سے عمر و نفس ہر ایک کو حاضر
 سے چھوڑ دیتے اور وہ اس کو کہ یہ ہے کہ جس طرح اس سے اس
 عورت سے متسلکین کو کہ وہ حکم کی قضا میں عمر و نفس و روح کی ہوائی کا حکم
 کرے ہے اور جب حق تعالیٰ نے قضا کی حکمت باقہ سے عالم امر کے اعضاء کو
 نفس کے ساتھ حروف فرد و افراد میں محبت اور نفس رکھ دیا تو یہ انہ

اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ صبر والا ہے:

یہودی اور مسلم کی ایک اور حدیث ہے حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بری باتیں میں کبیر تر کہنے میں اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی شخص لوگ اللہ کے لئے جہاد فرمادیتے ہیں وہ مسلمان ہیں اور کبیر تر کہنے میں یہودی اور نصاریٰ سے نکاح ہے اور زنا کرتا ہے۔ (مسند احمد ج ۱ ص ۱۰۷)

اَمْ تَرْيَدُونَ اَنْ تَسْئَلُوْا رَسُولَكُمْ كَمَا
سُئِلَ مُوسٰى مِنْ قَبْلُ وَاَمِنْ يَّتَبَدَّلِ
بَيْنَ سَآئِلٍ ۚ يَوْمَئِذٍ هُمْ سَوٰءٌ
اَلْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءُ السَّيْلِ ۚ
بِوَسْطِ بَدَنِ الْاِيْمَانِ كَيْتُو ۚ يَهْكُ سَيْدِى رَاہ سے

یہودیوں پر ہرگز اعتماد نہ کرو:

یعنی یہودیوں کی باتوں پر ہرگز اعتماد نہ کرو جس کی کو یہودیوں کے شبہ الٹے سے شبہ پر گمراہی کا فرہوساں کا مضامین کا ذکر اور یہود کے کہنے سے تم اپنے نبی کے پاس شبہ نہ آجیو اور اپنے نبی کے پاس لاتے تھے۔ و تسمیہ جلا جہ
فصل اول قبل وقال ہلاکت ہے:

تسمیہ کی ایک حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فصل اول تسمیہ سے ارادہ کرنا شروع کرنے سے اور نہ وہ چھوچھو سے منع فرمایا کرتے تھے صحیح مسلم میں ہے جب تک کچھ نہ کہوں تم میں نہ پڑھو تم سے اگلے کو اس کو اس کی بدفصلت کے ہلاک کر دیا کہ وہ کثرت سوال کیا کرتے تھے اور اپنے نہیں پر اختلاف کرتے تھے جب میں تمہیں کوئی حکم دوں تو اپنی طاقت کے ساتھ جلا جہ اور اگر منع کروں تو رک جایا کرو۔

سبب نزول:

راش بن حریص اور وہ یہ بنانے لگے تھا کہ اے محمد کوئی آسمانی کتاب ہم پر نازل بھیجے جسے ہم پڑھیں اور اے خداوند شہروں میں دریا جاری کر دینا ہم کو نہ دینا پس اس پر آیات اتری۔ و تسمیہ جلا جہ

صحابہ کرام کی احتیاط:

حضرت انس فرماتے ہیں کہ جب ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے

سوالات کرتے تھے، ایک دوسرے کو قیام حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات چوسنے میں شہیت کہتے تھے اور چاہے تھے کہ کوئی کاویں وہاں تارافہ شخص آجائے اور وہ چوسھے تو ہم بھی اس میں حضرت برہمن نازہ بنہا رہتے ہیں کہ میں کوئی سوال حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کرنا چاہتا تھا وہ سال میں ہر گزہ جاتا کہ بارہ شہیت کے پانچویں کی جرات نہیں ہوتی تھی اور ہر خریش کرتے تھے کہ کوئی اعرابی آئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کرے تو ہم بھی میں نہیں۔

فرضیت حج کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحت۔
مسلم و بخاری کی ایک حدیث ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میں جب تک کچھ نہ کہوں نہ تمہیں نہ پڑھو تم سے اگلے کو اس کی بدفصلت کے ہلاک کر دیا کہ وہ کثرت سوال کیا کرتے تھے اور اپنے نبیوں پر اختلاف کرتے تھے جب میں تمہیں کوئی حکم دوں تو اپنی طاقت کے ساتھ جلا جہ اور اگر منع کروں تو رک جایا کرو۔
یہ آپ نے اس وقت فرمایا تھا جب لوگوں کو خبر دی گئی کہ خدا جبارک، مقبلی نے تم پہنچ فرض کیا ہے تو کسی نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ کیا ہر سال؟ آپ عاصوف جھے انہوں نے پھر پوچھا آپ نے کوئی جواب نہ دیا انہوں نے تیسری دفعہ پھر سوال کیا آپ نے ارشاد فرمایا ہر سال میں نہیں اگر میں باہر کو نہ کہوں ہر سال فرض ہو جاتا اور اگر تم بھی اس حکم کو نہ جلا جہ پھر آپ نے مذکور بالا ارشاد فرمایا۔ و تسمیہ جلا جہ

وَذَلَّلْنٰ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ الْيَٰدِیْنَ وَكَلَّمْنٰ بَعْدَ
ذٰلِكَ طٰیثَہٗ بِرَبِّہٖ سے اہل کتاب کا کہی طرح ترک پھر کر سہول
اِيْمَانُكُمْ لَكُمْ اَمْ اَحْسَدُ اَمِنْ عِنْدِ الْاَنْفِیْہِمُ
ہوئے جیسے کافر بنائیں بسبب اپنے دلی حسد کے بعد
مِنْ بَعْدِ مَا اٰتٰیْنِ اَہْلَہُمُ الْاِنۡکِ
ن کے کہ خیر ہو چکا من پر حق

یہودیوں کی آرزو:

یعنی یہود سے یہودیوں کو توڑ دے کہ اسی طرح ترک کرے مسلمان! پھر کہ پھر فرمادیں وہاں مالک من کو کو حاجت ہو چکا ہے کہ مسلمانوں کا دین ان

یہود و نصاریٰ کی تکفیر:

یہودیوں نے قرابت پر کچھ جاکر جب نصرانیوں نے حضرت عیسیٰ کو قتل کیا تو جنگ و کار ہو گئے اور نصرانیوں نے انکے میں صاف دیکھ لیا کہ یہودی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کا انکار کرتے کا کفر ہو گئے۔ مگر یہود نے:

سبب نزول:

یہ ان کے نصاریٰ کے تھے تو یہود بھی ان کو کفر کرتے تھے اور یہودی فرشتے انہیں میں مداخلت کرنے کے واسطے بن کر پہلے یہودی نصاریٰ سے کہتا تھا کہ تم بھی دلو جس عہد میں نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیکھ کر تم ان کو کفر کہتے ہو جس کا ایک عہد میں یہود نے کہا تھا کہ تم کفر نہ کر جس کا علیہ السلام کی نبوت اور نبوت کی تکفیر کرنا حق تعالیٰ نے میری امت کو پروردگار بنائی۔

كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ عِشْرًا

وہی طرح کہا ان لوگوں نے جو جاہل ہیں ان ہی

قَوْلِهِمْ فَاَللّٰهُ يَعْلَمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ

کی سی بات اب اللہ حکم کرے گا ان میں قیامت کے دن

فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِعُوْنَ

جس بات میں جھگڑتے تھے

مشرکین کا حال:

ان جاہلوں سے مشرکین غریب اور بت پرست گمراہ ہیں یعنی جیسے یہود و نصاریٰ ایک دوسرے کو گمراہ جانتے ہیں اسی طرح بت پرست بھی اپنے مومنین کو گمراہ اور بددین مانتے ہیں سو دنیا میں کہتے جاؤ گے قیامت کو فیصلہ ہو جائے گا۔

فَاَنذَرْتُهُمْ يَوْمَئِذٍ لَّيْسَ لَهُمْ كُفْرًا وَّ لَا نِيْلًا (مجادلہ) فرمایا تو پھر (مجادلہ) فرماتے کی کیا حاجت۔ بعض مشرکین نے جواب دیا کہ (مجادلہ) تو بیچ اور تکیہ ہے کہ انکے کے لئے اور بعض کہتے ہیں کہ یہاں داعیہ بدرہم ہیں لے دو خلا لے ایک تکیہ ہے تو یہ غرض ہے کہ ان کا کہنا کہ ان کا مقصد باجمہ مشابہ چیز (حق) جیسے دوسروں کو گمراہ کہتے ہیں ایسا ہی چاہیے گا اور آپ عقیقہ سے یہ غرض ہے کہ عہد اہل کتاب یہودی

ہے دیکھ لائی ہوئے نفس اور عداوت سے کرتے تھے ایسے ہی بت پرست بھی اپنے دین میں خیر و بد میں تشابہ لائی سے ایسا ہی کرتے ہیں۔ مگر یہود نے قیامت کے دن عملی فیصلہ:

جان القرآن میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان سب کے درمیان عملی فیصلہ فرما دیں گے اور وہ عملی فیصلہ یہ ہوگا کہ اہل حق و جنت میں اور اہل باطل کو جہنم میں چھینک دیا جائے گا عملی فیصلہ کی قیامت لے گا لی کہ نور اور برصہ فیصلہ ہو گا اور اہل حق و باطل کے درمیان میں ہو گا ہے۔ مگر یہود نے:

یہود و نصاریٰ کو دونوں عہدوں میں:

کسی حکم سرائی کے مستحق نہ ہونے کے بعد اس پر عمل کرنے والا کسی بھی طور پر فرمایا نہیں کہ یہود و نصاریٰ کے درمیان میں یہود و نصاریٰ کے درمیان میں عمل کرنا فرمایا نہیں کہجیسا کہ حق اور یہ مومن مسلمانوں کی ہے کہ نبوت و شریعت محمدی قبول کر لیں چاہے کسی جنت میں جا لیں وہ الے ٹھہرے۔

یہود و نصاریٰ کو دیکھ کر مشرکین کو موقع مل گیا:

یہود و نصاریٰ دونوں نے دین کی اصل حقیقت کو فراموش کر کے مذہب کے نام پر ایک نبوت جانی تھی ہوا ان میں سے ہر ایک اپنی عقائد کے منہ کی بات قبول ہونے اور اپنے سرائی مقررہ عالم کے دینی اور گمراہ ہونے کا مستحق تھا اس، محض اختلاف کا نتیجہ یہ نکلا کہ مشرکین کو یہ کہنے کا موقع مل گیا کہ عہد نبوت بھی ہے مگر دوسرے نبوت بھی ہے اہل حق انکی کس صداقت پرستی ہے مذہب کی رواج:

حق تعالیٰ نے ان دونوں قوموں کی جہالت و گمراہی کے حلقہ فرمایا کہ یہ دونوں قومیں جنت میں جانے کے اصل سبب سے غافل ہیں بعض مذہب کے کام کی قرابت کے پیچھے چلے گئے اور اسے اپنی حقیقت سے بے کھر مذہب یہود و نصاریٰ و اسلام مذہب کی اصل رواج اور قرابت ہیں۔

ایک یہ کہ مذہب اور جان سچے آپ خدا کے پیروکار سے اس کی اطاعت و فرمانبرداری کو اپنا عقیدہ و مذہب سمجھ چاہے یہ مذہب میں اصل ہو حقیقت میں وہ مذہب کو فراموش کر کے یا کسی پشت اہل کر یہودی و نصرانی تو نبوت کا چاہتے ہیں یہ مذہب مستند اقلیت اور اکثریت ہے۔

مسلمانوں کی بد حالی کی وجہ:

آج کل پوری دنیا کے مسلمان طرح طرح کے مصائب و آفات کا

یہ حدیث مستحکم ہے۔ وہ صحیح ہے۔

وَلَهُمْ فِي الآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝

اور ان کے لئے آخرت میں عذاب عظیم ہے اور اللہ

الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ فَإِنَّكُمْ لَأَنْتُمْ لَفِتْرٌ

کی کا ہے مشرق اور مغرب جو جس طرف تم چاہو وہاں وہ

وَجِبَةُ الْمَدِينِ

نہایت ہے

یہود و نصاریٰ کا ایک اور ٹکڑا۔

یہ بھی یہود و نصاریٰ کا ٹکڑا ہے کہ کوئی چاہے کہ وہ کونسا علاقہ
توڑے، توڑے، یا کہ اللہ تعالیٰ کو عیب نہیں کہڑ سکتا اور بات سے
انحراف نہ کرے اس قسم سے جس طرف منکر کرے وہاں ہے نہودی
عبادت تو ان کو ہے؟ بعض نے کہا طریقی ہوئی پر تو اس پر غصے کی
بات چاہت ہے یہی سبب غصے کا ہے تو کہیے کہ تاجب اتاری۔ مگر جہاں
مسئلہ نواں ہو گیا:

بیت میں رسول آدمی نے مذہب و رسم و عہد پر کھڑا ہو کر اپنی مذہب کو تسلیم کر لیا
مئی ہے کہ مشرکین نے اس کو چاہا کہ وہ اللہ سے بات کرے کہ یہ
تجربہ کرے اور وہ بتائی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں تم کو بتا رہا ہوں
مشرکوں کی طرف سے کہ تم نے فرما دیا ہے کہ میں تم کو بتا رہا ہوں
تجربہ نہیں نہ آپ نے لے لی تھیں اس لئے کہ کوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی
بات نہ کہ کسی خاص سمت میں نہیں ہے۔ جس سے اس لئے مشرق و مغرب
کیاں ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی بات ہے۔ اور بتاتے ہیں کہ کوئی ذاتی
خصوصیت نہیں بلکہ مراسمی خصوصیت ہے۔

ادنیٰ ذاتیت شرف نسبت عذرا غریبہ اور اہل
میں جب کہیں طرف روئے کرے کہ اللہ تعالیٰ میں نصیحت کی ہے
جب بیت المقدس کا استقبال کرنے کا تجربہ ہو گیا تو اس میں نصیحت ہے
تجربہ نہیں ہوں اللہ تعالیٰ کی قیادت اور اس حال میں میری سبب اللہ
میں سے لکھی کہ چلی کر پادشاه و سلاطین

اگر کوئی ایسی برکت دے کہ کوئی فراموش نہ کرے کہ جو وہ
اسلام سے خارج ہو جس طرح کی گئی ہو تو پھر اس کے لئے

مکہ میں کے لائق یہ ہے کہ اس میں تواضع سے اٹھ بیٹے
میں ان کو کہہ دیا کہ میں تم کو سب اللہ میں خوف اللہ اور سب اللہ
نے اللہ تعالیٰ سے کہہ دیا کہ میں تم کو سب اللہ میں خوف اللہ اور سب اللہ
مطلب ہے کہ اس ملک میں حکومت اور اجرت کے ساتھ ہے کہ لائق نہیں
ہیں کہ اس ملک میں حکومت اور اجرت کے ساتھ ہے کہ لائق نہیں
نصرت کی گئی ہے یا وہ اجداد کے کرکوت:

میں کہہ دیا کہ میں تم کو سب اللہ میں خوف اللہ اور سب اللہ
ان کے آباء و اجداد کے کرکوت اور اجداد میں یہ بھی فرما کر
اپنے اجداد کے افعال سے رہنمائی میں کہہ دیا کہ میں تم کو سب اللہ
مذہب سے کہہ دیا کہ میں تم کو سب اللہ میں خوف اللہ اور سب اللہ

(اُولَئِكَ مَا يَأْمُرُ اللَّهُ أَنْ يَتَزَلَّجُوا فِي كَلْبٍ يَبِينُ)

تو حاکم کی بات:

(یہ لوگ ان ایسی نہیں کہ کہنے میں یہ سب اللہ میں خوف اللہ اور سب اللہ
مائی کی اس میں داخل ہونا ملے کہ اللہ تعالیٰ میں نہیں کہہ دیا کہ
ڈرتے اس آیت میں کہ میں تم کو سب اللہ میں خوف اللہ اور سب اللہ
کے ہاتھ سے کہہ دیا کہ میں تم کو سب اللہ میں خوف اللہ اور سب اللہ
اپنے اللہ کو پروردگار یعنی اللہ تعالیٰ میں نہیں کہہ دیا کہ میں
مصر میں ان میں سے ہم نے اس میں کہہ دیا کہ میں تم کو سب اللہ میں خوف اللہ اور سب اللہ
مشرکوں کو کہہ دیا کہ میں تم کو سب اللہ میں خوف اللہ اور سب اللہ
تو اللہ تعالیٰ نے حضرت مرثد اللہ تعالیٰ کی ملاقات میں فرمایا کہ میں تم کو سب اللہ میں خوف اللہ اور سب اللہ
کہہ دیا کہ میں تم کو سب اللہ میں خوف اللہ اور سب اللہ

نَهَكُمْ فِي الدِّنْيَا خُذُوا

اس کے لئے کہ میں تم کو سب اللہ میں خوف اللہ اور سب اللہ

دنیا کی رسوائی

میں یہی مشرکوں سے کہہ دیا کہ میں تم کو سب اللہ میں خوف اللہ اور سب اللہ
ہے۔ وہ کہہ دیا کہ میں تم کو سب اللہ میں خوف اللہ اور سب اللہ
مستحقان و عباد

حدیث میں ایک حدیث ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو سب اللہ میں خوف اللہ اور سب اللہ
کا انجام دیا کہ میں تم کو سب اللہ میں خوف اللہ اور سب اللہ

یہودیوں میں کچھ منصف لوگ:

یہودیوں میں تو بڑے آدمی منصف بھی تھے کہ اپنی کتاب کو پڑھتے تھے کچھ کہ وہ قرآن پر ایمان لائے (جیسے حضرت عبداللہ بن سلام اور ان کے ساتھی ایمانیت انہی لوگوں کے ہاں میں سے یعنی جنہوں نے تورات کو نور سے چڑھا کر ایمان نصیب ہوا اور جس نے انہیں کیا کتاب کا یقینی اس میں قرآن کی وہ غائب و خاموشی ہے۔ و غیر ذلک

جماعت تھی:

حدیث غریبہ میں ہے میری امت کی ایک جودت حق پر جم کر دلائل کے مقابلہ میں ہے کی اور تلبہ کے ساتھ رست کی یہاں تک کہ قیامت آئے۔ و غیر ذلک

حق خلافت:

نفس کرو کہ ایک بار شاہ اپنے فرمان کو اپنے سامنے پڑھنے کا حکم دے تو اس وقت یہ حالت ہوئی کہ ہر فرقہ کو چھل سچیں کہ وہ نصف صاف اور کمرہ تھے۔ اور حق اور منہم کی طرف بھی پوری توجہ ہوئی اور دل میں یہ پختہ واقعہ ہو گیا کہ اس زمانہ میں جس قدر بھی احکام میں حرف، حرف ظن کی عقل کروں گا یہ لازم ہے وقت و بارشائی کے آداب سے بھی آوارہ رہے غفلت نہ ہوگی وہی طرح حدیث قرآن کو کچھ کہیم اللہ رب العالمین کے سامنے چڑھ رہے ہیں ایک ایک لفظ کو صاف صاف ادا کر دیں یہ قرآن اور تجویز اور اس کے اتباع اور عقل کے عزم پر الجزم کا کام ایمان اور طاعت ہے جہاں جہت:

"(وَلَا تَقُولُوا لِمَا كُنَّا لَا نَعْلَمُ) فرمایا اور حضرت محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر میں

مقول ہے کہ حدیث کا حق یہ ہے کہ جب قرآن کی حاکمات کرتے وقت جنت کے ذکر پر غور سے تو اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوالی کرے اور جب آگ کے ذکر پر غور سے تو خدا سے پتلا لگے۔ اسے اللہ تعالیٰ سے مخلوق رکھا (ابن ابی حاتم) و غیر ذلک علینا

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اذْكُرُوْا اَنِّمِىَّ الَّذِيْ نَعْمَتُ

اے نبی ہر انہی یاد کر، احسان ہمارے جو ہم نے

عَلَيْكُمْ وَاِنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ

تم پر رکھے اور اس کو کہ ہم نے تم کو دنیائی دنیا الی عالم پر

وَالْاَنفَالُ يَوْمَئِذٍ تَحْشُرُ نَفْسًا عَنْ نَفْسٍ شَيْئًا

اور اذان دین سے ہٹا کر دے گا انہی نفس کی طرف سے دھمکی

وَلَا يَقْبَلُ مِنْهَا عَدُوٌّ وَلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ

اور قبول کیا جائے گا اس کی طرف سے بدلہ نہ کام تو اس

وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ

کس قدر اور شان کو مدد پہنچے

مقصود و قصہ:

نبی اکبر اہل کو جو باہمی شروع میں یاد دلائی تھی جس میں ان کے بے حالات ذکر کرنے کے بعد پھر دلائل اور بزرگی تاکید و تنبیہ یاد دے گئے کہ خوب دل چسپی اور جانتی ہو جاہلیت قبول کر گئی اور معلوم ہو جائے کہ اصل مقصود اس قصہ سے ہے۔ و غیر ذلک

وَإِذْ بَدَّلْنَا بَنِي إِسْرٰءِيْلَ اٰنۡدَادًا

اور جب آکر ایمان اور ایمان کو اس کے بے گئی باتوں میں

حضرت امیر المومنین کا امتحان:

جیسے حج کے افعال اور عتق اور حج است اور مساک و غیرہ سو حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب کا اللہ کے ارشاد کے مطابق اخلاص کے ساتھ بجالائے اور سب کو پوری طرح سے ادا کیا جس پر لوگوں کے پیشوا بن گئے۔ و غیر ذلک

مشافہ احکام حج و عمرہ میں کہ کئی کرنا تاک صاف کرنا مساک کرنا سر کے بال منڈوانا یا کھانا۔ جب انہی میں لیما کرنا رکعت سے بال لینا عقد کرنا غسل کرنا بال لینا پیٹب خانہ کے بعد و کھانا کرنا بعد کے ان غسل کرنا طواف کرنا صاف کرنا صاف کرنا کئی کرنا جہاں کرنا صاف کرنا صاف کرنا۔

ان کلمات کو پڑھ کر سنے کی جڑ میں انہی مامت کا درجہ دا۔

حضرت امیر المومنین کی اولیات:

موطا، وغیرہ میں ہے کہ سب سے پہلے عقد کرانے والے سب سے پہلے مہمان کو اوزاری کرنے والے سب سے پہلے ان کے گھرانے والے سب سے پہلے مومنین ہوتے گئے والے سب سے پہلے علیہ بال دیکھنے والے حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب بال دیکھ کر پھر کچھ خدا

دور ہو سکتے اور مائیں مائیں ہیں۔ دوسرے میں
تفسیر کلمات اہل اسلام

ابن عباسؓ نے عرض کی ہے کہ میں نے اسے اپنے
اسلام کو دیا اور حسبِ قرآن ہے۔

(۱) پہلی قوم سے مخالفت کرنا اور اُن سے
برکت اور برائی اور الطعن کرنا (۲) خدا اپنے سرور و مراد (۳) کہ

میں اُسے اپنے پروردگار (۴) میں سے جبروت کرنا اور فتح و غلبہ
اور قاب و پوز کرنا (۵) ایمان لانا (۶) اُن سے جو جبروت کرنا

انجیل میں اُنکی دایہ الی و حق میں ان عباس (۷) مشور میں (۸) اور ان
میں کی اپنے اسرار میں ہیں ہے کہ وہ کہتے کہ ان سے اللہ تعالیٰ نے

حضرت نے حکم دیا اور ان سے مخالفت کرنا اور فتح و غلبہ
ہو اور وہ ہیں (۱) میں نہیں سمجھتا (۲) منہم یعنی ان کی (۳)

استقامت یعنی ان کے پیروی (۴) اس وقت (۵) ان میں سے
اور ان کے مخالف ہیں اور وہ ہیں (۶) ان میں سے

(۷) ان میں سے (۸) اس کے خلاف (۹) ان کے (۱۰) ان کے
ہو اور ان کی جگہ کو اپنی سے جو جبروت کرنا اور فتح و غلبہ

میں میں اور ان کے پیروی (۱) ان کے مخالف (۲) ان کے
طرف مخالف اور ان کے پیروی (۳) ان کے مخالف (۴) ان کے

اللہ تعالیٰ نے ان کے مخالف (۵) ان کے مخالف (۶) ان کے
کا کلام اور (۷) ان کے مخالف (۸) ان کے مخالف (۹) ان کے

پہلی اور (۱۰) ان کے مخالف (۱۱) ان کے مخالف (۱۲) ان کے
(۱۳) ان کے مخالف (۱۴) ان کے مخالف (۱۵) ان کے

ہے ان کے مخالف (۱۶) ان کے مخالف (۱۷) ان کے
مخالف اور ان کے مخالف (۱۸) ان کے مخالف (۱۹) ان کے

وہ ان کے مخالف (۲۰) ان کے مخالف (۲۱) ان کے
ہیں ان میں سے اور ان کے مخالف (۲۲) ان کے مخالف (۲۳) ان کے

(۲۴) ان کے مخالف (۲۵) ان کے مخالف (۲۶) ان کے
ان کی میں ان کے مخالف (۲۷) ان کے مخالف (۲۸) ان کے

وہ ان میں ان کے مخالف (۲۹) ان کے مخالف (۳۰) ان کے
میں ان کے مخالف (۳۱) ان کے مخالف (۳۲) ان کے

میں ان کے مخالف (۳۳) ان کے مخالف (۳۴) ان کے
ان کے مخالف (۳۵) ان کے مخالف (۳۶) ان کے

ان کے مخالف (۳۷) ان کے مخالف (۳۸) ان کے
ان کے مخالف (۳۹) ان کے مخالف (۴۰) ان کے

یہ ہے جو وہ۔ اور وہ ان کے مخالف (۴۱) ان کے
ان کے مخالف (۴۲) ان کے مخالف (۴۳) ان کے

ان کے مخالف (۴۴) ان کے مخالف (۴۵) ان کے
ان کے مخالف (۴۶) ان کے مخالف (۴۷) ان کے

ان کے مخالف (۴۸) ان کے مخالف (۴۹) ان کے
ان کے مخالف (۵۰) ان کے مخالف (۵۱) ان کے

ان کے مخالف (۵۲) ان کے مخالف (۵۳) ان کے
ان کے مخالف (۵۴) ان کے مخالف (۵۵) ان کے

ان کے مخالف (۵۶) ان کے مخالف (۵۷) ان کے
ان کے مخالف (۵۸) ان کے مخالف (۵۹) ان کے

ان کے مخالف (۶۰) ان کے مخالف (۶۱) ان کے
ان کے مخالف (۶۲) ان کے مخالف (۶۳) ان کے

ان کے مخالف (۶۴) ان کے مخالف (۶۵) ان کے
ان کے مخالف (۶۶) ان کے مخالف (۶۷) ان کے

ان کے مخالف (۶۸) ان کے مخالف (۶۹) ان کے
ان کے مخالف (۷۰) ان کے مخالف (۷۱) ان کے

ان کے مخالف (۷۲) ان کے مخالف (۷۳) ان کے
ان کے مخالف (۷۴) ان کے مخالف (۷۵) ان کے

ان کے مخالف (۷۶) ان کے مخالف (۷۷) ان کے
ان کے مخالف (۷۸) ان کے مخالف (۷۹) ان کے

ان کے مخالف (۸۰) ان کے مخالف (۸۱) ان کے
ان کے مخالف (۸۲) ان کے مخالف (۸۳) ان کے

ان کے مخالف (۸۴) ان کے مخالف (۸۵) ان کے
ان کے مخالف (۸۶) ان کے مخالف (۸۷) ان کے

ان کے مخالف (۸۸) ان کے مخالف (۸۹) ان کے
ان کے مخالف (۹۰) ان کے مخالف (۹۱) ان کے

ان کے مخالف (۹۲) ان کے مخالف (۹۳) ان کے
ان کے مخالف (۹۴) ان کے مخالف (۹۵) ان کے

ان کے مخالف (۹۶) ان کے مخالف (۹۷) ان کے
ان کے مخالف (۹۸) ان کے مخالف (۹۹) ان کے

ان کے مخالف (۱۰۰) ان کے مخالف (۱۰۱) ان کے
ان کے مخالف (۱۰۲) ان کے مخالف (۱۰۳) ان کے

ان کے مخالف (۱۰۴) ان کے مخالف (۱۰۵) ان کے
ان کے مخالف (۱۰۶) ان کے مخالف (۱۰۷) ان کے

ان کے مخالف (۱۰۸) ان کے مخالف (۱۰۹) ان کے
ان کے مخالف (۱۱۰) ان کے مخالف (۱۱۱) ان کے

ہیت النہی سے موجود تھی:

حق تو مانتے ہیں مگر خدا، رسالہ و حقیقت، واضح پہنچتی ہے کہ نہ وحی
الہیہات حد ہے نہ اس کی کوئی حد ہے کہ دین اللہ پہلے سے آیا جس کو پھر
تو کہہ کر قائم آیت میں کسی حدت کی جگہ قائم کیا، اگر نہ نہیں اس
وہ کہ صرف، کتبہ قائم ہے کہیں تو کہیں کہ آج کوئی یا کھر تھو کہ
جس ان کی خبر کہ میں اس سے معلوم ہوا کہ دین اللہ ہوا ہے تو، سے پہلے
موجود تھا یا مخلوق نے اس کے احکامات ملہ ہو گئی یا اللہ یا اللہ صرف اللہ ہی
موجود جس کی قدرت پر ہر چیز اور مخلوق کے اس واسطے سے پہلے بنی تھیں تاکہ
نہ مساوی کی بنیادوں پر بعد یہ تعمیر کے کہ اللہ ہی ہوئی ہے۔
سب سے پہلی تعمیر کس نے کی:

اب وہ اپنے معاملہ کو چھوڑ کر اس نے اس وقت کی ۱۵ برس کی بیٹی
 ارقی کو روایت حدیث کی منتظر بنی۔ اس کتاب کی روایت میں اس سے
 معلوم ہوتا ہے کہ جب اس نے اپنے بیٹے کی شہادت پر مایہ ظلم اس کو دیا
 اس نے پہلے ہی ارقی کو اس کی شہادت پر مایہ ظلم اس کی شہادت پر
 لرائی کی تھی۔ ارقی کو اس کی شہادت پر مایہ ظلم اس کی شہادت پر
 کے بعد سے اس نے ارقی کو اس کی شہادت پر مایہ ظلم اس کی شہادت پر
 یعنی ارقی کو اس کی شہادت پر مایہ ظلم اس کی شہادت پر
 کے بعد سے اس نے ارقی کو اس کی شہادت پر مایہ ظلم اس کی شہادت پر
 افسوسات علی اللہ علیہ وسلم کی روایت سے نقل کرنا شروع کیا
 اس کے بعد ارقی کو اس کی شہادت پر مایہ ظلم اس کی شہادت پر
 اس نے ارقی کو اس کی شہادت پر مایہ ظلم اس کی شہادت پر

[illegible]

21. $\sqrt{2} + \sqrt{2} = 2\sqrt{2}$

فصل: ہفتہ ماہ: چھ ایک خاص چٹخ کا نام ہے اس کا کوا ہے نور۔

فرمانی کہ جس نے ان کو آپ سے غم کے لحاظ سے آپ سے محرم کر لیا۔
یا سحر سے تو دیا ہے لیکن یہ جگہ راحت کے تھاں نہیں یہاں کوئی چل
جست۔ نہ اسیا نہ زندگی حاصل کر سکے اس لئے آپ ہی اپنے غم
سے ان کو کھوں کا رزق عطا فرمائی۔

آپ کے اہل حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیل کے حالات:

یہ دعاؤں کے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے اس دعا کو اپنے ہاتھ میں لے کر لیا
 اور انہوں نے اہل حضرت ہاجرہ کا جو وقت تو ان کو شکر اور ہمتی کے ساتھ
 کہتے تھے اہل حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم چھوڑ دینے کی تلقین فرمائی تھی۔ کہ
 جو خود بخود پیاس سے بہہ چکیں، شکر خود بخود چھوڑ گئی، اہل وقت پانی کی تلاش
 میں ان کا شکاوت نہ کیجئے اور سلاطین بھی کہ وہ سوچ رہے ہیں کہ جو چاہے اور ان دونوں کے
 درمیان روز بروز کد راست ملے گا کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی
 آگاہیوں کے سامنے آجائیں عام مسلمانوں میں مدد دے اور بچہ میں
 مضبوطی کے لئے ان سلاطین کی آج غیب کی ہی یادگار ہے۔

ترقصہ کیا فرمایا حضرت جبرئیل علیہ السلام کا حکم ہوا کہ وہ اس پر چڑھا اور
بجسٹریں سے لٹا دیا۔ کہ وہ جو چاہے کرے۔ اس نے پہلے کان میں گانے کی آواز کی تھی جو وہ
حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ذہن میں تھی۔ اس کے بعد کہ وہ چڑھ گیا ایک لہری
سے وہ اتر آیا اور چاروں طرف سے آواز کی آواز سن کر تعجب سے اس کا حال دیکھا۔
تقصیر کر کے:

[illegible][illegible]

بہس شہ کے طرف اشارہ ہے۔ یہ حدیث اللہ جل میں حضرت طویل

حرم کو تمام آلودگیوں سے پاک رکھا جوست:

یعنی وہاں برکات کا ذکر سے اور پاک اس کا خلاف ذکر سے اور تمام آلودگیوں سے صاف رکھا جادے۔ جو غصہ خالی ہو

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دو منجھڑے:

شیخ جلال الدین سیوطی مسافر جہان میں نے اپنی کتاب خاصہ کبریٰ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو منجھڑوں کے حلقے بکوال حدیث لکھا ہے کہ قیامت تک باقی ہر ایک قرآن کا مجھڑا دوسرے یہ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے دو ہفتہ کا کہ یا رسول اللہ تمام رات میں تپوں، برات پر لاکھوں آدمی کی روزتیں مسلسل نکلریں جیسکے ہیں پھر کوئی بھی نکلریں گے جو کہ یہاں سے اٹھتا بھی نکل نہیں آتا اور ایک مرتبہ بھی: کوئی نکل کر وہاں استعمال کرتا بھی میرا سنے اس لئے ہر حاجی اپنے لئے عذر دے نکلریں ہی گئے کہ آتا ہے اس کا کھٹکنا تو یہ تھا کہ جمات کے گرو ایک ہی سال میں نیکل جاتا جس میں جمات ہمچہ جاتے اور چند سال میں قریب ہر دو تا آٹھ ہفتہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں اگر اللہ تعالیٰ نے اپنے ہفتہ ہفتوں کو مقرر کر رکھا ہے کہ جس جس شخص کا حج قبول ہو اس کی نکلریں اٹھائی جائیں تو جب میں چکھ صرف ان انکھیں کی نکلریں باقی رہ جائیں ہیں جن کا حج قبول نہیں ہوا اس لئے اس جگہ پڑی ہوئی نکلریاں بہت کم نظر آتی ہیں اور وہ ایسے نہ ہوتا تو یہیں پہاڑ نکل رہا ہوتا یہاں جمات ختم ہوتی میں موجود ہے۔

مساجد کو پاک صاف رکھنا:

حضرت نورانی مظہر نے مسجد میں ایک شخص کی آواز سنی تو فرمایا تمہیں خبر نہیں کہ تم کہاں کھڑے ہو (قرطبی) یعنی مسجد کا صوبہ و احترام چاہئے اس میں غیر مشروع آواز نہ بگڑے کہ چاہئے حاصل ہے کہ کسی آیت سے جس طرح بیت المقدس کا تمام خارجی اور باطنی نجاست سے پاک رکھنا ضروری ہے اسی طرح تمام مسجد ہر گاہ کی پاک، نکلنا واجب ہے یعنی مسجد میں داخل ہونے والوں پر لازم ہے کہ اپنے مالن اور چیزوں کو گلی تمام نجاست اور دیگر چیزوں سے پاک صاف رکھیں اور اپنے دلوں کو شرک و فحشاء اور تمام افکار ذلیلہ عنکبر متصف بغیر ارجس و ریاہ و غیرہ کی نجاست سے پاک کر کے داخل ہوں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ کوئی شخص ایسا نہیں ہو گا جو دروازہ کھاتا مسجد میں نہ جائے اور چھوٹے چھوٹے اور ہاتھوں کو مسجدوں میں داخل ہونے سے منع

فرمایا ہے کہ ان سے نجاست کا نفور رہتا ہے۔ جو سب اس میں

الْمُتَّقِينَ وَالْمُكْفِرِينَ وَالزَّالِمِينَ
ذُنُوبُهُمْ كُنُوزُهُمْ لَمْ يَكُنْ لَآلِئُهُمْ لَكُمْ
وَلَذَلِكَ لَنْ يُبْرِحَ رِبُّهُمَا جَعَلَ هَذَا بَيْنَهُمَا
کُتُبًا مِّنْ لَّدُنْكَ وَسَبْعًا مِّنْ دُونِهَا

حضرت امیر المومنین کی دعا:

حضرت امیر المومنین عیسیٰ السلام نے وقت خانے جب بدعا کی کہ یہ میں ایک شریعت باورہ پائی ہو اور یہی ہوا۔ جو کچھ دینی ہو

عالم کھین:

ایک مرتبہ وہ گونے گونے کہا کہ میری وقت سے کہتا چاہئے کہ گونوں کو بیت اللہ میں سونے سے منع کریں کیونکہ من ہے کسی وقت میں ہو جائیں ممکن ہے بھی ایسا میں فعل میں باتیں کریں تو سونے نہ کہ انہیں نہ رکھنا چاہئے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما میں نے کھین گئے تھے۔ ایک منجھڑے میں ہے کہ مسجد نبوی میں حضرت فودق اعظم کے صاحبزادے حضرت عبداللہ مہاجر کرتے تھے جو دروازوں اور کونوں سے کھین لگاتے اور صاف کرتے تھے۔ حضرت آیت شریفہ میں ہو لکھا تھا کھین آیا ہے اس کے ہرے میں حضرت سیدنا عیسیٰ کو قتل ہے کہ اس سے کہ مسئلہ کے رہنے والے مرا ہیں اور حضرت عطاء نے فرمایا کہ اس سے دو لوگ مرا ہیں جو دوسرے شہر اس سے آتے ہیں اور مسجد حرام میں قیام کر لیتے ہیں اور حضرت ابن عباس نے لڑا کہ ہم جب بھی مسجد حرام میں بیٹھتے تو کھین میں ہاتھ دھو گئے۔

حرم بدینہ:

حدیث شریف میں ہے حضرت امیر المومنین عیسیٰ السلام نے کو کو کہہ دیا میں حدیث کو حرم کرتا ہوں اس کا جھڑنہ لکھا جائے یہاں کے درخت نہ کٹے جائیں یہاں تھپتھا رہا ہے کہ نہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا:

شیخ مسلم شریف کی ایک حدیث میں ہے کہ لوگ قاز و بھلے کے خدمت نبوی میں حاضر ہوا کرتے تھے حضور نے فرمایا کہ اگر دعا کرے کہ خدا یا ہمارے چلوں میں ہمارے شہر میں آبادی نہ پڑے کہ میں نے کتہ دے خدا یا امیر المومنین عیسیٰ السلام ہمارے ہمارے قتل اور ہمارے رسول تھے میں بھی

جیسے کچی خورد ہر جہاد شرعیہ کو یہ پہنچا دے۔ لیکن عمرو نے یہ حدیث میں
کر صاف جواب دیا کہ میں تم سے زیادہ اس حدیث کو جانتا ہوں حرم
تأمران کو اور نفی کو اور ہادی کرنے والے کو لکھیں بجا ۲۱۰ بعد قسم:
کسر بھڑکے نہ حنا:

ابن عباس تحریر کرتے ہیں کہ کربند یا نہ خدا موقوفوں نے حضرت اسماعیل
علیہ السلام کی والدہ محترمہ سے منگے۔

ترجمہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں مناد مرد کی سہی جو حاقی
کرتے ہیں اس کی لذت میں ہے مگر تو میں مرتبہ جب مالی صلیب مرد پر آتی
ہے تو کھڑا آواز کان میں دیتی ہے آپ نہ خوش ہو کر احتیاط سے اس کی
طرف متوجہ ہوتی ہیں کہ آواز کیسی آواز بھڑکی ہے اور آپ کی مرتبہ
صاف دیتی دلتا ہے تو آپ آواز کی طرف لپک کر آتی ہیں اور اب جہاں
دعوت ہے وہاں حضرت جبرئیل علیہ السلام کو پکارتے ہیں۔ حضرت جبرئیل علیہ
السلام پوچھتے ہیں کہ تم کہتے ہو؟ آپ جواب دیتی ہیں کہ میں باجہ ہولنا میں
حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لڑکے کی ماں ہوں۔ فرشتہ پوچھتا ہے
ابراہیم علیہ السلام تمہیں اس سنان میں کیا میں کسے سوچ سکے ہیں؟ آپ
فرماتی ہیں کہ وہ کہہ کر فرمایا بھڑکے وہ کافی ہے۔ حضرت باجہ علیہ السلام نے
فرمایا اے نبی! تمہیں آواز تو میں نے سن لی کیا میرا کوئی بھی لکھ کا؟
حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اپنی اڑتی ہوئی زبان پر رگڑ کر دیکھ کر میں سے
ایک چشمہ پانی کا نکلنے لگا۔ حضرت باجہ علیہ السلام نے تمہیں سے اس
پانی کو منگے میں بھرا شروع کیا تو منگے پڑ کر میں بھرا میں خیال سے کہ پانی
اور اور میرے ہر ٹکڑے نہ جائے اس کے آس پاس باجہ میں شروع کر دی۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ وہ اسماعیل علیہ السلام پر
رحم کرے کہ وہ اس طرح پانی کو نہ دیکھتے تو مزم کوئی بھی شکل میں نہ ہوتا
بلکہ وہ ایک جادوی نیر کی صورت میں ہوتا کہ اب حضرت باجہ نے پانی پر
اور پکڑ کر پانی پلایا اور وہ پلانے لگیں۔

ترجمہ جبرئیل:

جبرئیل فرمایا کہ اے رسول اللہ کی طرف سے اتفاقاً کہ شریف کے بیٹے
کے حصہ میں وہ وہاں کی گھر میں ایک آبی پتھر پر چڑھی تو آج اس میں کتبے
لکھے یہ دعا تو پانی کا ہے اور یہاں پانی بھی نہ تھا اور وہی آواز اور لذت میں
سے کہ عربہ ہوتی یہ تو شک جگہ اور پھیل میدان میں ہے یہ پانی کہاں؟

یہ بعد وہاں حرم ہوں انہوں نے تم سے کہہ دیا کہ اے نبی! میں بھی تم
سے نہ کہہ سکے مگر تمہاری جیسے نہیں کہہ سکے تھے کہ اے نبی! کھانسی ایک
اور جی بھڑکی گئی یہ سونے پکڑا کو ہر پکڑا اسے رھا فرما پا کر تے۔ اس
بنی لاکھ لڑا تے ہیں کہ حضور نے ایک مرتبہ یہ طحلا سے پاکہ جاذا ہے
بجس میں سے کوئی بچی میری خدمت کیسے لے آئے اور اظہار مجھے لے چکے ہیں
اب ستر حضرت علی حاضر نہ رہے۔ رہے لگا ایک مرتبہ آپ باہر سے آ رہے
تھے جب باجہ پکڑا نظر پڑا تو آپ نے فرمایا یہ پکڑا ہم سے اور ہم اس سے
محبت کرتے ہیں جب میں نے نظر آقا فرمائے گئے باجہ میں اس کے اور
کھانا دے دے درمیان کی جگہ کو حرم مقرر کیا میں جیسے کہ ابراہیم علیہ السلام
نے لکھا کہ ہم بنایا اس خدا ان کے بعد صراحت میں اور آپ میں برکت دے
اور دعوت میں سے باجہ میں برکت تو نے کش دی ہے اس سے وہی
برکت دیتے ہیں وہ۔ اور دعوت میں سے وہ میں لکھ کر دیتے ہیں اور
جابر سے کہہ دیا وہ پتھر بھی یہاں کے درختوں کے پھانے سے چائیں۔

قیامت تک کی حرمت:

مہینہ کی حد میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
والے دن فرمایا جب سے اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین پیدا کئے جب سے
اس شجر کو حرم و حرمت والا بنایا ہے اب یہ قیامت تک حرمت و حرمت
ہو گی رہے گا۔ اس میں ایک مثال کی کو مثال نہیں میرے لئے بھی
صرف آواز کے دن قیامت و قیامت کے لئے مثال ہوا تھا اب وہ حرام ہی
ہو رہے اس لئے کہ کھانے کا نہ جائیں اس کا کھانا نہ کھا جائے اس
میں کسی کی نہ پانی چیز نہ اٹھائی جائے جو پہنچے اس کے لئے
انہا جائزے اس کی گمان نہ کافی جائے۔

عمرو بن سعید کی حرم پر لشکر کشی:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے عمرو بن سعید سے اس لذت کہا کہ وہ کہہ
کی طرف لشکر بھیج رہا تھا کہ اسے امیر بن امیہ کے واسطے نہ کھانسی کا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خلیفہ میں فرمایا ہے میرے کانوں نے خدا
نے یاہر کہا میں نے تمہیں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس لذت دیکھا
آپ نے جو دیکھا بعد فرمایا کہ نہ خدا تعالیٰ نے حرم کیا ہے لوگوں نے
نہیں کیا کسی میرا کہ میں میں خون بہاتا اس کا رشتہ کا ناسطال نہیں اگر
لوئی میری اس لڑائی کو دیکھتا ہے تو کہہ دے کہ میرے لئے صرف آواز ہی
کے دن کی اس لذت میں یاہر خدا تعالیٰ نے میری شجر کی حرمت آگئی ہے

کندے کا کائنات کا خلاف ہے یہاں کے اندرونی کائنات میں اہل حق سے مل کر
پڑا اور کچھ بولنا سیکھ کر انہوں نے کوہِ کدو کمال اظہار پایا اور برابر
نکلے کر اُپر پا۔ غلامِ نبیؐ کا شہابی واقعہ انہیں کے دیکھنے سے خدا بھیر
منکھورہ لہجے کا نیا نیا بیڑا کے گنگا پھٹنے کے بعد ہو گا۔ گنجِ بخاری شریف
کی ایک حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں تم اپنا جو
اندونہ سے نکلے کہ بعد بھی بیت اللہ شریف کا حج و عمرہ کرتے ہو۔ میں نے فرمایا
(ابو النخعی) (در اسماعیل)
تعمیر کرتے ہوئے تھے اور انہماکِ مایہ السلام میں نہ میں دیکھتا ہوں
ان کا نہ فرمایا اور انھیں علیہ السلام پھر پکڑا دیتے تھے کہ ان کو بھی تعمیر
میں لیں جو انہیں لئے حاصل کر مصنف فرمایا۔
بیت اللہ کے مقام کی پیدائش، حضرت آدم کا حج،
طوفانِ نوح کے وقت آسمان پر اٹھایا جانا وغیرہ
غلامِ نبویؐ نے غریب و غفلتوں کے گندہ ستارہ تعالیٰ نے زمین کے پیدا
کرنے سے بلا ہزاروں پہلے بیت اللہ کو مقام پیدا فرمایا۔ غارِ دو مقام ایک
سنبھلے ہوئے پانی کا نہ تھا پھر زمین اس کے پچھلے سے پہنچ گئی۔ پھر جب اللہ
تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارا تو انہیں بڑی راشی ہوئی غنہ نبوی
سے فرشِ باقی کوئی کے جنت کے یاقوت کا جانا بیتِ احمد اتارا اس کے
دروازے سے عزم کے شکار کے دروازہ قرنی اور ایک قرنی اور ان کو بیت اللہ کے
مقام پر رکھا۔ انہیں ہم پر یہ سلام کہہ کر بھیج دیا۔ اے نبیؐ کہ آتا ہے
اس کا تم آپس ہی حریف کر رہے ہو اس کے گرد کرتے تھے وہ اس کے پاس ہی
طرح کر رہے تھے جو صحرے میں رہنے کے پاس پڑے تھے ہر چراگ بھی
اتارا اور ان وقت یہ دھڑلہ دارین سفید تھا پھر جاہلیت میں مائدہ عورتوں کے
چھوٹے سے کلا ہو گیا۔ حضرت آدم علیہ السلام یہ عمر یعنی بیست و ست کمر
پایا اور شریف لائے اور اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ کے ذریعہ انہیں بیت اللہ کا
رہ تے تیار ہوں نہ لکھ کر لیت اللہ کا حج کیا اور تمام طریقے حج کے ان کے
جب حج سے واپس آئے تو فرشتوں نے کہہ آدم علیہ السلام انھیں درجِ عقاب
ہوا وہم ان گمر کا آپ سے انہیں ہر کسی پہنچے حج کر چکے ہیں۔

انہوں نے بھی اللہ کی راہ پر گامزن ہو کر آدم علیہ السلام نے جنت سے
نکلنے پر راہ چل کر چل کر آئے۔ وہ طوفانِ نوح سے نکلے بیت اللہ
اسی طرح کو قہم۔ جب طوفانِ نوح آیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو چھوٹے
آسمان پر اٹھایا اب ہر دن اس میں ستر و فرشتے بیٹھتے ہیں۔

بیت اللہ کے مقام کی پیدائش، حضرت آدم کا حج،
طوفانِ نوح کے وقت آسمان پر اٹھایا جانا وغیرہ

غلامِ نبویؐ نے غریب و غفلتوں کے گندہ ستارہ تعالیٰ نے زمین کے پیدا
کرنے سے بلا ہزاروں پہلے بیت اللہ کو مقام پیدا فرمایا۔ غارِ دو مقام ایک
سنبھلے ہوئے پانی کا نہ تھا پھر زمین اس کے پچھلے سے پہنچ گئی۔ پھر جب اللہ
تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارا تو انہیں بڑی راشی ہوئی غنہ نبوی
سے فرشِ باقی کوئی کے جنت کے یاقوت کا جانا بیتِ احمد اتارا اس کے
دروازے سے عزم کے شکار کے دروازہ قرنی اور ایک قرنی اور ان کو بیت اللہ کے
مقام پر رکھا۔ انہیں ہم پر یہ سلام کہہ کر بھیج دیا۔ اے نبیؐ کہ آتا ہے
اس کا تم آپس ہی حریف کر رہے ہو اس کے گرد کرتے تھے وہ اس کے پاس ہی
طرح کر رہے تھے جو صحرے میں رہنے کے پاس پڑے تھے ہر چراگ بھی
اتارا اور ان وقت یہ دھڑلہ دارین سفید تھا پھر جاہلیت میں مائدہ عورتوں کے
چھوٹے سے کلا ہو گیا۔ حضرت آدم علیہ السلام یہ عمر یعنی بیست و ست کمر
پایا اور شریف لائے اور اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ کے ذریعہ انہیں بیت اللہ کا
رہ تے تیار ہوں نہ لکھ کر لیت اللہ کا حج کیا اور تمام طریقے حج کے ان کے
جب حج سے واپس آئے تو فرشتوں نے کہہ آدم علیہ السلام انھیں درجِ عقاب
ہوا وہم ان گمر کا آپ سے انہیں ہر کسی پہنچے حج کر چکے ہیں۔

انہوں نے بھی اللہ کی راہ پر گامزن ہو کر آدم علیہ السلام نے جنت سے
نکلنے پر راہ چل کر چل کر آئے۔ وہ طوفانِ نوح سے نکلے بیت اللہ
اسی طرح کو قہم۔ جب طوفانِ نوح آیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو چھوٹے
آسمان پر اٹھایا اب ہر دن اس میں ستر و فرشتے بیٹھتے ہیں۔

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمِينَ إِنَّكَ وَمَنْ ذُرِّيَّتَنَا

اے پروردگار ہمارے اور ہم کو خیر اور اچھا اور امانی اور ہمیں بھی

اُمّةً مُسْلِمَةً لَّكَ وَأَنتَ أَمَّا سَكَنَّا

کراہت جماعت کر۔ خیر والا نبی اور تمام کو قہم سے بن کر

وَنُبَّ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ

اے پروردگار تو وہ ہے کہ توبہ قبول کرتے اور اللہ

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُوا

اے پروردگار ہمارے اور ہمیں ان میں سے ایک سے تلی کہہ کر

عَبِيَهُمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ

ان پر بھی آیتیں اللہ کے کتاب اور حکمت اور حکمت اور حکمت

وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

کرسے کہ ہے توبہ دہی ہے بہت زہد و است پڑی قسمت والا

عالم اسلام کو یہ نصیحت دے رہی تھی کیا نہ دیکھیں کہ ان کے لئے جیسے بہت حد تک فرمایا ہے کہ جس اپنے فیوض کو کچھ بہت کر دے وہ بہت مل گیا اس وقت جتنے ہیں یہ اسلام کے اپنے سب فیوض کو ان کے لئے یہ بہت کر دے۔
بیٹوں کا جواب:

انہوں نے جواب دیا کہ اس کی پرستش کریں گے جس کی آپ اور آپ کے بزرگ اور اکابر اس میں اس کی پیروی و اطاعت کرتے رہیں گے۔

برہنہ: جو یہ وہ خوش راہی ہوئی اسباب ہم ان میں رہا
تِلْكَ اٰمَنَةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ

وہ ایک جماعت تھی جو کہ وہ بھی ان کے واسطے تھے جو انہوں نے کیا

وَلَا تُخْذِلُ كَسْبُهُمْ وَلَا تَشْنُوْنَ عَلَيْهِمْ اَنْتُمْ

اور تمہارے واسطے یہ ہم نے کیا اور تم سے بوجھ نہیں ان کے

يَعْمَلُوْنَ

کاموں کی

اسی اسباب کی غلط فہمی

جو یہودیوں کو اور نصاریوں کو نصیحت تھا کہ ان باپ نے تم کو اس میں

اول ذکر کر دہی اور ان کے ثواب میں بھی اول ذکر کیا: یہی سب قسط ہے اور

یہ اپنے اپنے لئے کا حساب ہے اور جو یہودی اور نصاری

وَقَالُوا لَوْ كُنَّا هُودًا اَوْنَصَارًا لَهَاتَمَّ اُولَئِكَ

اور کہتے ہیں کہ ہاں یہودی اور نصاری تو تم ہالو گے، خداست

پر عکس نمونہ نام زندگی کا نور

اعلیٰ یہ کہ یہودی و نصاریوں کو نصیحت ہے کہ یہودی ہو یا زاور

نصاری کہ جس کی نصیحت ہو چاہے تو تم کو بہت نصیحت ہو، جو وہی ہے

انبیاء کی پروری اور وحدت:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کتاب رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا: آخرت میں میری علیہ السلام سے مجھ سے زیادہ نصیحت

و اقرب، صحابہ، سب یونہی دہی ہیں یا میں ان کی نصیحت ہیں، اور سب کا

نصیحت: میں ہے اور میں علیہ السلام اور اللہ سے اور میان کوئی نہیں اس

تھے نہیں نہ اولیت انبیاء سے نہ رسولین کا وارث اور باریاں تھا کرتے یہ کیا کہ یہودی
اپنے سب کچھ اور نصیحتی سب سے سب کچھ وہی مل گئے (لہذا یہ سب
حق بنی سب سے سب کچھ وہی مل گئے) (لہذا یہ سب سے سب کچھ وہی مل گئے)
والدین کا فرض:

والدین کا فرض یہ ہونا کہ ان کے سب سے پہلے ان کی صحت و سلامتی کی
فکری ہونے کے بعد ہر سال کی طرف توجہ کی جائے جس میں وہ غنیمتیں ہیں۔
اول یہ کہ طبی اور جسمی تعلیق کی بناء پر وہ جو صحت کا اثر نہ دے بلکہ اور آسانی
سے قبول کر لیں گے، اور پھر ان کو قرین اور اصلاحی کو خوشی میں ان کے
دست دہاڑیں اور اطاعت حق میں ان کی نصیحتیں ہوں گے۔

اور صحت و اطاعت حق کا اس سے زیادہ اصل اور طبی راستہ کوئی نہیں کہ
بزرگوار اور آدمی اپنے اس عیال کو حق بات سکھائے اور اس پر عمل
کرائے کسی کسی میں دل اوپر نہ سے لگ جائے۔

ایک غلط فہمی کا اثر:

بعض سید فاضل ان کے دماغ میں خیال ہیں کہ جس کی عمر و اور اول
ہو یہ جو ہیں کہ دلتے ہیں، پوری مغفرت خدا ہوگی۔

قرآن کریم نے اس میں غلط فہمی کا اٹھایا ہے۔

(وَ لَا تَكْتُمُ الْكُفْرَانَ لِلْغَيْبِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ)

(وَ لَا تَكْتُمُ الْكُفْرَانَ لِلْغَيْبِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ)

اور جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”میں نے اپنی بات تمہارے لئے کہ تمہارے لئے، اور اگر تمہارے لئے ہے

اور حال صاف ہے کہ تمہارے لئے، تمہارے لئے، اور صرف یہ تو اور صرف

یہ ہے سب کا جوار۔ لے کر اور میں اس روز تم سے یہ کہوں کہ میں

تمہیں اللہ کے خطاب سے نہیں بچا سکتا۔

اور دوسری حدیث میں اشارہ ہے:

”مَنْ نَفَا تَبْ غُفْلَةً لَّمْ يَسْرِغْ بِهَا نَسْفَةً“

”جو کسی شخص کو اس سے گھٹنے چبھے اور اس کو اس کا سب سے گئے

نفس سے نہ دلتے ہو۔“

حضرت یعقوب کو وصیت کیلئے بہت دینی تھی:

علاء نے فرمایا ہے کہ جب کسی شہر کی موت قریب آتی ہے تو موت سے

پہلے ان خیال آئیں زندگی، موت میں اختیار، عدالت سے کہ نصیحت اختیار

سے بچے رہیں، جو با عالم بلا میں چلا سب معمول جب حضرت یعقوب

آیت (۱۰) میں فرماتا ہے: **وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ** (اور ہم نے تجھے اپنے رب کی رحمت کے طور پر بھیجا ہے)۔

اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو رحمت کے طور پر بھیجا ہے۔

اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو رحمت کے طور پر بھیجا ہے۔

شان نزول کی دوسری روایت:

علاء بن ابی ریحہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ: "اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کی قوم نے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طور پر بھیجا ہے۔" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے اللہ! میں نے اپنے رب کی رحمت کے طور پر بھیجا ہے۔"

اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو رحمت کے طور پر بھیجا ہے۔

اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو رحمت کے طور پر بھیجا ہے۔

عظمت و محبت رسول کی حدود:

شریعت اسلام میں رسول کی عظمت و محبت فرض ہے جس کے بغیر

اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو رحمت کے طور پر بھیجا ہے۔

قُلُوا آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْنَا مِن رَّبِّنَا

اور فرمایا: "اور ہم نے اپنے رب کی رحمت کے طور پر بھیجا ہے۔"

وَأَنبِئْهُمْ بِآيَاتِ اللّٰهِ الَّتِي كَانَتْ تَنزِلُ فِي الرِّجَالِ

اور فرمایا: "اور انہیں بتاؤ اللہ کی آیتوں کے بارے میں جو ان کے پاس سے آتی تھیں۔"

وَيُعَذِّبُ الرِّجَالَ

اور فرمایا: "اور انہیں عذاب دے گا۔"

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ

اور فرمایا: "اور ہم نے تجھے اپنے رب کی رحمت کے طور پر بھیجا ہے۔"

وَأَنبِئْهُمْ بِآيَاتِ اللّٰهِ الَّتِي كَانَتْ تَنزِلُ فِي الرِّجَالِ

اور فرمایا: "اور انہیں بتاؤ اللہ کی آیتوں کے بارے میں جو ان کے پاس سے آتی تھیں۔"

وَيُعَذِّبُ الرِّجَالَ

اور فرمایا: "اور انہیں عذاب دے گا۔"

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ

اور فرمایا: "اور ہم نے تجھے اپنے رب کی رحمت کے طور پر بھیجا ہے۔"

وَأَنبِئْهُمْ بِآيَاتِ اللّٰهِ الَّتِي كَانَتْ تَنزِلُ فِي الرِّجَالِ

اور فرمایا: "اور انہیں بتاؤ اللہ کی آیتوں کے بارے میں جو ان کے پاس سے آتی تھیں۔"

وَيُعَذِّبُ الرِّجَالَ

اور فرمایا: "اور انہیں عذاب دے گا۔"

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ

اور فرمایا: "اور ہم نے تجھے اپنے رب کی رحمت کے طور پر بھیجا ہے۔"

وَأَنبِئْهُمْ بِآيَاتِ اللّٰهِ الَّتِي كَانَتْ تَنزِلُ فِي الرِّجَالِ

اور فرمایا: "اور انہیں بتاؤ اللہ کی آیتوں کے بارے میں جو ان کے پاس سے آتی تھیں۔"

جن سے عاجز و زاری و غنا و دوا اس آیت کو چاروں طرف سے پاگھڑ کر دیا ہے۔
یہ آیت عظیم ہے نہ کہ انسانی عقل و فہم پر ان کو چاہئے کہ

صِبْغَةَ اللَّهِ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ صِبْغَةً

ہم نے تم کو اللہ کی رنگ دیا کہ اور کس کا رنگ بہتر ہے اللہ کے رنگ

وَمَنْ يَخْتَرِكْ اللَّهَ عَيْدُوهُ

اور اللہ کی عید کو توڑ دے

اس کتاب کی رسم پرستی:

میرا دل اللہ سے ہے۔ میرے ہر گمراہ اور گمراہی کو اللہ کی اور نصرتوں سے
میں بچاؤں گا اور اللہ کی ہر کتب کے لئے کہہ دے میں ایک رنگ ہے
یہ مسلمانوں کے پاک ہیں۔ ہر شخص نے جسے اللہ کا رنگ عطا فرمایا ہے
وہ جو خدا کے حبس کے بند ہے وہ اللہ کی ان کے دل میں آتا تو اس کو
اس رنگ میں خود اسے کہہ دے کہ اللہ کا رنگ عطا فرمایا ہو گیا وہ خود تو
نے خود اسے کہہ دے کہ اللہ کا رنگ عطا فرمایا ہو گیا وہ خود تو
کمال دین میں اسے سب طرح کی اپنی ہے۔ یہ آیت عظیم ہے۔

شب ثلث

اللہ عزوجل نے اللہ کے لئے کہہ دے کہ اللہ کا رنگ عطا فرمایا ہو گیا وہ خود تو
یہ آیت عظیم ہے۔ میرے ہر گمراہ اور گمراہی کو اللہ کی اور نصرتوں سے
میں بچاؤں گا اور اللہ کی ہر کتب کے لئے کہہ دے میں ایک رنگ ہے
یہ مسلمانوں کے پاک ہیں۔ ہر شخص نے جسے اللہ کا رنگ عطا فرمایا ہے
وہ جو خدا کے حبس کے بند ہے وہ اللہ کی ان کے دل میں آتا تو اس کو
اس رنگ میں خود اسے کہہ دے کہ اللہ کا رنگ عطا فرمایا ہو گیا وہ خود تو
نے خود اسے کہہ دے کہ اللہ کا رنگ عطا فرمایا ہو گیا وہ خود تو
کمال دین میں اسے سب طرح کی اپنی ہے۔ یہ آیت عظیم ہے۔

فرمانی: میرے ہر گمراہ اور گمراہی کو اللہ کی اور نصرتوں سے

میں نے اس کو اللہ کی رنگ دیا کہ اور کس کا رنگ بہتر ہے اللہ کے رنگ
یہ آیت عظیم ہے۔ میرے ہر گمراہ اور گمراہی کو اللہ کی اور نصرتوں سے
میں بچاؤں گا اور اللہ کی ہر کتب کے لئے کہہ دے میں ایک رنگ ہے
یہ مسلمانوں کے پاک ہیں۔ ہر شخص نے جسے اللہ کا رنگ عطا فرمایا ہے
وہ جو خدا کے حبس کے بند ہے وہ اللہ کی ان کے دل میں آتا تو اس کو
اس رنگ میں خود اسے کہہ دے کہ اللہ کا رنگ عطا فرمایا ہو گیا وہ خود تو
نے خود اسے کہہ دے کہ اللہ کا رنگ عطا فرمایا ہو گیا وہ خود تو
کمال دین میں اسے سب طرح کی اپنی ہے۔ یہ آیت عظیم ہے۔

میں تو اللہ کی رنگ دیا کہ اور کس کا رنگ بہتر ہے اللہ کے رنگ
یہ آیت عظیم ہے۔ میرے ہر گمراہ اور گمراہی کو اللہ کی اور نصرتوں سے
میں بچاؤں گا اور اللہ کی ہر کتب کے لئے کہہ دے میں ایک رنگ ہے
یہ مسلمانوں کے پاک ہیں۔ ہر شخص نے جسے اللہ کا رنگ عطا فرمایا ہے
وہ جو خدا کے حبس کے بند ہے وہ اللہ کی ان کے دل میں آتا تو اس کو
اس رنگ میں خود اسے کہہ دے کہ اللہ کا رنگ عطا فرمایا ہو گیا وہ خود تو
نے خود اسے کہہ دے کہ اللہ کا رنگ عطا فرمایا ہو گیا وہ خود تو
کمال دین میں اسے سب طرح کی اپنی ہے۔ یہ آیت عظیم ہے۔

مسلمانوں سے خطاب:

میں نے تم کو اللہ کی رنگ دیا کہ اور کس کا رنگ بہتر ہے اللہ کے رنگ
یہ آیت عظیم ہے۔ میرے ہر گمراہ اور گمراہی کو اللہ کی اور نصرتوں سے
میں بچاؤں گا اور اللہ کی ہر کتب کے لئے کہہ دے میں ایک رنگ ہے
یہ مسلمانوں کے پاک ہیں۔ ہر شخص نے جسے اللہ کا رنگ عطا فرمایا ہے
وہ جو خدا کے حبس کے بند ہے وہ اللہ کی ان کے دل میں آتا تو اس کو
اس رنگ میں خود اسے کہہ دے کہ اللہ کا رنگ عطا فرمایا ہو گیا وہ خود تو
نے خود اسے کہہ دے کہ اللہ کا رنگ عطا فرمایا ہو گیا وہ خود تو
کمال دین میں اسے سب طرح کی اپنی ہے۔ یہ آیت عظیم ہے۔

قُلْ أَتُحِبُّونَنِي فِي اللَّهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَلِلَّهِ الْآخِرَةُ

کہہ دے کہ تم تمہارا رب ہے اللہ۔ اللہ کی نسبت عطا فرمائی

وَلَنَا آغَمَاتُ وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ وَنَحْنُ

ہے رب ہمارا اور رب تمہارا اور ہمارے لئے ہیں عمل ہمارا

أَنْتَ مُخْلِصُونَ

اور ہمارے لئے ہیں عمل ہمارا اور رب تمہارا اور ہمارے لئے ہیں عمل ہمارا

ہم خاص اللہ کی نسبت عطا فرمائی:

اللہ عزوجل نے اللہ کے لئے کہہ دے کہ اللہ کا رنگ عطا فرمایا ہو گیا وہ خود تو
یہ آیت عظیم ہے۔ میرے ہر گمراہ اور گمراہی کو اللہ کی اور نصرتوں سے
میں بچاؤں گا اور اللہ کی ہر کتب کے لئے کہہ دے میں ایک رنگ ہے
یہ مسلمانوں کے پاک ہیں۔ ہر شخص نے جسے اللہ کا رنگ عطا فرمایا ہے
وہ جو خدا کے حبس کے بند ہے وہ اللہ کی ان کے دل میں آتا تو اس کو
اس رنگ میں خود اسے کہہ دے کہ اللہ کا رنگ عطا فرمایا ہو گیا وہ خود تو
نے خود اسے کہہ دے کہ اللہ کا رنگ عطا فرمایا ہو گیا وہ خود تو
کمال دین میں اسے سب طرح کی اپنی ہے۔ یہ آیت عظیم ہے۔

اخلاص کی حقیقت

اللہ عزوجل نے اللہ کے لئے کہہ دے کہ اللہ کا رنگ عطا فرمایا ہو گیا وہ خود تو
یہ آیت عظیم ہے۔ میرے ہر گمراہ اور گمراہی کو اللہ کی اور نصرتوں سے
میں بچاؤں گا اور اللہ کی ہر کتب کے لئے کہہ دے میں ایک رنگ ہے
یہ مسلمانوں کے پاک ہیں۔ ہر شخص نے جسے اللہ کا رنگ عطا فرمایا ہے
وہ جو خدا کے حبس کے بند ہے وہ اللہ کی ان کے دل میں آتا تو اس کو
اس رنگ میں خود اسے کہہ دے کہ اللہ کا رنگ عطا فرمایا ہو گیا وہ خود تو
نے خود اسے کہہ دے کہ اللہ کا رنگ عطا فرمایا ہو گیا وہ خود تو
کمال دین میں اسے سب طرح کی اپنی ہے۔ یہ آیت عظیم ہے۔

هَدَىٰ اللَّهُ

دَعْوَةَ الْإِسْلَامِ

احتمال کی تفصیل:

وہاں سے آپ کے لئے نماز کا یہ مقرر ہو تھا جس میں چاروں حصوں سے
احتمالیت المقدسہ کو قبل مقرر فرمایا اور سب جانتے ہیں کہ احتمال ای چیز
میں ہوتا ہے جو کسی پر مشورہ ہو، اور احتمال تعاقب فرماتا ہے کہ جب جوئے
کعبہ بیت المقدس کو قبل نماز کو گن جو عبادی معنوم ہو احوال مسلمان کو وہاں
موجود ہے کہ وہ نماز عرب اور قریش سے دو کعبہ کی انصاف کے مستحق ہے
ہوگا، چنانچہ ان دو مرد عبادت کے خلاف نماز پڑھا اور وہ اس کے کھرانے
کی یہ بات بھی کہ طاعت ابراہیم کے خلاف تھا جس کی حاکمیت کے باوجود
اور انھیں انھوں میں کو ذوقِ علم اور توحید سراسر کی اہمیت معاہدہ تھی۔
وہ کعب کے بعد بیت المقدس کی طرف متوجہ ہونے کو ترقی متکسر خیر
کرتے تھے مگر جن اطراف کا حکمت و اسرار ایک رسالت تھی اور حقیقت کعب
اور حقیقت بیت المقدس اور خواست خدا ہوا اور فرق سب سمجھتے تھے۔
وہ جانتے تھے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء کے کلمات
کے جامع اور آپ کی رسالت بعدہ علم اور تمام امتوں کے لئے خاص
ہے۔ اس لئے ضرور ہے کہ استقبال بیت المقدس سے عبادت بھی ہو اور
اس کے بعد استقبال بیت المقدس کی بھی عہد اور اہتمام۔

وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِلَّكُمْ إِنَّمَا سَكَّرْنَا نَبَاكُمْ

اور خدا جیسا کہ تم کو گمراہ نہ کرے تمہارا ایمان ہے غلبہ خدا کو

بِالْقَائِلِينَ لَهُ زُفَرٌ رَّحِيمٌ

یہ بہت مشکل ثابت ہو رہا ہے

ایک شہر کا ازالہ:

یہ وہاں کہ کہ قلعہ صلی ہے تو انی و مت کی نماز پر بیت المقدس کی
طرف پہنچ کر خلع ہوئی۔ بعض مسلمانوں کو کعبہ ہوا کہ بیت المقدس جب
قبلہ مسلمانوں پر مسلمان اسی حالت پر مقرر ہے کہ کعبہ میں کھسکان دیا
ہوئی نہ ہو رہے اس لئے خود کعبہ کائنات اور اس کا تدارک کر لیں گے۔
ان پر یہ بت ڈال دی کہ کعبہ قرآن بیت المقدس کی طرف نماز بھی
متعلق ہے یعنی اور عبادت محمد اودنی کے جب پڑھی تو تہجد ہے اور

شرقی و مغربی اور جنوب و شمال کے انہی آسمانی سے کج رہتے ہیں۔
اب وہ ایک سمت و جهت کوئی جو جس کی طرف ساری دنیا کا رخ پھیرا
جائے اس کا فیصلہ اگر انسانوں پر چھوڑ دے تو یہی ایک سب سے جلی
بہا و اختلاف ازواج میں پائی ہے۔ اس لئے ضروری تھا کہ اس کا حقیقہ خود
حضرت علی علیہ السلام کی طرف سے بتا دیا۔ حضرت آدم علیہ السلام کو دیا
میں انہی را یا تا کہ فرشتوں کے ذریعہ بیت اللہ کعبہ کی بنیاد پیچھے ہو رکھ دی گئی
تھی، حضرت آدم اور اہل بیت اور اہل علم کا سب سے پہلا قبلہ بیت
اللہ اور خدا کا کعبہ بن گیا

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ

"سب سے پہلا نماز جو لوگوں کے لئے پڑایا گیا، وہ کعبہ ہے جو کہ میں
ہے بہت اہمیت و راجحانہ دلوں کے لئے۔"
مفسر: کعبہ کا یہ باب نہ جانا، یعنی القلعة میں حضرت مہدی
علیہ السلام کی حدیث میں جو قیام قبلہ کا حکم پہنچے اور ان لوگوں کے
عبادت نماز بیت اللہ کی طرف پھر جانے کا واقعہ ذکر کیا۔ وہی یہ علامہ تھی
خلی نے تحریر فرمایا ہے: "یعنی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جو کعبہ نماز
میں شریعت میں رکھی گئی ہے وہاں سے پڑھنے والے کو تسلیم و تہنیت کرنا ہے۔"
تو یہ بت مسلم کی رہا ہے کہ اس وقت تو جس جو کعبہ کی صفوں
میں تھیں آگے آگے اور مردہ جو کعبہ کی صفوں میں تھے پیچھے آگے اور سب
رسالت خدا کی طرف دلا گیا تو امر ان کی تھیں: "تم اور عورتوں کی پیچھے
ہو جائیگا۔" وہاں پھر
کہہ کر کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل:

حضرت مہدی علیہ السلام کا قول یہ ہے کہ وہی ہے جو بیت المقدس
تھا، برائیت کے بعد بھی سب سے اہمیت رکھتی ہے، وہاں کے بعد بیت اللہ
قبلہ جانے کے حکم میں ہو گئے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل کہ
محمد میں یہ بات پھر اسرار ہو گئی کہ ان کی کہ وہاں نماز پڑھتے تھے تاکہ
بیت خدا کی جگہ سے ہو بیت المقدس کا بھی استقبال ہو سکے۔ یہ سب دیکھتے
کے بعد یہ ممکن نہ رہا، نہ خود قبلہ کا استقبال پورا ہوا، نہ ان کی

وَلَا تَكُنْ كَمَكِّيَّةٍ إِلَّا عَلَى الْكَلْبِ

اور چلے۔ یہ بات بھاری ہوئی مگر میں نے یہ نہیں کو رہا

ثواب میں کسی طرح کا نقصان نہ آجائے گا۔ خواہ میری ہی

بدلوں پر اللہ کی مہربانی:

مگر حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قدی کی ہرمت کو دیکھ جس سے اس کا بچہ چھوٹ گیا تھا۔ وہ اپنے بچہ کو باؤلوں کی طرٹ تلاش کر رہی تھی اور جب وہ ٹھیک سا قدی کیوں گئی۔ جس سے بچہ کو کچھ بھی نہ لگے گا بھی ایسا ہی گناہ کا اپنا چل گیا، خوش خوش لپک کر اسے گود میں اٹھایا، بیٹے سے دعا کر دیا اور اس کے سر میں دو رو روایا۔ یہ دیکھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سچا ہے فرمایا: ہذا قدیہ پستانیں چلے ہوئے اس بچہ کو: تم بھی ذال دے گی: لوگوں نے کیا یہ رسول اللہ! ہرگز نہیں۔ آپ نے فرمایا: ہذا قدیہ، جس قدیہ میں اپنے بچہ پر مہربانی ہے اس سے کہیں زیادہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر رحم دہم ہے۔ وہ تمہارا بچہ:

قَدْ نَزَى الْقَلْبُ وَجَهَكَ فِي السَّمَاءِ فَهَلْ تَوَلَّيْتَنِي
بِطَلَبِ عَمٍّ يَكْتُمُ بَيْنَهُمَا بَابُ التَّائِبِ حَسْرَةً لَمْ تَكُنْ فِي حَرْفِ سَهْلَةٍ
قَبْلَهُ تَرْضَاهَا
میرے گم ہونے کا تمہاری طرف توجہ دانی ہے

تبدلی قلب کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار:

چونکہ آپ کا مقلی قلب اور آپ کے کلمات کے محاسب نہ نہ کہہ تھا اور سب قلوب سے انش اور حضرت ہر انجیم کا بھی قلبی قلبی تھا اور یہود طہن کرتے تھے۔ یہ نبی شریفیت میں ادب کا کاف و رحمت الہی کی کے ساتھ ہو کر ہمارا قلب کیوں افسانہ کرتے ہیں۔ ان وجود سے نہ نہش۔ آپ رب القدوسی کی طرف نما: پڑھتے تھے تو اس میں کیا جان تھا کہ کعبہ کی طرف نہ گئے کہ حکم نہ جانے اور ان شوق میں آسانی کی طرف مسافروں کو بڑھ کر کہہ دیتے تھے کہ گناہ فریضہ حکم الہی ہے اس پر یہ آیت الہی اور انتظار کعبہ و قمر آ گیا۔ خواہ میری ہی

قلب کی تفصیل:

اتن جرتا میں حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: بیت اللہ قبلہ ہے مگر ۱۰۰۰ سالوں کا اور مسجد قبلہ ہے اس کے حرم کا اور درم قبلہ ہے تمام زمین والوں کا خواہ مشرق میں ہوں خواہ مغرب میں، میری تمام است کا قبلہ میں ہے۔ وہ میری ہی

شان نزول: یہ پند منور میں جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے تھے تو یہودی کہہ کرتے تھے کہ یہ نبی نہیں، اس لیے آپ یہ چاہتے تھے۔ جن گمراہوں سے قبضہ کی کار کرتے ہیں، اس لیے آپ یہ چاہتے تھے۔ ریت اللہ قبلہ ہو جائے۔ چنانچہ حضور نے جبرئیل علیہ السلام سے اپنی یہ قسما عا برکی کہ جسے اللہ چونکہ میرے باپ ابراہیم علیہ السلام کا قبلہ ہے اس لئے میری خواہش ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے قبلہ کرے۔ جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ میں تمہارا آپ کے بندوں اور رب اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہوں۔ تمہاری دعا پر اور برگ اور قرب ہیں، آپ خود اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے انتظار میں آسمان کی طرف دیکھنے لگے۔ آفریز اللہ تعالیٰ نے آپ کی یہ دعا قبول فرمائی اور (رحمۃ اللہ علیہ) فرمایا: مائل ہوئی۔

زور والوں کیلئے قبلہ کی تعمیر:

تذہبی نے امر پر دینی اللہ عز و جہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مائیں مشرق اور مغرب کے قبلہ ہے۔ اس حدیث سے حالہ معلوم ہوتا ہے کہ زور والوں کے لئے قبلہ جب کعبہ ہے۔ چنانچہ اہل ہند کا قبلہ و مغربوں کے درمیان ہے اور دونوں مغرب رہا ہے نہ نبی کی مغرب ہے۔

تحویل قبلہ کا واقعہ:

عاجب اور کھلی ارشاد میں مذکور ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبلیہ میں سر میں امر بشر ایہ راہ من سرور سے لئے براہ کے انتقال کے بعد تشریف لے گئے۔ سام پڑے حضور کے لئے کھانا تیار کیا۔ وہاں آپ کو ظہر کا وقت آ گیا۔ آپ نے اس اصحاب کے مسجد نبی میں نماز شروع فرمائی۔ جب آپ پڑھ رہے تھے کہ جبرئیل علیہ السلام نے آواز دیا: کیا کہنت اللہ کی طرف نماز پڑھو! آپ نماز میں کعبہ کی طرف ہر آپ کی جانب پھر گئے، جس جگہ وہ تھے وہاں نور میں آ گئیں اور جہاں خود تھے وہیں رہا کرتے۔ عرض میں نماز میں پھر گئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کی طرف دیکھ کر فرمایا: اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ میں سے نزدیک یہ قصد نہایت قوی منہ سے نکلے۔

مہمیں میں اہل عرب رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ باہمی دنگ جبر کی نزہت ہے جسے کو ایک شخص نے: کہ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی طرف سے کعبہ کی طرف خود ہوئے گا حکم ہو گیا۔ اس سب ہی

وقت نجس کی طرف بھر گئے۔ اسی دن کے شام کی طرف تھے اور صبح
یعنی صبح نماز کے لیے کہ مسجد افضل میں نماز پڑھ رہے تھے کیا یہ
محکم ہے کہ اگر کراہت، اولیٰ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کرنے
کا حکم ہو گیا، تاہم اس میں کہ نجس کی طرف بھر گیا اور ہر سب بھی بھر
گئے۔ وہ طہیر ہوئے۔

بیت اللہ کے اندر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز:

صحیحین میں اسٹن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور مراد یہ صلی
اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ہم کاب اسامہ بن جلال اور عثمان بن صفیہ رضی اللہ
عنہما بیت اللہ کے اندر نظر رکھنے والے تھے اور وہ زود بخود کیا گیا۔ اسے عمر
رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یہ سب حضرات سب باہر آئے تو میں نے
بارہی اللہ سے دریافت کیا کہ حضورؐ نے قہر جاکر کیا کیا؟ فرمایا ہے
کہا کہ مسجد کے دو سمتوں اپنے بائیں جانب چھوڑے اور ایک سمتوں دائیں
جانب اور جس سمتوں چھوڑے چھوڑا تو اس میں وجود ہے کہ یہ
آخر فرمایا کہ وہ تمام کی طرف نماز پڑھیں گے۔

فَوَلَّيْهِمْ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

اپ بھر من الیہ طرف مسجد الحرام کے

مسجد حرام کی وجہ تسمیہ:

یعنی کعبہ کی طرف اور اس کا مسجد الحرام اس لئے کہ یہ کعبہ ہے وہاں
حق تعالیٰ کے رکھ رکھاؤ، آسمان چاند، سورج اور زمین کا گناہ وغیرہ اور
فراموشی اور کسی مسجد کی اذیت و عزت نہیں جس قدر مسجد الحرام کی
حزمت ہے۔ جب جو زمین قبلہ کے حکم ہوا تو آپ باصاحت مسجد نبوی
صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھا، یہ تھے۔ اور مکہ بیت المقدس کی طرف پڑھا
چکے تھے، لہذا میں نے آپ سے دو سب مسجدوں کے کعبہ کی طرف منہ
بھیج دیا اور نبوی و انھیں چاہی کہ اس مسجد کا نام لیتے اور وہ بھیجیں
ہو گیا۔ لہذا وہ کہلائی۔

وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّواْ وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ

اور جہاں بھی تم ہو کر مسجد چھوڑو منہ اس کی طرف

جہاں ہو کعبہ کی طرف نماز پڑھو:

یعنی حجر میں یا مٹی میں یا زمین یا دوسرے چیز میں۔ جہاں سے نہ

وہ میں یا نادر بیت المقدس میں جہاں کہیں جو کعبہ کی طرف ذکر کے نماز
پڑھو۔ وہ مسجد چلی۔

مسجد حرام کی عمارت: مسجد حرام میں دو سمتوں اور دوسرے سمتوں کی طرف
مسجد حرام کی سمت ہے اور مسجد کی جانب سے کہی جاتی ہے انتظار قبلہ فرض
اور ادا ہوا ہے۔ اور یہ فرقہ کئی روٹی کے کھنڈوں میں مسجد حرام میں بھی
انتظار اور پڑا ہے اس لئے تھا کہ اس مسجد کے لئے اس سمت کو مسجد حرام
قبلہ قرار دیا ہے جو عمر فاروقؓ کے امر کی روٹیوں اور حرام کے درمیان ہے۔ حضور اللہ
روٹی کے حساب سے یہ صورت ہوئی کہ مسجد حرام میں مسجد حرام کے
درمیان ۴۸۸ روٹی تک سے قبلہ قرار دی جائے گی۔ یعنی ۴۸۸ روٹی تک بھی اگر
دائیں یا بائیں۔ اس لئے کہ اوجائے قسمت قبلہ کی سمت میں روٹی ادا نہ ہو جائے
گی۔ اور اس میں قبلہ کا اور مسجد حرام کی طرف مسجد حرام کی باب ۶۸ صفحہ ۶۸ میں وہاں
مشرقیں کا صلی اللہ علیہ وسلم کی قرآن پڑھنا۔ جو وہاں قرار دیا۔

ذَٰلِكَ الْكِتَابُ أَنزَلْنَاهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ

یہ قرآن کوئی کتاب نیست جس میں کہ یہی تمہیں ہے اس کتاب

الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ ۚ وَكَانَ الْكِتَابُ بِأَعْيُنِنَا

وہ طرف سے اللہ ہے تمہیں میں اس کے لئے جو وہاں کرتے ہیں

اصل کتاب کی حسمہ روزی کی پروا نہ کرو:

یعنی اصل کتاب جو قرآن قبلہ کی نسبت اور اس کی ہرگز
پروا نہ کرنا۔ کیونکہ اس کتاب سے معصوم ہے کہ شیخہ آخر میں بیت
المقدس کی طرف کچھ روٹوں نماز پڑھیں گے اور آخر کعبہ کی طرف پڑھیں
گئے اور یہی میں اس کو معصوم ہے کہ اصلی اور اذی قبلہ کی کمالیت اور اس کے
مواقیف ہوگا۔ اس لئے اس کو قبلہ قرار دیا۔ اور اس کی سمجھ میں ہے کہ جس حد سے
جو چاہیں کہیں سوئے حال کی باتوں کو خوب جانتا ہے جس کا نتیجہ ان کو
ایک دن معصوم ہو جائے گا وہ مسجد چلی۔

وَلَكِنَّ أَتَيْتُ الْكَتَابَ بِخُنْ

اور اگر تو اسے اصل کتاب کے پاس ساری

إِنَّمَا تَسْمَعُوا قَوْلِي ۚ وَكَانَتْ أُمَّتِي قَوْمًا مَّشْكُومًا

نکاحاں کہ میں نے یہ قہر کو اور وہاں کے ان کا قبلہ

وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَالِيَةٌ لِّبَعْضٍ

اور نہ ان میں ایک دوسرے کا قبل

اب قیامت تک عربی قیام ہے گا:

یعنی حبیب باغ ہے کہ اہل عرب استقامت اور کون جان نہ ہیں
مسند و احوال پڑھ کرے ہیں تو ان سے اپنے قلب کی سوائستگی پر کثرت
مست و کعبہ و اذانیں منسوب ہیں کہ ان کا قیام نہایت پر کثرت
ہیں و کعبہ و حبیب بھی کہا۔ یہ قیام کہ جس کے دور و اس میں ہیں
کہ کسی طرف تو اپنا تعلق نہ ہو بلکہ وہی جگہ سے کہا کرتے تھے کہ وہاں سے
قبل ہر گز نہ جڑو تم سمجھ کر تم ہی ہوں۔ ہر گز یہ ہر گز نہ کہ کسی
طرف نہ رہو نہ کہ کسی سوئے نہ کا خیال باطل اور غلطی سے تم کسی وقت
میں بھی ان سے قبل کا تعلق نہیں کر سکتے۔ اب استقامت کہہ کر علم تو سب
بیک مسرت نہیں ہو سکتا اور دوسروں کے تعلق کا روادہ نہ ہدیش
کر رہے ہیں بلکہ آپاں میں ہر گز اور تعلق ہوا نہیں۔ یہاں
کا تعلق نہایت مقدس ہے اور خدائی کا تعلق نہایت مقدس کی طرف
جانب ہے جہاں حضرت یحییٰ علیہ السلام کا تعلق اور اتفاق و ہر گز
تعلق نہیں ہو سکتا۔ ہر گز مسلمانوں میں اس تعلق نہیں کی تو قیام کر رہی
میں تو وقت ہے۔ (خبردار)

وَلَكِنْ بَعَثْنَا قَوْمًا فَهَرَمُوا بَعْدَ مَا جَاءَكَ

اور اگر تو چلائی کہ تو انہوں پر بعد اس امر کے

مِنَ الْعِلْمِ لَأَنْتَ إِذَا لَمِنَ الظَّالِمِينَ

یہ گھر کہ پہلے تو شک تو بھی ہو ہے انہوں میں

اب اہل کتاب کے قلب کی متابعت ہر گز ممکن نہیں

یعنی ان کا اس سے حق نہ کر کے خودی اور اپنے اور کون میں لیا جائے کہ
تپ خود نہ اہل کتاب کے قلب کی متابعت نہ ہو اور طریقہ کے خلاف بھی
کر لیں تو اس قدر حال پر قیام آپ بھی ہے انہوں میں غم نہ ہو نہ ہری
سے یہ طریقہ کی طرف متعلق نہیں۔ تو مسعود ہو کر کہ تعلق الیہ کہ یہ متابعت
آپ سے ہر گز ممکن نہیں کہ اس طرف سے خلاف بھی نہیں ہو کر ہی ہے۔

بیخ و محسوس: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ جو وجوب ہونے کے یہ
فدہ فرما تو اس سے اور اس کو نہایت فرخ و کمال ہو گئی جیسے ولی ماکم

وہی رہا کے نام کیلئے کسی سے قطعاً فرما دیا۔ اس سے کہہ کر کہ جو کرم
بھی لیا کر دے تو سزا دے۔ (تفسیر جعفری)

الَّذِينَ اتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَ تِلْكَ

جن کو ہم نے دی۔ یہ کتاب پہلے پہل ان کو دینے

يَعْرِفُونَ تِلْكَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ وَلَهُمْ قُرْبَانٌ

پہچانتے ہیں اپنے ہیوں کو اور وہ ایک فرقہ ان میں سے

لِيَكْفُرُوا عَنْهُ وَهُمْ يَعْلَمُونَ إِنَّهُمْ مِنْ

البت پہچانتے ہیں کہ ان میں ان کی ان سے

وَلَهُمْ قُرْبَانٌ فَلَا عُدْوَانَ عَلَيْهِمُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ

جو جیسا کہ پہلے ہر گز۔ یہ وہ کہ۔

اہل کتاب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت

اچھی طرح جانتے ہیں

یعنی اگر تم کو یہ خیال ہو کہ کاش کہہ کر مسلماً اس سے کہہ دوں اہل
کتاب بھی کسی طرح حکیم کر میں اور دوسرے لوگوں کو شہر میں ڈالتے نہ
بھاری تو میرے ہی مسودہ ہو۔ نہ میں علیاں ہائی نہ ہے۔ یہ تو ان کو تو اہل
کتاب کو تیار بہت ہر گز ہے۔ آپ کے سب وقیل و جلد و سکس و صورت
و فکر و اوصاف و احوال سب کو جانتے ہیں۔ میں کہ یہ ہے ان کو آپ کام
اور آپ کے ہی اور کو دینے کا یہ اہل یقین ہے جب بہت سے ترکوں میں اپنے
چوٹ کو جانتاں تو وہ پہچانتے ہیں۔ مگر ان کو کہہ دیا کہ یہ کہہ دیا
بعض یہ وہ اور انداز میں تو پہچانتے ہیں لیکن ان کے پہچانے سے کہہ دیا
ہے۔ حق بات تو وہی ہے ہر گز ان کی طرف سے جو پہلی کتاب ان میں دینا
ماتیں ان کی مخالفت سے کہی کہ ان کا ہر گز نہ ہو کہ وہ کہہ دیا۔

قرآن مجید میں یہ کہہ دیا کہ حضرت فرمودہ حق صلی اللہ علیہ وسلم نے
حضرت عبداللہ بن مسعود سے ہر گز دیا ان کے یہ کہہ دیا کہ جو جہاں آیا تو
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہہ دیا کہ یہ کہہ دیا کہ یہ کہہ دیا کہ
ہر گز دیا دیا بلکہ۔ یہ کہہ دیا کہ یہ کہہ دیا کہ یہ کہہ دیا کہ یہ کہہ دیا کہ
کہہ دیا کہ یہ کہہ دیا کہ یہ کہہ دیا کہ یہ کہہ دیا کہ یہ کہہ دیا کہ یہ کہہ دیا کہ
جہاں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کہہ دیا کہ یہ کہہ دیا کہ یہ کہہ دیا کہ یہ کہہ دیا کہ

شکراؤ کرو:

جب دہریہ طرف سے قرآن مجید کو یہ کہنا شروع کیا کہ یہ تو کلامِ رب ہے کہ ہم کو زبان سے الے الے اذکر سے لے کر تے لے کر ہر طرح سے یاد کرو اور اذکر کرو، ہم تم کو یاد کریں گے، یعنی نبی کی رحمتیں اور رحمتیں تم پر ہوتی رہیں گی۔ اور دہریہ حضرات کا مقصد غریب اور سرتے رہیں اور جاری ہمشکری اور معصیت سے بچنے رہیں۔ وہ نصیر جان نہ

خدا کا یاد کرنا:

حکمت دین عباس فرماتے ہیں کہ خدا کا یاد کرنا تمہاری یاد خدا سے بہت بڑی چیز ہے۔

حدیثِ قدسی:

آپ قدسی حدیث میں ہے کہ جو مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے میں بھی اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اور جو مجھے کسی حق میں یاد کرتا ہے میں بھی اسے اس میں بخیر و برکت میں یاد کرتا ہوں۔ سنا احمد میں ہے کہ وہ سعادت فرشتوں کی ہے جو شخص میری طرف ایک بات یاد کرتا ہے میں اس کی طرف ایک بات یاد کرتا ہوں۔ اور اگر تو نے نبی آدم امیر کی طرف ایک بات یاد کرتا ہے میں تیری طرف ایک بات یاد کروں گا اور اگر تو میری طرف یاد کرتا ہو تو میں تیرے طرف یاد کرتا ہوں اور اگر تو کسی کی طرف یاد کرتا ہو تو میں بھی یاد کرتا ہوں۔

نعت کا اثر:

منا احمد میں ہے کہ کھرانہ میں جیسے ایک مرتبہ لہا تہ جتنی حد پہنچے ہوئے تھے اور فرمایا جہدِ خالی جب کسی پر احسان کرتا ہے تو اس کا اثر اس پر دیکھنا چاہتا ہے جو کہ اس کی ہے

زبان کے ساتھ دل بھی ذکر کرے:

اگر زبانی وہی ستر ہے جس کے ساتھ دل میں بھی اللہ کی یاد ہو۔ سونا دعویٰ ہے کہ اس کے متعلق فرمایا ہے۔

بر زبانِ شیعہ دل در کا فر میں نہیں شیخ کے داد اور اثر لکھنا اس کے ساتھ یہ بھی یہ حکام چنے کو فارسی میں زبان سے ذکر شیخ میں مشغول ہو کر اس کا صبر نہ ہو اور ذکر میں نہ لگے تو وہ بھی نہ کہ سے سے مذہبی نہیں۔ حضرت جو مومن رحمہ اللہ کسی نے ان کی یہی حالت کی شکایت کی کہ ہم زبان سے ذکر کرتے ہیں مگر قلب میں اس کی کوئی طاقت محسوس نہیں کرتے۔ آپ نے فرمایا اس پر بھی مصلحتی کا شکر کہ اس نے

مشغول ہو جاتے ہیں۔ لکھنا یاد نہیں رہتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا جسے اس وقت کسی جس کے بعد قدرت میں میری جان ہے مگر تمہاری ہمیشہ وہی حالت رہے جو میرے پاس رہتی ہے تو تم سے ملا کر تمہارے چہرے پر اور دستوں میں آ کر معافی کر لیں گے۔ لیکن اسے منہ سے یہ حالت بھی بھیجی ہو اگر کرتی ہے تو مصلیٰ ہے۔ ہے کہ اگر یہی حالت ہے تو حکمتِ عاقبہ ہو جائے اور کار خاںہ کی نقل و رسم پر ہم ہو جائے اور یہ عالم قائم ہو جائے اور اس عالم کے پیدا کرنے کی حکمت مستور ہو جائے اس لیے بھی مناسب ہے کہ یہ حالت بھی بھیجی ہو

علم کے دو برتن:

الاعراب، وضعی اللہ عز و جہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے علم کے دو برتن حاصل کئے ایک قرآن میں ہے تم کو تسلیم کرو یا اور دوسرے کی تمہیں تم پر اشاعت کروں تو میرا علم تمہارے پاس آجائے۔ اس حدیث کو بخاری نے روایت کیا ہے

دوسرا علم:

شرح حدیث ہے کہ ہے کہ اس دوسرے علم سے مراد وہ حدیث ہیں کہ جن میں کلامِ بادشاہوں اور خلفاء کے نام اور حکامات تھے۔ چنانچہ حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے خدا میں ۲۰ھ کے شروع سے اور ان لوگوں کی سلطنت سے یاد آتا ہوں۔ لا کوں خدا سلطنت سے چاہے اس معاویہ کی خلافت شروع ہے

علمِ لدنی:

علم لدنی کے معارف اور علوم کی تیسرا اس ذہنِ قلب سے پرگزشتیں ہو سکتی اگر ہو سکتی ہے تو بدین حال سے ایک قلب کا دوسرے قلب پر گزشتیں واقع ہونے سے اور کثرت ذکر و مراقبہ خواہ انگلیں ذکر میں ہو یا خلوت میں اس نفع کی ملاحضت پیدا کرتی ہے اور وہ نفع اس خود زبانِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بخدا واسطہ پا کر لکھے رہے۔ ہے: ہے۔ وہ نصیر میری ہے

فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا

سو تم یاد کرو مجھ کو میں یاد کروں تمہارا اور اسان یا میرا اور

شُكْرُكُمْ

و شُكْرِي سَتُكْرَمُ

کے گم گم مہر کرنے والے کہاں ہیں؟ انھیں اور بغیر صاحب کتاب کے جنت میں چلے جائیں۔ کچھ لوگ اللہ کفر سے ہوں گے اور جنت کی طرف بڑھیں گے۔ خیرت انہیں دیکھ کر پوچھیں گے کہ کہاں جا رہے ہو؟ یہ کچھ کے جنت میں۔ وہ کہیں گے: بخیر تو صاحب بھی نہیں ہوا! کہیں گے وہ صاحب سے بھی میل۔ پوچھیں گے آخر آپ کو کون ہیں؟ جواب ایں گے ہم صاحب کون ہیں۔ جو تمہیں بخیر

مطلب یہ ہے کہ کوئی جو خیریت لکھائے کہ وہ کوئی کچھ جہنم الٹی سے دھکی ہوئی ہے۔ اور آپ جس کو جانی اور دلی عقیدوں پر نہ کیونکہ جنت الٹی سے مگر ہی ہوئی ہے۔ نیز بری جانکے سے کسوتی اور کوڑا عت پر عس کو بخیر کرنا کیونکہ وہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طوط کی غصیلیت میں فرما ہے کہ مسلمان کا مہر وہی ہو کر یاں ہیں کہ کسانے لے کر کسی پہاڑ کی چوٹی بکھا چلا جائے اور قوتوں سے بچے دین کو بچائے۔ نہ حدیث کو بخیر ہی نے دایت کیا ہے۔ (سنن)

مہر کی خاصیت:

مہر کی نہ میت یہ ہے کہ وہی رقم کو بکھا کر دینا ہے۔ حیوانیت میں صرف شہرت ہے عقل نہیں۔ مگر عقل میں صرف عقل ہے شہرت نہیں۔ انسان میں عقل کے ساتھ ساتھ شہرت اور غضب بھی ہے۔ اس لئے انسان کو شہرت اور غضب کا اور دکنے کے لئے مہر کا تھینا دینا چاہیے اور فرشتہ اور حیوان کو نہیں دیا گیا عقل اور شہرت میں جب عقلیت ہو تو عقل کے ثور سے پر چلا اور عقلی خواہشوں پر نہ چلا اس کا نام مہر ہے۔ غلطی یہ ہے کہ مہر کا تھینا ہے۔ جتنے عقلی مل شانے قرآن کریم میں مہر کو ستر یا کھنڈ کر فرمایا ہے۔ آیات قرآنی سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر مہر کا اجر مقرر ہے۔ مگر مہر کا اجر یہ صاحب ہے۔ مگر اگر مہر پر دیکھ کر یہ مہر ملتا اور کس ہوں تو ان کے آسمان ہونے کا ایک غصہ تو مہر ہے۔ اور اس طرح نماز ہے۔

نماز کی خاصیت:

میں نے کہا کہ نماز ایک تہذیب ہے جو اگر وہ فخر و دشوار اور خضر اور اس میں قسم کی مختلف اجزاء سے مرکب ہے۔ جو ہر تہذیبی اور ہر مذہبی کا طبع ہے۔ جیسے بارش کے لئے ملوثا استحقاق ہے اور ہر تہذیب اور ہر مذہب کے لئے مسودہ الامداد ہے۔ حضرت انبیاء و کرام کو جب مشکل پیش آتی تو نماز میں مشغول ہوتے۔ حدیث میں ہے: جب حضرت محمد صلی اللہ

علیہ السلام کو کوئی پریشانی آتی تو حضور نماز میں مشغول ہو جاتے۔ حدیث میں ہے کہ جب غلام بادشاہ نے حضرت سارہ کو کھڑا دیا تو حضرت پر ہم علیہ السلام نماز میں مشغول ہو گئے۔ اور جبرائیل صاحب پر جب کوئی نے نماز کی جہت لگائی تو جبرائیل نماز میں مشغول ہو گئے۔ (بخاری اسناد صحیحہ کافہ ص ۱۶)

مہر میں اگر یہ نماز ہی داخل ہوگی قیامت میں نماز کے مہر پائان اور اس اعمال اور معراج میں کہ ہونے کی وجہ سے اسے خاص طور پر جدا گانہ ذکر فرمایا۔ حضرت علی سے مروی ہے کہ نماز میں کاشٹوں ہے۔ اس حدیث کو صاحب مسند قدس نے رد کیا ہے۔ اور نہیں سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز میں کاشٹوں ہے۔ حضرت محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عبادت گزاروں کے درجات کی انتہا اور بارگشت نماز کی حقیقت ہے۔ اور غنائی کثرت سے۔ اور جات میں ترقی ہوئی ہے۔ جو تہذیبی ہے

صاحب سے بہتر عطا:

صحیح بخاری ص ۲۷ میں ہے کہ: وَلِي لَعَلَّوْا غُلَّوْا غُلَّوْا اَوْ مَوْسَعِ مِنَ الْفَقْرِ۔ (یعنی تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مہر ہے۔ بہتر اور وسیع عطا نہیں دے گی) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کو چاہ جائے عطا کر دے جس میں اس کو عطا کرنا آتی ہے وہی عطا کر دے۔ (۱) شکر گزار ال (۲) اگر کرنے والی زبان۔ (۳) مصیبت پر مہر کرنے والا پلانا۔ (۴) انہی ہوں گی جو اپنی جان کے بارے میں درد شہر کے دل کے بارے میں شہر کی خیریت نہ کرے۔ (۵) ہمیں فی نعم۔ (۶) میں ہی عطا کرنا۔ (۷) چاہنا۔

جنت پر فاری کا عمل:

حضرت عبداللہ بن ابی اٹلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کو کوئی حاجت اور ضرورت ہو اللہ تعالیٰ سے متعلق کسی آدمی سے متعلق جتنی خواہ وہ حاجت الٹی ہو جس کا تعلق بہادر است اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ جو کسی بندے سے اس کا اسطر لہ ہو یا اس حال ہو کہ بھروسہ اس کا تعلق کسی بندے سے ہو۔ ہم صورت اس کو چاہئے کہ وہ وضو کرے اور خوب اچھا وضو کرے۔ اس کے بعد اور کھیت نماز کرے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے حضور میں اس عرض کرے: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

ہیں اور ان مقامات کی معرفت حاصل کرتے رہیں۔

یہ وسائل و مخرج کیا ہیں؟

سوتاب و دست کی روٹی میں جو کچھ اپنے ہارماؤں کی رسائی ہوئی، بالکل طریقہ سائنس آئے جن سے براہ راست برزخی مقامات و احوال کوئی تکملہ حاصل ہو سکتا ہے۔

پانچویں طریقہ کار اجتماعی تعارف

ایک شخص مثلاً دوسرے شخص رسائی کی خبر سے صاحب و اندک اطلاع دی، چوتھے اشخاصی تکلیف یا کسی کی اس انتظار۔

پانچویں طریقہ کار اصولی اعتبارات

ایک یا کئی مقامات کو اگر قدرے تحقیق بال کار اور اصطلاحی نظریوں کی ناسات ہوئے جنہوں کے انداز سے بطور طریقہ قریب کے انداز یا کچھ اور لی۔ کہ مقامات۔ یہ پہلا استدلال شرعی، دوسرا کتب باطنی، تیسرا دوائے صادق و چوتھا مہم امتداد راہِ نجوم و مابین امتداد۔

پہلا استدلال کا یہ دوسرا عرفاء کا ہے، تیسرا علماء کا ہے، چوتھا علماء کا ہے اور پانچویں گاہی کا ہے۔

پانچویں مقامات کی معرفت یہ ہے کہ پہلا مقام اقداری و دینی ہے، دوسرا انسانی حق ہے، تیسرا غیر انتہائی کرشمی ہے، چوتھا انتہائی حق ہے، پانچویں کرشمی غیر انتہائی کرشمی ہے جو کچھ صحت میں اللہ ہے، پانچویں مقامات سے لوگوں نے برزخی مقامات تک علمی و عرفانی سفر کی ہے۔

اربع اول استدلال شرعی کی روحانی تفصیل و تقسیم

(۱) لیکن مزاج استدلال شرعی کا ہے کہ اندوہ و سوال برزخ کے بارے میں خود خبر دیں اور امت اس سے استدلال کر کے اس پر ایمان لائے۔

استدلال شرعی کا شخصیاتی درجہ

(الف) استدلال شرعی کے درجہ میں ایک درجہ شخصی ہے کہ کسی شخص صحت کا نام لے کر اندوہ و سوال سے جنت یا مقام بارزخ تک عالمی مقام کو پہنچا کر دکھائے کہ یہ معرفت کچھ اور اسے چاہے یا نہ چاہے۔

شخصیاتی استدلال کی مثال توضیح

جیسے ایک یا متعدد اندس مل یا مہر و سلم کے دائرہ میں طرف صدیق و کبریا، یا میں طرف دائری غنیمت ہے اور ایک دوسرے کے گلے میں ہاتھ دالے ہوئے، نگاہ و حضور نے فرمایا، غنیمت و غنیمت، یہی طرح

ہم گلے میں اپیں ڈالے ہوئے قبروں سے ہمیں گئے جس سے مقامات و رزاق برزخی پڑتی ہے۔

پانچویں حضرت و ملازمین کے وقت یہ حد خوش و غم نظر آ رہے تھے، چوتھا انتہائی بڑا شہر اور سنگوں سے چرخوں پر ہوا تھا اسی حالت میں شرق و غرب سے ہر جہاز و ہر فرمایا تلقی منعقد و آصف و کون شاہد محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب سے ملاقات، ایک چوتھا حقیقت اپنا برزخی مقام ظاہر کرنا تھا کہ وہ صحت میں ہیں، ہوگا اور ظاہر ہے کہ یہ فرمان قیام و کھین سے نہیں لڑھا لکڑتے تھے، اور عیسیٰ اور عیسیٰ سے تھا، ہوا شہر قبول ہے، عیسیٰ اور قیام میں۔ اس لئے حدیث عرفی کے حکم میں ہوگا اور یہی کہا جائے گا کہ برزخی مقام کی حضور میں نے انیس و اربعہ دینی ہوئی جس پر انیس اس وجہ کا دل شوق و بریقہ تھا، یقین بھی عقلی نہیں تھا۔ عیسیٰ عیسیٰ تھا۔ اس لئے اس اطلاع کا استدلال شرعی کے دائرہ میں شخصیاتی مقام نہ کہ عام سے کچھ جس سے کسی ایک برزخی مقام کی معرفت حاصل ہوئی۔

استدلال شرعی کا طبقاتی درجہ

(ب) شرعی استدلال کا دوسرا درجہ طبقاتی ہے کہ اندوہ و سوال میں خاص طبقہ کے برزخی مقامات کو ظاہر فرمائیں جس میں اشخاص و افراد کا ذکر نہ ہو بلکہ ایک طبقہ کا ذکر ہو۔

طبقاتی استدلال کی مثال توضیح

جیسے قرآن کریم میں شہداء کا ذکر ہے کہ ان کو فرمایا گیا کہ وہ زندہ ہیں اور اپنے پروردگار کے پاس سے رزق پاتے ہیں اور میں حدیث انکس ہر چندوں کے قول دیتے ہوں جس کے جن میں دواؤں کریموں کی میر کریں گے اور ان میں اس کے بھلاؤ، غم اور تیروں سے منع ہونے کی تزلوی ہوں لیکن جنت اس حالت میں ان کا قرار ہوگی بلکہ ان کا قرہنی مقام دوسرے اور جو رہا ہے کہ تیسریوں میں گناہوں میں، عیسیٰ عیسیٰ کی بارہ اور اس طبیب اپنے ان برزخی اسباب کے ساتھ ان میں میرا کریں گی، حوہ انما ۱۲ تکلیف کے لئے ان سے بارہ میرا چھاننا ہے گا کہ کھانا چاہے ہو اور غیر۔ اس سے ایک نام عیسیٰ عیسیٰ برزخ میں ہمیں ہو۔ اس لئے جو شہادت کے مرتبہ کچھ ان کے لئے ان شہادت کی شہادت دی جائے گی۔

استدلال شرعی کا کلیاتی درجہ

استدلال شرعی کا تیسرا مقام کلیاتی ہے جس میں برزخی مقام معلوم کرنے کا کھن اصولی عبادت و کرم کا کیا ہو، یعنی اشخاص و احوالات کا کوئی

پر کیا جائے گا

شہداء کے برزخی مقام کا اجماعی اور تفصیلی انصوص سے تعین

جیسے شہداء کے تمام کو قرآن کریم نے تو ذوالاخر فرمایا کہ وہ ہزارہ میں زندہ ہیں، زرق ہاتے خوش بخوش ہیں۔ بلا حش اور توبخیاں پاتے رہتے ہیں۔ یہاں پر ہم نے خوف اور حد تک چوکئی سے اسی مقام کی جزائی تفصیلات بھی بیان کر لی ہیں کہ ان کے جیسے کی جگہ سے ان کے زور پر بد کے قدر یہ ہیں کہ جو قریش میں آ رہا ہے وہاں سے ہزارہوں کے خوب میں اترے اور جنتوں میں پہنچ کر ان کے ہمراہ گئے اور ان کے باغوں اور نھروں سے میرا پناہ کر کے ہزارہ و شاداب ہوتے رہیں گے۔ انہیں شطاب میں لانے کے لئے حق تعالیٰ کی طرف سے سوال و جواب کا طرہ بھی جاری رہے گا کہ تردید؟ اور کیا پاتے ہو؟ ان کا علمی عارفانہ بھی ہے۔ مگر مجھے نہایت ہی غور و غمل کا پورا کرنا ہے اور غور و غمل کا پورا کرنا ہے کہ ان کی روح پرندوں کی طرح جنتوں میں اترتی ہے جس کی اور ان کی جنتوں سے متعلق ہوں گی اور میرا پناہ مقام پناہ ہے نہایت کی۔ گو کہ شہداء کو زندہ کرنا بھی اس عالم کا وہاں سے کہ جو ہزارہوں کی شکل میں ہوگا اور ان کے جیسے کی اور ان کو یہ بیان کر دیا جائے گا بلکہ ہزارہوں سے تشبیہ کے لئے کہ ان کی روحیں جنتوں کے اترتی ہیں اور ان کی جنتوں میں رہیں گے۔

(شہید کے مرنے پر چار طرف (میدان چوک) میں انکو روٹی کی چمک کا تھوڑا ذرا بھٹکا کر دیا جائے گا اور ان کے ہاتھوں میں پناہ کے لئے کالی ہے۔ جس اور جگہ شہادت ہوئی ان کو جو کچھ وہاں موجود ہو اس کا برزخی مقام ہوگا اور اس کا معیار انسانی زندگی کو عمل کا ہر فرمایا گیا۔

نہا کا برزخی مقام

جیسے حدیث میں ہے کہ آپ نے ایک میت کو ہزارہ میں دیکھا کہ ملائکہ طلب نے سے چار طرف سے گھر کر وحشت میں ڈال رکھ ہے تو نماز آتی اور اسے ان کے ہاتھوں میں چھڑا لگتی۔

روزے کا برزخی مقام

فرمایا کہ میں نے ایک شخص کو (ہزارہ میں) دیکھا کہ اس کی زبان جلیان کی شدت سے ابھری ہوئی ہے اور جس پانی کے قریب جاتا ہے اسے دہا ہے اور اٹھکلیا دیا جاتا ہے تو وہ رمضان کے روزے آئے اور اسے میرا پر کر گئے۔

انہیں ایک صرف ایک کسبائی دے دی گئی ہو کہ ہاتھوں کو اس پر پکڑ کر دیکھ لیا جائے تو ان کو ہزارہ کی برزخی مقام معلوم ہو سکے گا۔ حدیث نہایت صریح اور اشارہ دہا کیا گیا۔

لَحْشَرُونَ مَحْشَرُونَ وَ لَحْشَرُونَ مَحْشَرُونَ

(تھوڑا سا ترس حالت پر ہوگا جس پر موت آتی تھی اور موت کی حالت پر آئے تھے جس پر زندگی آ رہی ہے)

ان کلمہ میں ہر شخص کے محشر کا مقام پچھنے کی کسبائی اور حالت موت کو دیا گیا ہے اور ہزارہ کی مقام بھی پچھنے کے لئے (جو موت سے شروع ہو کر پورے محشر پر پھرتا ہے) دیا گیا کہ محشر کی کو معیار معارف فرمایا گیا ہے۔ ہر فرد کی مقام کے لئے ذریعہ قیادت ہزارہ ہے اور ہزارہ کی مقام کے لئے ذریعہ قیادت نہایت ہی زندگی کی رفتار ہے جو اس پر انسان کے ساتھ اپنی پانچ تصانیف انسانوں کی کسی نہ کسی حد تک متعین رہتی ہے۔ اس سے ہزارہ کی مقام کے پچھنے کا ایک اصولی اور کثرتی طریقہ معلوم ہوا جس سے ان لوگوں کے اعمال اور زندگی دیکھ کر ان کے انکسار کے ہزارہ کی مقام کا پتہ چا سکتا ہے۔

کلیاتی استدلال کی مثال توضیح

پہلے ہی ہے جیسا کہ صریح عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم کیسے معلوم کریں کہ اللہ کے جیسا دیا گیا مقام اور کیا مقام ہے؟ فرمایا میں کل کو دیکھ دوں گا۔ یعنی کل کی نوعیت سے قریب اور تقریب الہی کی نوعیت معلوم کر دیکھ اس تو فی طریقہ کو ذرا توضیح فرماتے ہوئے اشارہ فرمایا کہ اگر تمہارے ہزارہی تمہارے حق میں ٹیکہ کو ہی دیکھ دو کہ تم خدا اللہ بھی اچھے ہو۔ پھر اس معیار کی دائرہ کو ذرا زیادہ واضح کرتے ہوئے اشارہ دیا کہ اگر تمہارے زمین پر خدا کے سرکاری گواہ ہو جس کے حق میں ہمیشہ سچی دے دے اور اللہ کے نزدیک بھی اور یہاں ملتا جائے گا اور خدا دے دیا جائے گا اور ہزارہ اور آخرت میں۔ چنانچہ وہاں ایک جنازہ گزارنے پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت واجب ہوگئی اور عذاب واجب یہ فرمایا کہ کوئی اس کے باطن میں کلمہ نہ کہے۔ چنانچہ کہ یہ اچھا آدمی تھا جہاں جنتی ہوگا۔ اور ایک اور جنازہ گزارنے پر فرمایا کہ جہنم واجب ہوگئی کیونکہ وہ اس کے حق میں کہتے یا دے تھے کہ بہت برا آدمی تھا جس کو جہاں پناہ۔

اسی طرح آخرت میں بھی حق آدم میں امت کی شہادت مسخر ہوگی اور امت پر رسول شہاد ہوں گے جیسے تو متوجہ کا فیصلہ اسی امت کی شہادت

دوئی ہے جسے وہ سمجھتا ہے۔ اس نے چلا کر کہا: یا غنیہ! لا تفرحی (اے مہربانہ! پالی چمک رہی ہے) تاکہ وہ ایک دوسرا شخص سامنے آ کر اسے مہربانہ! ہرگز ہونی نہ چکر کا اور پھر اس شخص زنجیر نے اسے زمین میں جہنم کر دیا۔ یہ حکماء کے مقام پر بھی کا بھی مشابہ تھا۔

سہ ماہی اور ذائقہ

باجیسے ملیں، اس دینی لفظ کی روایت میں ہے کہ ایک قبر پر خیر لکھا اور اسے چوتھو قبر پر خیر ہے۔ تو اس میں سے سورۃ ملک پر چنے کی آواز آئی جس پر حضورؐ نے اس سورۃ کے بارہ میں فرمایا، **الْمُعْتَفَةُ** جی **الْمُعْتَفَةُ**، یہ عذاب برزخ کو دکنے والی اور نجات دینے والی ہے۔ تو یہاں میت کی آواز کا نوحہ سنائی گئی۔

عمانی اور ذک

حلف میں سے ایک شخص نے ایک قبر کو دیکھا کہ وہ آسمان کا شعلہ بنی ہوئی ہے اور شیش کی مانند ہے کہ اندر کی مادی کی آگ نظر آ رہی ہے جس کے کچھ ٹکڑے مریض چسبی ہوئی ہے، العلماء ہانڈے شہر میں تحقیق سے معلوم ہوا کہ وہ آتیم مکان (کھمبل چوٹی) کی قبر ہے جو آٹھ سو مرا ہے۔ اس سے مدین میں کاکہ رزنی نامی مہاجرین کا شمع ہوا۔

عالمِ برزخ کے سرمایہِ عبرت کے عجیب واقعات

برایت اناں قلم خمس نے نہ تو کوئی ہے کہ یک شخص نے کیا کریم صلی اللہ
 علیہ وسلم سے نہ کر کیا کہ میں بد سے کہ اس سے گرا تو میں نے (تسبیح ۶۰)
 میں ادا کیا کہ ایک شخص اُن سے نکلا ہے کہ نکل جائے تو جب اسی ایک دوسرا
 شخص اُن سے گزرے اور اسے خمس سے دوزخ میں ترچا تا ہے۔ پھر نکلتا چلتا
 ہے تو پھر یہی ۷۰ ہے۔ آپؐ نے فرمایا ہے: اہل جہنم ہے جو قیمت تک اسی
 مہذب میں جھڑ بچا، جس سے اہل جہنم ایک بڑی مقام میں ثابت ہو۔
 سفیان کہتے ہیں برایت داؤد بن شاپور کہ ابوخریرہ کہتے ہیں کہ مجھے
 ایک قبر کے اندر سے کہ مجھے کی آواز سنائی دی۔ پوچھتے پر معلوم ہوا کہ اس
 بیت کی ماں اس سے برانا چاہتی تھی اسے کہا کرتا تھا کہ باں مگر مجھے
 طرح تو بھی آواز نہ ملے۔ جب سے یہ مرا ہے تو اس کی قبر سے کہ مجھے
 کی آواز نہ ملے۔

عروا عن ربہ کہ جس کو وہ اپنی جہنم کو فتن کرنے کے لئے قبر میں اتارے مگر نکلے وقت ان کی قیمتی حصار قبر میں رو مٹی۔ جس کی وجہ سے انہوں نے اپنے ایک ساتھی کی سواحت سے قبر کھولی اور بھی لے لی۔ اسے اپنے

اس لئے بعد موت تعصیل میں آنا کہ بندہ کر دینے جائے گا، شریعت نے عقوبت دیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ کہنا کہ ہمیں ذرا محسوس ہوتا ہے یہ عقوبت سے تعصیل کی وحی جی کیفیت ہے جو دریت میں ارشاد فرمائی گئی ہے۔ مگر جو محسوس نہیں ہے۔ لیکن یہ کیفیت ہے کہ وہی وقت تعصیل شروع کا بہتر سہارا ہے۔ آئن مورخ زن زن ہذا نہ ہو جاتی ہے اور ملک الموت اسے تعصیل کر دیتے ہیں۔ یہی عام حکم ہے۔ لیکن اگر ہم اسلام سے سمجھتے ہیں جسے نزاع کہ جانا ہے اور عقوبت تک آتی ہے تو یہی ملک الموت کے آئے نہ کا وقت ہوتا ہے جو سرکاری طرف یا کسی دوسرے کوئی نہت خلقت سے قہار کرتے ہیں۔

[illegible]

طریق رابع عبرت و اعتبار

(۳) اگر کسی طرح چاندنی مقام حضرت ملازاد کے لئے بھی معلوم کیا جا سکتا ہے۔ جیسے مولا محمد رفیع صاحب دہلوی نے اپنے اندر موجودہ کتب کا مجموعہ دیکھ کر اس شخص کے توجہ لکھنا کہ ان اعمال نے ان احوال تک انہیں پہنچایا۔ اس لئے علماء و مشاہیر دینی کر سکتا ہے کہ وہ مجھے بھی یہی اطلاع دی تو میں ہرگز ہے تو حق تعالیٰ کے فضل سے مجھے بھی امید ہو سکتی ہے کہ میری زندگی میں مقام گاہی لایا جاوے گا کہ میرا وہ ہے۔

طریق خاص عمان و شہر

(۵) پانچویں طریقہ اطلاع بخیر و شہرہ ہے یعنی ماہی فسر کے ذریعہ۔ بزم کی حالت محسوس کروائی جائے خواہ وہ آنکھ سے دیکھ کر یا کانوں سے سہرے ہوئی کی آواز میں یا کروا کر مرنے والے کی کو شہرت دلا دینے کے لئے یہ مشاہدہ کروایا جائے۔

بر (ج) کلمات و مقامات کا حصہ یعنی راداراک۔

جیسے حضرت امیر اللہ بن مرثی اللہ عنہ کہ یہ ہے کہ وہ زمان ایک مقبرہ سے گزرتے تو ایک کریمہ اللہ تعالیٰ کو دیکھا کہ وہ قبر سے اُتر رہے۔ اس کے حسد سے اُن کے شعلے لگے رہے ہیں اور گلے میں آفتیں آنکھ پر زہری

نہ صرف ملے طریقوں کی طرف بڑھا، بلکہ جس بے احتیاجی اور بے پرواہی سے، جب دیا کسی بڑے رجا، میری جہاں۔

چنانچہ مدینہ شریف میں ارشاد ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اور قبروں کے گردوں کو خطاب میں ملکہ دیکھا اور لڑاکا کہ انہیں خطاب دیا جا رہا ہے۔ ایک مجلس نورانی کیا کرتا تھا (جس سے انہوں میں عداوتیں پھیل گئیں)۔ اور مدینہ میں جس میں مجھے داخل کرنے سے یہ کہانی میں سے ایک شخص کی یاد کرتا تھا، جس سے لوگوں میں عزاداری اور جذبہ منادی پیدا ہو گیا ہے اور وہ طریقہ زندگی کے نمونہ ہیں۔

اس کے شخص کے ہرے میں فرمایا گیا کہ وہی خطاب کی مجلسوں سے نہیں بچتا تھا (جو صوفیوں سے پیدا کرتی ہیں اور نہایت بے وقوفی و بے ادبی سے) اور ظاہر سے سنا تھا، ان سے (یعنی یہ خطاب کی مجلسوں سے نہ بچتا) نماز بجا مہارت کے رو جاتی ہے جو پورے دن کا گناہ ہوا۔

نیز عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ مدینہ میں اسی مجلسوں میں نہایت ہے کہ ایک شخص کو قبر میں لوگوں سے باز رہا تھا کہ ہرگز نہ کسی کی طرف سے اس کی قبر آگ سے بھر جاتی تھی۔ وہ بجا طہارت کے نماز پڑھنے اور ان میں سے تھا۔

ایسے ہی عورتوں کا حال، حق اڑانے والوں کے لئے بھی خطاب قبر کی خبر دی گئی۔ یہی صورت زانی اور بولی کی بھی ہے جو شرمگاہ کے لئے تھا۔ ناجائز دل و شہوت، سودہ، چور، زانیہ و غیرہ کی گالی پر بھی خطاب قبر کا شروع ہو کر ہوتا تھا۔

اسی طرح مسلمانوں کو بہت زیادہ سمجھنے سے لے کر دیکھنے کا شراب میں خطاب قبر بظاہر ہے۔ اسی طرح لوگوں کے ذہن کے پیچھے معاملات کی نوک سے اور انہیں ہر سارے کی کسی کا شراب بھی کیا خطاب قبر فرمایا گیا ہے۔ اسی طرح کھار گناہات خداوندی اور دنیا کی مستحق اپنی رائے سے ذوق اور انہیں بہت کو تھکے دیکھنے والوں کے لئے بھی خطاب قبر کی دیکھی گئی ہے۔ یہی صورت گمانے جانے والوں اور ناگوار جاننے والوں کے لئے بھی نہایت ہوئی ہے۔ یہی صورت ان لوگوں کے لئے بھی فرمائی گئی ہے جن کو گناہ کی جاہل گناہ پر تھکے رہے۔ سے زیادہ بڑا ہے، وہ کہیں اور بھی ایسی جگہ کو نہ چھوڑیں لیکن اگر کسی مخلوق یا گناہ سے زیادہ بڑا ہے کہ کاتب جانیں اور ان کی سے بڑا گناہ یا غیرہ، نیز وہ بھی صوفیہ خطاب قبر کا سب سے بڑا گناہ ہے۔

ان سے بچنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ وہ زمانہ سوئے وقت آدمی چند منٹ بیٹھ کر ہر سوچ لیا کر کے کسی نے آج میں اس باتوں میں سے

کوئی کوئی حرکت کی ہے اور بچے ال سے تو یہ کر لیا کرے۔ تو یہ کے بعد اگر سوتے سوتے موت واقع ہو جائے گی تو وہ تو یہ پھر سگایا نہ اس کے لئے سو رک ہوگی اور خطاب قبر سے محفوظ رہے گا۔ اور اگر اندھا ہو تو اس کو یہی حرکت سے روکنا ہے۔ اس لئے میں چٹکی کا استعمال کندھوں سے ہو گا اور مذہب یہ ہے کہ جہاد یا ربا تو زندگی ان سماج سے ناگوار تھا کہ ہو جائے گی۔ اور مذہب قبر کا کھروٹ نہیں ہے گا۔

وہ اعمال جو عذاب قبر سے نجات کا ذریعہ ہیں ان کو کر دو اور اعمال قبیحہ کے مقابل میں شریعت کے ان اعمال کی نذر نہ لیں بھی فرمائی ہے جو عذاب قبر سے نجات دلائے گا ہیں۔ اگر اندھ میں مشغول رہ کر سوتا، خواہ کوئی بھی اس کا نام ہو عذاب قبر سے نجات ہے۔ سورہ فک کی سورت وقت ولادت کو قبر کے لئے روشنی دیا جائے اور بچا کر فرمایا گیا ہے جس سے ظلمت قبر رفع ہوتی ہے۔ اس سورہ پاک کو بچہ یعنی عذاب قبر سے نجات دینے والی فرمایا گیا ہے۔

ان دس دینی احکامات سے ایک شخص سے فرمایا کہ جس حقے کبھی تھک دے تو جس سے تجھے رحمت اور خوشی حاصل ہوگی اور وہ سورہ (تبارک و تعالیٰ) ہے۔ اسے خود بھی یاد کر اور اپنے اہل و عیال کو بھی یاد کر۔ یاد کر کے بچوں اور چاروں کو بھی یاد کر دے کہ یہ عذاب قبر سے نجات دلائے والی سورت ہے۔ اور کیا امت کے دن اپنے پوتے والے کے لئے حق تعالیٰ سے بھگتے گی اور عذاب اس سے بھی بچا لے گا۔ یہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا جی چاہتا ہے کہ یہ سورت ہر انسان کے دل میں مخلوق ہو۔ اسی طرح ایک طویل حدیث مذکور ہے جس میں مختلف اصحاب کا ذکر ہو گا کہ چکا ہے کہ انہوں نے قبر کے مختلف حصہ کے حصوں میں چھپے ہوئے لوگوں کو عذاب سے بچا لیا۔

اسی طرح سورہ قلم السخاہ کی تلاوت کو بھی جو سورت اہل حق نے نجات دینے والی فرمایا گیا ہے۔ اسی طرح حدیث میں ارشاد فرمایا گیا ہے کہ جہاں کے کھنڈے، اہل حق کو کھنڈے سے عذاب قبر میں بچا لیں گے اور مقتولوں سے بچا لے گا جس سے ان سورہ کتب کی تلاوت کو کھروٹ لگے گا کہ فرمایا گیا ہے۔ اس کا مطلبی نتیجہ یہ تھا ہے کہ سورہ کتب کی تلاوت عذاب قبر سے بچا لیا گیا ہے۔

بہر حال، چند امور موت، دفنوں کو بھی کیا گیا ہے۔ ان کے لئے سوتے وقت کے اکلے قبر صحت و مصلحت موت کے وقت بھی غیر ثابت ہوں گے

اور زبرد نہایت نہیں ہے۔ اس لئے سونے کے وقت کی دعا کیا جانتے
تے ثابت ہیں اور دعا ہے کہ جس کلمہ کے شائع بھی کرنا ہے ہر قسم
نکرا نہ کرے گا۔ اچھی پانچویں جہان شام دنیا اور آخرت دونوں کو
نور برکت اور رحمت و برکت سے مبرور ہو گئے۔

حق حقایق حسب علامہ حاجی ابو جہان صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچے
نصیب شہداء و شہداء اور اطراف قبر سے گزرا دیکھے ہر سب کو روشن خاتمہ
کی رحمت سے خوش اور قبر و مزار کی پر زلفت زندگی شہید فرما دے
انجیل بارک اللہ علیہ وسلم

برزخی مقام کی تعلیمی تعلیمیں ممکن العمل یعنی موت کے بعد ہی ہوتی ہے

استدلال شرعی (یعنی اپنی تفسیر میں) درج ذیل ہے: شافعی رحمہ اللہ
کا طریقہ حیات یہ ہے کہ صدارت و حیرت القبر اور میان و مشہد ہے۔
کتاب عقائد برزخ کا جو مضمون ملتا ہے۔ اس میں ایک بات ان میں
اور آئی ہے اور وہ یہ کہ زندہ انسان کا برزخی مقام صحنہ الہی میں قوس مشہد اور
تفسیر ہے جو بطور حق میں صبر و صبر کی شکل میں موجود ہے لیکن تو وہ حق میں
اور نہ تو گھر و برزخ میں زندہ کے شمار سے پہلے ہے چار مقامات تفسیر
ہو سکتے۔ زندہ برزخ عقائد کا قطعی الہامی ہے اور وہ موت سے
پہلے نہیں اور ختم نہیں ہوتے۔

اس سے زندہ کا برزخی مقام با اجمال دو صنف و مقام سے متشکف
ہو سکتے ہیں مکمل طور پر اس میں شک اسکا وہاں طریقوں سے صرف اس
کی مجموعی حیثیت اور صنف متشکف ہو سکتی ہے۔ تفسیر کے ساتھ مادی
تفسیرات بظاہر نہیں کھینچیں۔

وَاللَّهُ تَعَالَى وَحْدَهُ لَا شَاطِرَ لَهُ

تفسیر مرد مومن ہر قوم کے لئے ہے کہ وہ ایک آدمی ہے۔ (اب
(تحت کلام حضرت گارڈر و طیب لای دلائل اللہ علیہ وسلم)

شہداء و اُحد

تفسیر سے مراد ہے کہ جب وہی معاہدہ فی حق نہ ہوگا۔ دوسرے علماء
کے بارگاہی نمونے کا ہونا اس کے پیشے کی شہداء و اُحد کی قبریں و اُحد ہونے کی
حیرت و حیرت و حیرت اللہ نے اعلان کر دیا کہ وہی ہونا۔ شہداء ہونا۔
حقان کے ارادے میں ہیں۔ ان میں اور اپنے لوگوں کے ساتھ ہونا۔
چند اُن میں۔ ان کے شہداء کو دیکھا کہ سب شہداء ہیں اور وہ

ہو گئے۔ یہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ شہید کے پاؤں پر چڑھ کر اپنے تو خون کا ایک
فردہ جڑ مارنے کا ہوش گھر نے کیا۔ اس میں ایک ہلکے سے جڑی گھوڑی
و تمام ہلکے ہلکے کی خوشبو کھیل گئی۔ اس قصہ میں پانچویں جہان رحمت کی
ہے اور تفسیر نے اس قصہ کو صحت و جارحی اللہ سے نقل کیا ہے اور
میں انکار ہوا ہے کہ چاروں طرف سے اللہ کے پاؤں پر چڑھا۔

حاصل قرآن کیلئے اللہ تعالیٰ کا زمین کو کھم

طبرانی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مال قرآن میں ہے تو اللہ تعالیٰ زمین کو کھم
دیتا ہے کہ اس کے گوشت کو کھوڑ زمین میں کرتی ہے۔ اس لئے زمین کو
نے دشت کو کھم کھینچ لیا۔ اس کے پیدل میں قوس کا کار ہے۔

ابن منذر کہتے ہیں کہ اس تفسیر کی حادیث ابو حمزہ و اورانی سمیع
رضی اللہ عنہما سے بھی آئی ہیں۔ میں نے یہ بول کر اس حدیث میں حاصل
قرآن سے مراد لکھنے سے کہہ دیا ہوں کہ نہ قرآن پاک نہ یہ کا حاکم
کے ساتھ کھمیں ہیں اور ان کے سوا اور تو ہونے دہری حاصل قرآن
ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

"(لَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ سَاعَتُكَ أَمْرُكَ) یعنی اس کے قرآن کو اسے
پاک صاف تو اس کے بھتیجے کے اعلیٰ زید سے پاک ہے۔ یہ تو اس کو یہ
اور یہ تفسیر صادق ہوتی ہے۔

گناہ سے خالی آدمی

مردنی سے بیان کیا کہ قرادوسی اللہ نے نہ پانچویں جہان رحمت
ہے کہ زمین اس تفسیر کے جسم پر ہے نہیں پانچویں جہان رحمت
ہو۔ میں کہتا ہوں کہ اس سے مراد اہل اللہ ہوں اور نہ وہاں
سے گھومتے ہوئے ہیں۔ ان کے قہر اور اہم ہوں میں ہلکی ملاصحت
آجہانی ہے کہ ان۔ کہ گناہ کا صدمہ نہیں ہوتا۔ اللہ اعلم بالصواب۔
شہداء کی حیات کو سمجھنا عقل کا کام نہیں ہے۔

(لَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ سَاعَتُكَ أَمْرُكَ)

حیات اس تفسیر کی تعلیمی تعلیمیں ہوں نہ وہاں کوئی ایسا ہے کہ عقل
کی اہل علم و ادب ہوں۔ یا ان کی فراغت سمجھتے ہوئے سے حاصل
ہو حیات معلوم ہو سکتی ہے۔ اس تفسیر میں نہیں سمجھتے کہ یہ تفسیر
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خواہش

حضرت ابو حمزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہی اللہ صلی اللہ

وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ

اور مہربانی اور دینی ہیں سیرمی ملے

صبر و شکر کا انجام:

نہیں تھی لوگوں نے ان مصائب پر صبر کیا اور خیرانِ نعمت نہ بنا بلکہ ان مصائب کا سہارا کر دیکر پناہ پاتوں کو اے شکر ہر دینا، رسی خرف سے بندت ملادو۔ (شکر ۵۷)

میرا احوال صحت حضرت عربینِ خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ۱۰ برآمدگی جتنے یہ اسطوات اور رحمت اور ایک درمیان کی جج ہے جتنی جانتے۔ ان صبر کرنے والوں کو کہی ہے۔

حضرت ام سلمہ کا واقعہ:

سند احمد میں ہے حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں، میرے خاندان (حضرت ا) ابوسلمہ ایک روز میرے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت سے ہو کر آئے اور خوشی خوشی فرماتے تھے آج تو میں نے ایک ایسی حدیث سنی ہے کہ میں بہت سی خوش ہو رہی ہوں۔ وہ حدیث یہ ہے کہ جس کسی مملکت کو کوئی تکلیف پہنچے اور وہ کہے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنْ مُّصِیْبَتِيْ وَاجْعَلْ لِّیْ خَيْرًا اَمْثَلًا یعنی خداوند مجھے اس مصیبت میں آجرو اور مجھے اس سے بہتر بدلہ عطا فرما تو اللہ تعالیٰ اسے آجرو اور بدلہ ضروری دیتا ہے۔ حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں میں نے اسے سنا کہ کہ کیا کر لیا۔ جب (حضرت) ابوسلمہ کا انتقال ہوا تو میں نے (اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِحَقِّیْ)

آیا کہ مجھے اس طرح سے بہتر شخص بنائے کہ کوئی نہ سکے ہے؟ اب میری حدیث تیار ہو گئی تو میں اپنے روز ایک کمالیہ کو باختر دے رہی تھی برآ غصہ و کفر یہ لاسے لہرا رہا۔ اس نے ان کی اجازت نہ دی۔ میں نے اپنے ہاتھ و چھوڑ لے لے حال رکھ دی اور حضورؐ سے اظہارِ کفر یہ کرنے کی درخواست کی اور آپؐ کو ایک گدے پر چڑھوا دیا۔ آپؐ نے مجھ سے لڑنا لڑنے کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ میں نے کہا حضور! یہ تو میری خوش قسمتی کی بات ہے لیکن اولاً تو میں نبیؐ و اہل بیتؑ کی خدمت میں۔ لیکن انہوں نے حضورؐ کی طبیعت کے تقاضوں کی بات مجھ سے سرزد ہو گئی اور خدا کے پاس غلاب ہو۔ دوسرے یہ کہ میں عمر رسیدہ ہوں۔ تیسرے بال بچہ والی ہوں۔ آپؐ نے فرمایا سنو! ایسی ہے جا خیرت اللہ تعالیٰ تمہاری اور کرو کہ گارہ عمر میں مجھ میں بھی چھوٹی عمر کا نہیں اور تمہارے بال بچے میرے بچے ہوں۔ میں نے یہ سنی کہ کہا کہ حضورؐ

غلبہ ہو کر ارشاد فرمایا اِسْم ہے اس ذات کی جس کے فضل میں میری جان ہے۔ حضورؐ نے میری خبر پوچھی ہے کہ میں اللہ کی راہ میں قتل کیا یا نہیں پھر زندہ لیا یا نہیں پھر قتل کیا یا نہیں پھر زندہ لیا یا نہیں۔ پھر قتل کیا یا نہیں۔ پھر زندہ لیا یا نہیں۔ پھر قتل کیا یا نہیں۔ پھر زندہ لیا یا نہیں۔ (نہی ۱۰)

باغیوں اور ڈاکوؤں کا حکم:

حکومت اسلامیہ کے خلاف بغاوت میں قتل ہونے والے یا زاکر زلی میں مارے جانے والے کو ان مقتولین پر صرف یہ کہ شہید کے حکام جاری نہ ہوں گے بلکہ عام مسلمانوں کے حکام بھی ان پر جاری نہ ہوں۔ یعنی دوسروں کو مجبورت دلانے کے لئے نہ ان کو قتل دیا جائے گا نہ قتل جتاڑا دیا جائے گا۔ نہ مسلمانوں سے قریبتان میں قتل کیا جائے گا۔ (دوسرے کو مارا)

وَلَا تَبْلُغُوْا کُمْ بِسَبِّیْ وَهِنَ الْخَوْفِ

اور اپنے ہم آرزوئیں کے تم کو خوار سے ڈرے

وَالْجَوْرُ وَتَقْصِيْرُ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ

اور بھوک سے اور نقصان سے مالوں کے اور جانوں کے

وَالشَّمْرِیْ

اور شجرہ

وَقَالَ فَوَقَّاحِ اَحْمَانِ ہوگا:

پہلے تو ان کا ذکر کیا جنہوں نے صبر کا اعلیٰ مرتبہ حاصل کیا یعنی شہداء اب فرماتے ہیں کہ تمہارا اعلیٰ امور تمہاری تمہاری تکلیف اور مصیبت میں وقفاً فوقاً احسان لینا چاہئے گا اور تمہارے صبر کو یکجا کرے گا۔ صابرین میں داخل ہونا جو سب میں۔ یہی واسطے پہلے سے مشیر لے دیا۔ (شکر ۵۷)

وَبَشِّرِ الصَّابِرِيْنَ اَلَّذِيْنَ اِذَا اَصَابَتْهُمُ

اور خوشخبری دے ان صبر کرنے والوں کو کہ جب پہنچے ان کو

فُصِيْبَةٌ قَالُوْا اِنْ اَللّٰهُ وَاٰلِہٖٓ وَرَسُوْلُہٗ سَیُجِیْعُوْنَ

کہ مصیبت تو کہیں ہم تو اللہ تعالیٰ کامل ہیں اور ہماری طرف سخت کر

اَوْیَکَ عَلَیْکُمْ صَلَواتُہٗنَ اَللّٰہِ وَرَحْمَہٗ

ہائے دے ہیں ایسے ہی لوگوں پر صلاتیں ہیں پھر دے

ہوا کہ مردہ مردہ کا طواف بھی منسوب ہوا چاہئے یہاں معلوم تھا کہ عطا اور مردہ کا طواف اصل میں حج کے لئے تھا کہ کرنے والی جہات سے بہت رکھ چکے تھے۔ ۱۱۱۱ اور ۱۱۱۲ کے بعد اور اضافہ یہ ہے کہ اگر کسی نے اپنے بھی عطا اور مردہ کے طواف کو برپا نہ کرتے تھے تو اسلام کے بعد بھی ان کی اس طواف میں غلبہ نہ ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ہم پہلے سے اس کو نہ سہرہ جانتے ہیں اس پر یہ آپ کا دل ہوئی اور فریق اول اور ثانی دونوں کو بخلا دیاجو کہ مردہ کے طواف میں کوئی گناہ اور ذرا بھی نہیں ہے تو اصل سے اللہ کی نیک نیاں ہیں ان کا طواف نہ کرنا چاہئے۔ و تکریم جہاں

حضرت عائشہؓ کا واقعہ:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ فرماتی ہیں کہ میں مکہ کی حد میں ان دنوں میں حاضر تھی وہی لئے میں نے نہ جانتے کہ کیا طواف کیا اور نہ معاہدہ میں کسی کی اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا حال عرض کیا تو آپ نے فرمایا تو سوائے خانہ کعبہ کے طواف کے اور سب کا مایہ میسا کر پیسے معافی کرتے ہیں جس سے کہ کو بخلائی و مسلم نے روایت کیا ہے۔

عطا اور مردہ پر سنت عمل:

سنت یہ ہے کہ جب مندرجہ ذیل سے تو حق پر تہجیر کر کہ ہڑے لا
 اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ وَاعْدُوْهُ لَا شَرِيْكَ لَہٗ اَلْفُفْنٰکُ وَ لَہٗ اَلْمُحْمَلُ وَ لَہٗو
 عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدٰیو۔ اور مردہ مانا جائے کسی طرح میں مردہ کو نہ اور اس کا
 ہی سراہ پر ہی کرے اور جب صفات اترنے لگے اور دے لگ لگائی
 چال چلے جب میں اوی میں پیچھے تو دے جب اس سے لگ کر مردہ پر
 نہ سے تو مردہ و نہ تا موقوف کر دے اور اپنی چال ہے۔ یحییٰ میں جاہز سے
 اپنی مردی ہے۔ و تکریم جہاں

حج بیت اللہ

از سنہ ۱۱۱۱ اور ۱۱۱۲ ۳۲۶ ۳۲۷

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

اسلامی عبادت میں حج بیت اللہ ایک ایسی عبادت ہے کہ مستحقین
 یوں نے سب سے زیادہ امتزاج کا مورد کسی کو مانا ہے۔ اور حقیقت
 مستحقین کی امتزاجی سرگرمیوں کا بخوری نکتہ اور متعدد علی حقین کم اور
 امتزاجی بہرہ زیادہ ہوتا ہے اس سے ان کا تصور مسلمانوں کے قلوب
 سے اسلامی عبادت کی عظمت کو فہم کرتا ہے۔ اس لحاظ سے یہ تحریک ملی کم

اور یہ کی زیادہ ہے۔ اس لئے انہوں نے نہایت اہم و اہم دلوں سے اس
 پر وہ نکتہ و کوزہ و خود سے پھیلا دیا کہ اس کی عبادت میں حج ایک بہ مستول
 اصل عمل ہے۔ اسلام کے متعلق مسیحوں کی یہ وہی مصلحتیں ہنگو سے
 بہت پہلے شروع ہو چکی تھیں لیکن دور حاضر میں انہیں خصوصی مصلحتیں
 کے تحت اس قدر اس ستر ان کا عملی ہاؤہ پیش آیا۔ تاکہ زیادہ جاذب قوت
 ہوئے۔ مصلحتیں ہنگو سے بہت پہلے شام کے ایک دیباہ اثری قدر سے
 حوض ہو کر نظر آ رہے ہیں۔

وَلَوْ لَمْ يَكُنْ مِنْ فَخْرِيَّةٍ لَمْ يَكُنْ مِنْ فَخْرِيَّةٍ
 لَوْ اَعْطِيَ مِنْ فَخْرِيَّةٍ لَمْ يَكُنْ مِنْ فَخْرِيَّةٍ
 "اسلامی قوم دور دور زمانہ سے مگر اس کے پیچھے دور جبر و سادہ
 ہوا دینے کے لئے آئی ہے اور اس وقت جو کہ وہ کہتے ہیں وہی قوت
 ہے۔ کیا حق سے ساری دنیا ان کی ہو چکی ہے۔"

یہ شاعر ابو الصلاح البصری ہے جس کی ولادت ۳۲۷ اور وفات
 ۳۷۹ ہجری ہے اس سے اس قدر کی قدر امتزاجات ہوتی ہے۔ اب معلوم
 ہوتا ہے کہ اسلامی عبادت میں حج جو کہ سب سے زیادہ اہم و اہم حیثیت
 رکھتا ہے۔ جس کو سب کیل کو یہی اس حرج و مزاج میں کر سکا تھا۔ اس لئے
 مدار اور مگر انہوں نے اس کے خلاف صرف کیا۔ جس طرح جہاد کو انہوں
 نے جہاد میں مانا تھا۔ جس کا ان کے متقدم مسلمانوں پر یہ طریقہ حاکم اور اس
 کے ہم لینے سے بھی شرمانے لگے، اور اسلام کی اس قسم حاکم کو انہوں
 نے عبادت کے قلعے میں جگہ کر دیا اس کی اصل روح کو نہ کر دیا۔

حج دور جہاد اسلام کی اور بدست و طاقتیں تھیں۔ جو بھی خواہم کے
 سیاسی حرجان کے لئے نکھرے ہیں۔ وہ مسلمانوں کی ارگ مہیات کو خوب ہانتے
 ہیں۔ اس لئے وہ اسی امت پر اپنا ستر اختیار نہیں سمجھتے ہیں۔ جس سے اور
 داری حیات ملی کا خاتمہ کر سکتے ہیں۔ اس لئے میں نے ضروری سمجھا کہ
 حلقہ حج کے متعلق جو ضروری امور بیان کر دوں تاکہ اسی قسم کی لگلا
 اور انہوں کا خاتمہ اور اصل حقیقت کی حد تک سمجھنا جائے۔

مقام حج

حج کی ہیئت کے پیش نظر کتاب سنت نے اس کو اسلامی زندگی کا اہم
 جز قرار دیا ہے۔

وَلَوْ لَمْ يَكُنْ مِنْ فَخْرِيَّةٍ لَمْ يَكُنْ مِنْ فَخْرِيَّةٍ
 لَوْ اَعْطِيَ مِنْ فَخْرِيَّةٍ لَمْ يَكُنْ مِنْ فَخْرِيَّةٍ

کے موجود ہونے کی دلیل ہے۔ اگر کسی جگہ کھجور پھل یا پھل ٹوٹا ہوا ہو تو یہ اس امر کی دلیل ہے کہ اس ٹوٹا ہوا کھجور پھل یا پھل ٹوٹا ہوا ہے اور یہ پھل اور کھجور ٹوٹنے کے خلاف ہے۔ اس کی موجودگی ہی کی موجودگی کا ثبوت ہے۔ اور حق و باطن کی تقسیمیں بیان کر دی گئی۔

اسب پر بحث کیا کہ جس طرح محبت کفیلہ جسمانی اعتبار سے نفی ہے اور ہر کوئی کھانے پینے اور جنسی میلان سے محبت رکھتا ہے تو اسی طرح روحانی حیثیت سے انسان کے لئے محبت الہی بھی نفی ہے اور اس طرح قدرت نے محبت کفیلہ، اپنے لئے سرسامان کا انتظام کیا ہے اور زمین پر کھانے پینے اور دیگر ضروریات کا سرخوش قدرت نے انسان کے لئے بچھا دیا ہے اسی طرح محبت الیلہ کے نفی کا فیصلہ کے لئے بھی قدرت نے انتظام کیا ہے کیونکہ یہ روحانی تقاضا جسمانی کھانا سے اہم اور قیمتی ہے۔

محبت روحانیہ لطیفہ کی تکمیل

خداوند تعالیٰ کے ساتھ ہر انسان کو محبت ہے اگرچہ نہ ظاہری اور نہ برہنہ اور نہ بھی موجود ہوں کہ ان کو خدا سے محبت نہ ہو بلکہ سب سے خدا سے انکار نہ ہو اس سے محبت الہی کے نفی ہے نہ یہ اثر نہیں دیتا، بلکہ ان کو روحانی حریفوں اور قلب و باطن کا بکرا اور انھیں تصور کیا جائے گا۔ جیسے بعض مریضوں کو یوب مرض کھانے کا شوق پڑتا ہے، وہ دروغ صحبت میں تھا کھانے کی طرف میلان ہوتا ہے تو اس سے یہ نہیں سمجھا جاتا کہ قدرت و نفی کی ضرورت نہیں۔ بلکہ یہ سمجھا جاتا ہے کہ مزاج بدلی اور عمل پر نہیں اور وہ مریض ہے۔ یہی حال روحانی مزاج کا ہے۔ جب وہ اپنے نفی کا غرض محبت الہی سے جدا ہو جاتا ہے تو تک سمجھا جائے گا کہ اس کا روحانی مزاج احوال سے ملتا ہے اور اس کی روح اور قلب و باطن مریض ہے۔

مرکزیت کعبہ کی ضرورت

محبت الہی میں ہر جگہ محبت کا فی اور دلالت ہے اور محبت حقیقی حیرت انگیز اور مکانی ہے۔ اس کے علاوہ، اور اعتبار ہے کہ انھوں میں کمال پیداوار ہم تناسب ہے۔ اس لئے ضرورت ہوئی کہ ان میں تفریب اور تفریق کو قائم رکھتے ہوئے ظلوکات، ہر جگہ حقیقی انصاف، اللہ کا کوہ اپنے انوار و کلیات خاصہ کا مقبرہ بنائے تاکہ مکان و زمان کی تباہی میں آکر وہ انوار و کلیات انسان کے تصور محبت کے لئے تکیہ کا کامان ہوں اور رابطہ محبت کے استحکام کو زینہ بنیں۔ وہ مقبرہ بھی تمام کمال خصوصیات سے مبرا ہو، اس مقبرہ بھی اہل کے ساتھ جو ہوا ہے اور ماضی و مستقبل بغیر عبادت و بہشت کی

ہے کیونکہ خداوند تعالیٰ کی قدرت ہے، بلکہ کائنات سے اور نہ قدرت یعنی رنگ ہے بلکہ وہ ہے اگر تاج تک کسی قوم نے لٹکایا ہوا کی عبادت نہیں کی۔ اس کتاب میں ایک طرف فطرت انسان کا بیان ہے کہ اس کے تصور محبت کے لئے ایک صحیح نمونہ ہو اور دوسری طرف ذات حق اور محبوب حقیقی سے بھی ایک درجہ میں مساویت ہے کہ رنگہ اور اور کفیلہ نہ ہونے کی وجہ سے (تو فیضان کمال انسانی) کہ اسے انھیں نہیں دیکھیں یا کمال صدق ہے۔

مناہک حج و رافعی حج کو چونکہ کسی حقیقی کعبہ سے قطع ہے۔ خدا ہم اسلام کے اس تنظیم کی حج کا فلسفہ اور اس کے اسرار و حکم اعتبار کے ساتھ بیان کرنے ہیں: کہ: یمن میں حج کی مشورت کا تصور ہم جائے۔

کلی حکمت

انسان کا نکات عالم کی ایک شریف ترین سعی ہے۔ اور اس کی فطرت میں مخصوص محبت داخل ہے۔ یمن کا کام محبت لطیفہ ہے۔ محبت اگر بلا بات سے ہو تو وہ محبت کفیلہ ہے۔ اس میں جوان اور انسان مشترک ہیں۔ کیونکہ انسان بھی میوات کی طرف ایک جسم ہادی رکھتا ہے تو میوات کے ساتھ اس وصف میں اس کا مشترک لازمی ہے جوان کو کھانے کی چیزوں سے محبت ہے۔ پینے سے محبت ہے اور اس سے محبت ہے۔ ان ساری چیزوں میں انسان ان کا شریک ہے اور اس کا فائدہ محبت کفیلہ ہے۔

محبت کی دوسری قسم محبت لطیفہ ہے جو صرف انسانی خصوصیت ہے اور وہ انسانی کی فطرت کا غرض ہے کہ لطیف انسان کو شہدائے محبت کفیلہ ہے۔ مثلاً انسان کو نورانی دور سے محبت ہے علم سے محبت ہے۔ اپنی بصارت کی قوت چٹائی سے محبت ہے اور یہ سب چیزیں لطیف اور باطنی ہیں۔

محبت لطیفہ کی اعلیٰ قسم

محبت لطیفہ کی اعلیٰ قسم خداوند تعالیٰ کی محبت ہے کیونکہ محبوب سب سے اعلیٰ ہے اور یہ محبت بھی فطرت غائی میں داخل ہے انسان نے تاریخ کے ہر دور میں اللہ تعالیٰ سے محبت کا اظہار کیا ہے اور اسی محبت کے نفی جذبہ کی محبتیں کے لئے اس نے عبادت کا میں، مومن نے مسجد کی بنائے اور جاکر قیصری ہے اس میں صرف اہل اسلام نے محبت الہی کے صحیح مقام کو پایا اور باقی اقوام نے اصل مقام سے ہٹ کر محبت الہی کا لٹکایا اور اعتبار کیا۔ لیکن محبت الہی کا جو باطلہ دونوں صورتوں میں محبت الہی کے نفی ہونے کا ثبوت ہم پہنچاتی ہے۔ محبت کفری ہو یا غائی ہو پھر بھی اسی محبت کے وجود سے انکار نہیں کیا جاسکتا، بلکہ محبت الہی کی غلط قسم خود محبت کی صحیح قسم

۴۹ کے نمونہ زندگی سے ملک میں ساری حاشیہ کی تکمیل ہو سکے۔

ساتویں حکمت.... جذبہ جہاد کی نشوونما

دہاکوہ، زاکر علی اور میدان کش میں حیات ہے جو جو اس جہانِ زور و
جفا میں کسی قدر زور و زور ہے اور کشتی بولور زیادہ سے زیادہ طاقت چور
سے آتے ہو اور ہر بلک کا مایہ دریا طرست قوم ہوگی، زور سر سر ہون
سے اگر کہہ دو تو وہ انات کی طرف ملک و حکم میں کر غیر توام کے خلاف
کی تیش اور کی خوش خوش کے سے آکر ہو کر نہ کی گداہی، کسی کے
اور شرف انسان کی بندی سے زور کو غلامی میں کر گئی۔ یہی وجہ ہے کہ
اسلام نے زیادہ زور چار چار دیا، اور ذوق و سماع الجہاد کہہ کر
س کو ملت اسلام کی حرمت اور ہر بندی کا دھار زور پر قرار دیا ہے تو قومن
نے ضیاع کی موت کو موت کہہ دینے سے گناہ کیا ہو کہ اس کی گامی
موت کو ایک عظیم امتیاز حیات کا زور پر قرار دیا ہو کی حیات جس کی
خوشیوں کا تصویر نامی کی شعور کے دائرہ سے خارج ہے۔ حیات نبوی نے
انسان یا کہ شہید کی موت کی تالیف ہوئی اور نہ قہر کا صواب ہے جو دے
لے چنگ نہ ہری مسلمان حرب و ضرب بھی ضروری ہے۔ جس کی فراہمی کی
اس لئے تو قومن نے مسلمانوں پر سنان جنگ اور آفات حرب کی تیاری
کا فرض قرار دیا ہے۔ وَلَا تَجِدُ أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّهَا حَرْبٌ یعنی جس قدر کہ تیار اور
چلے اور قہر سنان جنگ میں کہ وہ مسلمان کہ اگر غیر مسلم اور آہستہ سے
خلاف حملہ دیا ہو، یا کسی زور تو قہر سے مسلمان جنگ کی تیاری کو کچھ
مردم ہوں اور مقابلہ زور و زور نہ کریں۔

(تَرْهِيْنَاتٌ عَنِ الْقَلْبِ وَفِيهِ) : لیکن ظاہریں سے ان کے علاوہ بہادر

کے لئے اعلیٰ روحانی اور اخلاقی سائنس دان کی نیا مٹی ضرورت ہے۔ آلات
جس کا استعمال انسانی جسم پر ہے اور جسم و جان کی تسبیح و تعریف کا اعلیٰ عزم
اور عزم۔ وہ مائیکرو کوسموس میں سے بھی بہت کم پایا جاتا ہے۔

گورنمنٹ کالج لاہور، علی گڑھ

پڑے ہوئے جو طالب علم ہے اور اسلامی صورتوں کو ملکہ کے کہ مسلم ہونا
نے دوح کی جیسٹ اور ایم ایل طاقت سے اپنے دل کا ملک سو گیا طاقت کو
گھست دی ہے۔ لیکن روحانی و ایمانی طاقت ہے جس نے خود را مسلمانوں
کے لئے نفاذ فرمایا کی گئی ہے۔ اور صرف ہی قوت کے ذریعہ مسلمانوں
کو اپنے وطن پر قابض کر رکھا ہے اس لئے انہیں متنازعہ خیر کی حفاظت
پڑے ہوئے رہی ہے، مگر یہیت فلاحی پسے ایمان اور عقائد قوت کے کہ نظر آتا

اور بالید کا پورا ماہنہ مزدور ہے بشرطیکہ خانی ان نعومات کے تحت
اعمال جمع کو اٹھاتا ہے

منج اور چھاو

جہاں میں اکثر بری و خرافی تفکیکوں کو روا رکھتے گئے ہیں۔ یہ واقعہ و
آہ و سہاں میں قرآن کریم پر ہے۔ محبوب حقیقیؑ کی رضا و بدلی کے
واحد مستعمل طرف متوجہ ہونا چاہیے۔ ان تمام چیزوں کی اس کی مثال کا بیان قرآن
میں موجود ہے۔ وہی خداوندی نظر پر ان کے بارے میں دشمن ملت سے
نفرت و اعداء کا مظاہرہ ہے جس سے دشمن کے ساتھ متوجہ نہ کرنے کی
قرعہ میں اضافہ ہوتا ہے۔ اور آخری بات جو ہم قرآن و قرآن کی عقل میں
قربانی ہے۔ اس میں عقل علیہ السلام کا سوزہ موجود ہے۔ جس کے ساتھ
ملت اس میں کی راہی ہے (وَلَا تَقْبَلُوا لَهُنَّ جُزْءًا مِّنْ شَيْءٍ) جس سے حاجی
کے دل و دماغ میں یہ تصور جم رہا ہے کہ جب اللہ کا ایک عظیم پیغمبر خدا کے
عظیم کی عقل میں تو اس کو خوب میں دیا گیا تھا۔ وہ بیدار میں اپنے عظیم
لئے زندگی قربانی کے لئے تیار ہوا تھا۔ جو عقل کا بیان ہے بعد میں قرآن
میں تدبیر ہوا لیکن قرآن عقل علیہ السلام کا یہ سوزہ کہ تو ایسا ہندو آگاہ
قیامت میں حکومت اسلامیہ کے لئے بنائی رکھا۔ کہ وہ اس سے درس قربانی
مستعمل کرے اور اگرچہ اس میں خالق کا کائنات قرآن کی کائنات ہے۔
اور جان قربان کر دینے کے لئے آہ و سہاں ہو سکے۔

پرفکٹ، حجم، ذہن، مشورہ، تعلیمی،

کے کہ کھو نہ شد از قہر و ہا نصرت

در حقیقت اگر مرگت میں جیتے جا ادا کی کام، ان کے لئے ہے

چونکہ یہی اس کی اصل ہے۔ اس پر اس کے بغیر آیا

جسے سر، نگاہ سے جیسا کہ ایک

[illegible]

لغت میں پرست چل کر مارتے ہیں لیکن مذہب ہم ہیں۔ وغیرہ جی

وَأَنَّ الْقَوَّابِ الرَّحِيمِ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا

اور میں ہوں پر اسماعیل کرنے دار لہایت میرا ہے شک نہ ہو کہ

وَمَا تَنَالُوا وَهُمْ لَأَكْثَرُ أُولَئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ

کافر ہوئے اور مر گئے کافر حق امی پر لعنت ہے

اللَّهُ وَالْمَلَائِكَةُ وَالنَّاسُ أَجْمَعِينَ

اللہ کی اور فرشتوں کی اور لوگوں کی سب کی

موت کے بعد توبہ قبول نہیں:

چاہی جس نے خون پاشی یا کسی دوسرے حق پاشی کے باعث گمراہ ہو اور خیر تک کافر حق پر اور توبہ نہیں دے سکتا، پہلے کھون مار چکی ہو مرنے کے بعد تو پتھر نہیں نکالے اور فرشتہ کافر ساری کے حق پاشی کے بعد توبہ قبول نہیں کرے گا نہ اللہ کی جس تائب ہو گئے۔ وغیرہ جی

حق پاشی کی سزا:

تجارت حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی کی شہرت مارے یا متعلق صلی کی جائے، گمراہ ہو جائے گا اسے توبہ سے چھپا دے گا اسے توبہ سے کون آگے کی گام پھرنی جائے گی۔ وغیرہ جی

توبہ کرنے کی فضیلت:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا سب اپنے گناہ کا قہر کرنا اور توبہ کرنا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو اپنے بندہ کے توبہ کرنے سے کراٹھیں سے فرماؤ، اللہ تعالیٰ کو اپنے بندہ کی ایک ستمی جنگل میں گم ہو جائے اور اسی پر اس کا گناہ پائی ہو اور وہ اس کے لئے سنا امید ہو کہ ایک درخت کے سایہ میں آ کر لیٹ رہے اور وہ اس گھر اور رخ میں ہو کہ ان کا وہ ساری آگے اسے پان سڑی ہو جائے یا اس کی ہڈی بکڑ کر شدت ہوئی جس کے کہ اس اللہ توبہ فرمادے اور میں حیران رہا ہوں (یعنی اللہ تعالیٰ میں حواس لگاتے ہیں اور ان کی جلی اتھن کیجے گئے تو اس شخص سے بھی زیادہ اللہ تعالیٰ کو اپنے بندہ کی توبہ کرنے سے خوش ہوتی ہے وغیرہ جی

کی اللہ تعالیٰ کی ساری دار، انہیں گناہ شروع ہو جاتی ہیں وہ عقل مذہب ہو گئے جس کی قدر نہیں ہوتا۔ وغیرہ جی: جس کی اللہ تعالیٰ

إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنزَلْنَا مِنَ

ہے شک جو لوگ چھپاتے ہیں جو کہ ہم نے انہوں سے

الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ

مذہب صحیح اور ہدایت کی باتیں بعد اس کے کہ ہم ان کو کھول چکے

لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ

لوگوں کے واسطے کتاب میں

یہودیوں کی حق پاشی:

ان سے مراد ہیں یہود کہ وہ مدت میں جو آپ کی بعد بنی تمیم اس کو اور قبول توبہ فرما سو گھوڑ چھپاتے ہیں اور جس نے غرض دانا کے واسطے اللہ سے تم کو چھپا دیا سب اس میں داخل ہیں۔

أُولَئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ الْمَلَائِكَةُ

ان پر لعنت کرے گا اللہ اور لعنت کرے ہیں ان پر لعنت کرنے والے

حق چھپانے والوں پر لعنت:

لعنت کرنے والے یعنی جن خاص و ملاک بلکہ دوسرے حیوانات کیونکہ ان کی حق پاشی کے وہ مال میں جب عالم کے اندر آئے وہاں طرح طرح کی جانیں پھلتی ہیں تو یہ ان کے ہلکے جہادات تک کہ تکلیف ہوتی ہے اور سب ان پر لعنت کرتے ہیں۔ وغیرہ جی

إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَبَيَّنَّا فَاُولَئِكَ

مگر جنہوں نے توبہ کی اور درست کیا ہے کام کو اور بیان کر دیا

أَكْتُوبُ عَلَيْهِمْ

بات کرتا ہوں ان کے ساتھ کہ تائب ہوں

توبہ کرنے والوں پر رحمت ہے:

یعنی اگر پان کی حق پاشی کے باعث بعض دینی گمراہی میں پائے گئے ہیں جب انہیں نے حق پاشی سے توبہ کر کے کھل گئے ہیں طرح کر دیا توبہ چھپائے

جو مٹی صرف انہیں اور اہل جہنم ہی میں تو اللہ تعالیٰ کے ہر
نہیں اپنے بندے کی محبت میں جو کہ خداوند اولیٰ کی اصل ہے اس تک شریک اور
مسافات کی قربت کا پتہ رکھتا ہے نہ شریک اعلیٰ ربیب ہے اور شریک فی اولیاء
اس کا عالم یہ ہے۔ جو غیر جہنمی

وَالَّذِينَ آمَنُوا أَتَدْعُوا لِحُبِّهِمْ

اور ایمان والوں کو اس سے نہ تو اور ہے محبت اللہ کی

چی اور محبت دینی ہے جو جو ممکن اللہ تعالیٰ سے رکھتے ہیں:

یعنی شریکین جو آپے سے دور ہیں، محبت ہے جو ممکن ہو اپنے اللہ سے
اس سے بھی بہت زیادہ اور اعظم محبت ہے، تاکہ وہ عباد و عباد میں شریکین
کی محبت پر اوقات دہلی ہو جاتی ہے اور عذاب و قربت دیکھ کر تو باطل
تجربہ اور بیزاری ظاہر کر دیتے۔ جیسا اہل ایمان میں آتا ہے، غلط فہم
شریکین کے کہ ان کی محبت اپنے اللہ کے ساتھ نہ ہو، بلکہ اوقات مرض و
صحت دنیا و آخرت میں برابر باقی رہے اور پناہ دینے والی ہے اور بلا اہل
یہ نہ کہ جو جہنم سے محبت ہے اور اس محبت سے بھی بہت زیادہ ہے، جو محبت
کہ اہل ایمان ماموں اللہ میں اللہ کی اولیاء اور اولیاء اللہ کے ہمارے اللہ کا اپنے آواز
بہار اور اولیاء اور اولیاء سے رکھتے ہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ سے تو اس کی
محبت شریک کے موافق، باہل اور بلا احتساب محبت رکھتے ہیں اور
دوروں سے وہ عطا و عطا حق تعالیٰ کے عطا کرنے والی ہر ایک کے عطا کرنے
مطابق محبت رکھتے ہیں۔

"مگر قرآن مجید نے بھی نہ کیا"

خدا اور فیض خدا کی محبت میں نہ کہ ان کا عطا و عطا دینی ہو یہ شریکین کا کام ہے۔
سیدہ بن حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں کہ آپ صمت کے دن اللہ تعالیٰ ان
وگوں کو جو ان کی محبت میں محفل میں اور دینی جان کی کسی دین میں تنگدین اور
نہا نہیں گئے کہ اگر جہنم میں ان کی محبت ہے تو ان کے ساتھ جہنم میں جانا اور
حالت انکار کرنا گئے اور برگزین جانیں گئے۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنے عطا و عطا
دلدار ہیں۔ کہ قرآن کے وہ ہرگز نہ گئے کہ اگر انہیں میرے دوست ہو تو جہنم
میں وہ نہ ہو جو تم سے جی سب کے سب جہنم میں گئے پڑیں گے۔ اس کے بعد
ایک مقام پر فرماتا ہے (وَالَّذِينَ آمَنُوا أَتَدْعُوا لِحُبِّهِمْ) اور
کے نزدیک سب سے نزدیک قریب ہے وہاں کہ جس نے اس سے دعا کی ہے
نہیں کو ہے جی اور اللہ کی محبت میں دیکھ رہی ہو تو وہ بھی اپنے نفس کے
نے دستاویز دینے کے گرم عبادت کریں گے تو وہیں راحت و آرام

ہو جائیں گے۔ شریکین کے شہادت بالکلیہ نہ ملے ہو گئے۔ جو غیر جہنمی
توحید کی ایک فلسفیانہ دلیل:

اگر وہاں بھی عبادت ہو، مان لی جائے تو وہاں بھی۔ یہ ایک غزالی
مرد لڑا کرتے ہیں، یہ توحید اور شخص پر دعوائل کا اجتماع لازم آئے گا
اور یہ جہاں ہے۔ ایک کا غلط لازم آئے گا۔ یہ شریک کے خلاف ہے اور
پاکستان میں نہ لڑا کرتے گا، یہ نہ تو سب پر فائدہ نہ ہو گا۔ ہر گز
نہا نہ ہو، یہاں سے مشاہدہ کر رہے ہیں۔ مضمون ہوا کہ عبادت ایک ہی ہے۔
غور و فکر:

ہی دینی اور نہ کہ کتاب اللہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
روایت کیا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

لی آواز دیا تو اس میں ان کو پڑھ کر فرمائی۔ انہوں نے اس شخص سے
حال پر جو ان آیات کو پڑھتا رہا، پھر فرمودہ کرتے۔ جو غیر جہنمی
پانی کے ذخائر:

قدرت نے بنی کو اہل زمین انہیں اور جانوروں کے لئے نہیں کھے
خود پر رکھا اور ان حوصلوں میں جمع کر دیا، انہیں پہاڑوں کی زمین میں پھیل
دینی، ان کے ذریعہ زمین کے اندر اور اہل بھر قبیلہ غیر محسوس پائپ
پانی ساری زمین میں بچھ دی۔ ہر شخص جہاں چاہے خود کر پانی نکال پتا
ہے اور سی پانی کا ایک بہت بڑا ذخیرہ دیکر کہہ جاتا کہ یہ کی صورت میں
پہاڑوں کے زوم، دیار، غزیرے اور غروب آونے سے بھی محفوظ ہے اور
بہت بہت بہت بھل کر زمین کے اندر قدرتی پائپ دینی کے ذریعہ پانی
حالم میں پہنچتا ہے۔ وہاں تک کہ

وَمِنْ النَّاسِ مَن يَتَّبِعُ مَن ذُؤَبِ اللَّهِ

اور جیسے لوگ وہ ہیں جو جاتے ہیں اللہ کے برابر اور ان کو

بعض قسم عقل

یعنی وہ زمین میں جو کہ شعور عقل میں صحیح عقائد سے انفس ہیں
جیسے ایسے بھی ہیں کہ جو دوسرا دل عام و سادہ کے بغیر اللہ و حق تعالیٰ کا
شریک اور اس کے برابر دیتے ہیں۔ جو غیر جہنمی

أَتَدْعُوا لِحُبِّهِمْ

ان کی محبت دیکھتے ہیں بھی محبت انہی

میں شرم کی خرابی پائی تو، کرپہ قریب حد تک سے معافیت کی پہلی ہے۔
 جس کا غلام ہے کہ جو کچھ زمین میں پیدا ہوتا ہے اس میں سے کھانا
 بشرطیکہ وہ شرم کا حامل و طیب ہو، تو کوئی قسم حرام ہو جیسے گوارا، بھڑیا اور
(وَأَن تَأْكُلُوا مِن ثَمَرِهِ إِذَا كَانَ ثَمَرُهَا نَاضِجًا) (میں جانوروں پرانہ سے کھاؤں گا اور
 پکاواہ سے) اور اس کی قیمت نقصان جانوروں کی، گناہ، سب سے زیادہ نہیں
 امر یا نفی سے اس میں حرمت آئی ہو جیسے نصیب، بچہ رشتہ، ۳۰ کا
 مال کران سب سے اجتناب ضروری ہے اور شیطان کی چوڑی برتن پر کڑن
 کرہ کہ جس کو یا با حرام لڑنا ہے۔ تو اس کے ساتھ وغیرہ اور جس کو
 چاہا حلال کر لیا۔ **(وَأَن تَأْكُلُوا مِن ثَمَرِهِ إِذَا كَانَ ثَمَرُهَا نَاضِجًا)** وغیرہ۔

لَئِن لَّمْ تَكْفُرْ بَعْدَ هَٰذَا فَسَيَكُنْ فِي الْعُقَلَاءِ حِصْرٌ

اے لکھ دو تمہارا دشمن ہے صریح دو تو نہیں سم کرے گا

بِالشُّرُوءِ وَالْفَيْسَاءِ وَأَن تَقُولُوا عَلَىٰ

تم کو کہ یہ کس نام اور ہے جانی کر اور بہت لگاؤ اللہ پر

الْثَوْبِ مَا لَا تَعْلَمُونَ

اور تم اس کو تو نہیں جانتے

شیطان کا حکم

یعنی مسئلہ اور حکام شرم پر اپنی طرف سے نکال دیا کہ بہت سے مواقع
 میں دیکھا جاتا ہے کہ مسائل جو آپ سے گزار کر اس امر اتفاق تک نہیں
 شرم کو چھوڑ کر اپنی طرف سے احکام تراشے جاتے ہیں اور خصوصاً فقہاء اور
 ان کے مقلد کی تحریف اور کذب کرتے ہیں۔ م سیرت ۱
 صحیح مسلم میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر وہ لوگ
 عالم فرماتے ہیں کہ جو مال بیچنا بندوں کو یا بیچنا کہ ان کے لئے حلال
 کر دے۔ میں نے پہنچا بندوں کو موصوفہ کیا کہ شیطان نے اس میں
 غیبت سے ان کے بندہ یا دوسرے کی حال کر دہی بدل دی جو ان پر حرام کر دیا۔

حلال کی برکت اور حرام کی محسوس۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جس وقت اس کو بیت کی کھڑکی
 مونی تو حضرت سعد بن ابی وقاص نے کھڑے ہو کر کہا حضور میرے لئے
 دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ میری دعا کو قبول فرما کر ہے آپ نے فرمایا
 اے سعد! کہ جیڑی اور حلال اللہ کھاتے رہو اللہ تعالیٰ تمہاری دعا میں

فَتَنَّبَرُكٌ مِّنْهُنَّ كَمَا تَبْدُو ذَوَاتُهَا

و تو تمہارے میں سے ان سے جیسے یہ تم سے نظر آ رہے ہیں

اور شرم کی اس بات کہ کسی کے گناہ کی صریح اور مجرمانہ ناپائیدار
 یا نجس ہے تو ہم میں ان سے بچنا انکرام میں اور عیسائیہ نام سے چہرہ
 ہوتے بھی ان کو توبہ دے کر چھوڑ دے کہیں لیکن اس آراء و اعمال سے
 بچنا نہیں کہ کون سے ہوگا۔ وہی جانی

كَذَٰلِكَ يُرِيهِمُ اللَّهُ أَعْمَالَهُمْ حَسَرَاتٍ

یہی طرح پر دکھانے گا کہ ان کے نام حسرت

عَلَيْهِمْ وَمَا هُمْ بِمُتَّحِدِينَ مِنَ الْكَارِثَةِ

و ان کے کو اور دو ہر گز نکلنے والے نہیں رہے

شرکین قیامت میں سراپا حسرت ہوں گے۔

یعنی جسے شرم نہ تھا اب الٹی اور اپنے مصلوہ کی برائی کی کھیرفت
 حسرت ہوئی انی طرح پر ان کے جملہ اعمال و فیوض خالی ان کے لئے سوچ
 حسرت بنائے گا کہ کتنا کفر اور مصلحت و غیرت جو ان کی تھیں ہیں
 ان کو سوچ کر اس پر شرم کر دے جو ان کی اور شرم ان کے لئے ہوگا
 ہوں گے کہ کابلہ چھاپ لے گا۔ توبہ ان کے کھلے اور بے عملی سے
 نے سب سوچ حسرت ہوں گے۔ کسی عمل سے کچھ نکلے ہوگا اور ہمیشہ
 اندر میں رہے کہ خلاف مصلحت اور ان ایمان کے گناہ ہو
 محاسن اور خصال میں جائز کہ تو ایمان کا جو کچھ پڑے۔ کہ وہ کہہ جاتا

يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِن ثَمَرِ الْأَرْضِ

اے لوگو کھاؤ زمین کی چیزوں میں سے

حَلَلًا طَيِّبًا ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ

حلال پاکیزہ اور پیروی نہ کرو شیطان کی

حلال کو حرام نہ کر دو

الطی عربیت پرستی کرتے تھے اور ان کے نام پر سوا میں بخور تے
 تھے اور ان جانوروں سے قطعاً حرام سمجھتے تھے اور یہی ایک طرف کا
 شرم ہے۔ کیونکہ طیل و کربہ کا منصب اللہ کے سوا کسی کو نہیں۔ اس بارہ
 میں کسی کی بات مانی گئی یا اس کو کلمہ شرم کہنا ہے۔ اس لئے پہلی آیات

اور اپنے دوسرے ہاتھ آبی کو نہیں چھوڑتے اور بیک وقت بھیجے کی ان میں کھانسی ہی نہیں۔ قراب ان سے اعراض فرما کر خاص مسلمانوں کو مکمل طبیعت کا حکم فرمایا، اور اپنا طعام ظاہر کر کے ہوا سے طہار کا امر کیا گیا اس میں اہل ایمان کے قبول اور مطیع ہونے کی جانب اور مشرکین کے سرور و معتوبہ و تفران ہونے کی طرف اشارہ ہو گیا۔ ﴿خیر جلی﴾

حرام مال کی خصوصیت:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ جو بھی کوئی بندہ حرام مال سے کسب کرے گا اس میں سے صدقہ کرے گا اور دو تہائی نہ ہوگا اور اس میں سے خرچ کرے گا تو اس کے لئے اس میں برکت نہ ہوگی۔ اور اپنے پیچھے چھوڑ جائے گا تو دوسرے کے دوزخ میں جائے گا اور یہ ہوگا۔ ﴿شبک اللہ تعالیٰ برائی کو برائی کے زریعہ میں ملاتے لیکن برائی کو کبھی کے زریعہ نہ ملاتے ہیں۔﴾ یہ قلب غیبت و طبیعت کو ایسے مٹاتا (یہاں سورہ کافی لفظ ۱۳۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنت میں وہ گوشت داخل نہ ہوگا جو حرام سے پلا یا بھرا ہو اور وہ گوشت جو حرام سے پلا یا بھرا ہو دوزخ کی آگ اس کی زیادہ سستی ہے (یعنی ایک حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنت میں وہ گوشت داخل نہ ہوگا جس کو حرام سے تقاضی ہوئی۔) (مشکوٰۃ ص ۳۳۷) اور ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ جس نے دوسرے کو کچھ خریدا اور اس میں ایک دوسرے حرام کا تھا تو اللہ تعالیٰ اس کی کوئی بھی نعمت قبول نہ کرے گا جب تک کہ وہ کچھ اس کے بدن پر نہ ہوگا۔ (مشکوٰۃ) (دارالمراد)

لَا يَأْكُلُ الْبَاطِلُ مِنْ طَيْبَاتِ

اسی نے تم پر یہی حرام کیا ہے اور جانور

خود دار۔ مراد وہ ہے کہ خود خواہی سے اور ذوق کی توجہ نہ لینے کے باوجود طریقت شریعت کو مانگا جائے مثلاً کھانا کھائے یا زندہ جانور کا کوئی عضو کاٹ لیا جائے یا لڑکی اور چھرا وغیرہ سے بداد سے بداد ہو کر کسی کو کچھ یا جانور کے سینگ مارنے سے مرعہ جانے یا زندہ بھلا ڈالنے یا ذوق کے وقت قہقہہ وغیرہ کوڑک بولنے کے سبب مرد اور حرام ہیں۔

و مردار جو حلال ہیں:

الجنۃ و جانور مردار جنک حدیث شریف اسی حرمت سے مستثنیٰ اور ہم کو

کبھی کرکس اور آدھ سے ان کے ایسے مشرک ہوتا ہے۔ سو یہ بات اسلام کے خلاف ہے۔ ﴿خیر جلی﴾

وَمَثَلُ الَّذِينَ كَفَرُوا كَمَثَلِ الْفَرَسِ الْبَاطِلِ

اور مثال ان کافروں کی ایسا ہے جیسے بکارت کے کوئلے

يَمَّا لَا يَتَمَرَّعُ فِي الْأُكْدَانِ وَلَا يُبْدِ

آپ جی کو کچھ کھانے سے سوا پکارنے اور چلانے کے

کافروں کی مثال:

یعنی ان کافروں کو راہ ہدایت کی طرف بلانا ایسا ہے جیسا کہ کوئی بھگل کے جانور کو بلانے کہ وہ سوائے آؤ نہ لے کر کبھی نہیں سمجھے۔ ایسا حال ان لوگوں کا ہے جو خود طہارت نہیں اور علم و اخلاق کی بات قبول نہ کریں۔

صَوْرَتُكُمْ شَعْبِي فَهَرَا يَعْقِلُونَ

بہرے کو گئے غصے ہیں سو ۱۱ بکرم نہیں سمجھتے

یہ گونگے، بہرے اور اندھے ہیں:

یعنی یہ بکارت کے بہرے ہیں جو حق بات بالکل نہیں سمجھتے۔ کو گئے ہیں جن کو باندھ کر رکھتے، اللہ سے ہیں جو راہ مستقیم نہیں دیکھتے۔ ۱۲ بکرم نہیں سمجھتے کیونکہ جب ان کے برسرِ قیامت ہو گا تو اللہ سے ہو گا جو عقل و فہم کی آپ کا صورت ہو سکتی ہے۔ ﴿خیر جلی﴾

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ

اے ایمان والو کھاؤ پاکیزہ چیزیں

لَرَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلَّهِ لَكُمْ رِزْقًا

جو روزی دہی ہم نے تم کو اور شکر کرو اللہ کا اگر تم اسی

تَقْبِذُونَ

کے بندے اور

مسلمانوں سے مخصوص خطاب:

اکل طبیعت کا حکم آپ کو کر دیا تھا لیکن مشرکین نے کچھ شیدائی کی جڑی سے باندھ لیا آئے اور انعام کی طرف سے بیکار شدہ کے اور بولتے ہیں

عزل ہیں، کبھی اور کبھی نہ ہونے دینا ہے

وَالذَّم

اور

گوشت خور حرام ہے:

اور خون سے مراد وہ خون ہے جو رگوں سے بہتا ہے اور ذبح کے وقت نکلتا ہے اور خون کو گوشت پر لگا دینا ہے وہ حلال اور پاک ہے اگر گوشت کو بغیر اس سے نہ پکایا جائے تو اس کا کھانا درست ہے۔ جسے حفاظت کے خلاف ہے اور کبھی اور کبھی کہ خون پختہ ہیں حکم حدیث شریف حلال ہیں۔

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بَارَكْنَا فِيهِ

اور گوشت سہرا

خیر سراپا: پاک ہے:

اور خیر ذراہ یا مراد وہ ذراہ شریعت کے سوائے ذبح کر لینے والے ہر حال میں حرام ہے اور اس کے تمام ابراہام گوشت پرست چرلی: حلت مال ذی ہذا پاک اور ان سے لطیف اور کئی کام میں حلال حرام ہے اور سوائے ہر ذراہ کے کہنے کی چیزوں کا ذکر ہے اس سے فقہ گوشت کا حکم بتلایا گیا۔ مگر اس پر سب کا اجماع ہے کہ خیر جو کہ بے غیری اور بے حیاتی اور حرم اور نسبت الی العجاہات میں سب جانوروں میں بڑا حرام ہے اور اس لئے وہ تعانی نے اس کی نسبت (فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّينَ) فرمایا اللہ شک نہیں اے ایمان ہے۔ اس کا کوئی جزو پاک اور نہ کسی قسم کا نقصان۔ اس سے جانور کو کثرت سے اس کو کھاتے ہیں اور اس کے اجزاء سے نفع اٹھاتے ہیں ان تک مشرک و منافق ذکر و واضح طور پر مشاہدہ ہوتے ہیں۔

وَمَا هِيَ إِلَّا غَيْرُ نَفْسٍ

اور جس کو نہ، پر ہم اہل اسلام جانے اللہ کے سوائے اور کا

غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا ہوا:

(وَمَا هِيَ إِلَّا غَيْرُ نَفْسٍ) کا یہ مطلب ہے کہ نہ جانور اور نہ نفس کے معاہدہ و فیہ و کام کا ہونا جائے بلکہ اللہ کے سوائے جس کا کئی روح غیبی یا جہنم وغیرہ کے ہر ذراہ کے اور میں جانور کی جان میں کی خبر کر کے ان کے تعزیر اور عبادت کی نسبت سے ذبح کیا جائے اور بعض انسان کی خوشنودی کی غرض سے اس میں جان ناکافی تصور ہو کہ ان سب جانوروں کا

کے حرام ہے گوشت ذبح خیر پر ہی ہو اور ان کا نام یا ہو۔ کیونکہ جانور جان آفریں کے واسطے دوسرے کے لئے ذراہ یا ذراہ پر گزشتہ نہیں۔ اس لئے جس جانور کی جان غیر اللہ کی ہونے کو اس کی خدمت مردار کی خدمت سے بھی نہ جانے ہے۔ کیونکہ مردار میں تو کبھی قربانی کی کہ اس کی جان اللہ کے نام پر نہیں نکلی اور اس کی جان تو غیر اللہ کے جانور کی ہوتی جیسا کہ میں شرب ہے۔ سو یہی شریعت کے پرہیزگار ذبح خیر کہنے سے علت نہیں آتی اور مردار پر لفظ کا نام پختہ سے کوئی نفع نہیں ہو سکتا الی اللہ۔ جس کا وہ کی جان غیر اللہ کی ہذا اور ان کے جانور کر دے اس پر ذبح کے وقت ہم اٹھ لینے سے ہرگز بزرگ کوئی شہ اور علت اس میں نہیں آ سکتی۔ بہت اگر غیر اللہ کے ہذا کرنے کے بعد پانی پیتے۔ الی اللہ اور بوسا کر کھانا کر کے جو تو اس سے ملتا ہو اس میں کوئی شہ نہیں۔ علامہ نے تصریح فرمادی ہے کہ اگر کسی مردار کو کھاتے ہو اس کی تعظیم کی نسبت سے جانور ذبح کیا جائے یا کسی جن کی ازیت سے بچنے کے لئے اس کے نام کا جانور ذبح کیا جائے یا کسی جن کی ازیت سے بچنے کے لئے اس کے نام کا جانور ذبح کیا جائے تو وہ جانور باطل مردار حرام اور نہ اس کے ذراہ مشرب ہے، اگرچہ ذبح کے وقت خدا کا نام لیا جائے۔ حدیث شریف میں آیا ہے اَللّٰهُ مَنِ ذَبَحَ بِذَنبِ اللَّهِ، یعنی جو غیر اللہ کے مشرب اور تعظیم کی نسبت سے جانور کو پکھارے یا کسی مردار کی طرف سے قربانی کرے اس کا ذراہ اس کو دینا چاہیے کیونکہ یہ ذراہ غیر اللہ کے لئے ہرگز نہیں۔ اے اپنے بھروسے سے یہ حلال ہے سے منع میں بیان کرتے ہیں کہ جو مردار کی جانور میں نام تو کبھی تصور ہوتا ہے کہ کھانا پک کر مردار کے نام سے محدود کر دیا جائے۔ اذوال آ خوب سمجھیں کہ اللہ کے سامنے جو کچھ ہے وہ حضرت کوئی نفع حاصل نہیں ہو سکتا۔ دوسرے ان سے پوچھا جائے کہ جس کا وہ ذبح کر لے غیر خدا کے لئے نہ دینی ہے کہ اس قدر گوشت اس کا وہ ذبح کر لے اور یہ کہ فقیروں کو کھلا دے تو تمہارے نزدیک ہے کھلے دونا دنا دیا جاتا ہے یا نہیں اور اگر مال تم اس کو کر سکتے ہو اور وہ دینا دے میں کسی قسم کا نقصان تمہارے دوسرے نہیں رہتا تو تم سے دینا تمہارے اور تمہارے نفس مشرب اور جانور مردار اور حرام۔ ذراہ جانور

انتقال خون کا مسئلہ:

خون اگرچہ جزو انسانی ہے مگر اس کو کسی دوسرے انسان کے بدن میں منتقل کرنے کے لئے اعضا انسانی میں کاف پھیلات اور پھینکی ضرورت پیش نہیں آتی انگلش کے ذراہ نے خون ۱۸۶۱ء اور اس کے

دوسری صورت یہ ہے کہ کسی جانور کو قریب الی غیر اللہ کے لئے ذات کیا جائے۔ یعنی اس کا خون بہانے سے تعریف لی تو یہ عقل منہور ہو لیکن وقت فراغ میں یہ ہم اللہ علی کالی جائے، جیسے بہت سے عاقل مسلمان برادران، بیوں کے ذریعہ پران کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کرتے رہے، دلیروہ ذرا کرتے ہیں۔ لیکن ان کے وقت میں یہ ہم اللہ علی کا پکار سے ہیں، یہ صورت بھی بالفاظ فقہاء حرام اور مذہور مراد ہے۔

تیسری صورت یہ ہے کہ اپنے دلیو کا خون کے نام کرنی دے گاے دلیروہ کو نزدیک وقت کرتے چھوڑ دیتے ہیں اور صدقوں کے چاروں بیویوں کو اختیار دیتے ہیں وہ جو چاہیں کریں۔ یہ صدقوں کے بیماری ان کو مسلمانوں کے ساتھ بھی ملوث کرتے ہیں۔

چوتھی صورت یہ ہے کہ کائنات کا خون دوسری مامت کا قریب علی غیر اللہ کے لئے چھوڑ دیا جائے، انہی سے کام لیں اور ان کے لئے ذرا کرنے کا قصد ہے، جسے اس کے ذریعہ کرتے کو حرام جائیں، یہ جانور (وَمَا لَیْسَ بِہٖ یُخْتَارُ) اور مَا لَیْسَ بِہٖ یُخْتَارُ علی انحصار دوسرے میں شامل نہیں، بلکہ اس قسم کے جانور کو غیرہ و اسبہ و غیرہ کہا جاتا ہے۔

ایک صورت نے حضرت صدیق سے سوال کیا کہ ام المؤمنینؓ سے کچھ عطا کر دینا تو کبھی لوگوں میں سے ہیں اور ان کے یہاں تو دوزخ دوزخوں کی تیار ہو رہا ہے۔ یہ اپنے قبیلوں کے ان بھوکے بہتہ تھکے ہارے پاس کسی بھیج دیتے ہیں، ہم اس کو کھائیں یا نہیں؟ اس پر صدیق عاصی نے فرمایا: "جو جانور اس صید کے ان کے لئے ذرا کیا گیا ہو وہ دوزخ دوزخوں میں سے ہے، ان کے دھنوں کے چلے بغیر کھا لیتے ہو۔"

فَمَنْ اضْطُرَّ بِہٖ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا تُؤْخَذُ بِہٖ

اگر کوئی شخص اضطرر سے جانور کا خون کرے اور نہ اس پر عادی ہو تو اس پر پکڑا نہیں

حالت مجبوری کا حکم:

یعنی اشیاء مذکورہ حرام ہیں لیکن جب کوئی بھوک سے مرے گئے اس کو اجاری کی حالت میں کھا لینے کی اجازت ہے، اگر عید کا فرمانی اور زیادتی نہ کرے۔ اگر ان کو پکڑنا تو بہت خطر ہو تو اسے کھانے لگے اور نہ دلیو کی کہ نہ ضرورت سے نہ اخذ ہے پیکر کھائے۔ اس انہی کے لئے اس سے مرے نہیں۔ چنانچہ

حالت مجبوری کا حکم:

جو شخص بھوک سے کھا مانت پر پہنچ کر کہ اگر کچھ نہ کھائے تو جان

بدن میں ڈالا جاتا ہے۔ اس لئے اس کی مثال دوسری کی ہوگی جو بدن انسانی سے بخیر کی حالت کھانا اور دوسرے انسان کا جڑ ہونا ہے اور شریعت اسلام نے بچہ کی ضرورت کے پیش نظر انسانی دوزخ کو اس کی قدر قرار دیا ہے۔ اس میں حلال نہیں کہ وہ کھائے کسی شخص کی ہاک میں حرام ہے کہ دوزخ ڈالا جائے پیچھے میں مستحکم کیا گیا۔ کہ نہ بخیر و نہ اور عقلی انسان کے لئے اس مسئلہ کی حرج نہیں مذکور ہے اگر کھانہ اور دوزخ کا خون دوزخ کو دیا جائے تو کچھ حرج تو نہیں، کیونکہ دوزخ بھی خون کی دہی ہوئی صورت۔ اور جو انسان ہونے میں مشرک ہے۔ قرنی صرف یہ ہے کہ اگر پاک ہے اور خون پاک۔ خواہ اس کی پہلی جہش جزو انسانی ہو یا غیرہ۔ ممانعت ذریعہ صرف خاصیت کا حاملہ ہو گیا بخیر و دوزخ کے ساتھ میں مستحکم ہے۔ لئے خون کے استعمال کی بھی اجازت ہے۔

اس لئے انسان کا خون دوسرے کے بدن میں منتقل کرنے کا شرعی حکم یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ حالات میں تو جائز نہیں مگر طلاق و دوا کے طور پر اس کا استعمال انسانی حالت میں واجب نہ کرے۔ اضطراری حالت سے مراد یہ کہ انسان کی جان کا خطرہ ہو۔ اگر کھانہ یا کھانہ مستحق رسالہ "مخالفات" میں بیچ دیکھائی "اس کو کھانا کھانے یا جائے۔"

تحريم خنزیر

آیت میں حرم خنزیر کے ساتھ فرمایا کہ وہ ہے۔ امام قرطبی نے فرمایا کہ اس سے مقصود لحم یعنی گوشت کی تحصیل نہیں، بلکہ اس کے تمام اجزاء کی جان۔ لیکن، لیکن سب سے زیادہ مانت تمام ہیں لیکن نظام جزو حرام دوزخ میں طرف ہے۔ خنزیر اور سب حرام جانوروں کی طرح نہیں ہے کہ وہ ذرا کرنے سے بگ ہو سکتے ہیں، اگرچہ کھانہ حرام ہی ہے۔ کیونکہ خنزیر کا گوشت ذرا کرنے سے بھی پاک نہیں ہوتا کہ وہ جس نہیں بھی ہے، حرام بھی صرف جزا دینے کے لئے اس کے ہال کا استعمال حدیث میں جائز قرار دیا ہے۔ اس امر پر

غیر اللہ کے نام پر ذبح کی صورت میں:

(وَمَا لَیْسَ بِہٖ یُخْتَارُ) اس پر کہ کسی جانور کو ضرورت کے قریب کے لئے ذرا کیا جائے اور حجت ذرا کی غیر اللہ کا نام ہو جائے یہ صورت بالکل حلال ہے۔ یہ جانور ضرورت کے لئے کسی جزو استیفاء جائز نہیں۔ مثلاً اگر دوزخ (وَمَا لَیْسَ بِہٖ یُخْتَارُ) کا دھول مرے ہے جس سے۔ یا خلاف نہیں۔

إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنزَلَ اللَّهُ مِنْ

بَيِّنَاتٍ لَّهِ لَكُمُ الْكِتَابُ

الْكِتَابُ

سے کتاب

یہودیوں کی بیماری:

یعنی اللہ نے جو کتاب اپنی میں حلال و حرام کا حکم بیان فرمادیا ہے اس کو چھپا کر اپنی طرف سے بڑھایا مثلاً یہ کہ پہلی آیت میں مذکور ہو چکا۔ ایسی ہی قدرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنات جو اس میں کسی شخص کو کھلی پہناتے اور پہلے تھے اور یہ دونوں سخت غمازی ہیں کیونکہ ان کا مطلب اور نتیجہ یہ ہے کہ حاکم اور طریقہ بھی کسی کو نصیب نہ ہو۔ سب گمراہ ہیں، مسلمان کو تو ان سے جو کتاب اور رسول کو حاکم و خلق کے لئے بھیجا تھا۔ سو انہوں نے خدا کے بھی خلاف کیا اور خلق اللہ کو بھی جائز اور گمراہ بنا دیا۔ جو خبر دے گا

وَيُشْرِكُونَ بِهٖ ثَمَتَ قَيْسِلًا

اور پتے ہیں ان پر تھوڑا سا رسول

مردار اور خنزیر سے بھی بدتر کھائی:

یعنی اللہ کی تائیدی اور خلق اللہ کی کفری پر میں نہیں کی بلکہ اس میں پوشی کے عوض میں جن کو گمراہ کرتے تھے ان سے انکار و نفرت میں مل بھی لیتے تھے جس کا نام یہ ہے اور نہ دان اور شکرانہ رکھ چھوڑا تھا۔ چنانچہ یہ خداوندی مردار اور خنزیر کے کھانے سے بھی بدتر ہے۔ اب ظاہر ہے کہ اسکی حکایت خوشی کی سزا بھی سخت ہوگی جس کو اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔ جو خبر دے گا

أُولَٰئِكَ مَالُهُمْ لَكُمْ فَاذْكُوا

وَدُلُكُم مَّا كُنْتُمْ تُكْرَهُونَ

وہ مال نہیں تمک ہے:

یعنی جو وہ پر نظر میں ان کو وہ مال نہ دے اور نہیں معلوم ہو رہا ہے کہ حقیقت میں وہ مال ہے جس کو نہیں ہونا چاہئے تھا یا نہیں چھپا رہے ہیں۔ میرا حکم اللہ میں ہے کہ ان کا مال ہونا نہ دے دقت مذمت معلوم ہوئی سے ان پر پتہ میں جو کہ تمک کا ہے۔ جو خبر دے گا

جانی۔ یہی۔ اس۔ کہ لئے وہ شرطوں کے ساتھ یہ حرام ہیں کہ کھالینے کی گنجائش رکھتا ہے۔ ایک شرط یہ ہے کہ مشہور جان ہو۔ اور۔ کہ انے کی لذت جو کھانا مشہور ہو۔ اسکی شرط یہ ہے کہ صرف اسی مقدار کھائے جو وہی چھانے کے لئے کافی ہے۔ یہ یہ خبر گمراہانہ اور ضرورت سے زیادہ کھانا اس وقت بھی حرام ہے۔

تراویح سے علاج:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "جو ترائی کے اہل ایمان کے لئے حرام میں شفا ہوگی۔" (بخاری نمبر ۱۰)

نفتیہ ستر خیز سے سوچو وہ زمانے میں حرام و ناپاک روزوں کی کثرت اور دنیا و عام اور عام کے مصنف پر نظر کر کے اس شرط کے ساتھ اجازت دی ہے کہ کوئی دوسری حلال و پاک روزہ اس مرض کے لئے کارآمد ہو یا نہ ہو۔

مسئلہ: تقصیر مذکور سے ان تمام گنہگاروں کا حکم معلوم ہو گیا جو چاروں خبروں سے آتی ہیں جن میں شراب وغیرہ نہیں شایاں ہوا یا معلوم ہو چکی ہو وہ میں روزوں میں حرام نہیں۔ زیادہ وجود شکوک ہے ان کے مستقبل میں وہ زیادہ گنجائش ہے اور عقابہ بہرہ دل اختیار کیا ہے۔ عموماً جبکہ کوئی خود ضرورت محسوس نہ کرے اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ رحمہ۔ جو خود بخود ملے

إِنَّ اللَّهَ عَفُوٌّ ذُكِّرُ

چونکہ اللہ ہے بخشنے والا نہایت مہربان

اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے:

یعنی اللہ پاک توبہ پر بخشنے والا ہے۔ بدوں کے ہر قسم کے گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ بلکہ چاروں مصلحتوں کی بخشش کیسے ضرور ہے کہ اسے اپنے بندوں پر اپنی مہربانی ہے کہ کبھی کی حالت میں صاف اجازت دے دی کہ جس طرح میں چاہے اپنی جان پہنچا۔ اصلی غم و غصہ کا نام نہ ہو کی حالت میں تم پر سے ٹھاپا گیا اور نہ اس۔ کہ اللہ کا حق تھا کہ فرما دیتا تھا کہ جاننا ہے یا نہ ہے مگر ہرے حکم کے خلاف ہرگز نہ کرے۔ ایک شخصانہ بیان نہیں ہوا تھا کہ محکم سے مرعے ہوئے حضور پر حواس کو یہ اندازہ نہ کرنا کہ اسے دشمنوں سے مدد ملے جو دے گا اور اس۔ کہ نہ کہ ایک طرف سے کھائے۔ قابل تکرار و توبہ بہت سے اس لئے (وَاللَّهُ عَفُوٌّ ذُكِّرُ) فرما کر اس میں سہولت ترائی۔ جو خبر دے گا

ذَٰلِكَ يَٰۤاَنۡلَہُ مُزۡلَکَ الۡکِتَٰبِ بِۤاَحۡقَ وَاِنَّ

یہ اس واسطے کہ اللہ نے مازلے فرمائی کتاب بھی

الَّذِیۡنَ اٰخۡتَلَفُوۡا فِیۡہِ الۡکِتَٰبِ لَکِنۡ شِقَاقِی

اور جنہوں نے اختلاف کیا کتاب میں وہ جفت ضد میں

بَعِیۡدِیۡنَ

اور دور ہوتے

کافروں کے گمراہ ہونے کی دلیل:

پہلی طائفت کو جاہلیت کے بدلے اور خطاب و مغفرت کے بدلے
قرآن نے نبی و کلمہ یا ان پر عذابات مذکورہ سابقہ کے ہونے کی وجہ سے
کہہ دیا ہے جو کتاب بھی قرآن قرآن میں انہوں نے اس کے خلاف کیا اور
طریقہ طرح کے اختلاف اس میں ڈالے اور خلاف اور ٹٹلی میں دور جا
پڑے تھے یہ اطلاق کیا ہوا قرآن میں ہے اور ہو گئے۔ ایک صورت یہ بھی
ہے کہ ان کا ماضی اللہ اور ان پر کلمہ بدیہی اطلاق نکرتا تھا۔ اس لئے لفظ
ذالک سے خبر تک کے جواب کی طرف اشارہ فرمایا تھا۔

لَیۡسَ الۡیَٰزَٰنَ تَوۡثُوۡا وَّجُوۡہُکُمۡۤ اَقۡبَلُ

نہی کچھ بھی نہیں کہ حد کر دینا

الْمَشْرِقِیِّ وَالْمَغْرِبِیِّ

شرق کی طرف یا مغرب کی

یہودیوں کی خوش فہمی اور ان کا رد:

جب آپ اہل جاہلیہ نبی برائی میں شہداء و شہداء میں کہنے لگے۔ ہم
میں قرابت سے سب آقا جاہلیت مغفرت سے دور ہیں۔ ایک کلمہ بات
میں ہے کہ ہم جس قبلہ کی طرف منہ کرنے کے مامور ہیں اس کی طرف
منہ ہو کر نماز پڑھیں عبادات ہے اس کو خدا کے حکم کے موافق دانے
ہیں۔ پھر ان شرائط و اسباب کے ہم کیے تھے اور تھے ہیں۔ ان میں
کی تردید میں فرمایا جاتا ہے کہ نبی و جنت و جاہلیت کے لئے کافی
ہو یہ نہیں کہ صرف منہ نماز میں مشرق یا مغرب کی طرف کر لیا کر داور
حفاظہ و انہی میں ایک پر لگائی نہ کر۔ یہ خبر ہے

وَلَٰکِنۡ الۡیَٰزَٰنَ اٰمَنَ بِاَنۡہُوۡا الۡیَٰوۡمَ

لیکن یہ نبی و کلمہ یا ان کے ایمان کے لئے اللہ پر اور تم سے

الْاٰخِرِ وَالۡمَلٰٓئِکَۃُ وَ الۡکِتَٰبُ وَالنَّبِیُّنَ

دن کے اور فرشتوں پر اور سب کتابوں پر اور پیغمبروں پر

وَ اِنۡیَ الۡمَالُ عَلٰی حَیۡہِ ذٰوِیۡ قُرۡبٰی وَ الۡیَٰمٰنِی

اور دے مال اس کی محبت پر رشتہ داروں کو اور غیبت کو

وَالۡمُسٰکِیۡنَ وَ اٰبِیۡنَ السَّیۡلِیۡنَ وَ السَّیۡلِیۡنَ

اور محتاجوں کو اور مسافروں کو اور۔ تھے دلوں کو

ذٰی الۡیَقَٰرِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَ اٰتٰی الزَّکٰوۃَ

اور گردنیں چھڑاتے ہیں ہر قسم کے نماز اور دین کرے زکوٰۃ

وَالۡمُؤۡتِیۡنَ بِعَہۡدِہُمۡ اِذَا عٰہَدُوۡا وَ اَلۡاَصۡحٰبِ

اور جو دین دے دے اپنے اقرباء جب عہد کریں اور صبر کر لیا

فِیۡ الْبَآءِ وَ الصَّغَرِ وَ حِیۡنَ الْبَآسِ

نبی میں اور تنگدستی میں اور آزمائش کے وقت

اس میں:

نبی میں اور ایمانی جو اہل جاہلیت اور سب مغفرت ہو یہ ہے کہ اللہ اور
روز قیامت اور جسد پاک اور کتب آسمانی اور نبی و رسول سے ایمان لانے
اور ان پر یقین کرے اور باوجود محبت اور قربت کے اپنے دل کو طرد و زکوٰۃ
کے قربوں اور قیوس اور غریبوں اور مسافروں اور سالکوں کو نہ کرے کہ ان
ہوں دے اور غریب چھڑاتے ہیں میں میں مسلمان جس کو کتاب نے عطا فرما
کر لیا اس کی، بانی میں یہ ضروری کو قرآن خدا سے چھڑانے میں یا ظلم کو
آزاد کرانے میں یا ظلم کتاب کو خدائی دلائے میں اس دین سے دینا کو
خوب دینی کے ساتھ پڑھنا اور نبی و رسول سے ایمان لانے اور اہل ایمان و عبادت
میں سے زکوٰۃ دے کر اپنے عہد و آقا کو دینا اور غرضت اور بیماری
اور تکلیف اور تنگدستی کی حالت میں صبر و استقامت سے رہے اور بیاد
نہ دینی چھڑانے عہد و آقا کی رعایت میں ہر صورت میں جس طرح اور طریق

قراہت وار مسکین:

حدیث میں ہے مسکین کو پانا کر اور آب سے اور قراہت وار مسکین کو دینا اور ان کو آب سے۔ جو تمہارا بیڑہ

ملا کر پر ایمان لانے کا مطلب:

ملا کر پر ایمان مانا یہ ہے کہ یہ کچھ کہہ کر اللہ کے بندے ہیں اور سے بڑھ کر ہیں، جسم و روح دانے میں کسی کے ان میں اور ہاتھ میں کسی کے تمہیں تمہیں کے چار چار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام کو دیکھا کہ ان کے چہرہ سو ہزار تھوڑے اور نیز بہت دیر کے کہ وہ کھاتے ہیں پختے ہیں نہ کھانے کرتے ہیں۔ ان کی رازنی تھیں اور جھیل ہے۔ اللہ کی نافرمانی نہیں کرتے، جو ان کو حکم ہو جاتا ہے وہی کرتے ہیں۔ سوحت کو بھی دے گی اور پھر مثل خودی کے زائد اور کر لیں گے۔

روافض کی تردید:

روافض کہتے ہیں اگر پر بھی ایمان لا کر ایمان کے منہ میں ہے۔ اگر پر ایمان لا کر ایمان کی حقیقت میں داخل ہو تو اللہ تعالیٰ نے جس طرح جہاں انبیاء اور ملائکہ وغیرہ پر ایمان لانے کو فرمایا ہے اگر پر بھی ایمان لانے کو فرماتا ہے وہاں وہ علم۔

اخلاص سے ثواب ملتا ہے:

مال خالص اللہ تعالیٰ کے واسطے دیا جاتا ہے تو اس کا ثواب اللہ تعالیٰ دیتے ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کے لئے نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس سے کوئی قطع نہیں۔ جو غصہ بھری ہو

اول فیصلہ والے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز اول جن کا فیصلہ ہوگا میں فیصلہ ہوں گے۔ تیسرا ان میں ہوگا جس کو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں وسعت اور جسم کا بڑا دیا ہوگا۔ وہ پیش کیا جائے گا اللہ تعالیٰ اس سے پوچھیں گے کہ وہاں ہے تم نے تمہارا ان قدر نعمت دی تھی وہاں اقرار کرے گا اور عرض کرے گا، پروردگار ہے شک یہ نہیں بھگونی تھی۔ اللہ تعالیٰ وہ دانت فرمائیں گے بھرنے والے میں اس سے لئے کہاں کیا۔ وہ عرض کرے گا کہ اے اللہ! جیسی آپ کی راہ میں میں نے کوئی نہیں بھرنی، سب میں آپ کے لئے مال خرچ کیا، نعم ہوگا تو میرا ہے۔ تو نے اس کا سلب دیا کہ لوگ تجھے حتی

طرح سے ان میں غلہ نمازی کرتے تھے جیسا کہ آیات قرآنی میں اس کا ذکر ہے۔ ثواب بیورو یا نصابی کا صرف بے اشتیاقانہ قیل پر نازل تھا اور اپنے آپ کو طریق دہایت پر مستقیم تھے اور مستحق مغفرت کی بنا بیوہ خیال ہے کہ انھیں ان اعتقادات اور عقائد و اعمال پر قائم نہ ہوں گے جو اس آیت پر سر مشی بالمشکل مذکور ہیں۔ صرف و متبادل جگہ سے نہ دہایت نصیب ہو سکتی ہے نہ ثواب الہی سے نجات مل سکتی ہے۔ جو تمہارا بی

اُولَئِكَ الَّذِينَ صَدَقْنَا وَاُولَئِكَ هُمُ	
یعنی لوگ	یہاں سے اور یہی ہیں
الْمُتَّقُونَ	
پرہیزگار	

مذکورہ بالا صفات والے ہی تھے ہیں:

یعنی بزرگوں، عقول، اخلاق، اور اہل مذکرہ کے ساتھ شغف ہیں اور لوگ تھے ہیں۔ اعتقاد و تصورات اور ایمان اور ایمان میں اپنے قول و قرار میں اور اس لوگ پر ہیز گار تھے ہیں اپنے عقول و اعمال میں اپنے ہلے ہیں کٹھنوری ہوتی سے بظاہر الہی سے علی سبب کہ ان کو ان خوبیاں میں سے ایک بھی صبر نہ کر سکتا یا نسبت میں اپنا کر کھینچتا ہو سکتا ہے۔ جو تمہارا بی

افضل صدق:

حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: افضل صدق ہے کہ وہ اپنی محبت اور مال کی محبت کی حالت میں اللہ کے نام سے دے کہ تجھے مال کی کمی ہو اندیشہ نہ ہو اور اپنی کی رغبت ہو۔

پیشہ و مسکین:

حدیث شریف میں ہے جو عورت کے بعد تین نہیں رہتی۔ مساکین اور میں جن کے پاس اتنا نہ ہو جن کے کھانے پیئے، پیئے، اور سننے اور بے سبب کوئی ہو گئے۔ ان کے ساتھ بھی سلوک کیا جائے۔

تذکرہ کے علاوہ بھی ہے:

حضرت طاہرہ بنت جعفر نے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مال میں مذکورہ کے ساتھ اور اس اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت چھوڑ دی۔ حضور فرماتے ہیں مال کا حق ہے اگرچہ مذکور سے مراد آئے (یعنی لوگ)۔

نے درایت کی ہے کہ اس وقت میں ماسر یعنی اللہ عزہ و جلال کی چٹائی پر جا کر اللہ تعالیٰ کے فرمایا ہے کہ "میں کو صوفیوں کو دعاؤں سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو درایت عطا فرمائے"۔

کافر و مشرک و ارباب سے بھی مسئلہ چمکی اُڑو:

[illegible]

مہمان کا اکرام۔

اسلام کی حقیقت:

اسلام کی حقیقت:

مخلوقین علیہ اللہ رحمۃ اللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صلیب اللہ میں ایک انگلی حاضر ہوا اور اس طرح کی حقیقت دریافت کی کہ فرجہ کونسا پہنچا کر نماز اور رمضان کے روزے اور زکوٰۃ اس نے عرض کیا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہنچا رہی ہے۔ فرمایا نہیں نہیں اگر تیرا حق ہے تو انگلی سے خون بہہ کر پڑے گا۔

منافق کی علامت:

ایام بروز و منی اللہ عز و ج سے روایت ہے کہ متعلقین کی نیک عادتیں یہ ہیں۔
جب بات کہے تو جھوٹ نہ کہے اور جب وعدہ کرے تو اس کے خوف
کرے۔ اور جب امانت اس کے پاس رکھی جائے تو خیریت کرے۔ اس
حدیث کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔ مسلم کی روایت میں اخلاص کا ذکر
ہے کہ اگرچہ ۱۰ روز و نہ زیادہ ہو اور اپنے آپ کو مصداق سمجھنا ہو۔ اور
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ جو مہر خصلتیں جس میں اپنی خاص روز و منی خاص میں

گئیں۔ سو لوگوں نے تجھے نئی کتاب پڑھ کر کریں گے کہ جس کو نہ ملے
اُنک میں جھوٹ ہے۔ ان کو اسلئے روایت کیا ہے۔

انہما دلوں اور غیثوں کو دیکھتے ہیں:

حضرت ابو جریور رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان لوگوں کی تہمتیں اور الزامات کو مٹا دیتے ہیں۔ وہ چاروں طرف سے دونوں کا اور اعمال کی نگرانی کرتے ہیں۔ اس حدیث کا مطلب یہ ہے۔

شُرک والّا عمل قبول نہیں ہو سکتا:

حضرت ابو حمزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ خان فرماتے ہیں کہ میں سب شرکاء سے زیادہ شریک ہے۔ بے نیاز ہوں۔ یہ شخص ایسا مفلک ہے کہ اس میں کسی میرے جزو و شریک کے لئے کسی نواہر میں سے مثل کو کچھ نہ دے سکیں۔

زیا و جواب والا صدق:

حضرت ابو جریج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کون سے صلہ کا نذر ثواب ہے؟ فرمایا کہ نذر ثواب میں وہ وقت ہے کہ صدمہ کرنے کی حالت میں تمہارے جنازہ اور حاجت مند جو لکھنے سے ڈرتا ہو اور دھمکی کی آغوش میں ہوا اور ایسا نہ کرے کہ اپنے میں مالی غفلت سمجھے جائے۔ جب دو سال تک آجائے اور جان بچنے لگے تو اس وقت دینے چاہئے کہ اس کا اس قدر اور اس قدر کہ اس قدر۔ اس وقت وہ مال داروں کا ہے۔ یہی۔ یہ حدیث کا بخاری میں مسطور ہے روایت کیا ہے۔

انہی اعمال پر فرج کرے:

ابو بکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کو تو ایک دینا، اللہ کی دوزخ میں شرفی کرے جو ایک دینا، مسکین کو دے اور ایک دینا راہی اہل کو ان تمام میں سب سے زیادہ جواب ال دینا، کا ہے جس کو انے الہا پر صرف کیا ہے۔ اس حدیث کا مسئلہ انرا ہے کہ کیا ہے۔ اور تنبیہ دینا اس سے مروی حدیث سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کے عورتوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گرجا دیا چنانچہ وہ فرمایا: جو تنبیہ اللہ تمہارا ایک دینا اور دوسری صورت نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خاوند کو اور جو تمہاری بہادر شہسوار اس کو اگر صرف دے تو کہہ دے گا، لیکن اگر فرما کر کہے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ثواب دینا داری کہ اگر ایک صرف دے کہ۔ یہ حدیث کا بخاری

فأخبره بمثل آیت میں ملتی اور بے اصول مذکور تھے جن پر ہمارا
بیعت و صلحت تھا اور اس طرف بھی اشارہ تھا کہ اہل کتاب نے جو بھروسے
میں بیہودہ ہیں اور انصاف فرما کر تھا کہ ان میں سچا اور سچی بدعتیں ہیں اور
کے کوئی نہیں ہو سکتا کہ اہل اسلام کے سوا ان اہل کتاب ان کے اصول
میں نہ سکتے ہیں نہ جن پر عرب اس لئے آپ سے انصاف فرما کر خود میں اہل
ایمان کو اقصا بنا چکا ہے اور سچی اور بے کفایت فرما کر عبادت چاہی بدعت
اور حالات مختلفان کو نکالتے ہیں کہ انہوں نے کوئی فرما کر ہے جو اصول
مذکورہ بہتر پر بنا ہو گیا اور لوگ اس خطاب کے قابل بھی نہ سمجھتے تھے جن
کو سخت عار کا باعث ہوتا ہے اب جو انعام فرما کر ان کی تفصیل جان کے
جاتے ہیں اور حقیقت تو وہی ہے اہل ایمان کی عبادت اور تعلیم مقصود ہے نہ
نہیں کہیں مخالف نہیں فرمیں اور دوسروں کی ذلت پر بھی متنبہ کیا جائے گا مثلاً
(وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِشِرْكٍَ هُمْ فِي قُلُوبِهِمْ) جس ان کی طرف
اشارہ ہے کہ یہودیوں نے جو تہذیب میں دستور کر لیا ہے چنانچہ ان کا پیغام
بے بیاد خلاف عقیدہ ہے جس سے ظاہر ہو گیا کہ اصول فرمودہ اور بدعتیں
سے شان انہوں نے ان کتاب کے طور سے حاصل ہے نہ ایمان بلکہ ایمان و تہذیب
خداوندی کو انہوں نے رد کیا اور نہ سچی اور مصیبت کی حاکمیت میں انہوں
نے صبر سے کام لیا اور نہ اپنے کسی عزیز و قریب کے حقوق چھوئے جو انہوں نے اس قدر
بے صبری اور انصافیت نہ کر کے فرما دیں خداوندی اور سچی ایمان و تہذیب
کتاب سب کو چھوڑ کر اپنے ہونے کو کر کے انکار دیتے۔ واللہ اعلم

قصص کے مسائل:

- (۱) پادریوں اور جہودیت کا مذہب ہے کہ کوئی ایک سے مل کر
ایک مسلمان کو قتل کیا ہے جو خود سارے اس ایک کے حصے قتل کر لیا
جائیں گے۔ جو صحیح ہے
- (۲) یہودیہ مذہب جو خدا پرست ہے جس کو کہہ آقا کر نے میں مذہب قصاص
واجب ہے۔ قرآن کا یہ خبر کا کہ کی رضاعت کی ہے واجب نہیں۔ امام صاحب
کے اس مسئلہ کی الذی حق کے قول (لَا يَكُونُ عَلَى الْيَهُودِ الْقَتْلُ عَلَى الْغُلَامِ)
(گنہ گری قرآن قدس) سے نہ ہوتی ہے۔ جو صحیح ہے
- (۳) قصاص کے تعلیمی مسئلہ نکاح کے ہیں۔ ہر ایسا ہے کہ جہد ظلم
کسی نے کسی پر کیا یا خود کسی پر لیا اور اس کے لئے جائز ہے۔ اس سے
نہایتی کرنے چاہئیں۔ اور یہ سچی قول بشرطیت میں سوا ذلت یا جہد
دیہ و یا ذلت فرار و یا دہوتے ہیں۔ اور وہ دم آج کل کے عربیہ دنوں کے

جس میں ان میں سے ایک فصلت ہے اس میں اس فصلت کے چھوڑنے
تک ایک فصلت نفاق کی دہے گی۔ جب ایمان پایا جائے تو خیانت
کرے۔ جب دہشت کچھ بھوت ہوئے اور جب اندر کرے تو ان کو پورا
ذکر ہے وہ جب بھگتا کرے تو گایاں تک اس حدیث کو بخاری اسلم
نے روایت کیا ہے۔ (تحریر عربیہ)

ایقانے محمد:

نظام محمدی عادت دہائی ہوئی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ چاہے کوئی مساجد چہرہ
کر دے تو یہ ہر کافر کا چہرہ بھی نہ لگے نہ لگے رہے۔ اس کا قصہ نہیں۔ اسی
طرح حوالہ کے باب میں صرف نجات عہد کا ذکر کیا گیا کہ ہر کافر کو خود
کیا جائے تو قرآن میں اس واقعہ کا بیان ہے کہ اگر کسی شخص کی کج عبادت
مساجد ہے۔ اسی طرح آگے مذکور بھی احوال بدلے گا کہ اگر کافر تھا ان میں
سے صرف میرے جان بگاڑا گیا کہ میرے لئے جس شخص کو کافر میں رکھے اور
یہ ایمان سے چمکنے کے۔ اگر فرما دے جائے تو کافر تھا اہل اللہ کی اصل دین
صبر ہے۔ اس لئے کہ: یہی اختلاف ضرور صلئے جاسکتے ہیں اور وہی
کے اور یہ طلاق واجب سے بہت مصلحت کی یہ کہنی ہے۔ اور یہ سچی ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا الْكَيْفَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ

اے ایمان والو فرضی اور قسم پر (قصص) برابری کرنا

فِي الْقَتْلِ

مقتولوں میں

مقتولین میں برابری:

ذاتہ چاہیبت میں یہودیوں اور عرب نے یہ دستور نہ رکھا تھا شریف
نفس لوگوں کے نظام کے بدلے راجی لوگوں کے قاتلوں کو عورت کے
بد سے مرد کو اور ایک آزاد کے بدلے دو قصاص میں ملتی کرتے تھے۔ حتی
خانی سے اس آیت میں مذکور کر کے ایمان والوں کے لئے تم یہ مقتولین میں
برابری اور مساوات کو فرض کرنا قصاص کے معنی قتل میں برابری اور
مساوات کے ہیں۔ تم نے یہ یہ دستور رکھا ہے کہ شریف اور رعایا میں
افتراق کرتے ہو یہ فرق ہے۔ چاہیں سب کی برابری ہو۔ چاہیں
شریف یا ذلیل و عالم و فاضل یا جاہل و جاہل یا بڑا چھوٹا یا بڑا
مرد و عورت یا بزرگ و قریب اللہ تعالیٰ نے عہدہ ہو گا عہدہ ہو گا

یعنی برہان کے لئے میں وہی حکماقتن کیا جائے گا جو کامل ہے یہ نہ ہوگا کہ کسی شریف سے تمام کے تمام میں قائل آجڑک نظام ہے اس کو چھوڑ کر ان رائلیاں لوگوں میں سے کہ جن کے نظام نے قتل کیا ہے کسی آزاد کو قتل کیا جائے۔ مہر جہنم

وَالْإِنِّى يَافِئُ

اور موت ہے۔ ہرے موت

یعنی ہر ایک موت کے تمام میں صرف اسی موت کی جاننا ہے جس سے ان کو قتل کیا جائے۔ ہو سکتا کہ شریف غیب موت کے تمام میں روزی موت کو چھوڑ کر جو کہ قائل ہے کسی مرد کو ان میں سے قتل کرنے لگیں۔ غلام یہ ہو کر ہر آزاد دوسرے آزاد کے اور ہر نظام دوسرے نظام کے برابر ہے جو تمام نظام میں مساوات چاہے ہر خودی جو ال کتاب اور چال عرب کرتے تھے مروج ہے۔

فانہو اب وئی۔ یاد رکھنا آزاد کسی غلام کو یا مرد کسی عورت کو قتل کر دے تو تمام لیا جائے گا یا نہیں ہو یا یہ کر یا نہ سے سکت ہے اور اس کا اس میں اختلاف ہے۔ ہر مہر جہنم "پہ (الْقُلُوبُ بِالْقُلُوبِ)" اور حدیث "الْقُلُوبُ تَنْتَقِلُ بِغُلُوبِهَا" سے اس کے قائل ہیں کہ ہر دو صورت مذکورہ میں تمام ہوگا اور جیسے قوی اور ضعیف سمجھ اور مرہن منفرد اور غیر منفرد وغیرہ تمام نظام میں برابر ہیں ایسے ہی آزاد اور غلام مرد اور عورت کو تمام ابو غیبہ تمام میں برابر فرماتے ہیں بشرطیکہ تمام حقوق قائل کا نظام نہ ہو کہ وہ تمام نظام سے ان کے نزدیک مستثنیٰ ہے اور اگر کوئی مسلمان کا قتل کر دے تو اس پر بھی تمام ہوگا امام ابو غیبہ کے نزدیک البتہ مسلمان اور کہ فرعون کی میں کوئی تمام کا قائل نہیں۔ مہر جہنم

قصاں

نیز تمام لیا جائے تمام کے اختیار میں ہے۔ نہ کہ ہر شخص بطور خود اپنے آپ اس پر عمل کرے کہ ایسا کرنے میں حق و شرارت نہ ہوگا بلکہ ہر تمام اس صورت میں ہے جبکہ قائل نے غلام اختیار کیا جو آزاد ہے تو کیا ہو اور نظام جسکی خطی سے یہ قبول ہوگا میں ہر مہر جہنم تمام نہیں مطلقاً کوئی خبر یہ کہ تمام اتفاقاً کسی آدمی کو لگ گئی۔ یہ قتل ہو جنوں بلکہ خطا ہے۔

خوں بہا

خوں بہا شریف میں اگر خوں سے ادا کرے تو سزاوت۔ اگر ۳ نے میں ادا کرے تو ایک جزا دے۔ اگر چہ خوں میں ادا کرے تو ۳

اضرار سے تقریباً ساڑھے تین اشہ چھوٹی کا ہوتا ہے تو چوڑی دیت یعنی ۴۶ میر ۶ سوتے ۸۔ ہے۔

(۴) میں طرف ہر مہر جہنم سے مال واجب ہو گا۔ ہے اسی طرح اگر ہر کسی قدر مال پر مصروف ہو جائے تب بھی تمام ساقط ہو کر مال واجب ہو جائے۔ لیکن اس میں کچھ شرطیں ہیں جو کہ مذکور ہیں۔ (۵) مسئول کے بچنے شرفی وارث ہیں وہی تمام اور دیت کے مالک بقدر اپنے حصہ ہر اس کے ہوں گے اگر دیت یعنی خوں بہا لیا گیا تو مال ان الاثوں میں شہاب و حدیث قیام ہوگا۔

(۶) تمام لینے کا حق اگرچہ اولیا و مسئول کا ہے مگر باجماع است ان کو اپنا لینا حق خود مقرر کرنے کا اختیار نہیں کہ قوی اول کو مارا جس بیکہ اس حق کے حاصل کرنے کے لئے تمام نظام مسلمانوں کے کسی نہ تب کا ضروری ہے۔ لیکن تمام کی صورت میں واجب ہوتا ہے کسی میں نہیں اس کو جزیات بھی دینی ہیں جن کو ہر شخص معلوم نہیں کر سکتا اس کے علاوہ اولیا و مسئول اپنے حصہ میں مطلب ہر کوئی دیا دیتی بھی کر سکتے ہیں وہی لئے باحق ملنا امت حق تمام حاصل کرنے کے لئے مسلمان حکومت کی طرف رجوع کرنا ضروری ہے۔ (قرطبی)

(۷) قتل محدود کر دیا۔ کہ کسی کو بھی بھاری سے یا ایسی چیز سے جس سے موت یا موت نہ کر خون بہہ سکا قائل کیا جاوے۔ تمام یعنی جان کے بدلے جان لیا جائے اسی قتل کے جرم کے ساتھ مسموم ہے۔

(۸) اپنے قتل میں جسے آزاد اولیٰ اولیٰ کے قتل میں قائل کیا جائے یا یہی تمام کے قتل میں بھی اور میں طرف محبت کے قتل میں محبت مانگی جاتی ہے اس طرح مرد بھی محبت کے تعاقب میں قتل کیا جاتا ہے۔ مہر جہنم

الْحَقُّهُ لَا يَدْرِي

آزاد کے بدلے آزاد

یہ برابر کی وضاحت:

یہ تحقیق ہے کہ ہر ایک کی عمر کا عہد مطلب یہ ہے کہ ہر مردہ کے تمام میں مرنا ایک کو ہر قائل کیا جا سکتا ہے جس کا قائل ہے نہیں کسی ایک کے قتل کے لئے بیکہ و حق دار یہ ہر ایک کے لئے مہر جہنم

وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ

اور غلام کے بدلے غلام

[illegible]

فقرا سے مسلمان فائز نہیں: ۵۱۔ و تیرہ مہری،

ذَلِكَ تَخْفِيفٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ

یہ آسانی ہوئی تمہارے رب کی طرف سے اور مہربانی
اللہ کی مہربانی:

یہ امانت کہ تکریم میں چاہو تو تمہا کوں چاہو اور چاہو ہو مخالف اور
 اللہ کی طرف سے استقامت اور جرات ہے کہ قاتل اور دہقان مقتول کو ان کی
 جگہ پہنچے تو کون سے ہوشیاری کی کہ یہ وہ چاہے تو ہم اور لکھنؤ کی رہنمائی باطلہ
 معرکہ اور جہاد کا نام

فَمَنْ اعْتَذِرَ بَعْدَ ذَلِكَ فَلَا عَذَابَ

پھر حج زیارتی کرے اس فیصلہ کے بعد تو اس نے بیٹے کے عذاب

١٧٦

— 173 —

اب کسی جاہلی امریٰ ہرگز اجازت نہیں ہے:

میں اس خفیف اور درست کے بعد بھی انکو کوئی عطف و مزی کر کے
اور سطور جاہلیت پر پلے پائے معافی اور رحمت قبول کر لینے کے بعد قابلِ انکار
کر دیا تو اس کے لئے غلط خطاب ہے آخرت میں باوجود اس کو کفر ہے

وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَوةٌ يَا أُولِي الْأَبْصَارِ

اور تیار ہے اسلئے قصاص میں بلائی نہ گئی ہے اسلئے عقوبت

قصص میں زندگی ہے:

یہی تمام قصاص بلا ہر نظر اور ہر محاذی معلوم ہو سکتا ہے لیکن یہی قصاص سب سے بڑا ہے کہ یہ قصاص ہی زندگی کا عجیب سے کوئی قصاص ہے خوف سے ہر کوئی کس

سیر ۳۶ قول ۸۔ بشر اگر ہوئے اسی شوقِ معرہ خونِ برائے اس سے
 تھکی جسم کے بال پر ناکل اور دریا متحول میں باہمی سناخت ہو جاتے
 عار و اذیت، سوجھ بپا ہفتی کے دوسری کوئی مجلس ہے۔ پڑھ لکھ لڑا
 مکان۔ روکان۔ چاند اور اسرار گازی کو بغیر ہر پہلے قسم میں رہتے ہو جائے
 گا ورنہ طے کر دیاں۔ اب، یہی قیمت ان کو کرنی پڑے گی تو وہ معرہ
 خان بنے، نہ بدو قیمت کی بدو قیمتیں سب ہو جائے۔ (جہیز قرآن)

ابا اعم البر حيفه كاذب:

۱۔ اہم مقصود میں اضافہ کا جذبہ ہے۔ جسے جس طرح نظام بدلنے کی ذمہ داری
محسوس کرتے ہیں سراسر اس کی وجہ سے ان کی اس طرح کی ذمہ داری میں نظام کے در
مرد و عورتوں کی صورت کے جس میں ایمان کا۔ شوق و جذبہ ہے کہ جسے ان کی ذمہ داری
ذمہ داروں کو متاثر کرتے ہیں ان کے پاس کا کائنات کے لئے جانے کی۔

[illegible]

مشتو لین میں برادری کے قتل کے طریقہ میں نہیں:

یہ جات نہیں رہ سکتے تھے۔ چلنے والے کو آگ میں جلا دیا جائے اور پاؤں میں عرق کرنے والے کو پی پی عرق کر کے مارا جائے اور اگر کسی نے کسی کو جلا دے دے تو اس کو جلا دے مارا جائے۔ اس لئے (۱) آتشیں فوج، (۲) اعلیٰ میں فرما۔ متولی میں رہا ہے۔

بغیر دھار والے آگے رہیں:

ہام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ (از قاضی خلیفہ) ہے احوال کے بارے جانتے ہمارے
قصاص کے قاضی تھے۔ مقررہ عمل

فَمَنْ عَفَىٰ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعُ

پھر جس کو معاف کرنا ہے اے اللہ کے بھیڑیوں کے لیے عرف سے غائبی و مجاہدائی

يَا مَعْرُوفُ وَادْعَ الْغَنِيَّ بِأَخِي

کتابخانه: ...

دریغ و کاف و غافل گردان:

یعنی متحول کئے وائرٹس میں سے دیگر بعض بھی خون کو معاف کر دیں گے

روزہ کی مشروعیت:

یہ حکم اللہ کے تعین ہے جو لوگوں میں ہم میں بھی ہے اور ان میں سے
بعض لوگوں کو بھی نہیں ہے بلکہ ان کے لیے ہے اور ان کے لیے ہے
تو ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے
اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے
اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
لَعَلَّکُمْ تَقْوٰی
اے لوگو! تم میں سے جو شخص روزہ رکھے وہ اس کے لیے ہے

روزہ کی حکمت:

ہاں میں روزہ رکھنے کی ان چیزوں سے کہ جس سے انسان کی حالت پر اثر ہے
اور ان کی حالت پر اثر ہے اور ان کی حالت پر اثر ہے اور ان کی حالت پر اثر ہے
اور ان کی حالت پر اثر ہے اور ان کی حالت پر اثر ہے اور ان کی حالت پر اثر ہے
اور ان کی حالت پر اثر ہے اور ان کی حالت پر اثر ہے اور ان کی حالت پر اثر ہے
اور ان کی حالت پر اثر ہے اور ان کی حالت پر اثر ہے اور ان کی حالت پر اثر ہے

روزہ کی فضیلت:

اللہ تعالیٰ نے روزہ رکھنے کو ایک عظیم اجر قرار دیا ہے اور ان کو بھی ہے
اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے
اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے
اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے
اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے

ہو ان میں سے ایک اور روزہ رکھنے کے لیے ہے اور ان کو بھی ہے
اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے
اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے
اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے
اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے

اللہ تعالیٰ نے روزہ رکھنے کو ایک عظیم اجر قرار دیا ہے اور ان کو بھی ہے
اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے
اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے
اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے
اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے

اللہ تعالیٰ نے روزہ رکھنے کو ایک عظیم اجر قرار دیا ہے اور ان کو بھی ہے
اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے
اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے
اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے
اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے

اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا
اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا
اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے

اللہ تعالیٰ نے روزہ رکھنے کو ایک عظیم اجر قرار دیا ہے اور ان کو بھی ہے
اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے
اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے
اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے
اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے

فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ
فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ
اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے
اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے
اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے
اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے

روزہ کی فضیلت:

اللہ تعالیٰ نے روزہ رکھنے کو ایک عظیم اجر قرار دیا ہے اور ان کو بھی ہے
اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے
اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے
اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے
اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے اور ان کو بھی ہے

اور وہ ہے یہ انہوں نے ان کی لذت پر قربان نہ کیا تھا۔

جامعہ قرآنیہ: یہ قربان کرنا ہوتا ہے۔

(وَلَا تَقْرَأُ الْكِتَابَ إِلَّا بِخُفْيَةٍ مُنْجِيَةً كَذَّبَ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي الْآيَاتِ)

۱۔ نہ تعالیٰ انہیں کی باتیں، ہاں ہیئت سے جو فرما رہا ہے

اور نہ یہاں کی تاریخ اس کی کہوت سے کہنے کے مساوی، نہ لذت غریبی

نے لئے کسی لذتوں کو قربان کرنا، نہ ان کی لذت پر قربان کرنا ہے۔

پابندی جب مسئلہ اس بات کا کامل یقین اور

بے مبرا نہیں تو اسے بھینچ نہیں آتا

معتد ہے کہ وہ میں صاف موت کی قسم بہت کرتے، کہ نہ وہ لذت

غریبی کے عاشق تھے یعنی کو مشغول نہ کیا کہ لذت کی لذت سے کہ نہ وہ

یہ کہ وہ اسے اندازہ کر رہے تھے، نہ کو بھینچ کر نہ وہ کہ نہ وہ

ہو نہ ہی آپ نہ مر رہے۔ (امام حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما)

قاضی شامی کا بیان پانی پانی کی تحقیق:

میں کہ میں کسب تحصیل مسافر سے حق میں ہے لیکن میں نے

رخصت کا دھار بھی خریدا ہے خدا کا اور خدا کے لئے شہادت شہادت

رہا ہے اور میں نے رخصت اور مالہ اور مردہ (مردہ جو نہ ہو) اور

اس کی حق میں رخصت کا بھی خریدا شہادت اور مردہ سے شہادت ہے۔

اس مردہ سے ان کو تکلیف نہ آتی ہے تو رخصت بھی نہیں اور جب مردہ سے

تکلیف نہ ہو تو مردہ کو تکلیف بھی ہے کہ یہ تو ہم میں سے ہے نہ وہ خوف نہ

دریا یا غار میں پیدا ہوا ہے کہ اس مردہ کو رخصت ان کا نہیں ہے جیسے مردہ

یہ سے شہادت ہو نہ کہ۔ (امام شامی)

یہاں خدا اور مردہ نہ رکھ:

امام شامی فرماتے ہیں کہ اگر مردہ رخصت میں مردہ سے نہ رکھے تو مردہ

میں نہیں اور مردہ سے کہ وہ بھی تو مردہ نہ ہو۔ (امام شامی)

مسئلہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر مردہ رخصت سے نہ رکھے تو مردہ

نہ ہو۔ (امام شامی)

مسئلہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر مردہ رخصت سے نہ رکھے تو مردہ

نہ ہو۔ (امام شامی)

مسئلہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر مردہ رخصت سے نہ رکھے تو مردہ

نہ ہو۔ (امام شامی)

۱۔ لذت پر قربان نہ کرنا، نہ وہ لذت پر قربان نہ کرنا ہے۔ (امام شامی)

۲۔ لذت پر قربان نہ کرنا، نہ وہ لذت پر قربان نہ کرنا ہے۔ (امام شامی)

۳۔ لذت پر قربان نہ کرنا، نہ وہ لذت پر قربان نہ کرنا ہے۔ (امام شامی)

۴۔ لذت پر قربان نہ کرنا، نہ وہ لذت پر قربان نہ کرنا ہے۔ (امام شامی)

۵۔ لذت پر قربان نہ کرنا، نہ وہ لذت پر قربان نہ کرنا ہے۔ (امام شامی)

۶۔ لذت پر قربان نہ کرنا، نہ وہ لذت پر قربان نہ کرنا ہے۔ (امام شامی)

۷۔ لذت پر قربان نہ کرنا، نہ وہ لذت پر قربان نہ کرنا ہے۔ (امام شامی)

۸۔ لذت پر قربان نہ کرنا، نہ وہ لذت پر قربان نہ کرنا ہے۔ (امام شامی)

۹۔ لذت پر قربان نہ کرنا، نہ وہ لذت پر قربان نہ کرنا ہے۔ (امام شامی)

۱۰۔ لذت پر قربان نہ کرنا، نہ وہ لذت پر قربان نہ کرنا ہے۔ (امام شامی)

۱۱۔ لذت پر قربان نہ کرنا، نہ وہ لذت پر قربان نہ کرنا ہے۔ (امام شامی)

۱۲۔ لذت پر قربان نہ کرنا، نہ وہ لذت پر قربان نہ کرنا ہے۔ (امام شامی)

۱۳۔ لذت پر قربان نہ کرنا، نہ وہ لذت پر قربان نہ کرنا ہے۔ (امام شامی)

۱۴۔ لذت پر قربان نہ کرنا، نہ وہ لذت پر قربان نہ کرنا ہے۔ (امام شامی)

۱۵۔ لذت پر قربان نہ کرنا، نہ وہ لذت پر قربان نہ کرنا ہے۔ (امام شامی)

۱۶۔ لذت پر قربان نہ کرنا، نہ وہ لذت پر قربان نہ کرنا ہے۔ (امام شامی)

۱۷۔ لذت پر قربان نہ کرنا، نہ وہ لذت پر قربان نہ کرنا ہے۔ (امام شامی)

۱۸۔ لذت پر قربان نہ کرنا، نہ وہ لذت پر قربان نہ کرنا ہے۔ (امام شامی)

۱۹۔ لذت پر قربان نہ کرنا، نہ وہ لذت پر قربان نہ کرنا ہے۔ (امام شامی)

۲۰۔ لذت پر قربان نہ کرنا، نہ وہ لذت پر قربان نہ کرنا ہے۔ (امام شامی)

۲۱۔ لذت پر قربان نہ کرنا، نہ وہ لذت پر قربان نہ کرنا ہے۔ (امام شامی)

۲۲۔ لذت پر قربان نہ کرنا، نہ وہ لذت پر قربان نہ کرنا ہے۔ (امام شامی)

۲۳۔ لذت پر قربان نہ کرنا، نہ وہ لذت پر قربان نہ کرنا ہے۔ (امام شامی)

۲۴۔ لذت پر قربان نہ کرنا، نہ وہ لذت پر قربان نہ کرنا ہے۔ (امام شامی)

۲۵۔ لذت پر قربان نہ کرنا، نہ وہ لذت پر قربان نہ کرنا ہے۔ (امام شامی)

۲۶۔ لذت پر قربان نہ کرنا، نہ وہ لذت پر قربان نہ کرنا ہے۔ (امام شامی)

۲۷۔ لذت پر قربان نہ کرنا، نہ وہ لذت پر قربان نہ کرنا ہے۔ (امام شامی)

۲۸۔ لذت پر قربان نہ کرنا، نہ وہ لذت پر قربان نہ کرنا ہے۔ (امام شامی)

۲۹۔ لذت پر قربان نہ کرنا، نہ وہ لذت پر قربان نہ کرنا ہے۔ (امام شامی)

۳۰۔ لذت پر قربان نہ کرنا، نہ وہ لذت پر قربان نہ کرنا ہے۔ (امام شامی)

۳۱۔ لذت پر قربان نہ کرنا، نہ وہ لذت پر قربان نہ کرنا ہے۔ (امام شامی)

۳۲۔ لذت پر قربان نہ کرنا، نہ وہ لذت پر قربان نہ کرنا ہے۔ (امام شامی)

نہ تیس کی پند پہ ہے "۱۰۰-۱۱۰"

"المسلم من اغفل المصطفى" میں ہے کہ "حضرت علیؓ کے ارشاد میں جو شخص غفلت سے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں (شامل نہ ہو) انہیں بخش پڑھتے تھے۔" ۱۰۱

حضرت علیؓ کی سیدہ زینبؓ (فاطمیہ زینہ) اور سیدہ زینبؓ نے حضرت علیؓ کو خط لکھا کہ "اللہ تعالیٰ نے تجھے عظیم الشان نعمتوں سے نوازا ہے، لیکن تیرے پاس تو ان نعمتوں کو استعمال کرنے کی قوت (طاقت) نہیں ہے۔" حضرت علیؓ نے ایک صاحب کو ان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ "اس کی سیدہ زینبؓ تو قوی ہے۔"

(مستدرک حاکم، ج ۱، ص ۱۰۰، ترمذی، ج ۱، ص ۱۰۰، ابن ماجہ، ج ۱، ص ۱۰۰)

ترجمہ: حضرت سید بن خلفہ رضی اللہ عنہ میں سیدہ زینبؓ کرتے تھے اور بچی تو رکھوں میں نہیں رکھاتے پڑھاتے تھے۔ اس کی سیدہ زینبؓ ہے۔ ۱۰۱

حضرت علیؓ کی بیٹی (حضرت سیدہ زینبؓ) مسعودی کے شاگرد، رمضان میں امت کرتے تھے۔ درجہ رکھتے پڑھاتے تھے اور تین رکعت روزہ ۱۰۱

حضرت علیؓ کی بیٹی (حضرت سیدہ زینبؓ) نے کہا کہ میں نے ایک عظیم الشان نعمت دیکھی ہے۔ اس کی سیدہ زینبؓ ہے۔ ۱۰۱

حضرت علیؓ کی بیٹی (حضرت سیدہ زینبؓ) نے کہا کہ میں نے ایک عظیم الشان نعمت دیکھی ہے۔ اس کی سیدہ زینبؓ ہے۔ ۱۰۱

حضرت علیؓ کی بیٹی (حضرت سیدہ زینبؓ) نے کہا کہ میں نے ایک عظیم الشان نعمت دیکھی ہے۔ اس کی سیدہ زینبؓ ہے۔ ۱۰۱

حضرت علیؓ کی بیٹی (حضرت سیدہ زینبؓ) نے کہا کہ میں نے ایک عظیم الشان نعمت دیکھی ہے۔ اس کی سیدہ زینبؓ ہے۔ ۱۰۱

حضرت علیؓ کی بیٹی (حضرت سیدہ زینبؓ) نے کہا کہ میں نے ایک عظیم الشان نعمت دیکھی ہے۔ اس کی سیدہ زینبؓ ہے۔ ۱۰۱

حضرت علیؓ کی بیٹی (حضرت سیدہ زینبؓ) نے کہا کہ میں نے ایک عظیم الشان نعمت دیکھی ہے۔ اس کی سیدہ زینبؓ ہے۔ ۱۰۱

حضرت علیؓ کی بیٹی (حضرت سیدہ زینبؓ) نے کہا کہ میں نے ایک عظیم الشان نعمت دیکھی ہے۔ اس کی سیدہ زینبؓ ہے۔ ۱۰۱

کہ وہ بھی عظیم الشان نعمتوں کا شریک تھا۔ حضرت علیؓ کی بیٹی (حضرت سیدہ زینبؓ) نے کہا کہ میں نے ایک عظیم الشان نعمت دیکھی ہے۔ اس کی سیدہ زینبؓ ہے۔ ۱۰۱

حضرت علیؓ کی بیٹی (حضرت سیدہ زینبؓ) نے کہا کہ میں نے ایک عظیم الشان نعمت دیکھی ہے۔ اس کی سیدہ زینبؓ ہے۔ ۱۰۱

حضرت علیؓ کی بیٹی (حضرت سیدہ زینبؓ) نے کہا کہ میں نے ایک عظیم الشان نعمت دیکھی ہے۔ اس کی سیدہ زینبؓ ہے۔ ۱۰۱

حضرت علیؓ کی بیٹی (حضرت سیدہ زینبؓ) نے کہا کہ میں نے ایک عظیم الشان نعمت دیکھی ہے۔ اس کی سیدہ زینبؓ ہے۔ ۱۰۱

حضرت علیؓ کی بیٹی (حضرت سیدہ زینبؓ) نے کہا کہ میں نے ایک عظیم الشان نعمت دیکھی ہے۔ اس کی سیدہ زینبؓ ہے۔ ۱۰۱

حضرت علیؓ کی بیٹی (حضرت سیدہ زینبؓ) نے کہا کہ میں نے ایک عظیم الشان نعمت دیکھی ہے۔ اس کی سیدہ زینبؓ ہے۔ ۱۰۱

حضرت علیؓ کی بیٹی (حضرت سیدہ زینبؓ) نے کہا کہ میں نے ایک عظیم الشان نعمت دیکھی ہے۔ اس کی سیدہ زینبؓ ہے۔ ۱۰۱

حضرت علیؓ کی بیٹی (حضرت سیدہ زینبؓ) نے کہا کہ میں نے ایک عظیم الشان نعمت دیکھی ہے۔ اس کی سیدہ زینبؓ ہے۔ ۱۰۱

حضرت علیؓ کی بیٹی (حضرت سیدہ زینبؓ) نے کہا کہ میں نے ایک عظیم الشان نعمت دیکھی ہے۔ اس کی سیدہ زینبؓ ہے۔ ۱۰۱

حضرت علیؓ کی بیٹی (حضرت سیدہ زینبؓ) نے کہا کہ میں نے ایک عظیم الشان نعمت دیکھی ہے۔ اس کی سیدہ زینبؓ ہے۔ ۱۰۱

حضرت علیؓ کی بیٹی (حضرت سیدہ زینبؓ) نے کہا کہ میں نے ایک عظیم الشان نعمت دیکھی ہے۔ اس کی سیدہ زینبؓ ہے۔ ۱۰۱

امان کر آیا یا منسوع ولا یطیع (خبر آپ کی بات نہیں گے اور آپ کے کئے پر نہیں کریں گے) غاروقی فہم نے اس امان کرنے والے کی موت اڑا دیے کا حکم نہیں دیا بلکہ جو وقت کی امان کرنے والے سے ملے ہوا دیا کہ آپ نے مال بھیت کی تعلیم میں مسات سے کام نہیں لیا۔ یہ بڑا امین اور آپ مل پہنچے ہونے خوف سے ہیں نہیں بھی ملا ہے عزم میں میں ملدو اور جہود انکس بخت اور آپ نے ملدو بنایا۔ آپ نے ہم سے وہ نکالیا ہے مسات نہیں رہی۔۔۔ حضرت مرادوقی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ نے اپنے صاحبزادے عبداللہ بن عمر کو طلب فرمایا۔ انہوں نے شہادت دی کہ تم کھڑا کئے تھو اور میں نے حضرت مرادوقی (رضی اللہ عنہ) کی خدمت میں بیٹھ کر دیا۔ اس طرح وہ خطا دوسرے کو احمس۔ عقیقہ ایک خطہ ہے۔ حضرت ابراہیم نے والے نے اٹھائے اس کی کوئی خدمت نہیں کی، بلکہ ہیست سارا اٹھا میں کر دیا۔ اچھا آپ بہ فرمایا ہے میں نے اس کے اور مل کر لیں گے۔

ایک مرتبہ حضرت مرادوقی نے خطبہ میں پڑھ کر فرمایا کہ یہ میرا حکم ہے اور میں نے اسے اس خطبہ میں ملی اقلیہ علم نے زواج معصیت کے لئے ہر قرآن پڑھتے تھے۔ ہر جہی کفر میری سزا حضرت فرماتے تھے کہ میں پانچ سو بار پڑھتا تھا۔ ایک قریشی یہ پڑھتا تھا کہ میں نے کوئی کلمہ خداوندی ہے (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَلَکُمُ الدِّیْنُ وَلَکُمُ النِّسَآءُ) اگر تم اسے چلے گی یعنی کوئی کا توڑا (دوسرا) میں اسے دیکھ کر اس میں سے بھاڑا سنا تھا (۱۸) جب انہوں نے یہاں پر بھی پڑھائی نہیں گائی تو آپ کو کیا معلوم ہے کہ چار سو مرتبہ خدا پر پڑھتی گائی۔ (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲)

صحیح بہ کرام کا بدعت سے نفرت کرنا:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: آپ نے ارمان میں نے طاعت کیا۔ میں نے بدعت ایجاد کی۔ یہ۔ (۲۳) صحیح ہے جو میری طرف سے اس کو سر پہناتا کہ کہہ سکتے ہیں۔ (۲۴) (۲۵) حضرت ابن عمر نے ان کے لئے کہ بعد نماز کو کعبہ لے کر توبہ کیا تو یہ حد نصیباک ہوئے اور اپنے ساتھی "حضرت کعبہ" سے کہا کہ اس بدعت کے پاس سے میں سے ہم (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

مہمان اور حضرت سوا نے ان کو کہہ حرافہ فرماتے تھے۔ حضرت زبیر سوا نے یہ خانہ سم کے نام میں کوڑا مارا۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

ایک دفعہ اس میں بیٹے اور ایک باقی غلام اور ایک کچھ حضرت ابن عمر نے رحمت الی کا کوئی۔ (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے کوئی کلمہ خداوندی ہے (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَلَکُمُ الدِّیْنُ وَلَکُمُ النِّسَآءُ) اگر تم اسے چلے گی یعنی کوئی کا توڑا (دوسرا) میں اسے دیکھ کر اس میں سے بھاڑا سنا تھا (۱۸) جب انہوں نے یہاں پر بھی پڑھائی نہیں گائی تو آپ کو کیا معلوم ہے کہ چار سو مرتبہ خدا پر پڑھتی گائی۔ (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

زبانوں کے لئے کی جیسا کہ علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ اس پر آیت نازل ہوئی۔ کھلی آیت میں شیر و خنخار اور روز کا ذکر تھا، اس آیت میں ہلال کا ذکر نہ آیا اور روز اور رویت ہلال میں تعلق ظاہر ہے۔ ایک دوسرے پر معیوف ہے اور آیت کے کلمہ شروع اور انتی کے الفاظ کا ذکر ہے۔ ذکر ہلال اس کے بھی مناسب ہے۔ وغیرہ درجہ

قُلْ هِيَ مَوَاقِيتُ لِلنَّاسِ وَالْحَاجَّةِ

کہہ دے کہ یہ عبادت ضرور ہیں لوگوں کے واسطے حاجت کے واسطے

فقیر قمری کی حکمتیں:

حقی ان سے کہہ دو کہ چاند اس طرف پر نکلتا اس سے لوگوں کے معاملات اور عبادات شرع فرض اجارہ مدت مدت حمل و وضاعت روزہ زکوٰۃ وغیرہ کے اوقات ہر ایک کو بے غفلت معلوم ہوجاتے ہیں۔ بالخصوص پنج کر روزہ وغیرہ کی تقاضا ان سے بغیر ایام میں ہوتی ہے حج کو تو اللہ تعالیٰ ایام ضرور حج کے سوا دوسرے ایام میں بھی کر سکتے اور حج کے خاص ایام فرمائے کی یہ بھی ہے کہ بقیہ روزہ کی ان غنیمتوں میں جب یہ چاند میرے اشرار میں ہے۔ ان میں لڑائی کرنا کسی کو قتل کرنا حرام خدا اہل حرب کو ان میں سبوں میں لڑائی نہیں آتی تو سبوں کو مقدم کو شوگر کے کڑوائی کرتے۔ مثلاً اڑی دھج یا عمر میں لڑائی نہیں آتی تو اس کو مقدم مٹا دیتے اور جب سفر آقاؤں کو لڑی انج یا عمر صبر دیتے۔ ان کے اس خیال کے بدل کی غرض سے یہاں حج کی تصریح فرمائی کہ جو ایام حج کے لئے اللہ نے مقرر فرمائے ان میں مقدم یا آخر پر گزارنا نہیں۔ تب یہاں سے حج کے مستحبات اور اس کے احکام دو رنگ ذکر ہوا گئے۔ ملاحظہ فرمائیے

مہذب بن عمر رضی تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر نیکو لوگوں کے وقت معلوم کرنے کے لئے بھلا ہے اسے کہ روزہ رکھو اسے کچھ کر کے مٹاؤ اگر ہر وہاں کی ہے سے چاند نہ دیکھو تو کچھ دن چورہ کے گننا کرو۔ اس روایت کو امام حاکم نے مستحکم کیا ہے۔ یہ حدیث سندوں سے بھی مروی ہے۔ یہ بھی ان بھلا

قمری تاریخ کی حیثیت:

شریعت میں میرے سال قمری ہی مستعمل ہے اور اس کا استعمال مسلمانوں کے لئے فرض ہے۔ اگرچہ نیا کی محاملات میں شمسی حساب کا استعمال جائز ہے لیکن اگر سب کے سب قمری حساب کو ترک کر دیں تو تہجد و عبادت کے جیسا کہ فرض میں اللہ کا حکم ہے۔ سو نہ ہاں نہ

کا۔ سو یہ گروہ نے عرض کیا رسول اللہ! : اہل قریہ روایت آپ کی است میں جا آئیں۔ شمس سلطان ان کے پندرہ ہیں۔ آپ نے فرمایا ہیں : کھدو بھی قرآن میں ایسے نو گروہ ہیں جو ان احکام کے پابند ہیں کے (یہ حدیث بخاری سے روایت کی ہے اور اس کو صحیح فرمایا ہے)

چار خصلتیں:

ایک دوسری حدیث میں ارشاد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن عمر سے فرمایا کہ چار خصلتیں ایسی ہیں جب وہ تمہارے اندر موجود ہوں تو چروہ میں کچھ بھی حاصل نہ ہو تو تمہارے لئے کافی ہیں۔ وہ چار خصلتیں یہ ہیں کہ ایک امانت کی حفاظت، دوسرے حج کرنا، تیسرے حسن خلق، چوتھے کھانا میں طمان کا اجزاء۔

مقبول الدعاء ہوتا:

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ میرے لئے یہ دعا فرما دیجئے کہ میں مقبول الدعاء ہوجاؤں جو دعا کیا کروں قبول ہوا کرے۔ آپ نے فرمایا اسے دعا پنا کھانا طائل اور پاک ہو کہ مستجاب الدعوات ہو جائے اور قسم ہے اللہ کی جس کے بقدر قدرت میں تمہیں چاہے وہ بدو جب اپنے عیون میں رہا اللہ انا ہے تو چاہتا رہے اللہ اس کا کوئی عمل قبول نہیں کرے۔ ہمارے قصص کا گوشت تمام اہل سے بدو اس گوشت کے لئے تو جہنم کی آگ بڑھاتی ہے۔

قیامت میں چار سوال:

اور حضرت سہل بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ”قیامت کے روز عشر میں کوئی بدو اپنی جگہ سے سرک نہ سکے جب تک اس سے چار سوالوں کا جواب نہ لیا جائے۔ ایک یہ کہ اس نے اپنی عمر کس کام میں گذاری۔ دوسرے یہ کہ اپنی جہول کس غفل میں نہادی۔ تیسرے یہ کہ پناہ کہاں سے لیا کہ اس کو کہاں خرچ کیا اور چوتھے یہ کہ اپنے علم کی کہاں جگہ میں کیا۔“ (ابھی ترجمہ) و سوف خلقی عظیم

يَسْأَلُكَ عَنِ الْوَهْلَةِ

ترجمہ یہ پوچھے گا کہ تیرا حال ہے چاند کا

صبر بزرگ اور جلد:

آفتاب ہمیشہ ایک صورت پر رہتا ہے اور چاند کی صورت بدلتی اور اس کی مقدار بھی متغی رہتی ہے۔ اس لئے لوگوں نے چاند کے کم

اگر حرام کیسے صرف افراد ہے:

یعنی (قرآن) میں اسی کے لئے ہے کہ جو سب حرام یعنی حرام کے اندر ایسی کے قریب نہ رہتا ہو بلکہ عمل یعنی طاعت اور عبادت کے لئے دلا ہوا جو دھوکہ دے رہے اے ہیں، صرف افراد کریں۔

وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ

اور اوستے رہا اللہ سے اور جان لو کہ جبکہ اللہ کا

العقاب (الْعِقَابُ) اَشْكُرُ مَعْلُومَاتِ

عذاب عنت ہے حج کے چند چیزیں ہیں معلوم

حج کے مہینے:

اشوال کے فرو سے لے کر بڑھ کر یعنی حج یعنی ذی الحجہ کی دس رات تک دن کا مشرح ہے جس کے لئے کہ اگر وہ حج کن کے اندر ہوتا ہے اگر اس سے پہلے کوئی اگر حج کا بائد سے گا تو وہاں جائز آکر وہ کا حج کی کھیلے پھر مہینے مقرر ہیں اور سب کا موسم ہیں، مشرق میں عرب تھا پھر ضرورت میں ان میں تغیر تبدیل کرتے تھے جس کو درستی آیت میں لکھا النبی زادہ فی الکفر فرما لکاتب یہ ہاگر ہے سل اور اس سے۔

فَمَنْ قَرَضَ فَبِهِنَّ حَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا

پھر جس نے اگر ہم کر یا ان میں حج تو ہے کباب ہوا جائز نہیں

فَسَوْقٍ وَلَا جِدَالٍ فِي الْحَجِّ وَمَا تَفْعَلُوا

ہرست سے اور نہ کہ کرنا اور نہ کہ کرنا حج کے رات میں اور جو

مِنْ حَيْثُ يَعْلَمُهُ اللَّهُ

جو کہہ کر تے ہو انکی اطلاع اللہ کو جاتا ہے

ذی الحجہ کی کائنات ۱۱ حج کا بائد حلال پر کر دل سے نیت کی اور زبان سے تعبیر نہ دے۔ (محرر خان) و توف عرفت:

مستند احمد وغیرہ میں حدیث ہے کہ حج حرقات ہے۔ جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے۔ جو سورج نکلے سے پہلے حرقات میں لگتی یا اس سے حج کو پایا۔ ان کے کھان میں دو دن کا کھانا کھانے والے

کا کھانا یعنی عین انیاد میں کا کھانا یعنی وہ کھانا جو ان کے پاس تھا حرام تھا اور وہ اس سے غسل نہ لے پاؤ تو اس کو دیکھا جائے کہ اس نے حج اور وہ اس کے پاس ہی تھا کہ اگر وہ اس کا تو اس پر قربانی فیدہ کرنا ساقول معصنات کا کھانا کا نام ہے اس کو اگر ان میں اور وہ حج کیجئے جس کا نام اور حید اس نام پر کہتے ہیں اور اس میں سے کھانے کی اہاد سے حدیث میں اور امام شافعی اس کو ہم کہتے ہیں اور قرہنی کرنے والے کو اس میں سے کھانے کو اہاد سے بھی نہیں دیتے۔ (محرر خان)

حدیث میں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کا اندر لٹائے انوں پر عرفہ لٹائے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور عرفہ میں پر بھی آپ نے پھر فرمایا مندا اللہ العالی پر اللہ دست فرمائے صحابہ نے پھر عرض کیا کہ لے والوں پر بھی تیری قربانی منظور لے فرمایا کہ کھانے والوں پر بھی اس حدیث کو لٹائی۔ لٹائی عرفہ اور اوجہ میری قربانی سے روایت کی ہے۔ (محرر خان)

فَمَنْ لَمْ يَحْذِ قَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي

پھر جس کو قربانی نہ لے کر روزے رکھے تین دن کے دنوں میں

الْحَجِّ وَسَعَةً إِذَا رَجَعْتُمْ إِلَى بِلَادِكُمْ

اور سات روزے جب لو یہ دن روزت ہوئے

كَامِلَةً

چارے

قربانی نہ ہو تو روزے رکھے:

یعنی جس نے قربانی نہ کیا اور ان کو قربانی میرے ہوئی تو اس کو چاہئے کہ تین روزے رکھے حج کے دنوں میں جو کہ وہ عرفہ یعنی ذی الحجہ پر ختم ہوتے ہیں اور سات روزے جب دیکھے کہ حج کے باطل قدرے اور سات دنوں کا مجموعہ دس روزے ہو گیا۔ (محرر خان)

ذَلِكَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ

یہ حکم نہ کیجئے چنانچہ اگر کوئی نہ رہے ہوں مسجد الحرام

الْحَرَامِ

کے پاس

عج کے سفر میں تجارت:

خدا کے ستر میں اس روح کو مری بھی کرو، تو کھانا پیسے بدلہ سہا ہے جو کوئی
کوئی میں شہر ہوا تھا کہ یہ جہاد کرنے سے بچے میں ٹھکانا آئے اب
میں اس وقت اس طرح ہو رہا ہے کہ میں نے جہاد سے بھی کر لے تو اس کے
خواب میں ٹھکانا لے کر جا رہا ہے۔

مغربت میں غم سے بچو چاہتا ہے کہ ایک شخص کو نصیحت ہے اور
ساتھ ہی عبادت بھی کرتا جاتا ہے تو اس کے بارے میں کیا قسم ہے۔ آپ
نے بھی آیت پڑھ کر نہ کی۔ (امام غزالی)

مسند احمد کی روایت میں ہے کہ ابو امامہؓ نے حضرت ابن عمرؓ سے کہا کہ کعب بن جہل میں جانور گر گیا۔ پوچھے ہیں کیا عبادہ انج بھی جو جانا ہے؟ آپ نے فرمایا کیا تم بیت منہ شریف کا طواف نہیں کرتے؟ یا تم عرلات میں نہیں ٹھہرتے یا تم شیعتوں کو ٹھکراؤں میں دالتے؟ تم قیام میں نہیں بندھتے۔ اگر سنا لیا یہ سب کاجوہر ہے۔ تم اپنی قوم سے نفرت، باسوا یکے دوسرے کی مخالفت، اپنی مملکت میں دھمکے کی رفتار اس کے جواب میں حضرت عمرؓ کیلئے تیرے لیے ملے جانے لے کر دیتے اور حضورؐ کی مخالفت کی دھمکیاں لے کر تم کو مارنا۔ کہ تم کو ہی جو تھوڑا بوجھ ہوگا۔

قَالَ أَفَضَلْتُكُمْ مِنْ عَرَفَاتٍ فَادْكُرُوا اللَّهَ

پھر جب حوالہ کیجئے تو عرفات سے تو رہا نہیں کہ

عَنْ عَبْدِ الْمُشْعِرِ بْنِ أَبِي

ہر ایک شخص کو ملے

شماره ۱۳۸

الحرم ایک پہاڑ کا نام ہے جو حریف میں واقع ہے جس پر یہ موقوفہ کرتا ہے اس پہاڑ پر قیام کرنا افضل ہے اور تمام حریف میں جہاں قیام کرے وہاں سے حادہ ان جسر کے۔ غرض یہی ہے۔

وَاذْكُرُوهُ كَمَا هَدَاكُمْ وَإِنْ كُنْتُمْ مِنْ

اور اس کو یاد دوزخ جس طرح تم کو سکھانا اور اسے شک تھمے

مِنْهُ لَعْنَةُ اللَّهِ الْكَاذِبِينَ

اک جتنے کلمے پڑھاؤں

ہر کوئی مٹا نہیں، مٹوئے کا انتہی مرنے کا دن سورج اٹھنے کے بعد سے
نورِ عید کی صبح صادق کے طغیانی ہوئے تھے۔

اور انہیں حضرت مراد علی سے سوال ہو چکے کہ کیا آپ
حضرات راج کے دنوں میں تھارت بھی کرتے تھے؟ آپ نے فرمایا ہاں
تھارت کو سو مری گنا ساغہ (تھیں بڑا)۔

مسئلہ کا حل کے ساتھ ان چار عربوں کے سوا دیگر تہ کے بعد آپ کا دور کوئی گمراہ نہیں، وہاں آپ نے اپنی سب سے زیادہ کوششیں کی۔

مجھ کو حدیث ملے ہے کہ آپ نے اپنے اصحابؓ سے فرمایا: جس کے ساتھ قرآن کی کاجازہ سے دو تہائی دھرم کے کالک ساتھ اہرام باندھے۔

معرفت ان مبہمات پر ہی قائم ہے۔ یہ بھی منظر ہے کہ اگر مرنے سے پہلے ذہن میں ان کے بارے میں سوچا جائے تو کیا ہوگا۔

کے دن میں بحرِ معلوم تھے۔ شرفِ نبوی سے حر و دھارم سے۔ رفق سے ہر کار

عالمات ہے۔ مراعات اور کی کے لئے مقدمات بھی فراہم ہیں۔ (تیسرا مندرجہ)

اور روادوا قین حیر الزادہ تقویٰ د

يَقُولُونَ نَأْمُرُ بِالْكِتَابِ

اور محمد سے ان کے درمیان صلہ

روبو جہالت کا غلط دستور:

(ایک لفظ استوار کلمہ جس پر بھی قمار نہ خیر (اور اہل خلی) ہاتھ کو جا)

وال۔ نہ بھیجیں (لوگوں کو حیران نہ کریں)۔ (خبرچن)

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا

پہلے مکتبہ نہیں تھم / مکتبہ مکتبہ مکتبہ

فرض

وَذَكِّرُوا لِلنَّاسِ يَوْمَ يُنْفَخُ الْكَوْكَبُ

ایہ یاد کروا لے کہ مٹی کے چند دلیوں میں

قیام منی کا نمل:

تاکیر مقلدوں سے مراد انی الجوائب مہاروی، ہاروی، ہیر موی
تہر موی ہیں جن میں جاکے فاروق اور کشتا میں قوم کا حکم ہے ان دونوں
میں بنی ہمارا بنی نظر ہوں کے بارے کے دقت اور ہر تہر کے بعد کبیر
کے کا حکم ہے اور دہر اوقات میں بھی ان دونوں میں پہلے کہ کبیر اور
دہر کی کثرت سے کہے۔ (تصحیح جلی)

فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ

مگر جو کوئی جلدی چلا "پارہ" خوان میں تو اس پر گناہ نہیں

وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ لِمَنِ اتَّقَىٰ

اور جنوں مددگار تو اس پر بھی کچھ خاص فیصلے جو کہ زور دے

قیم مٹھی میں دنوں کا اصرار:

(یعنی لکھو تو یہ ہے کہ منہ حالت طہرہ سے چہرہ نہ کرے اور جو کوئی اللہ سے ڈرے اور اللہ کی عبادت میں چہرہ گامی کرے تو پھر اس کا نام ہے جس نے اللہ سے ڈرنا شروع کیا وہ اللہ کی طرف سے جہنم میں داخل نہیں ہوگا۔) (تفسیر مجلہ)

وَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَعْلَمُوا أَنكُم مِّنْ خَاسِرُونَ ﴿٦٠﴾

ہمارے رہنماؤں سے اور چنانچہ کہ پینٹل تم سب اہل کے پڑھتے ہو

میر وقت اللہ سے ڈرتے رہو:

یعنی حج کی لمبوسیت تیسرے کے بعد خونی سے ہر کام میں اور ہر وقت
دوے ہو کر تم سب کو قبروں سے اٹھائیں گے پس بھیجے ہوئے حساب
میں کتاب کا ذکر کرتا ہوں کہ حج کر کے دنیا میں جو لوگوں کی روٹھوس کا
کر کے تھا قہوں بقیاس من یقول اور جو نہ منہ من یقول یعنی
مگر اگر اور بھین کا کتاب اس کی منہ سے تیسری قسم یعنی ساتھی کا حال
کی علی کہ جانتے۔ (تیسرا حصہ)

حضرت شریف مکمل ہے جب نماز کیلئے آؤ تو اس وقت سے نماز شروع کرو۔
 (مختصر جامع)

[illegible]

ایک آدمی کی دعا:

علامہ باقری نے اپنے اسلوب سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہہ کر بلا دیا اور باہر بھیجے۔ بعد میں سے پروردگار کا حکم تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے یہ جو کہہ کر اللہ سے بخود دعا کرتا تھا کیا ہے، دعا کرتا تھا تو اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ کہتا ہوں کہ تافا سارے اللہ! میں تیرے آپ کو تھوکتا ہوں۔ حضرت میں جناب کے کچھ دیا تو میں نے کچھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہان اللہ! تجھ سے ابھراؤ اس جناب کی پروردگاری کی قوت میں نہیں ہے۔ پھر نے میں طرہاں کیوں نہ کہو! **يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّكَ فِي أَعْيُنِنَا** سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ

مفسر علی احمد غفرلہ و معلم کی دعا:

[illegible]

عمر کا حکم، یا مگر اہل بیت، اہل بیت کے لئے ایک مرد و ایک عورت۔
اور یہاں میں تو یہ کام کا واجب ہو جائے گا۔ اس کے لئے قرآن میں فرمایا

وَمِنْ ثَمَرَاتِهِ مَنْ يُعْجِبُكَ قَوْلُهُ فِي الْحَيَاةِ

اور بعض آدمی ایک پسند آتی ہے تمہارے لئے کی بات ہے کہ زندگی

الدُّنْيَا وَيُشْهَدُ اللَّهُ عَلَى مَا فِي قَلْبِهِ

کے کاموں میں اور کوہ کریم ہے اللہ کو اپنے دل کی

وَهُوَ الَّذِي يُصَادِرُكُمْ وَإِذَا كُنْتُمْ

بات پر اور اوجھت بھڑا ہے اور جب بکھرے تھے تو میں سے تو

فِي الْأَرْضِ يُفْسِدُ فِيهَا وَيُهْلِكُ الْحَرْثَ

اور زمین میں فساد کرتا ہے اور ہلاک کر دیتا ہے

وَالنَّاسُ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْفَاسِدِينَ وَإِذَا

اور جانیں اور اللہ پسند کرتا ہے فساد کرنے والوں کو اور جب

قِيلَ لَهُ اتَّقِ اللَّهَ أَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْإِثْمِ

اس سے کہا جائے کہ اللہ سے ڈر کر آدمی نے اس کو گنہگار کیا تو

فَحَسَبْنَا جَهَنَّمَ وَكَيْفَ الْيَهُودِ

مرا کہ ہے اس کو اور یہ اور یہ ایک برہنہ ہے

مناقشہ کی حالت:

یہ وہ ہے جو قرآن کا ظاہر میں خود بخود کرے اور خدا کو کہے کہ میں
سچا ہوں اور میرے دل میں اسلام کی محبت ہے اور مجھے نے کبھی وقت کی نہ
کرے اور تو یہ اپنے فوٹ مارا ہے اور صبح کرنے سے اس کو زیادہ ضرر
چاہے اور مٹا دے تو حق کرے۔ لیکن یہ ایک شخص جس نے شرابی تھا
مذاق فصیح، بلکہ جب آپ کی خدمت میں آتا تو غایت اخلاص اور محبت اسلام
تو ہرگز نہ جب چاہا تو کسی کی تکلیف دلا، تاہم کسی کے ہاتھوں کے
کا نہ وہ ان میں سے منافقین کی برائی میں یا بہت ذل ہوئی مگر اللہ عزوجل

حضرت عمر کا خوب خدا:

ایک مرتبہ کسی نے حضرت عمر سے کہا کہ بنی النضر (اللہ سے دور)

حضرت عمر نے فرمایا تو ان سے اپنا شمار زمین پر نہ کرنا۔

بارون رشید کا واقعہ:

بارون رشید کا واقعہ ہے کہ ایک عورت ایک سال تک اپنی ضرورت
لے کر بارون رشید کے دروازہ پر حاضر ہوتا رہا حاجت بڑھاتی نہ ہوئی۔
ایک دن بارون رشید کے گھر سے گزرا تو اسے کھڑا دیکھا جو کہ عورت
سائے آکر کھڑا ہو گیا اور یہ کہ اتنی اللہ یا امیر المؤمنین اسے امیر المؤمنین
اللہ سے اور بارون رشید سے ملنے آئی تو اس عورت سے کہہ دیا اور وہاں
نہیں پر کھڑا دیکھا۔ محمد سے عرض کیا کہ بعد قہم واک اس عورت کی
حاجت پوری کی جائے۔ چنانچہ وہی وقت اس کی حاجت پوری کر دی گئی
جب گل وادی سے تو کسی نے کہا اسے امیر المؤمنین آپ ایک عورت
کے کہنے سے فوراً زمین پر گرا رہا ہے۔ فرمایا کہ عورت کے کہنے کے بعد
میں نے قرآن میں خالی کتاب کا بار بار یاد کیا

وَلَا تَقْرَأُ الْقُرْآنَ حَتَّى تَغْتَسِلَ

اور نہ پڑھو قرآن تک نہ غسل کر لو

اس کے سوا کسی نے جانتا اور کبھی نہ کیا۔ (تفسیر زمخشری ص ۱۰۸)

خواص کا انداز فکر:

ان کے عقائد کا قول ہے کہ:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْخَلْقُ مِنْ الْمَوْجُودَاتِ كَمَا أَنَّ

وَأَنَّ اللَّهَ يَكُونُ الْخَلْقُ الْخَلْقُ

کوئی نہ کہ تمام تو قرآن ہو گئے کہ خدا تعالیٰ نے بعد از جنت ابدی
جو نہ کہ خیرے ہیں اب ہم کو اس نے وحی جنت سے ہی خواص شرم کے
بار سے زمین میں گر گئے کہ ہم میں وحی مالکیت کا تھا جب ہی تو انہی
فرمایا۔ م حالہ، معلوم

سب سے بڑا گناہ:

علامہ بخاری نے بیان کیا کہ ایسا مسعودی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اللہ
کے لئے ایک سب سے بڑا گناہ ہے کہ کسی نے کسی کو کہے کہ اللہ سے
دور ہو جو سب سے بڑا گناہ ہے کہ کسی نے کسی کو کہے کہ اللہ سے

مخصوص ترین آدمی:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بنی النضر (اللہ سے دور)
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ کے لئے ایک سب سے زیادہ مخصوص
فہم ہے جو لدا خص ہے۔ لدا قرآن فرماتے ہیں جی ہوسمیت کے اندر

اسے قریش کے گروہ تم پہنچے ہو کہ جس میں سب سے زیادہ میرا اندازہ ہوں اور جس میں اُن کی کہ جب تک میرے دشمن میں ایسے ہی نہیں رہے گا کہ ان کے پاس نہ ہو اور یہ اس کے ختم ہونے کے بعد سب تک کو مار دیا کہ جس میں رہے گا کہ شہر زنی کی شکا اس کے بعد تم جو چاہے کچھ اور ان کے پاس رہو جس تم کو کہ میں اپنا رہا تھا وہ جس پر اس پر جا کر قبض ہو جاؤ اور مجھے چھوڑ دو انہوں نے اسی کو منظور کر لیا جب اس نے بیعت کر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے اور سارا قصہ عرض کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوئے فرمایا کہ اسے کوئی تمہاری بیعت خوب پیش ہوئی اس کے بعد پھر آیت کریمہ:

(وَمِنْ الْمَلَائِكَةِ مَنْ يَكْفِيهِمْ) (ان کے اہل باری ہوں) حاکم نے متذکرہ میں بھی اس قصہ کا بیان صیغہ کے طریق سے خود مصیبت سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ نیز حاکم نے اس قصہ کو عمار بن سلمہ سے اور انہوں نے جریر سے انہوں نے حضرت ابن مسعود سے روایت کیا ہے اور اس میں تصریح کی ہے کہ یہ آیت حضرت مصیبت کے اہل باری میں نازل ہوئی۔ حاکم نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ حدیث شریفہ مسلم کے صحابی صحیح ہے۔

حضرت عاصم، حضرت مصیب، حضرت زید و غیرہ کا واقعہ: اور گارہ کے چند لوگوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں آکر سلام کیا اور عرض کیا: رسول اللہ! ہمارے یہاں مسلمان ہیں آپ چند صحابہ کو ہمارے ہمراہ بھیج دیجئے تاکہ وہ اپنی کہیں ہم کو سکھائیں حضور نے مصیب بن عبدی اللہ، زید اور عمار بن ابی مرثدہ غزوئی اور خالد بن ولید اور عبد اللہ بن طارق اور یہ بنی مویہ رضی اللہ عنہم کو بھیج دیا اور عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ کو ان کا امیر مقرر فرمایا صحیح بخاری میں ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: ان آدمی جیسے عمار عاصم بن ثابت وغیرہ بنایا اللہ ان کا فرد بنے غزوئی کی اور چاروں طرف سے تقریباً سو تیرا ان کے گرد دشمنوں کی کرنے لگے تاکہ یہ روایت میں در سر آتی آئے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ یہ انداز ان میں موسیٰ ہوں گے۔

جب حضرت عاصم اور ان کے ساتھیوں نے ان کو دیکھا تو ایک ٹیلے پر چلے گئے کافروں نے چاروں طرف سے حصار کر لیا اور کہا کہ ہم عمار بن ثابت سے کہیں کہ ہم تم کو قتل نہ کر چکے اور تم ہمارا ارادہ قتل کر رہے ہو تم کو اس لئے لائے ہیں کہ تم کو دیکھ کر والوں سے کچھ مال لیں تم اتر آؤ حضرت عاصم رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ میں تو کافر کی ذمہ داری پر اترنا نہیں اسلئے میں آج حقیر سے دین کی حمایت کرتا ہوں تو میرے گوشت کی حفاظت کر

غنت قسادت (الاباٹس پر اڑنے والے ہوگا) حق تعالیٰ کی کرے اور اعمال اچھے نہ ہوں۔ و نیز طبرانی

وَمِنْ الْمَلَائِكَةِ مَنْ يَكْفِيهِمْ
خبر کہ ان میں ایک شخص وہ ہے کہ چاہے اہل باری کو
مَرْضَاتِ اللّٰهِ
اللہ کی رضا جوئی میں

تقصیر کو من کی حالت:

مکی آیت میں اس حلقہ کا ذکر تھا جو دین سے جہلے میں دنیا پسند تھا اس کے مقابلہ میں اب اس آیت میں اس شخص کا الایمان کا ذکر ہے جو دنیا اور جان و مال کو طالب دین میں صرف کرتا ہے۔ کہتے ہیں حضرت مصیب رضی اللہ عنہ ہجرت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے تھے کہ میں مشرکین سے آنا نہ چاہتا تھا کہ میں اپنا کمر اور تمام مال تم کو اس شرط پر دیتا ہوں کہ تم کو نہ دینے دیا جائے رواہ: ہجرت سے نہ روکواں پر وہ رضی ہو گئے اور مصیب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چلے گئے اور یہ آیت یحییٰ بن جابر رضی اللہ عنہ میں نازل ہوئی۔

وَاللّٰهُ زَكُوۡفٌ يُّرَۡوِیْہِ
اور اللہ نہایت سیراں ہے اپنے بندوں پر

احسان الالحی:

اس کی تفسیر یہ ہے کہ ہر صفت کے ساتھ ہندوں کو تفسیر دی جو اس کی خوشی میں اپنی جان و مال حاضر کر دیتے ہیں یہ نیز ہر ایک کی جان و مال کو اللہ کی ملک ہے پھر جس کے بدلے اس کو کثرت پانچ پانچ اس کا احسان ہے۔ و نیز جلیل اللہ رضی اللہ عنہ بہت ہی شفقت اور رحمت کرے اسے جس کا کسی بھی تہمت کا طریقہ نہ سکھایا۔

آیت کا شان نزول:

طبرانی، ابی اسامہ اور ابن ابی حاتم نے سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ مصیب رضی اللہ عنہ ہجرت کر کے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے تھے کہ ماست میں قریش کے چند آدمیوں نے ان کا پیچھا کیا حضرت مصیب رضی اللہ عنہ حوراری سے آئے تھے اور ان میں سے تین تیر مسند ہو گئے اور ان کو خطاب کر کے کہا کہ

اسے اللہ اپنے رسول کو جو حق پرست پہنچے یہ عبادان کی قبول ہوئی اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے اس نصرت سے ہمہ ان دور قمر کو سے مطلع فرما دیا۔ الغرض قابل شرار ہو گیا تھا۔ نے تیرا مذاق کیا اور حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کو مع ساتھیوں کے شہید کر دیا اور حبیب نور عبداللہ بن طارق دروازے میں اللہ تعالیٰ ہادی روکنے حبیب حضرت عاصم رضی اللہ عنہ متقل ہوئے تو خدا جل نے ان کا سر مبارک لینا چاہا لہذا ثابت سے مخفیہ آگئیں ان کی وجہ سے دوسرے ہاتھ نہ لگائے اس وقت سے حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کا لقب کی اللہ روزگار کی حفاظت کے ہوئے ہو گئے اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ایک بولی بھیج دی وہ اس قدر برسی کہ پانی خوب بہا اور حضرت عاصم کے سر مبارک کو بہا لے گیا۔

حضرت عاصم رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ سے یہ عہد کیا تھا کہ میں کسی مشرک کو کسی ترکہ اور کچھ کوئی مشرک میں کر رہا اللہ تعالیٰ نے ان کی قسم کو چار کر دیا اب رو گئے زید اور عبداللہ اور حبیب رضی اللہ عنہم ان کو مشرکوں نے قید کر لیا اور بیچنے کے بدلے سے کہ لڑکے جب تک ان میں بیچتے عبداللہ بن طارق رضی اللہ عنہ سے لڑا پانچ تھکھڑی سے پھلڑا اور اتوار لے فی اللہ نے حبیب یہ دیکھ تو ان کو پتھروں سے بہرہ فرسید کر دیا اور طہران میں ان کو گھونٹ کر دیا اور زید اور حبیب رضی اللہ عنہما کو جس میں ان کے کچھ ایا۔ اسحاق اور ابن سعد نے کہا ہے کہ نہ یہ کو تو مغزوں انسان سے غریہ لایے صفوان آخر میں سلطان ہو گئے تھے انہوں نے اس کے لڑے فرما تھا کہ اپنے باپ اس کے منہ کے بدلے میں ان کو قتل کریں۔ الغرض صفوان نے ان کو خرید کر اپنے غلاموں کے ساتھ قتل کرنے کے واسطے حکم بھیجا اور قریش کی ایک جماعت جس میں ابوحنینہ بھی شش حاضر ہوئی ابوحنینہ نے کہا کہ نہ میں تم کو ان کی قسم دے ہوں کیا قسم یہ چاہیے کہ کھڑے علی اللہ علیہ وسلم تہامی جڑ ہوں اور (سوا اللہ) ان کی گردن ماری جاوے اور تم بھیجے اسے اپنے گھر جاوے۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قسم سے اللہ کی قسم ہر گز نہیں چاہتے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت میری جگہ ہوں اور ان کو کوئی کاٹ نہ بھی ستائے اور میں اپنے گھر بیٹھا ہوں یہ کہ کر ابوحنینہ نے کہا مجھے کچھ معلوم کسی کو کسی سے اس قدر عین ہو جس نہ کہ اس کا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اس کے بعد لڑکوں کا نام نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا۔ اب رو گئے حبیب رضی اللہ عنہ ان کو حادث کے ذوال کے قریب لایا تھیک وہ کہتے حضرت حبیب نے حادث کو قتل کیا تھا حضرت عروب ان کے یہاں قید رہے ایک روز حادث

کی ایک بیٹی سے حضرت حبیب نے بال و خرد اپنے لئے لئے اسڑا۔ نکاح نے اور زید۔ اتفاقاً اس کا ایک بچہ بھی وہاں حبیب کے ماں جانے اور اس کی ماں کو خبر نہ تھی زید اور عبداللہ اس کی بیٹی سے دیکھ کہ حضرت حبیب رضی اللہ عنہ سے اس بچہ کو ان پر بخار کھا ہے اس اسڑا ہاتھ میں ہے وہ عورت یہ دیکھ کر چلائی۔ حضرت حبیب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کیا تو اس بات سے رنجی ہے کہ میں اس کو قتل کر دیا تھا میں ہرگز ایسا نہیں کر سکتا یہ عہد کی ہم کو ان کا فیہو نہیں۔ اس عہد کا میں نے کہ اللہ میں نے کوئی قیدی حبیب سے اپنا نہیں لیکن میں نے یہ بھی دیکھ کہ حبیب انہوں کا خوش گھر ہے میں حالانکہ وہ زلفوں میں بکڑے ہوئے تھے۔ اور کہ کر میں بھی اس وقت ان کو قید حاضر وہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے پاس سے نکال دیا۔ اب کے بعد بخار نے ان کے قتل کا اور کیا اور ان کو قہر سے نکال کر قتل میں لائے اور سونی دینے کا اور دیکھ۔ حضرت حبیب نے فرمایا کہ مجھے ذرا سی ویر بھلتا ہوا کہ میں دور کدت پر اچھون نکلا وہ مجھ کو دیکھ۔ حضرت حبیب نے دور دھنیا پر چھیں۔ اور یہ لڑکا طریقہ حضرت حبیب سے ہی شروع ہوا کہ جب کوئی مسلمان اس طرح دیکھ کر قتل کیا جائے وہ دوا کر میں پڑے پھر حضرت حبیب رضی اللہ عنہ نے کفار سے ہاتھ پر لیا کہ کہ مجھے کہ موت سے گھبراتے آگے نہیں نہ جوت میں اور زید اور زید پر عتاب کرنا کہ اسے اللہ ان کفار میں سے ایک ایک کو قتل کر دیا کہ اس کو بھی باقی نہ کر دیا یہ اشعار پڑھے اشعار

ہست ابی مینا قتی مسلما
علی ای حق کان فی اللہ سمرے
والک منی لعلہ وان بیار
یارک فی اوصال شطوع

یعنی جب میں اسماعیل کی حالت میں تھا تو جاؤں تو مجھے اس امر کی پروا نہیں کہ اللہ کی راہ میں کسی کو نہ کر دیا۔ اور میں اس اللہ کی راہ میں ہے اور اللہ چاہے گا تو میرے بازو اور اعضا کے جوڑوں پر برکت لیتے گا۔ اس کے بعد کفار نے حضرت حبیب رضی اللہ عنہ کو سولی پر چڑھا دیا اور ایک۔ اہیت میں ہے۔ حضرت حبیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے اللہ اپنے رسول کو میرا سلام پہنچا دے۔ اور انہوں نے کہا ہے کہ مشرکین میں سے ایک شخص مسلمان ابوسہبہ ماری تھا اس نے نیزہ حضرت حبیب کے سپرد رکھا حضرت حبیب نے اس سے کہا کہ اللہ سے ڈرا اس کیسے سے اور اس پر لڑا پھر کا اور لڑتے تو نہ مارا نہ کرایا۔ (وَاللّٰہُ یَعْلَمُ لَوْلَیْکَ لَکُنْتَ مِنَ الْغَیْبِ)

شیطان سے بچو!

کہ اپنے دوستوں سے جامل جیروں کو تھرا دے اور یسین کر دینا ہے اور
وہیں میں دعوات کو مثال کرتا تھا، یہودیوں کو فراب کرتا ہے اور تم اس کو
پسند کرتے ہو۔ چہرہ ۱۲۶

فَإِنْ زُلْزِلْتُمْ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْكُمْ الْبَيِّنَاتُ

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ

فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ

تو جان کر چھو کہ ایک اللہ زیر دست ہے عظمت والا

واضح احکام کے بعد اگر گمراہ ہو گئے تو اللہ غالب ہے:

یعنی شریعت محمدی کے صاف صرف احکام معلوم ہونے کے بعد بھی
نہ کوئی اس پر قدم نہ دے دوسری طرف بھی نظر رکھو تو پتہ چلے گا کہ اللہ
سب پر غالب ہے جس کو چاہے سزا دے کوئی اس کے عذاب کو روک نہ سکے
سکا یہ حکمت والا ہے جو کرتا ہے حق اور صحت کے سوا حق کرتا ہے خواہ
عذاب دے یا کچھ بخیر دے یعنی نہ جلد نہ بے نہ جو ملے وہ نہ خلاف
الضابطہ اور غیر مناسب نہ کرے نہ ادا۔ چہرہ ۱۲۷

هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَهُمُ اللَّهُ فِي

لَحْظَةٍ أَوْ نَذِيرٍ أَوْ بَشِيرٍ أَوْ نَذِيرٍ أَوْ بَشِيرٍ

خُلُقٍ مِّنَ السَّمَاءِ وَالْمَلَكَةِ وَ

أَمْرٍ أَوْ نَذِيرٍ أَوْ بَشِيرٍ أَوْ نَذِيرٍ أَوْ بَشِيرٍ

نُصْبٍ أَوْ نَذِيرٍ أَوْ بَشِيرٍ أَوْ نَذِيرٍ أَوْ بَشِيرٍ

لے جو اوستہ نصہ اور اللہ ہی کی طرف لوگوں کے سب کام

منکرین و معاندین کا انجام ہونے کو ہے:

یعنی جو لوگ حق تعالیٰ کے صاف صاف احکام کے بعد بھی اپنی کج روی
سے باز نہیں آتے تو ان کو رسول اور فرقہ پرست یسین اور انکاد نہ رہا اب
صرف اس کی سزا ہے کہ خدا کے پاک خود اور انکے فرشتے ان پر نہیں نازل
ہو اور سزا کا قصہ یہ قیامت کو ہونے والا ہے تا جہی فعل کیا جائے سوا آخر
کار سب امور صاف اور عذاب وغیرہ کا عرض اللہ ہی کی طرف ہے تمام حکم

اسی کے حضور سے صادر ہوں گے اس میں کوئی تردید کی بات نہیں گھبراتے
کیوں نہ ہو۔ چہرہ ۱۲۸

صفات الٰہی کے بارے میں صحیح راہ:

منازلت جنت سے صاف سے لکھ کر دیکھو۔ مائتہ اسات و اصفیاء
ہے کہ اللہ کا صفات اور مدارعہ احوال سے سزا ہے۔ چہرہ ۱۲۹

مغنیان بن حبیہ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کو یسین
اوصاف سے اپنی کتاب میں وصف فرمایا ہے اس کی تفسیر یہی ہے کہ اس کو
پڑھنے پر ہمارا سنی بحث سے محروم ہوئی کہ سوائے اللہ اور رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے حق نہیں کہ اس کی آیات کی تفسیر اس طرف سے کرنے لگے۔
اہم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی مسک ہے کیونکہ انہوں نے خطابات کے
بار میں فرمایا ہے: **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** اور اس پر وائے کیا ہے۔
اور **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** کو ایک جملہ بتاتا ہے۔

یاد دل کے ساتھ انہوں میں آئے کا مطلب:

باری تعالیٰ کے ارشاد: **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ**

اور **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** میں تفسیر کے معنی تجلیات مراد ہیں یعنی اللہ تعالیٰ
قیامت کے دن اپنی حق نام میں ظاہر فرمائے گا۔ اس میں شخص کے قلب نے
دیکھا جس کا ہوتے سے نور اور صیرت حاصل کر لی ہے اس کی آفرین انہوں سے
پر ہے یعنی جیسے صاف شفاف عکس سے نظر رکھے گا وہ ظاہر ملے گا۔ چہرہ ۱۳۰

چنانچہ بلا تکلف بغیر عیب کے ہونے و نمان کہ کبھی ہے۔
دور مافرو میں علامہ سیوطی رحمتہ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ میں نے شیخ
بدر الدین زرقانی کے ہاتھ کا لکھا ہوا کچھ کا کچھ بن الواسع نے کتاب
غرائب الاسماء میں یہ حدیث نقل کر کے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بطور
افروز ہو گا۔ کہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ظہور عین اس پر محمول ہے کہ اللہ تعالیٰ
حقوں کی انھوں کو حقیر کر دے گا کہ ان کو ایسا ہی نظر آئے گا۔ حاکم و
عرب پر چکا۔ یہ حقیر ہو گا اور نہ عقل۔

میں کہتا ہوں اس سے لطیف ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو کہیں دلوں سے جو
آنکھ سے زیادہ صاف ہوں گے ہر طرف۔ تبس نے۔

جنت میں جب رویت ہادی اعوذ بیٹے سے انکی ثابت ہے جیسے
چرو چرویں رات کا چاند تو وہاں سے پرے صاف نظر کا پہنچے کیسے حال ہو
سکتا ہے۔ رہے وہ لوگ جنہوں نے دنیا میں ہمیشہ سے لگی حاصل نہیں کی وہ تو
دنیا میں بھی اندھے ہیں اور آخرت میں بھی گامی راستے سے دور نکلے ہوئے

دنیا بھر کے کافروں سے ایک دیندار اچھا ہے:

مسلمین مسیح جس پر ایک ایسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے نکل رہا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دوسرے آئی سے پوچھا کہ آپ کے پاس ہی بیٹا ہوا تھا کہیں کوئی کہہ سکتے ہیں؟ نے عرض کیا کہ نہیں یہ جڑ خریف آئی ہے (اور) تمہارا نہ کہ یہ اس شخص کا آدمی ہے کہ اس کیسے بدلتے ہوئے تو فوراً (خضر ہو کر) نکلتا ہو جائے اور اگر کسی کی کہیں خلافی کرے تو فوراً نکل ہو جائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا کہ تم کیا اور آئی اور آجھا کہ آپ نے اس کے حلق پر پھاڑا اس کے پورے جسم کو کیا کہتے تھے اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سداؤں میں بہت غریب آدمی ہے یا یہ ہے کہ اگر کہیں تو بیچے تو کوئی شادی بھی نہ کرے اور اگر کسی کی خلافی کرے تو وہ بھی کوئی ضرورت نہ کرے اور کہہ کر نکلتا ہو جائے۔ یہ بھی نہیں اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ آپ کے امیوں کی بھری ہوئی زمین سے یا بلا بھر ہے یہ روایت بخاری نے نقل کی ہے۔ مگر یہ ضرورہ خرق کرنے کی فضیلت:

حدیث شریف میں ہے اسے اپنی آواز اور توجہ کی راہ میں خرق کرنا شرع ہے دینی بلا پناہ کا۔ آپ کے حضرت بلاؤں سے فرمایا اور خدا میں رہے جاؤ اور عرض والے سے خلی کا خوف نہ کرنا قرآن میں ہے ﴿لَا تَقْرَءُوا الْقُرْآنَ حَتَّى تَغْتَسِلُوا﴾ تم جو کچھ خرق کرو خدا اس کا بدلہ دے گا۔ یہ حدیث میں ہے ہرگز اور فرشتے اترتے ہیں۔ یہ حدیث کہتا ہے خدا تیری راہ میں خرق کرنے والے کو بڑی عزت عطا فرما دے اور اگر کچھ ہے خدا انیس کے مال کو بڑا دے۔

امت محمدیہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ہم دنیا میں آئے کے بھار سے توبہ سے بھیجے ہیں لیکن قوم کے ان بہت سے جانے کے اعتبار سے سب سے آگے ہونا گئے۔

دنیا کو بے عقل جمع کرتا ہے:

مسند احمد حدیث میں ہے دنیا اس کا کہ جس کا سر نہ ہو نہ اس کا مال جس کا مال نہ ہو ان کے لئے جہنم کا ہے جسے عقل نہ ہو۔ (تیسری بار)

كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً فَبَعَثَ اللَّهُ

سب لوگ ایک دین پر مقرر ہیں اللہ نے

لَزَيْنَ لَبِئْسَ مَا كَفَرُوا الْخَيُوفَةُ النَّبِيَا

فریضہ کیا ہے کافروں کو اپنی کی زندگی

وَيَسْتَعْرِفُونَ مِنَ النَّبِيِّينَ اَصْحَابًا

اور بشتے ہیں انہیں انہوں کو

دنیا پرستی کا مرض:

لیکن کافر جو دنیا سے صاف انعام اور اس کے فطریوں کی مخالفت کرتے ہیں جو اب مذکور ہو چکا اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کی نگاہوں میں دنیا کی فوٹی اور اس کی محبت ایسی مٹتی ہے کہ اس کے مقابلے میں آخرت کے بے باک اور راست کو خیال میں نہیں لائے بلکہ سمجھ جاتا کہ آخرت میں مصروف اور خدا کے کلام کی تعمیل میں مشغول ہیں ایمان نہ ہونے میں اور وہ فیل سمجھتے ہیں سو ایسے حق نفس کے بدولت جس شخص کا عالمی دوا کو کچھ ہو۔ روزے کے سرگرمی حضرت بلاؤں اور اعلان مصیبت رضی اللہ عنہم اور فقرے ہمارے ہیں کہ کچھ کچھ کچھ کہتے گن ہاؤنوں نے آخرت کے خیال پر دنیا کی مخالفت اور مصیبت کو چنے کرنا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنا کہ ان فقیروں کی جوں کی امداد سے قرب کے بارہاں پر غالب آجائے اور دنیا بھر کی صلاح کو ناپا جائے۔

وَالَّذِينَ اتَّقَوْا فَوَقَّعَهُمُ يُومَرُ الْقِيَمَةِ

اور جو پرست گاہ ہیں دن کافروں سے بالاتر ہوں گے قیامت

وَاللَّهُ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ

کے دن اور اللہ روزی دے گا جس کو چاہے بے شمار ہے

دنیا پرستی پر کافروں کی مذمت:

اللہ تعالیٰ نے جو عجب میں ارشاد فرمایا ہے کہ یہ دن کی جہالت اور خام خیالی ہے کہ دنیا پرستے خوش ہیں وہ نہیں جانتے کہ کیا فرما دے اور فقرہ قیامت کو ان سے اٹھائے اور ہر توبہ کے اور اللہ دیا اور آخرت میں جس کو چاہے بے شمار روزی عطا کرے چنانچہ عالمی فریبوں کو جن پر کافر پڑتے تھے اسوال کی طرف اور خیر اور مصلحت فوری اور دہم وغیرہ وہ اپنے مسئلہ کو دے۔ مگر یہ دن

﴿يَوْمَ الْقِيَمَةِ﴾ (قیامت کے دن) جیسا کہ وہ دن میں اللہ کے

نزدیک آئیں گے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مقرر ہیں۔

گائی۔ حضورؐ نے چاہا ہے کہ اس باب زدہ ہیں۔ عرض کیا ہاں زہد ہیں۔
فرمایا جاؤ ان کی حق خدمت کر کے انہیں آرام دو۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔
جنت والقرودیں:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتا روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہند میں ۳۰۰ ہے جس جو ہندوستانی۔ راہ خدا میں
من رہنے والوں کے لئے تیار رکھے ہیں اور ہر دور جو کافر مہمانی نہ صدام
تہ رہے جب آسمان وزمین کے درمیان میں ہے۔ پس جس وقت اللہ سے
سوال کرنا چاہو سو تو فرلوں کا سال کیا کرو چھٹکے دس چھتوں کے درمیان ہمارے
میب سے اسی جب کی ہے اور اس کے ہر پر حق تعالیٰ کا عرض ہے اور اس
سے اور چھوٹا میں نہیں آتی ہیں۔ یہ حدیث بخاری نے روایت کی ہے۔
خوشی کا مستحق کون ہے:

حضرت ابومریرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ اشرقی راہ پر روئی، کبڑے کے بندہ کو اس راہ پر سے گزرتی تو عرضی
دو گنا روئی تو راہ میں ہے۔ خوشی اس بندے کے لئے ہے جو جہاد میں اپنے
گھوڑے کے بائگ خاسے رہا۔ اس کے بال بھرے ہوئے ہیں۔ اس راہ پر
رفتہ جا رہا ہے۔ مگر پیرو راہوں سے ہے تو اس سے راہ حق تعالیٰ
میں ہے تو وہ ہیں۔ راہ گزری کے پاس اس سے کوئی اجازت نہ چاہتا ہے تو
اجازت نہیں ملتی اور اگر کسی کی معاف کرتا ہے تو کوئی قبول نہیں کرتا۔ یہ
حدیث بخاری نے نقل کی ہے۔ و غیرہ ملین:

وَهُوَ كَرَمٌ لِّكُلِّ

اَوَّلُ دُرِّی كَمَلِی بِمِی كَم

قصار نفس پر شاق ہے

اے گنہگار مطلب یہ ہے کہ شخص کو دشوار اور اس معلوم ہوتا ہے۔ یہ
نہیں کہ قابل اور انظار اعلیٰ کے اور ملک مصلحت و حکمت سمجھا جائے اور
موسم خوشی اور خیر ہو۔ سو حق بات میں ولی التزام نہیں۔ جب انسان کو
باطل زندگی سے بڑا ہو کوئی چیز مرغوب نہیں تو ضرور مقابلہ سے زیادہ دشوار
کوئی شے نہ ہوتی ہے۔ و غیرہ ملین:

وَمَعْنَى أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لِّكُمْ

اور یہ کہ تم کو ہر ایک چیز اور اور بہتر ہوتا ہے۔ حق میں

کوئی چیز راہ ان کے حق کو تکلف کر کے خرچ کرنا کوئی شے۔ اس
طریقہ سے۔ کہ اس کی کارفرما سے قرض لیا کہ وہ دے اور اس کی حدیثات
و غیرہ میں نہایت حدیثات کے لئے یہ بندہ چھٹکے۔ و غیرہ ملین:

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ

فَرَضَ لَكُمْ تَحْرِيْرُ الرِّجَالِ

فرضیت قتال:

میں رہنے کے دشمنوں سے لڑنے فرض ہوا (قاعدہ) جب تک آپ صلی
اللہ علیہ وسلم میں رہے آپ کو قتال کی اجازت نہ ہوئی۔ جب یہ کو
اجازت نہ ملی تو قتال کی اجازت ہوئی مگر صرف ان کفار سے جو خود اس
و نظام سے مقابلہ کریں۔ اس کے بعد جو عمومی امور کے لئے مقتدی
اجازت ہوئی اور جہاد فرض ہوا۔ مگر دشمنان دینی مسلمانوں پر نہ حائل
کریں تو مسلمانوں پر جہاد فرض میں ہے۔ اس فرض کا یہ طریقہ یہ
شر کا جہاد کہ جب قتال میں نہ ہو کہ یہ پائی جائیں۔ اس میں لوگوں سے
مسلمان معاف اور صابر و کریم ہوں ان کی مخالفت میں آج نہیں تو
ان سے لڑائی نہ کرنا۔ ان کے مقابلہ میں ان کے کسی مخالف کو نہ دیکھا کر
مسلمانوں کو ہار کر گئیں۔ و غیرہ ملین:

جہاد کا یہ بہت سے تہ کہ جہاد فرض کیا ہے۔ جب کچھ لوگ جہاد
کے لئے جہاد سے ہوا جائیں اور ان لوگوں کے ذمہ سے راتہ رات جہاد ہے جہاد
کہ جہاد کی لڑائی (کا جہاد) ہے۔ اس میں ہر حال (میں) ہو گیا ہے۔
اور جب ان لوگوں بات پر اتفاق ہے کہ سب شہداء ہوں اور اب یہ کہ جو
کفار ان کے قریب ہوں سے جہاد کریں۔ ان سے نہ ہو سکے و
بہت بار دینی تو جہاد جہان کے قریب کے مسلمان ہیں اور جہان۔ سے جو
قریب کے مسلمان ہیں (ان پر) پڑتا ہے۔ کوئی ان کو جہاد سے باہر اس پر بھی
اتفاق ہے کہ جب جہاد اعلان ہو اور وہ کفار اسلامی شہداء پر جہاد
آئیں تو جہاد پر ایک شخص نہ جہاد کرنا فرض ہے اور اس پر بھی اتفاق ہے کہ جو
فصل جہاد کے لئے مقرر کیا ہے اور اس کے اندر مسلمان ہوں تو جہاد
حق اجازت کے ہے جہاد میں نہ جائے اور جس کے نہ قرض ہو وہ اپنے
قرض خواہ کی اجازت کے بغیر نہ جائے۔

والدین کی خدمت:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے جہاد میں نہ کی اجازت

نے ارادہ کیا تو اس کی فریفت اور وہی اور وہ روتہ راہوں کا ہے۔

ایک تعارض اور اس کا ردِ قیہ:

کر کوئی کہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آدمی کو گھنہ کے جذبہ سے بچانے والا سوائے ذکرِ باری کے کوئی عمل نہیں ہے۔ صحابہؓ نے عرض کی کہ اور نہ چاہ۔ فرمایا اور نہ چاہا۔ اگرچہ (کفار پر) اس قدر دیکھو اور چلائی جائے کہ کھار کے ٹکڑے ہو جائیں یہی وہ خاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو دکھ فرمائے۔ یہ حدیث امام حمہ طبرانی ابن ابی شیبہ نے مسند میں نقل کی ہے یہ حدیث ان میں حدیثوں کے ذریعہ حضرت عمران بن ہاشمؓ اور امامت سے متعلق ہو سکتی ہیں (معارض ہے تو ان دونوں کے معنی بہم رسائی ہوم نے کی کیا صورت ہے؟ ہم کہتے ہیں اس حدیث میں ذکر سے مراد اور حضور نبی ہے جس میں بھی کی انکس ہوئی نہ وہاں اور نہ وہاں جو زیادہ لوگوں کا حصہ ہے۔ اور میں جو اگر سے مراد ہے۔ اس روایت میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خزانہ سے لوٹے ہوئے فرمایا: **وَجَعَلْتُ مِنَ الْجِهَادِ الْإِسْلَامِيِّ إِلَى الْجِهَادِ الْاِخْوَانِيِّ** (یعنی اب ہم بہادری سے جہاد کی طرف لڑتے ہیں) پہلے کو اپنا جہاد صرف کا زیادہ انتہام تھا اور اب جہاد کیلئے زیادہ انتہام ہوگا۔ واللہ اعلم۔ جس وقت کسی یا کثیر ہو جائے تو اس کی قیام فرمیں علمِ شری کے موافق ہو جائی ہیں۔ اس وقت وہ ان کی چیزوں (اور ان ہی افعال) کو برا سمجھتا ہے۔ واللہ تعالیٰ کے نزدیک بری ہیں اور ان ہی چیزوں کو پسند کرتا ہے۔ جہادِ تعالیٰ کو پسند ہوتا ہے۔ حضرت فرمے؟

مسئلہ: جس شخص کے ذریعہ کسی کا قرض ہو اس کیلئے جب کبہ قرض واد نہ ہو اس قرض کا یہ میں سے حصہ ہمارے مستحق نہیں۔ وہ اس کی وقت بغیر عام کے کبہ یا کلمہ کے فرق کے وقت جہاد میں پرفتن میں ہو جائے تو اس وقت باللہ بین کی اجازت شرط ہے۔ شوریہ کی اور قرض غلامی۔ سورہ بنی مونیہ

يَسْتَلُونَا عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ

تو سے پوچھتے ہیں مہینہ حرام کو کہ اس میں لڑنا کبہ

شانِ نزول:

حضرت ابو عامر صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک جماعت کافروں کے ساتھ لڑا تو انہیں نے کافروں کو بل اور بلاتے۔ اس سے مسلمان تو بچتے تھے۔ اور انہوں نے ہمارے دشمنی کا ہے اور وہ جب کاہل و مفلوج کہ شہرِ حرم

میں داخل ہو کافروں نے اس پر بہت طعن کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے حرمِ مہینہ کو بھی حلال کر دیا اور ہے تو اس کو حرام مہینہ میں واپس لے کر کی اجازت دے دی مسلمانوں نے حاضر ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ہم سے شہر میں کیا کام ہو؟ اس کا کیا حکم ہے تب یہ آیت نازل ہوئی (ترجمہ حنفی)

واللہ کی تفصیل:

رمضان صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت کو بھیجا اور وہاں کا امیر حضرت ابو سعید بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا دیا۔ جب وہ جانے لگے تو حضورؐ کی جدائی کے بعد اس سے رو دینے آپؐ نے انکی قیام کر کے اور ان کے بدلے حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اور حضرت مقرر کیا اور انہیں قیام دیکھ کر دیا اور فرمایا کہ جب تم میں ایک سے پہنچو اور ایک کو پانچ اور پانچ کو سب اس مہینہ کو دیکھو اور اپنے ساتھیوں میں سے کسی کو اپنے ساتھ چھنے پر مجبور نہ کرنا چاہیے حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ نے فراموشی سے کہنے لگے کہ جب اس وقت پر پہنچے تو فرمان نبیؐ پڑھا اور اٹھانے پڑھا کہ کیا میں نے حضورؐ کے فرمان کو پڑھا اور میں فرمانِ باری کیلئے تیار ہوں پھر اپنے ساتھیوں کو پڑھا کر دیا اور اللہ ہی ان کا وکیل و وکیل سے لیکن اور سب ساتھ چھنے کے لئے تیار ہو گئے۔ آگے چل کر ابنِ انصرؓ نے فرما کر انہوں نے پڑھا۔ پھر یہ حدیث کہ جہاد الاخری کا یہ آخری دن ہے یا وہب کا پہلا دن ہے انہوں نے اس فکر پر غور کیا کہ ابنِ انصرؓ کی ماں کیا اور کیا پائی ہے؟ جماعت وہاں سے واپس لوٹی۔ اب شریکین۔ یہ مسئلہ غور و فکر اور شہرِ حرم کی حالت میں نہایت اہمیت والے مسائل میں شامل کی اور نقل بھی کیا اس بار سے ہمیں پتا چلتا ہے کہ ان کی (ابن ابی حاتم)

قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ

تجربہ کرنے والی اہمیت کا ہے

صحابہ رضی اللہ عنہم کی برہمیت:

یعنی شہرِ حرم میں قتل کرنا جیگہ مہینہ بات ہے لیکن جماعت صحابہؓ نے تو پچھلے سے سو فی صدی دشمنی میں جہاد کیا تھا شہرِ حرم میں جب میں نہیں کیا اس نے حق طوعیان پر اہرام لگا کر جانشانی ہے۔ جو عہدِ حجاز

وَصَلَّيْنَا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَنَعَزَّيْهِ وَاجْتَبَيْنَا

اور نہ تو خدا کی راہ سے اس کو نہ لگاؤ اور نہ مسجدِ حرام سے اس کا انتقال

اور ان کا انجاء۔

جی، جس جرم سے چھپ چھپا، اور یہ حالت پر انجی تک کہ ہم رہا ہی
خفت ہا ہے کہ کفر کے گنہگار کے گناہ کے خلاف ہوتے ہیں کہ کسی بھی
کے حق میں نہیں رہتے۔ وہاں میں نہ کسی کو ان اہل کفر سے دیکھنا نہ کفر
سے نہ ان کو ہر حالت کے خلاف میں فریب سے اور نہ کبھی انہیں سے
نجات خوب ہو۔ ہاں اگر اس اہل کفر یا تو حبس اسلام سے جدا
ان کی اس کا چارپوش، یعنی۔ چوتھیں جگہ

قیت مذکورہ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) کے آخر میں
مسلمان ہونے کے بعد کفر و کفر ان اعتبار سے کہ یہ کفر و کفر کیا ہے کہ
(حَبِطَتْ عَنْهُ الْمَغْرِبُ الدِّينِ وَالْخَيْرُ) یعنی ان لوگوں کے
حقانہ اور عزت میں سب مارت اور ہم ہیں کہ۔

مسک نہایت اہل کفر کے لیے کہ ان کی بی بی کے لیے کفر جاتی
ہے۔ اور ان کا کوئی حدت میں نہ رہے۔ ان کفر میں کہ کفر میں نہ رہے۔
مات مذکورہ اور کفر و کفر یا قاسم کا کفر و کفر ہے۔ نہ کہ کفر
جدا سے کہ کفر میں نہ رہے۔ ان کوں کے کفر میں نہ رہے۔
مسئلہ انہیں جو کفر میں نہ رہے۔ ان کوں کے کفر میں نہ رہے۔
ان کا کفر و کفر میں نہ رہے۔ ان کوں کے کفر میں نہ رہے۔
اور ان کفر و کفر میں نہ رہے۔ ان کوں کے کفر میں نہ رہے۔
ان کفر و کفر میں نہ رہے۔ ان کوں کے کفر میں نہ رہے۔

مردہ کافر سے ہوا ہے:

فرمیدہ عرق میں اسلام کی حدت اور اس میں کفر اور کفر
ہے۔ ان کوں کے کفر میں نہ رہے۔ ان کوں کے کفر میں نہ رہے۔
ان کفر و کفر میں نہ رہے۔ ان کوں کے کفر میں نہ رہے۔
ان کفر و کفر میں نہ رہے۔ ان کوں کے کفر میں نہ رہے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
قِي سَمِيعُ اللَّهِ أُولَئِكَ يَرْجُونَ رَحْمَتَ
اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ

کے سر پہ چاند ہوتا تھا کہ جب ہم نکلتے تو ہم کو کفر میں نہ رہے۔
تاکہ ان کفر و کفر میں نہ رہے۔ ان کوں کے کفر میں نہ رہے۔

مہمان میں کفر کے لیے کفر و کفر میں نہ رہے۔ ان کوں کے کفر میں نہ رہے۔
ان کوں کے کفر میں نہ رہے۔ ان کوں کے کفر میں نہ رہے۔
ان کوں کے کفر میں نہ رہے۔ ان کوں کے کفر میں نہ رہے۔
ان کوں کے کفر میں نہ رہے۔ ان کوں کے کفر میں نہ رہے۔
ان کوں کے کفر میں نہ رہے۔ ان کوں کے کفر میں نہ رہے۔
ان کوں کے کفر میں نہ رہے۔ ان کوں کے کفر میں نہ رہے۔
ان کوں کے کفر میں نہ رہے۔ ان کوں کے کفر میں نہ رہے۔

یہ کفر و کفر میں نہ رہے۔ ان کوں کے کفر میں نہ رہے۔
ان کوں کے کفر میں نہ رہے۔ ان کوں کے کفر میں نہ رہے۔
ان کوں کے کفر میں نہ رہے۔ ان کوں کے کفر میں نہ رہے۔
ان کوں کے کفر میں نہ رہے۔ ان کوں کے کفر میں نہ رہے۔
ان کوں کے کفر میں نہ رہے۔ ان کوں کے کفر میں نہ رہے۔
ان کوں کے کفر میں نہ رہے۔ ان کوں کے کفر میں نہ رہے۔
ان کوں کے کفر میں نہ رہے۔ ان کوں کے کفر میں نہ رہے۔

وَمَنْ يُزَكِّدْ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ يُعِثْ

اور جو کفر میں نہ رہے۔ ان کوں کے کفر میں نہ رہے۔

وَهُوَ كَافِرٌ فَلْيُكَلِّمْهُ فَجَبَّتْ عَنْهُ

مات کفر میں نہ رہے۔ ان کوں کے کفر میں نہ رہے۔

الدِّينِ وَالْآخِرَةِ وَأُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ

اور کفر میں نہ رہے۔ ان کوں کے کفر میں نہ رہے۔

هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ

ان کوں کے کفر میں نہ رہے۔ ان کوں کے کفر میں نہ رہے۔

جس وقت اس میں خوب ہوئی آپ نے اور ہم نے۔ تو نہ اٹھے۔
 تیرا تو شمشکلا شریو اور شمشکلا کے بچے شریو نے بڑی جانی ہے۔
 جس وقت اس میں خوب ہوئی۔ اور پنے جھانک اٹھے۔
 شریو کی دعا سماعت۔

[illegible]

چند

خود کو نفعی سمجھتے ہیں کہ چونکہ ہم پر ہے اور ہولنگ بہ کے حلاق اپنے سے حلاق پر مہمانی ہے۔ جو اسے حلال سمجھتا ہے قتل کر دیا جائے اس نے اپنے دھوکے سے اس کو مدد گاہ کے لیے بھیجے اس کے خلاف حالت۔

[illegible]

اس طرح فرمائی جی کہ وہ بے ڈنڈے کمرے والی ہو۔ چیز سے انکسفریت
میں اللہ علیہ وسلم کے پیش فرمایا ہے۔ - روایت ۱۰۱۰۰ نے نفس کی

۱۔ وہ ہم ہمیشہ کی تسبیح میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ حضور! اگر وہ ملک کے رہنے والے ہیں اور وہیں کی مملکت کے کام لگتے ہیں۔ اور ان کاموں کے کرنے کی مملکت سے اور اس ملک کی سرکاری سے بچنے کی غرض سے اس کی تعویذ کی ضرورت ہے۔ تو جیتے ہیں۔ حضور! تو بچاؤ کیا ہے میں ان کے لئے؟ میں نے عرض کیا ہاں۔ فرمایا اس سے پرہیز کرنا۔ میں نے کہا! حضور! وہ اسے چھوڑنے سے انہیں نہ فرمایا اور چھوڑ دینا تو تم ان سے جدا کرنا۔ چہ راہت ابھارا تو نقل تھی ہے۔

امت محمدیہ اور شراب:

۱۰۔ ایک اٹھری سہارایت ہے نہیں نے آن حضرت علیؓ علیہ السلام سے سنا کہ آپؓ فرماتے تھے کہ میری اصحت کے لوگوں نے وہ شراب نوشی کر رہی ہے کہ وہ اس کو ذمہ دار نہیں سمجھتے۔ یہ روایت اس لئے نقل کی ہے۔

ایمان رکھ کر نئے والے سڑو

[illegible]

شراب پینے سے چالیس دن کی نمازیں مردوں

[illegible]

ان میں سے کسی ایک کو بھیجے جس کی آنکھوں پر سیاہی لگائی جائے اور فرمایا

اس کے لئے یہ جاننا نہیں ہے (کہ اپنے معاملہ خیرات کو دے) اور جو
فصل میرے لئے ہو، لوگوں کے حقوق بھی اسی کے ذمہ ہیں جو ان کے حق
میں دہندہ میں خرچ کرنا ہی باطل ہے اور لوگوں کے حقوق یعنی خرش اور
مقتضیوں اور عامہ پر خرش یعنی چرئی است کرنے سے جتنی قدر ہے یہ نہ کہ ۱۰
دفعہ خرش ہے اور یہ حد باطل ہے۔

تم آخرت واولاد بنده:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ جو شخص
 کوئی چیز سے رونا یا ہنسنے کی وجہ سے روتا یا ہنسے، وہ اس کی طرف سے
 اللہ سے دور ہے۔ جو شخص آخرت کی تلاش میں ہو، وہ اللہ کے قریب ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ: خلیفہ سے سب سے زیادہ دوسرے لوگوں کے بارے میں سب سے زیادہ مصلحتی رویہ ہے۔ جو لوگ مکر کی رائے رکھتے ہیں اور جو لوگ سچے اور سچے مصلحتی ہیں۔

وجوب اتفاق کا سبب:

ہم کہتے ہیں غرق کرنے سے، جب ہونے کا جب اقدار ۵۰ لکھ
ہوئے اور اس سے قوت و طاقت حاصل ہوتی ہے۔ چونکہ نگر سے مراد دینی
ہے۔ لغت کو شہر کی رضا جوئی، شہر خراج کیا جائے۔ حساب اور دھوڑی
اور مال کا ہونے کی شرط یہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے فیضانِ ابرار ہے۔
کی آسائی ہے۔ جو بہترین ہو

وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْيَتَامَىٰ

البتہ = مجھے جس قسموں کا خطر

سبب نزول:

حضرت نور محمد کے اہل میں امتیاز نہ رہے تھے تو اس پر غصہ ہوا کہ

[illegible]

--- حضرت مجاہد فرماتے ہیں: رُوحۃ کی آیت کو اس آیت کی تفسیر اور اس کا واسطہ ہو گا۔

حضرت عثمانؓ نے اس آیت کی تلاوت کر کے فرمایا اے اللہ! جو لوگوں کو
 کرے جو چاہے گا کہ ان کا گھر بھرا ہو، ان کا اجر بڑھ جائے اور آخرت
 ان کا گھر بن جائے۔ (ترمذی، ۲۷۸۱)

كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ

ان مریض پان کھتا ہے اور تمہارے واسطے حکم

تَتَفَكَّرُونَ ۚ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

جائے کہ ہم فکر کرو دنیا و آخرت کی باتوں میں

غور و فکر سے 6 ملو:

یعنی انہی مالی منگول حواری ہے دور آخرت، قی اور وارث ہے۔ اس سے سوچ کر کہہ کر برفیق میں اس کے مناسب مالی خرچ کرنا چاہئے۔

بسم اللہ! آخرت و دنیا کو پیش نظر رکھنا مناسب ہے اور احسان کو خارج امور پر پیش نظر نے سے یہی مطلب ہے کہ تم کو لاکھ کرنے و باقی

نہے و نہ ڈرے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا: نفاق:

الہو پر تہمت تھی جس آغوش سے مل کر عذابِ ہمسرے قریب یا دور سے پاس
 آمد پر نہ کے کہ رہا تا وہ تجھے یہ اچھا معلوم ہوجے کہ تھیں روزِ عجیب نہ
 ترازو تھی کہ اس میں سے کچھ بھی میرے پاس نہ رہے۔ یہاں تھے انکارِ جبرِ قریض
 شمس: بیٹے کے تھے جس دیکھ لوں میرے بیٹے تھارے نہ، روایت کی ہے۔

روک کر رہو:

”مہاراجہ جی کہ ”ظفرت علی القلیہ“ حکم نے (محمدت) (فرہ) پاک
فریج کرو اور روک کر تھوڑا کھوہو نہ لہہ جس سے وہاں سے لگا ہوا نہ
بند کر کے کھوہو نہ لہہ جس کا بند کر دیا گیا۔ تم سے یہی تک علاقہ
کرہ۔۔۔ دھڑلہ شوق ملیہ ہے۔

لوگوں کی مختلف حالتیں:

میں کہتا ہوں کہ خدایں اور شمس کے مختلف ہونے سے باعث عمر بھر کا
تعلق نہ ہوتا ہے۔ جس نے جنم لیا جو پھر پتا سال خلیات کر رہے تھے
بعد کو اس کے تھے پھر یہاں پھر تھے۔ اور غرور و برہم نہ کر سکتے تھے

[illegible]

وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ آلِهِمْ وَنُسُلِهِمْ غَافِلُونَ

اور ان کی مستند و شرعی اذواق سے حسبِ محکامہ بیان دے

قُلُوبِنَا خَيْرٌ مِنْ قُلُوبِكُمْ وَلَوْ اَعْمَيْنَاكُمْ

آخر یہ بات طوطی سنہن بہت متشکک بن گیا۔

وَلَا تَتَّبِعُوا الْفَرِيقَ الْبَاطِلَ

میں نے اور بچوں نے کرا کر زخمی ہوئے۔ یہاں تک کہ وہاں سے لوٹ آئے۔

وَالْعَبْدُ مُؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَلَا

۱۰: یسٰی عور الیہ تمام مسلمانین بحیثیت سے متحرک ہے اور ۱۱:

الجبلة

உ.சி.சி

مسلمان اور مشرک غور مت کا نکاح ناجائز ہے:

پہلے مسلمان مرد اور خاتون حضرت ابراہیم کے برعکس اذان مسجد میں تلاوت کی وجہ سے تھی۔ اس آیت سے میں خوشخبر لڑایا جا۔ اگر مرد یا عورت شریک ہو جو اس کا تلاوت مسلمان سے درست نہیں۔ یا کراچ کے بعد آپ شریک ہو گیا تو تلاوت ساقی ٹوٹ جاے گا۔ اگر شریک ہو کر طریقت دے یا کسی اور صفت سے نہ ملے گی کسی کو کھڑا کا عطا بھیجے یا نہ اسے خوشی کی تعلیم کرنے کے لئے مٹا دے کسی کو نہ دے۔ کسی کو کھڑا کر کے نہ اس سے اپنی عزت مانگے۔ اپنی اتنی بات، اگر عزت ہے معلوم ہوئی کہ بیوہ اور عسائی کی عورتوں سے مسلمان مرد کا تلاوت درست ہے۔ وہ ان شریکین میں داخل نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ دینہ قائم ہوا۔ دہریہ اور طوطا ہوا۔ چیسے، بھو، بھاری، بھل کے ٹھکانے ہیں۔ غلام، قاضی، بیک کا یہ ہے کہ مسلمان مرد و شریک عورت سے تلاوت کرنا درست نہیں۔ بالکل مسلمان نہ سہا۔ بے وقت لڑائی مسلمان کا طر عورت ہے بھرتے۔ گوہ آواز لڑائی کی نہیں ہے۔

آپ سے عرض کیا تو آپ نے یہ اصرار کیا کہ میں اس کا جواب نہیں دے سکتا۔

قُلْ إِضْلَاجُكُمْ خَيْرٌ مِنْ نَجَاطِكُمْ

کہ: اب سنو! ان کے کام کا نتیجہ ہے اور ان کے کار فی خانو

فَإِخْوَانُكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ

تو رہنما نے بھولی میں ابراہیم علیہ السلام کے شہادت کے بارے میں کہا:

الْبَصِيحُ

خوارزمی

اصل مقصد یتیم کی فیر خواہی ہے۔

[illegible]

وَكُفِّرْ بَعْدَهُ عَنْكُمْ

۱۱. اے کہہ دینا کہ تم میری مشقت کا اٹھانا

مذہب و ملت کی کمی نہ پانے میں تھیں ان کی شرکت میں حوالہ دیا جاتا ہے کہ یہاں تاں ایک دوسرے کا قصد بخیر ہے لیکن اگرچہ کسی یا کئی نے جو جانتی تھیں اس پر بھی حوصلہ نہ کرتے۔ (۲) تہذیب و ملت

إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ (٨)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ :

اللہ بھاری حکم دے سکتا ہے مگر پھر بھی ہلکا حکم دیتا:

یعنی چاروں سے بھاری قسم دے سکتا ہے اس لئے کہ وہ ہر صورت سے زمین، سیانہ یا کچھ بھرت کا انجم دے۔ اس کے وہ حکمت اور معاملات کے مسائل نمونے والا ہے۔ وہ خبر دیتی ہے۔

قُلْ هُوَ أَذَىٰ فَأَعِزُّوهُ لِيَسَاءَ فِي

کہہ دے وہ تمہاری ہے سو نعم اللہ وہ لوگوں سے

المَيْيُصُ

میں نے اس وقت

حالتِ نفس کا حکم:

کہتے ہیں: اس خون کو جو ہر رتوں کی عمارت ہے۔

اس حالت میں کا معیت کرنا کہ روز و سب تمام ہیں اور خلاف عادت جو خون آگے وہ بیماری ہے۔ اس میں کا معیت، اہل زمانہ، روز و سب درست ہیں۔ اس کو مل ایسا ہے جیسے دھم یا فائدہ سے غلغلہ، غلغلہ، یہود اور بگوشی حالت میں صورت کے ساتھ کھدے در یکہ گمشدہ رہنے کو مگر یہ نہ کہ کھتے تھے اور انسانی کی حالت سے بھی پریشان کرتے تھے۔ آپ سے پوچھا گیا تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر صاف فرمایا کہ کا معیت وہی ہے کہ میں ۷۰۰۰ سال پروردان، کئے ساتھ کھانا، چار ماہ سب درستی ہیں۔ یہود کا فرقہ اور انسانی کی حق تعالیٰ روز و سب ۷۰۰۰ سال تک رہیں۔

حائضہ بیوی کے ساتھ کھانا پینا جائز ہے:

حضرت جانکدہ رضی اللہ عنہا سے یہ قول ہے کہ میں نے کرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سرو با کرتی۔ آپ بری گود میں نیک لاکر نیت کر کر کرتاں شریف کی عمارت فرماتے حالانکہ میں بیض سے ہوتی تھی۔ میں بذی جوش تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسی ہی گود میں منہ کر چڑھتے تھے۔ میں اپنی چٹنی چٹنی چٹ چٹ کر چٹ کر رہی تھی آپ بھی وہیں منہ کر رہی تھیں اسے وہی چٹنی چٹنی چٹ رہی تھی اس وقت جانکدہ ہوتی تھی۔ جو عیدین کا روزہ

حدیث میں آیا ہے کہ ایک عورت نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اگر عورتوں کو دینی میں کیا کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یعنی نیک ہو کہ جب جیسا آتا ہے تو روزہ رکھو، نماز پڑھو، زکوٰۃ دینا اور حج کرنا۔ اس حدیث کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔۔۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، فرماتی ہیں کہ میں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم دونوں نے اپنی اس خدمت میں ایک برتن سے پانی پیتے تھے اور بعض اوقات میں ڈاک بونی تو حضرت مجھے خیمہ باندھ لینے کو فرماتے اور جب میں باندھ لیتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آتے جاتے تھے اور ادا نکال کر اس حالت میں کھڑے

شان نزول

بنوئی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں نے تم سے کچھ سنا ہے جو میرے پاس نہیں ہے۔ ابوہریرہ نے کہا کہ میں نے تم سے کچھ سنا ہے جو میرے پاس نہیں ہے۔ ابوہریرہ نے کہا کہ میں نے تم سے کچھ سنا ہے جو میرے پاس نہیں ہے۔

أُولَٰئِكَ يَدْعُونَ إِلَى الْمَغَارِبِ

• یہ جانتے ہیں دانش کی طرف

مشرک عورت نے ساتھ ٹکا:

میں نے شریعت میں نہ شرکت نہ جہن کا کر رہا ہوں کے اقوال بات کے اہل بات
کی صحبت بات کے ساتھ اختلاف نہ شرکت کی نفرت اور اس کی برائی کو اس کے ہم
کرتہ جہاد شرکت کی طرف دھتتہ ہوتا ہے مگر کا کاپی ہوجانے سے
اس کے لڑاؤں کے ساتھ نہ کہ نہ ہوتا ہے تاہم کل ماز سے وہ غیر ملکی

وَاللَّهُ يَدْعُو إِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ

اور اللہ بلا ہے جنت کی اور عیش کی طرف

يَا ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَيْتِيمَ الْكَاسِ لَعَنَهُ

پے غم سے اور تمام بے جا پے غم لوگوں کو اس کے وہ نصیحت قبول کریں

سَدَّ لِرُؤُوسِهِمْ ۖ وَاسْأَلُوْكَ عَنِ الْغَيْبِۙ

اور تم سے پوچھتے ہیں علمِ جبر کا

أمركم الله

وہ یاتم کو اپنے لئے

لواطت حرام ہے

جس صوفی نے جو سماعت کی اجازت دی ہے یعنی آگے کی بات ہے۔

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَاضِعِينَ وَيُحِبُّ

بیکھ انکو پہنہ آتے ہیں تو چکر خوارے اور پھندے سے جہاں ٹنگی

المُطَهَّرِينَ

உ, உ, உ

جوتو کہتے ہیں مہما۔ سے جوتان سے اتفاقاً صادر ہو مثلاً حالت جنس
میں دیکھا کہ رتبہ ہو اور ناپاکی بھی مٹا ہوں اور دلی حامت، فیض اور دلی
موسیقی سے اس قدر کہتے ہیں۔ منہ پر ہوتی ہے

نَسَاؤُكُمْ حَرَّتْ لَكُمْ فَأَتُوا حُرَّتَكُمْ إِلَى شِئْتُمْ

نہایت محترمہ تمہاری کہنی میں لایا گیا تھیں۔ یہ وہی ہے جو

شماره نزول:

گودت کی پشت کی طرف ہونگولی کرنے کو موصوعہ کہتے تھے۔ اور کہا کرتے تھے کہ ان سے بچا اولاد (بیٹا) پیدا ہوتا ہے۔ یہ سب مصلیٰ منطقیہ کے علم سے پوچھ کر آیا تھا۔ یہی بات اترقی، یعنی شہزادی نور محمد تہاں کے لئے غزوہ کھنکھن کے پس منظر میں منطوقہ خجائے فتح اور عدوت غزلہ میں وارد ہے۔

یعنی اس سے قطعاً وہاں صرف نسل کا باقی رکھنا اور لڑاؤ کو بند کرنا ہے۔ نہ تو کھیر رہے آگے نہ ہار مٹنے سے واپس پشت سے ہار کر یا کچھ کرکس طرح یا جو عاقبت گرد و نگر یا ضرور ہے کہ قلم ریز کی ایسی خاص صوفی میں جو جہاں ہوا یا کسی صوفیہ اور اخلاقی یا معصوم خاص فرخ میں ایسی میں ہوا۔ عاقبت ہرگز ہرگز نہ ہو۔

یہاں تاہم یہ منظر کے کواں سے ہی قانون پیدا ہوتا ہے۔ یہ قلم ریز کی

کھیتی سے تشبیہ کی غرض:

(بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ) (سہاری مورسہ تہذیبی بحثیں ہیں) یعنی
تہذیب دے کہیں کی جڑ ہے۔ کہیں کے ساتھ انہیں اس لئے تفسیر دی ہے
کہ ان کے ذہن میں جو غلط فہمیاں تھیں وہ غلطیوں کے سلسلے میں۔

[illegible]

وَلَا تَقْرُبُوهُنَّ حَتَّىٰ يَخْرُجْنَ

اور نزدیک نہ ہو الٹے کے چہرے تک ہاک نہ ہو گی

حیض سے پاک ہونے کی وضاحت:

پاک ہونے میں یہ توفیق ہے کہ اگر بغیر اپنی چوری شدہ جتنی دین
 نہ ہو تو اس وقت سے جماعت درست ہے اور اگر وہی دن
 سے پہلے ختم ہو گیا ہو، تو اس کے بعد ضرورت کی عادت بھی چھوڑنے کی تھی
 اور جماعت غفلت کے متعلق ہوتے ہی درست نہیں۔ بلکہ جب عورت
 سے ملنے کے لئے کاماز کا وقت ختم ہو جائے تو اس کے بعد جماعت درست
 ہوگی۔ اور اگر عورت کی عادت سے سات یا آٹھ دن کی کمی تو اس دنوں کے
 بعد رکھنے کے لئے جماعت درست ہوگی۔ یہ خبر ہے۔

فَإِذَا تَطَهَّرْتَ فَأَتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ

میرے لیے خوب پاک ہو کر لیں تو گاڑ ان کے پاس جیسا ہے قسم

ہو جائے گا اور کسی کی اداوار کو کوئی مل جاسے اس لئے عورت پر زکریا ہے کہ جو ان کے پیش میں ہوں گے وہ ہرگز نہیں خواہ وہ کس کو یا جس سے ہوں۔ وہ ان کے ساتھ نہ رہتے ہیں۔ تاکہ مصلحت نہ کرے۔ ہے کہ یہاں مصلحت سے غرض اور کوئی مل کر لیتے ہیں کہ ان سے نکاح کے بعد صحبت یا خلوت نہ ہو سکی ہو۔ تو نہ خود کو آٹھ لگی ہو۔ ان کو کس کو یا جس سے بھی آتا ہو اور انہیں کس کس کی کوئی نہ ہوں گے تاکہ میں عورت سے صحبت یا خلوت کی نوبت نہ آئے جس کے وہ مصلحت کے بعد نہ باقی نہیں اور جس عورت کو جنس نہ آئے مثلاً مہینہ نہ ہے یہ نہ ہرگز ہونے لگی یا اس کو کس سے تو پہلی دفعہ وہ عورتوں میں اس کی حد تھی نہیں ہیں اور جس کی حد مت وضع عمل ہے اور جو اس سے قزاقانہ ہو بلکہ کسی کی شرفی تاجدار کے موافق لڑی ہو۔ تو ان کو اس کو جنس تو ہوتی ہیں نہ حد انہیں اور جنس نہ آئے تو ان کو مرد مضطرب ہو یا عیا ہے تو اس کی حد مت زیادہ ہو نہ ہے اور حد ہے تو وقت وضع عمل ہے دوسری آیتیں اور وہ ہیں سے یہ تعلیم ثابت ہے۔ دیکھ جائے گا

وَبُغُوا لَهُمْ أَحَقُّ بِرَدِّهِمْ فِي ذَلِكَ إِنْ

اور لڑکے خاموش رکھتے ہیں نئے لونا لیجئے گا اس مدت میں

اَرَادُوا اِيْضًا

اگر چاہیں سہولت سے رہتا

خاوند اصلاح کی نیت سے رجوع کر سکتا ہے:

یعنی حدت کے اندر رہا ہے تو حدت کو کچھ رکھنے کے لئے گرجہ حور کی
 کوشش نہ ہو مگر اس کو ماننے سے منظور سلوک اور اصلاح ہو۔ حور کو کسانا
 کر دیا جس میں سے ہر کسان کہ کہ مستغنیہ ہو، تعلیم ہے مگر ایسا کر کے
 تہذیب ہوگا کہ حدت میں تہذیب ہو جائے گی۔ یہ سہ جہتی ہے

وَلَهُنَ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ

اور محروقیں انہی جن ہے جیسا کہ مردوں کا ان پر حق ہے و مستور کے

وَاللَّوْجَاءِ عَلَيْهِمْ دَرَجَةٌ

موسیقی اور مریدوں کو خودتوں پر فضیلت ہے

برادری و عورت دونوں کے حقوق ہیں:

یعنی یہ امر تو حق ہے کہ جیسے مردوں کے حقوق عورتوں پر ہیں ایسے ہی

ہوئے، پھر سے مصلح آئے پھر نہ ہو جائے۔ اس کے بعد انہوں نے حقائق کی روشنی میں قوم کی حالت میں ہاتھ لگائے سے پہلے پہل ان کی رائے۔ پھر یہی: (اور امت) ہے جس میں فرقوں کا طغیانیہ ہے، اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے۔ یہ روایت شریف ہے۔ امام محمد بن سید
ذوہر کا چالیسیت کے علم کا انسداد:

عرب کا یہ دستور تھا کہ جب بیوی سے غلطی ہو تو یہ تمکھ جتے کہیں
جب تیرے پاس نہ آؤں گا۔ جاہلیت میں عورت کے حقائق کا یہ ایک
طریقہ تھا اس سے نہ عورت بچ رہی تھی اور نہ خداوند الہی۔ شریعت اسلام
نے اس کی ایک حد اور تہ تنظیم کر دی یعنی چار روزہ اگر کسی حدت میں
رجوع کر لیا تو نکاح باقی رہے گا۔ اور اگر اس حدت میں رجوع نہ کیا تو
ملاقات باقی چ جائے گی۔
علامہ ابوالکسب تک رجوع کر سکتا ہے:

الام، گت اور لام شافعی کے نزدیک اگر بلا کرنے والا چارہ
مکڑنے کے بعد ضرور حرام کرے تو وہ حرام مستحب ہے۔ الام اور حوض
پرفرواتے ہیں کہ اگرچہ، یعنی کے اندر دھو کر کے مستحب ہے۔ چارہ
کرنے کے بعد حرام کا اعتبار نہیں۔۔۔۔۔ الام اور حوض کے نزدیک
تبع کیلئے فقط تاکافی ہے کہ میں نے رجوع کر لیا۔ حوض کے بعد طہی

وَالْهٰطِلَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ

اور طرہ والی عورتیں انتظام نہیں رکھیں۔ بے آپہ کو

ثَلَاثَةَ قُرُوفٍ وَلَا يَمْلِكُ لَكَ أَنْ يَكْتُمَنَّ

مِنْ أُمَّةٍ إِلَى أُمَّةٍ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ

۱۱۔ پچھلے دنوں ان کے پیٹ میں اگر

يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

ایمان رکعت بیضا اللہ ہے اور رکعت ولما ہے

۱۔ مرد نے عورت کو طلاق دی تو پہلے وہ عورت کو نکاحیہ دے دے۔

اس روایت کے حسب نکتہ تین فیض چار۔ نہ ہو جائیں تاکہ کھل ہو تو معلوم

وَأَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ

سے اور جان رکھو کہ اللہ سب کچھ جانتا ہے

احکام الہی کو عمارت سے بناؤ:

تکاح طلاق کا ایک وسیع رجعت طلاق غیرہ میں بھی ممکن ہے اور صلحی میں ان میں چلنے کے اور بیحدہ اور غرض کو مل دینا مثلاً کوئی رجعت کر لے اور اس سے منصفہ و عورت کو تنگ کرنا ہے تو کیا اللہ کے احکام کے ساتھ جیسے وادی شہری نفوذ باللہ من ذلک اندک سب کچھ وہاں ہے ایسے جہوں سے رجعت اور کیا حاصل ہو سکتا ہے۔ و غیرہ جہاں

شرط سے تکاح باطل نہیں ہوتا:

پہلے خاوند کے غیر طلاق نہ ہونے بعد از عورت نے دوسرا خاوند کر لیا اور یہاں سے شرد کر لی کہ جسے طلاق دینا چاہتا ہے اس سے رجعت کرنے کے بعد اسے طلاق دینی اور اس نے اپنی عدت پوری کر لی تو تمام امور ضیق فرمانے ہیں کہ نکاح تنگ سے رجعت ہو جانے کی وجہ سے۔ رجعت پہلے خاوند کے لئے طہال ہوگئی اور شرطوں سے تکاح باطل نہیں ہوا کرتا۔

سر پرست اور گواہوں کی اہمیت:

ایک حدیث حضرت عائشہ صدیقہؓ کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جیسا جو رست اپنے ولی کی اہمیت کے بغیر نکاح کرے تو اس کا نکاح باطل ہے تو اس کا نکاح باطل ہے اس کا نکاح باطل ہے جس نے اس سے رجعت ہو جائے تو اس کی شرک و طہال مجھ لینے کی وجہ سے اور میری سستی ہوگی اور اگر ان میں سے کچھ بھٹکا ہو جائے تو جس کا کوئی ولی نہ ہو اس کا ولی سلطان ہے۔ اور حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا یکن الخ الو یولی فی خلع و خلع غلی (یعنی ولی اور دہ منصف گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا)۔ و غیرہ جہاں

شہان نزول:

ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ پہلے گواہوں کی حالت یہ تھی کہ رسول طلاق دیتے اور پھر یہ کہتے کہ ہم نے تو حق کیا تھا اور اسی طرح تھا ہا اور لوئی کہ آؤ کہو کہ وہی اور پھر کہتے کہ ہم نے تو حق کیا تھا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

(وَلَا تَجِدُوا أُمَّةً إِلَّا بِأَمْرٍ مِنْ رَبِّهَا وَآيَاتٍ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهَا)

جزی ایسی ہیں کہ جن کا جو جی حقیقت تو حقیقت ہے ہی۔ مگر ان کا بڑی

کے حقوق و کبریا و یا بلند کیا گیا ہے کہ قانونی حد و دفعہ اس کے لئے ایک عملی چیز بن جاتی ہیں جس کے سامنے وہ اپنے جذبات اور تمام نفسانی خواہشات کو یکس پشتہ ڈال دیتا ہے۔ جو منصفہ و حق ہے

وَلَا أَطْلَقْتُمُ الرِّمَاءَ فَلَكُنَّ أَحَدُكُنَّ

اور جب طلاق دینی تم نے عورتوں کو نکاح نہیں اپنی صورت تک اپنی صورت ختم ہونے کوئی۔ و غیرہ جہاں

فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ سَبِّحُوهُنَّ

تو رکھ لو ان کو اپنی حق و سبب کے یا چھوڑ دو ان کو کھلی طرح سے

بِمَعْرُوفٍ وَلَا تَمْسِكُوهُنَّ فَخَرَارَ الْبَحْثُ وَأَيَّ

اور نہ روکے رکھو ان کو تانے کیلئے تاکہ ان کو نہ دینی کر دے

عورت کو سوتا تاہر گز چار نکاح:

یعنی عدت کے ختم ہونے تک خاوند کو اختیار ہے کہ اس عورت کو مہافت اور احتواء کے ساتھ پھر بلا لے یا غرض اور ضمانت کے ساتھ بالکل چھوڑ دے۔ ہرگز چار نکاحیں کہ قید میں رکھ کر اس کو تانے سے قید سے رجعت کرے جیسا کہ بعض اشخاص کیا کرتے تھے۔ و غیرہ جہاں

وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ

اور جو ایسا کرے گا وہ بیک اپنا ہی نقصان کرے گا

وَلَا تَجِدُوا أُمَّةً إِلَّا بِأَمْرٍ مِنْ رَبِّهَا وَآيَاتٍ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهَا

اور مت ظہر او اللہ کے احکام کو کسی اور یاد کر اور اللہ کا احسان

نِعْمَتِ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَمَا أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ

جو تم پر ہے اور اس کو کہ جو کتاب تم پر کتاب اور علم کی

الْكِتَابِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ

باتجلی کہ تم کو نصیحت کرتا ہے اس کے ساتھ اور ڈرتے رہو اللہ

خوب، اللہ سے اس پر کھیر ہوگی کہ یا میری نعمت میں تم مجھ سے ملنا
 کرنے کا بیجا عرصہ ہو۔ حذر کرنا کہ کافر سے بھی مواخا ہوگا کہ اپنے گے
 کو میں سے تو ایسا شہرت سے قرابت داری ہوئی تمہارے سامنے ظاہر
 کرانی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اصل کے پاس (اپنے مکان
 کا بیجا ہونے کا) ان کے شوہر اور اصل کی مدت میں غریب لے لے لے لے لے
 غرض اس سے بااثرانہ کی مرتبہ ہونا ان سے بیان یا قہار اس وقت
 آپ اپنے ہاتھ میں لایا بہت بلا کر دے لے لے لے لے لے لے لے لے لے لے
 کہ وہ ہے اس کے مکان آپ کے ہاتھ پر چڑ گئے تھے۔ وہ سوہری ہو

وَأَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ لَذِي الْعِزَّةِ مَا فِي نَفْسِهِمْ فَاحْذَرُوا

اور یہ کہ وہ کہہ سکتا ہے کہ وہ اللہ ہے، عباد میں کہہ سکتا ہے، چنانچہ

وَالْعَمَلُوا أَنَّ اللَّهَ عَفُوٌّ رَحِيمٌ

اور جان کر کہ وہ بخشنے والا مہربان ہے۔

ناجائز سے بچتے رہو:

یعنی حق تعالیٰ تمہارے فی کی، تمہارا جاننا ہے حجاب کرنا اور اسے بچتے
 رہنا اور ناجائز رو دینا تو اس سے قویٰ تر ہو کر رہنا چاہئے اور اگر تمہارے
 مذہب سے تو اس سے فحشیت سے ہو جائے تو کہہ دو علم سے لغت میں
 جلدی نہیں فرماتا۔ چنانچہ

صیغہ میں ہے کہ جو چاہے گاہ کے گرد حوض ہے جب تک کہ وہ کسی
 وقت چاہے کہ وہ گھر میں بھی جائے اور یقیناً انھوں نے حق تعالیٰ خوب جاننا
 ہے کہ جو کہہ سکتا ہے، وہ ان میں سے بدعت کے اندر ان کا سیلان بھی ہے یا
 ہے۔ چنانچہ اس کی

لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ

جب تمہاری عورتیں تم پر اگر طلاق دلا تم انھوں کو

مَالَهُمْ تَنْكِحُهُنَّ أَوْ تَقْرِضُوهُنَّ

اس وقت کہ ان کو جو بھی تمہاری دیکھا ہو اور تم انھیں کیلئے

فِي نَيْصَةٍ أَوْ مَتْعَةٍ عَلَىٰ أَسْوَأِ قَدَرٍ

جو کہہ سکتا ہے اور تو اس پر اس کے سوا کسی سے

اور حاکم نے اس کو ان کو دستاویز سے سرتی بھی کر چکا ہے کہ
 مگر انھیں اور بہت اور جو سب حال ہیں۔ چنانچہ

وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ وَلَا جُنَاحَ

اور اللہ کہ تمہارے تمام کاموں کی خبر ہے اور تم

عَلَيْكُمْ فِيمَا عَزَّضْتُمْ بِهِ مِنْ خُطْبَةٍ

میں تمہیں تم پر اس میں کہ اشارہ میں کہ بیجا نکاح اس

النِّسَاءِ وَالْكَسْبُ فِي أَنْفُسِكُمْ عَلِيمٌ

اور تمہاری کا بیجا بیجا کہہ سکتا ہے اس میں اللہ وہ علم ہے کہ

أَنَّهُ أَتَاكُمْ سَتَدْرِكُونَ وَلَكِنْ لَا تَأْكُلُوا مِمَّا

نہایت اس عورتوں کا ذکر کرنا کہ تمہیں اس سے نکاح کا دھوکہ دے کہ

عَدْرًا إِلَّا أَنْ تَقُولُوا أَقُولُ لَمْ نَعْرِضْهَا وَلَا تَعْرِضُوا

چھپ کر کہہ سکتا ہے کہ وہ نکاحات رواج طرزات کے سوا حق اور

عُقْدَةُ النِّكَاحِ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ

اور وہ نکاح کا یہاں تک کہ نکاح کا عرصہ طرز رواج میں

عدت کے دوران اشارہ ناجائز ہے صراحتاً خطبہ میں:

خاصہ یہ کہ اگر عدت کے زمانہ کے نکاح سے جدا ہوا تو جب
 تک عدت میں سے ہو گا اور اسے ناجائز نہیں کہ کسی سے نکاح کر لے یا
 عیال دے کر اسے یا صرف بیجا بیجا نہیں کہ اس میں نیت نہ لے کہ بعد
 مدت اس سے نکاح کر لے یا وہ اس کے اپنے مطلب کو اسے بنا دے تاکہ
 کوئی اور اس سے پہلے بیجا نہ دے یعنی مٹا کر عدت کا عرصہ
 کوئی عرصہ نہ لے کہ جب کہ یہاں سے نکاح کر لے گا تو یہ کہ نکاح
 نہیں مگر صاف بیجا نہ کر دے۔ چنانچہ

ابو جعفر محمد بن علی کا واقعہ:

نیز بہت خطبہ دے گا کہ جس کو ان کی حدت کے اندر بیجا خطبہ میں
 ہی ناجائز ان کے پاس دے دے کہ جس کے گاہے بہت خطبہ میں وہ ان
 کو اس خطبہ میں اللہ علیہ السلام سے برتری قرابت دانی کو تم خوب جانتی ہو
 اور میرے والد علی کے حق سے اور ان کے اندر ہی سلطان ہونے سے بھی تم

[illegible]

جب کہ بعض کے متعلق فتویٰ دریا بہت کیا جا تا ہے جس نے تین صافس وئی
ہیں، اور نہ مانتے اور نہ ایک، یہ صاحب دینی ہوئی، (تو جو کہ نہ تھا کہ)
اس لئے کہ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی جو اس کا (یعنی رجعت کا) فقر
ایک اور اگر تین طوائف دیتے تو صورت حرم ہو جائے گی یہاں تک کہ وہ
دوسرے مرد سے نکال کر لے (اور دوسرا شوہل پہلی مرتبہ سے خواتین
دیتے ہیں اس کا نکال ہو جائے تو حاکم کہہ کر، کہ بعد پہلے شوہر کیلئے
عالم ہو جائے گی) (بخاری شریف ص ۱۲۲) ۲۱۲ قمری ۱۸۰۳ء (۲)
مسم شریف میں بھی آپ کا لفظی متوال ہے وکن عبد اللہ بن
سنان عن ذک قال لاخبرهم ما انت خلفت انراک مؤلف
ازمترشہ ابن مسعود اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انورنی بھٹا وان
کنک خلقنا لاجلہ قد خولک علیک غشی شکیع زواج غیوک
وعصبت اللہ لئلا ترک من طلاق انراک، (تفسیر میں جلد ۱۰)

142. $\frac{1}{x^2} = x^{-2}$ $\frac{d}{dx} x^{-2} = -2x^{-3} = -\frac{2}{x^3}$

اس کی منہ کے غفلت میں رہا ہے۔ "عالمی صحیحہ کے سہ ماہی سندھ" نے اس کا جواب ایشیاٹک انسٹیٹیوٹ کو لکھ کر دیا ہے۔

ترجمہ: گوہر نے اپنی الجھن کو ختم کر کے سامنے تینوں غلاموں کی اس طرح اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو اٹھانے کی قربانی دینے کو ایک قرآن مجید (جاء: سورہ بقرہ ص ۳۰)۔

ترجمہ: ہر مٹائی کتبے میں میں نے غلطی نہ تھی اسے کہا کہ اگر ایسا
طریق کا اصرار نہ ہو وہاں کیجئے۔ انہوں نے کہا کہ یہ شوہر نہیں ہے
۱۰۔ آجے وہیں سے انہوں نے مجھ کو جس غلطی میں بھیجیں وہ انہوں نے پہلی غلطی
پہلے سے ان میں غلطی سے واقع ہوجانے کا موقع دیا۔ ۱۱۔ جب کہ ۱۲
غلطی سے کہ حضرت غلامیہ نے کسی کی متعدد ایات سے ۱۳
نے کہہ کر ان کو ان کے شوہر نے جس غلطی میں ایک ہی وقت میں جس میں ۱۴
حضور و اہل بیت علیہ السلام نے ان کو ان کی کو ان کے خدا و اس میں حرم
نے بھی ان کو ان کے قرار دیا ہے کہ جو جنہ و ان کے اس کے خلاف مصمم
۱۵۔ ان کا جو جہ سے ان کے مصمم ۱۶۔ ان کے ۱۷۔

[illegible]

بانت وادی اور سی ایاد و مرت کی خاطر اور غ پائی ہوئے گو جس کا اندازہ اس واقعہ سے لگائیے۔

حضرت عمرؓ کے پاس عرق سے ایک برکار لی آتا تھا کہ یہاں ایک شخص نے وہی ہوئی وہی جملہ کپڑے چھلک مٹی تارک (پڑی دی تھی کہیں ہے) اور یہی خطاب نے اپنے حال کو لکھا کہ ان قومہ انی بوالسلسلی بعدک فی السوسم۔ اس کو لکھ کر گئے دراز میں نہ کر رہے تھے کہ حضرت عمرؓ نے گدہ مانہ میں کہہ دیا خوف کر رہے تھے کہ اس کو قتل (مرا) گئے آپ سے دعا کی اور سلام کی حضرت عمرؓ نے فرمایا اس انت تم کون؟ اس نے کہا انظر فی القبی انوار انی خلف علیک میں وہی ہوں جس کو آپ نے حج کے زیارت میں طلب فرمایا تھا حضرت عمرؓ نے فرمایا تجھے وہ کب کی قسم کی ہے؟ خلف علی عارک سے تیری کی نیت تھی؟ اس شخص نے کہا یا ایہذا الشریبینا نو انست خلفین فی غیر هذا التوضیع ما صدقک ذلک ذلک بهذا الخزانی۔ اسے امیر اسویر نے اپنے اوروں سے کہہ کے ملاو کی اور کہتم کی ہوئی تو میں سمجھتا ہوں کہ حقیقت یہ ہے کہ میں نے اس سے فرق کیا لیکن گرت کو اپنے نثار سے انکے کرنے کا ارادہ کیا تھا حضرت عمرؓ نے فرمایا موت میرے ارادے کے مطابق تھی مگر وہی گئی۔

۱۵۱۱ھ میں یہ واقعہ ہوا (۱۰۷۰ء)۔

آپ نے نہ چور اور دھانے کو روک کر نہ لکھنے کیلئے کہ لوگوں نے ایسی چیز میں جملہ ذی شروع تھی جس میں نہیں اور کرنا ہے جس میں جو شخص تم سے ملتا ہے اسے گاہے اسے تم ہی قرار دے گی۔ صحیح پر کارڈ نے اس فیصلے سے اتفاق کیا اور کسی ایک نے بھی حضرت عمرؓ کی مخالفت نہ کی چنانچہ اس معاملہ میں لکھتے ہیں۔

حضرت عمرؓ نے اس کے ساتھ سب لوگوں کو خطاب کیا ان میں ۱۱ صحابہ کو انہی تھے جو اس بات سے واقف تھے کہ سلاطین کا عہد تھی میں کیا حکم تھا۔ بھی ان میں سے کسی نے انکار نہیں کیا اور حضرت عمرؓ کے ارشاد کو چھلک کر (امویہ بن حنفیہ)۔

حق سار اس بات فرماتے ہیں۔ ثم یظن انی اخذ منہم انی خالف غفر جلی فی القبی ثلاث ذہبی بکفی فی الاختراع یعنی سی ایک سہانی ہے مگر یہ فتویٰ نہیں ہے کہ جب حضرت عمرؓ کو اللہ نے سہی ہو جوئی میں میں ملحق کا فیصلہ کیا ان میں سے کسی ایک نے بھی حضرت عمرؓ کو خلاف کیا۔ اور اس قدر بات اجازت کیلئے کافی ہے۔ (امویہ بن حنفیہ)۔

جب حضرت عمرؓ رضی اللہ عنہ کا زمانہ اور لوگوں نے اس جملہ کا استعمال بکثرت شروع کر دیا اور لوگوں کی نیت ملحق کے اور سے اس سے لفظ سے اختلاف کی کی برتی تھی اسنے اس پر کہ جب کوئی استعانت کرتا تو عرف کی بنا پر غلاموں کا حکم کیا جاتا۔ اور ان میں سے۔

علاء اس میں بھی نہیں تھی حضرت ابو مسعودؓ حضرت علیؓ اور حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہم۔ اسے انہی میں حکاموں کا انکار کیا گیا کہ وہ ثابت ہے۔ (امویہ بن حنفیہ)۔

اور اس میں اس امر کی تصریح بھی کی ہے۔

حضرت عمرؓ اس میں نہ نہیں صاحب اموی لکھتے ہیں۔ سماکی یہ دعوت تھی کہ اگر تمہارا دہا ہزارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی شریک اور نہ کسی شخص کی طرف سے قائم ہوئی نہیں کرتے تھے۔ (امویہ بن حنفیہ)۔

(۱) عَنْ النَّسِّ قَالِي كَانَ

غفر اذانی بول جلی فلا طعنی استواء فلا طعنی فی جلی فوجہ خیرا وفروق بینہما۔ (صنف بن ابی ہشام) ۱۵۱۱ھ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمرؓ کے پاس ایسا شخص آوا جاتا جس نے اپنی بیوی کو ایک مجلس میں تین عدا قہر دی ہوئی تھی آپ اس کو سزا دیتے اور دونوں میں تفریق کر دیتے۔

آپ نے اس سے فرماتے ہیں کہ آپ شخص حضرت عمرؓ رضی اللہ عنہ سے ملنے کے ہاں لایا گیا اس نے اپنی بیوی کو ایک بڑا ملا لایا وہی شخص اس سے حضرت عمرؓ نے فرمایا "یا قاتلہ انی ملا نہیں دی ہیں" اس نے کہا میں تو قاتل کر رہا تھا حضرت عمرؓ نے اسے اس سے سزا دی اور فرمایا کہ تم کو ایک بڑا ملا صرف تین کان لگائی۔ (صنف بن ابی ہشام) ۱۵۱۱ھ

(۳) حضرت عمرؓ نے اپنے گور حضرت ابوبکرؓ استعفیٰ رضی اللہ عنہ ایک برکار لی آتا تھا اس میں آپ نے یہ بھی غور فرمایا وہن قال ثقت طاب لکما فہی فلات۔ جو شخص ہوا کہے "تجھے میں ملحق" تو میں اسے ہوا لی۔ (امویہ بن حنفیہ)۔ (امویہ بن حنفیہ)۔

(۴) ظلیہ راشد حضرت عثمان بن عفانؓ کا فتویٰ

یعنی معاویہؓ بن ابی سفیانؓ نے یہ کہ ایک شخص حضرت عثمان بن عفانؓ رضی اللہ عنہ سے اسے میں یاد رکھا کہ میں نے اسی کو کو بڑا ملا لکھ دیا ہے کہ آپ نے جواب دیا:

ہاں شک خلاف۔

دور تاہمین

دور تاہمین نے ایک شرط کی کہ ایک ہزار سے گونا گویا حدیث روئے کو کیا کر کے حضرت علیؑ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو یک ہی اللہ میں صرف سے قوت نہ دے ایک آراء یا جائے گا۔ اور محدثانہ عقیدہ میں وہ ایک آراء کو نہ دے۔ ہاں حضرت امام شافعیؒ کو اس کی بجائے علیؑ کو قرآن میں بڑے کے پاس پہنچے تو اس نے اپنا لفظ علیؑ کا معنی ہے۔ اس طرح ایک صدی میں رہا نہ کہ ایک صدی میں ۳۵۰-۵۰۰ تک ہر ایک حق میں ہوتا ہے۔ جو کتاب وسنت کی پہلی جامع اور مکمل فقیر و فقیر تھی۔ اور یہ جب اب دور میں خوار سے مکمل گیا۔ اور اب تک ہوتا ہے۔ اس میں ایک شخص کی قیاسی طلاق کو نہیں ہی قرار دیا گیا۔ اور ایک آواز کی کسی سوال یا بیان کی طرف سے اس کے خلاف نہ لکھی۔ امام ابو حنیفہؒ میں وہاں تک کہ اس میں خوار ہے جس کا اختلاف ہے۔ اس میں کسی کا کوئی اختلاف نہیں۔

دور بیچ یا بین

یہ دور ۲۰۰ تک ہے۔ اس دور میں امام مالکؒ امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کے مذاہب میں ہوتے ہیں۔ ان میں مذہب میں بھی با اختلاف تھا مسئلہ نماز کے کہ ایک شخص میں بیوی ہوئی تھی طلاق نہیں کی تھی اور بیوی تھی۔

تیسری صدی

اب مذہب ابو حنیفہؒ امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کے مذاہب میں ہوتے ہیں۔ ان میں مذہب میں بھی با اختلاف تھا مسئلہ نماز کے کہ ایک شخص میں بیوی ہوئی تھی طلاق نہیں کی تھی اور بیوی تھی۔

چوتھی صدی ہجری

اب مذہب امام شافعیؒ امام احمدؒ اور امام مالکؒ کے مذاہب میں ہوتے ہیں۔ ان میں مذہب میں بھی با اختلاف تھا مسئلہ نماز کے کہ ایک شخص میں بیوی ہوئی تھی طلاق نہیں کی تھی اور بیوی تھی۔

حضرت مبارک کے والدین نے ہی والدین کے خلاف ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلامی حکم کے مطابق کیا فرمایا کہ یہ ان سے خارج نہیں کر سکتے۔ جب تک وہ اس سے وفادار نہ رہے۔ ایک بھی بھی صرف یہ کہ وہ بیوی کو ایک جاگتی کر کسی حد تک عورت کو طلاق دے۔ اور اس میں حقائق کیا تھے۔ اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر کسی کو سنبھالنا نہ دیا۔

دور محدثی رضی اللہ عنہ

دور محدثی رضی اللہ عنہ امام شافعیؒ امام احمدؒ اور امام مالکؒ کے مذاہب میں ہوتے ہیں۔ ان میں مذہب میں بھی با اختلاف تھا مسئلہ نماز کے کہ ایک شخص میں بیوی ہوئی تھی طلاق نہیں کی تھی اور بیوی تھی۔

دور فاروقی رضی اللہ عنہ

سیدنا فاروقی رضی اللہ عنہ اپنے زمانہ خلافت کے دور میں مسلمانوں کے مسائل شرعیہ کے بارے میں بھی احکامات فرمائے۔ آپ نے حضرت عذہ کے حکم کو تاکید کی اور اس کی اور یہ کہ جس عورت کو کہ جائے تھے میں طلاق دینے کی ضرورت کی اور اس کے حکم کے احکامات پر لوگوں کو سخت فرمایا اور کسی ایک شخص نے بھی اس کے خلاف آواز نہ اٹھائی۔ کتاب وسنت کے ان حکم پر تمام صحابہ کرام کا ہوا تھا۔

دور عثمانی رضی اللہ عنہ

حضرت عثمانؓ ایمان کے دور خلافت کے کسی مسئلے نے یہ فتویٰ دیا جو کہ یا ایک رضی طلاق ہے تم دوسرے کو اس کی نہیں ممانعت نہیں ملتی۔

دور عمر تقویٰ رضی اللہ عنہ

دور عمر تقویٰ رضی اللہ عنہ امام شافعیؒ امام احمدؒ اور امام مالکؒ کے مذاہب میں ہوتے ہیں۔ ان میں مذہب میں بھی با اختلاف تھا مسئلہ نماز کے کہ ایک شخص میں بیوی ہوئی تھی طلاق نہیں کی تھی اور بیوی تھی۔

سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ

آپ نے خواہاں بنائی کو قصص فرمایا کہ حج میں طلاق دے۔ پھر آپ اس پر یہ بیان ہوئے کہ میں سے یہ فتویٰ نہیں ملے گا کوئی مسئلہ نہ تھا جو یہ فتویٰ دے کہ جب آپ دوسری میں بیٹھنا چاہتے ہیں تو دوبارہ نکاح کریں۔

تحت (کاباحت) ہوئی اور قیامت کے دن کا روزانہ فرعون باطن الیہا من غلبہ (مناقی) کے ساتھ ہوگا۔ روایت امام احمد سے منقول کی ہے۔

نماز کا منکر اور تارک:

اسی پر تمام امت کا اجماع ہے کہ نماز قلمی فرض ہے اس کا انکار کرنے والا کافر ہوگا۔ لیکن جو بیان یہ جمعہ کے ترک اس کی بابت امام احمد کا قول یہ ہے کہ وہ بھی کافر ہوتا ہے اور امام مالک اور امام شافعی کا قول یہ ہے اور بھی ایک روایت امام احمد سے بھی ہے کہ وہ کافر نہیں ہوتا لیکن اس سے قہر کرانی جائے اگر قہر کرنے کو خیر اور نہ اسے قہر کرنا چاہئے اور امام ابوحنیفہ کا قول یہ ہے کہ قہر نہ کیا جائے بلکہ اسے ہمیشہ بقیہ میں رکھا جائے یہاں تک کہ یا تو قہر کرنے یا نہ کرنے۔

پانچوں نمازوں کی پابندی:

امام ابوحنیفہ کا حکم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں پانچ نمازیں ہیں جو اللہ نے فرض کر دی ہیں میں نے ان کے لئے قہر کو نہیں دیا اور ان کی پابندی ان کے وقت پر چاہو اور ان کے ترک اور کوتاہی اور ان پر تو ایسا کرنا کہ اللہ تعالیٰ نے قہر سے منع کیا ہے اور جس نے ایسا نہ کیا تو اس کا اللہ تعالیٰ نے قہر نہیں دیا اور چاہے اسے تنگ کر دے جو ہے عذاب اس کی حدیث امام احمد اور ابو داؤد نے منقول کی ہے اور امام مالک اور شافعی نے بھی اسی طرح روایت کی ہے اور یہ حدیث جمہور کی حدیث ہے اسی پر سنن کا نماز کا لکھا ہے اور تارک اس پر۔

وَلَا تَجْهَلُوا حُرُوجَ الْاَوَّلِ وَلَا الْاٰخِرِ مِنْهَا
بھرا کر تم قہر کو کسی کا تو یہ دین چلاؤ یا سوار بھریں وقت نہ چھوڑو
فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُم مَّا لَمْ تَكُونُوا
تو یاد کرو اللہ کو جس طرح کہ تم کو سکھایا ہے جس کو تم
تَعْلَمُونَ
نہ جانتے تھے

خوف کے وقت نماز:

یعنی لڑائی اور دشمن سے خوف کا وقت ہونا تجارتی کو ساری پر اور چارہ بھی اشارہ سے نماز اور صبح سے تو تیر کی طرف بھی نہ ہو۔ (تعبیر حنفی) امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں کہ اگر خوف کا شہ ہے کہ ایک جگہ کھڑے

خاکہ: عطار کے حکم میں نماز کے حکم کیوں لہانے کی وجہ سے کہ دنیا کے معاملات اور باطنی نزاعات میں چکر بگھننے خدا کی عبادت نہ ہو اور دل اور دل سے کہ خدا کو ہوس کے بندوں کو بھولنے میں لگ جائے اور اگر نماز اور مصافحہ سے کام لیا اور وہ دھڑلے اور عطار کی حالت میں بہت دھڑلے ہو جائے اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ پر اس کی حالت میں ان سے قہر کرنے کی توقع نہ رکھیں مستند نظر آتی ہے جو اس کا علاج فرما دیا گیا کہ نماز کی مخالفت اور اس کی پابندی اور اس سے قہر کی روایت کہ عطار نے ہے کہ نماز کو اللہ کی اور قہر کو عطار میں فرما دیا ہے۔

نماز مخالفت کرتی ہے:

مناظر اب مخالفت کا مسئلہ لایا گیا جو شارح کے پر دہانت کرتا ہے جس وجہ نماز کی مخالفت اور غیر گیری کر۔ گمائی اور نماز تہجدی مخالفت کرے گی۔ اور کفر سے دھوکہ کے سامنے نہایت عجب اور احرام کے ساتھ نماز میں نہایت غرضی کے ساتھ کفر سے ہو سکتی ہے کوئی بات نہ کر۔ نگاہ بھی رکھو۔ اور دھوکہ بھی۔ دین الیہا سے کھلب کھوکھو۔

سبب نزول:

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم (ایضا) میں کی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیچھے نماز میں بات چیت بھی کر لیتے تھے یہاں تک کہ یہ بات نازل ہوئی (وَقَدْ تَوَخَّيْتُ لَهَا) ہم کو غامض رہے تاکہ ہم ہو گیا اور نماز میں باتیں کرنے سے منع فرمایا گیا (بخاری و مسلم وغیرہ) اس لئے کہ نماز کی حقیقت عبادت خداوندی ہے آپ میں باتیں کرنے سے خدا تعالیٰ سے عبادت الیہ میں روکتی۔

در کثرت سے گناہ معاف:

حدیث شریف میں ہے کہ اس حدیث میں اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میری طرح دھوکہ کرے اور مجھ کو رکعت نماز اور اگر اسے کس نماز میں اپنے دل سے باتیں کرے تو اسے گناہ گناہ معاف کر دیتے جائیں گے۔ (بخاری و مسلم و ترمذی و ابن ماجہ)

نماز قیامت کے دن پور ہوگی:

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک روز آپ نے نماز کا ذکر فرمایا کہ جو شخص اس کی مخالفت کرے گا تو قیامت کے دن قیامت کے دن اور در باران اور نجات (کاباحت) ہو جائے گی اور جو اس کی مخالفت نہ کرے گا تو خاس کے لئے یہ نور ہوگی نہ برہان ہوگی نہ

نہ بھی عقیدہ رکھتا اور موت کی عدت چار مہینے اس دن کی ضرورت تھی
نہ ہے اس آیت کا اہم سبق یہ تھا۔ جو تحریر ملی کہ

وَأَنْ خَرَجْتَ فَأَجِدَ عَلَيْكَ فِي مَافَعَلْنَا

پھر اگر وہاں تک پہنچ جاؤ تو پھر بھی تم کو نہ دیکھیں گے کہ تم نے

فِي أَنْفُسِهِمْ مِنْ مَعْرُوفٍ وَاللَّهُ عَزِيزٌ

کریں (جو تم کو اپنے حق میں پہلے بتا دیا تھا) اور اللہ بڑا درست ہے

حکیم

تکلف والا

عدت ختم ہونے پر عورت کو نہ روکا

یعنی اگر وہ عورت اپنی عروسی سے سال کے طہر ہونے سے پہلے گھر سے
نکلے تو کوئی عیب نہیں ہوگا اور اگر اس کا عہد گھر پہنچے تو عروسی مہینے
میں شریعت کے سوتی ٹپنی ہو جائے گا کریں یا نہیں پوشاں اور خوشبو کا
استعمال کریں کہہ کر نہیں۔ (دعوتِ حلال)

حضرت فرید رضی اللہ عنہا کا واقعہ:

میرا والد کی یہ عدت ہے۔ حضرت ابو سعید خدریؓ کی عیہ و صاحب
فریدت، والدت مالک، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لے کر آئے اور کہہ کر
لگام بٹاؤ مجھے مجھے نہیں اس لئے کہ میرے ساتھ گئے۔ تمام
میں میں ملاؤں سے ملاؤں کوئی لیکن انہوں نے اپنے آپ کو اس مرد و ان کا
کوئی مکان نہیں میں میں عدت گزارا اور وہ کہتا ہے اپنے کو ہے اس آپ
اباؤت دیں کہ اپنے چلنے والے اور میں عدت پوری کریں۔ آپ نے
فرمایا اجازت ہے۔ میں اولیٰ والی تیس مرتبہ ہی میں چھٹی کہ منہ نہ لگے
ہوا یا خود یا اور یا نام لے کر یا کھانسی سے پھر فائدہ بیان کیا آپ نے فرمایا
اپنے گھر میں آئے نصیب سے رہو یہاں تک کہ عدت نہ پوری جائے۔ چنانچہ میں نے
دو دن عدت گزارا پھر ان کا تکیہ چار مہینے دن وہی۔ حضرت عثمانؓ کے زمانے
میں آپ نے مجھے ابو ہریرہؓ سے سب سے پہلے پوچھا۔ میں نے چاہا اللہ حضورؐ
کے فیصلہ سمیت غایا حضرت عثمانؓ نے بھی ایسی ہی چیزوں کی اور میں فیصلہ
دیا۔ اس حدیث کا مترجمی میں بھی کہتے ہیں۔ (دعوتِ حلال)

عدت کے بعض احکام

(۱) جس کا نہ رجم سے اس کی عدت کے اندر خوشبو کا استعمال کرنا۔

یہ کہ نماز اور عیہ نہ رکھنا تو نماز کو ترک کرے جس سے کہ کسی کرم میں نہ عیہ علم
نے تو وہ عیہ میں نماز کو ترک کرنا اور چلنے پھرنے میں نہیں پڑھیں۔
مسئلہ: یہ آیت کی بنا پر اگر کسی پر عدت ہے کہ اگر کسی عیہ
نہ وہ خواہ وہ اور لوگ فقہاء نہ کہیں تو پھر یہ عیہ نہ ہوئے جس طرح
ہوئے چاہے نہیں۔ راجح یہ ہے اشاروں سے کریں۔ امام ابو حنیفہؒ کا
قول ہے کہ چلنے اور گھومنا نہ کرنے کی عدت میں نہ (پوشی) جائز
نہیں ہے۔ (تحریر عمری)

غزوہ خندق میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی

نماز میں کا اتفاق ہوا

صحیح بخاری میں ۳۹ ج میں حضرت جابرؓ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ سے روایت ہے
کہ جنگ خندق کے موقع پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عدت کے دن اور
مکہ و قرینہ کو، ایک کچھ گھر اور غرض کیا یہ رسول اللہ میں نماز کو نہ رکھا
یہاں تک کہ سورن غروب ہوئے کے قریب ہو گئے۔ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے اشارہ فرمایا اللہ کی قسم میں نے بھی نصیب نہیں پڑی پھر ہادی
اللہ کی طرف توجہ فرمائی اور آپ نے وضو کیا اور ہم نے بھی وضو کیا۔ اس
کے بعد آپ نے عمرؓ کی نماز پڑھی جبکہ سورن غروب ہو چکا تھا۔ پھر اس نے
بعد غروب کی نماز پڑھی۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
غزوہ خندق کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (شرکیں کو بدھا
دیتے ہوئے) فرمایا اللہ ان کی قبروں اور گھروں کو آگ سے بھر دے
انہوں نے ہمیں مسلمانوں سے راہ دیا یہاں تک کہ سورن غروب ہو
گیا۔ (بخاری مسلم ۱۰۰۰) (دعوتِ حلال)

وَالَّذِينَ يَتَّقُونَ مِنْكُمْ ذُرِّيَّتَهُمْ

اور جو لوگ تم میں سے مرد ہیں اور عورتیں

زَوْجَاءُ وَصِيَّةٌ لَكُمْ وَأَوْجِهَةٌ كُنْتُمْ عَالِي

وہ جو عیہ و وصیت کر رہے ہیں یا عیہ و وصیت کر رہے ہیں یا عیہ و وصیت کر رہے ہیں

لَكُمْ عِيَّةٌ كُنْتُمْ عَالِي

پھر تمہارے لئے ہے کہ تم

وصیت کا حکم:

یہ تمام اہل حقاس کے بعد جب آپ میراث نہ لے سکیں اور عورتوں کا

فرمادیتے ہیں اور نبی سے اس کی طرف راستے ہیں۔ (معارف کاملہ ص ۱۰۱)

لَقَدْ أَفْضَلُ مَا أَلُوْتُ بِأَجْوَدَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ

بموجب پھر اعلیٰ حکومت تو میں نے کر کیا چنگ اللہ

مُبْتَلِيَكُمْ بِمَنْزِلَةٍ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ

تمہاری آزمائش کرتا ہے ایک شرب سے جس نے پانی یا اس پر کا تو وہ

مِرْتَى وَمَنْ لَمْ يَطْعَمْهُ فَإِنَّهُ يَمُنِّي بِالْآمِنِ

میراثیں اور میں نے اس کو نہ کھا تو وہ چنگ میراث ہے مگر جو کوئی

أَغْتَرَفَ غُرْفَةً يَمِينًا فَفَرُّوا مِنْهُ إِلَّا قَلِيلًا

گھر سے ایک چلائے گا۔ میراث کے لیے ہاں سب نے اس کا پانی تو کھڑوں نے

قَتَلَهُ قَاتِلًا جَاوِزًا هُوَ وَالَّذِينَ آمَنُوا

ان میں سے ہر جب پار ہوا حالات اور ایمان والے

مَعًا قَالُوا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوتَ

ساتھ اس کے تو کہنے کے حالت نہیں ہم کو آج جاہلوت

وَجُودُهُ قَالَ الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُمْ

اور اس کے نظروں سے نہ گئے کہنے کے وہ لوگ جن کو یقین تھا کہ ان

مَلَاقُوا اللَّهَ لَكُمْ مِنْ قَبْلِهِ قَلِيلًا وَعَلَيْكُمْ

اللہ سے خفا ہے اور آخری جماعت غالب ہوئی ہے ہاں

فَقُلْ كَفِيفَةٌ يَأْتِيَنَّ اللَّهُ وَاللَّهُ فَاعْلَمُوا أَنَّهُ

جماعت پر اللہ کے حکم سے اور اللہ میر کرے والوں کے ساتھ ہے

لشکر کی آزمائش:

ہوئی سے حالات کے ساتھ ملے حسب تیار ہو گئے حالات کے کھدایا کہ جو کوئی جہاں زور آور ہو رہے مگر جو وہ چلے آئے بھی ایسی ہوا چلے گئے پھر حالات کے ان کو آزمایا کہ ہاں ایک منزل میں پانی نہ ملا دوسری منزل میں ایک نہریں حالات نے حکم کر دیا کہ جو ایک چلے سے زیادہ پانی سے ۱۱ میرے ساتھ نہ چلے صرف تین سو تیرہ ان کے ساتھ رہ گئے اور سب جدا ہو

دوسری حدیث میں ہے کہ میری راست میں جسے ایدہاں ہوں گے جن کی جہ سے تم روایاں دینے والے تم پر ہانڈیں برساتی جائیں گی اور تمہاری مدد کی جائے گی۔ اس حدیث کے راوی حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ میرا خیال ہے حضرت حسن بھی اسی ایدہاں میں سے تھے۔ (تعمیر بن حجر) مکیہ:

ابن مساکر نے بھی اس کے طریق سے انہوں نے اہل صاع سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ سید زید بن ابی قحط کی ایک تصویر جی جہالت میں رکھی ہوئی تھی اس کا سر اور دم ملنے کے سر اور دم کے ختمی اور اس کے اوپر دو روئی چھٹی تھی تو جہالت و جن کی طرف دوڑتا تھا وہ لوگ اس کے پیچھے پیچھے دوڑتے اور جب ثابت پھر جاتا تھا یہ بھی پھر جاتے تھے اور ہر اہل منزل ہوئی تھا بغیر نے مجاہد کی روایت سے مدد کر رہا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ ایک تیرہ ہوا تھا یہ ثابت بھی اس کے دوسرے اور انسان کے ساتھ ایک مرقعہ۔

نفس کا قول یہ ہے کہ اس ثابت میں دو تختیاں تھیں (پوری) اور تختہ تختوں کے کھڑے تھے اور موی علیہ السلام کا عصا اور آپ کے دونوں جوتے اور پاروں کا عصا اور ان کی لاشی اور اس کے ایک قلمو تھا جو بنی اسرائیل پر (آسمان سے) اڑا دیا جاتا تھا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سید سونے کا ایک ہشتی طشت تھا اس میں دنیا کے سولہ ہوتے جاتے تھے۔ (تعمیر بن حجر)

ابن عباس اور قتادہ اور سہیل اور کمرہ اور یحییٰ بن انس اور ابو ساریہ سے مروی ہے کہ اس ثابت میں دو تختیوں کی دو تختیاں تھیں جو تختیوں کے کھڑے تھے جنہوں کی تختیں اور حضرت موی اور حضرت ہارون کے عصا اور ان کے کھڑے اور جوتے اور جوتے اور اس سندھ کی کئی دھکی جب شان سے موی۔

شان، اصطلاحاً:

قرآن کریم میں جس کسی کو شان اصطلاح سے حصہ ملا ہے وہ ضرور صاحب الہام اور صاحب کشف و کرامت ہوا ہے اور فی العلم کا لفظ اپنے علم اور اطلاقی کی بنا پر علم ظاہری اور علم باطنی اور علم شریعت اور علم سلطنت اور علم سیاست سب کو شامل ہے کیونکہ ایسی سلطنت جس سے دنیا اور دنیا دہوں کی درست ہوئی ہو جب وہ کئی ہے کہ حسب ارشاد اوصاف ذکر ہو وہ کامل ہو۔

جس کو چاہے ہیں بارشانی دکھاتے ہیں اور اگر وہ شخص بادشاہت کی ذمہ دار ہو کر یافت بھی نہ رکھتا ہو تو اس کی سلطنت کی کیفیت اور کیفیت عفا

سے ایمان والے تھیں، آلِ نواز کی خوشی و دلچسپی میں سے ایک خوشی نواز کی
حاصل ہوئی ہے یہ روایت متفق علیہ ہے۔
مشترکین کا فساد:

(تفسیر ابی الذر حنفی) (تو تمام زمینیں میں خدا کا جلال ہے) یہی
تمام روئے زمین پر مشرک غالب اگر قرار دیا جائے تو پھر یہ مشرکوں کو
وہاں کو رہنے اور خدا کا اٹھائے ہوئے کر دین اور زمین پر علم کریں، ہر مقام پر وہ
تعلقات کے تحت نہ تھے اور نہ یہ وہاں زمین میں اللہ تعالیٰ نے بشارت
نیا جاتا ہے اور اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے اور انہوں کو ایمان لائے اور انکی
عبادت کرنے سے راک۔ یہاں یہ قول حضرت ابن عباس اور عباد کا ہے اس
میں ان کی مراد اسلئے ہے کہ ہر انسان پر ہے (کا یہ وقت اور اس کی حالت
نہ اس طرح کرنا ہے جیسا کہ بیت (وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ) کی تفسیر میں ہم
تقریباً ذکر کریں گے۔ انہیں مسلمان بننے سے پہلے تھے کہ اگر مسلمان اور
نیک لوگوں کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کے راہ و فرائض سے عباد کو رنج نہ کرنا تو
تمام روئے زمین کی مخلوق پر ہوا جو علیٰ نبوی سے عہد اور زمین بن اٹھ کر طریق
سے انہوں نے ان میں سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ اِنَّ اللّٰهَ يَخْلُقُ بِالْخُسْفِ الْمَغْلَعِ عَنْ حَذْوَةِ اَنْفِ صَبَّ مِنْ
حَيْثُ اَنَّهُ اَنْفَلَا، یعنی یہ ایک جگہ سے اس کی جہت اللہ تعالیٰ اس کے کسب و
میں سے جو ضرور اللہ کی جا کو رنج نہ کرتا ہے پھر آپ نے یہ بیت پڑھی:

(وَلَا تَدْعُوْا لِلْبَغْيِ اَنْفُسَ بَعْدَ خُسْفٍ يَخْلُقُ الْمَغْلَعِ اَنْفَلَا)

انہی میں اس کے علاوہ ایک اور حدیث بھی آیا ہے کہ اگر (مخلوق میں)
نماز پڑھنے والے اور دعا پڑھنے والے اور بے خطہ جانور نہ ہوں تو پھر بہت
مختل عذاب اس پر آئے گا۔ (تفسیر طبری)

فائدہ: یہی مارچ پتی ہونے سے پہلے ہی نہیں ہو، مگر یہ ضرور ہوتا
ہے اور اس پر اس کی کتاب میں ہیں جیسا کہ کتاب اللہ اور حدیث متواترہ اور
اجماع امت سے ثابت ہے۔ محکم نہیں پھر اس سے جاؤ کہ وہ یہ یاد رکھ
علیہ السلام کی کرامت تھی اور نہ وہ نہایت کا اور نہ ہی جیسی غیر تھی اور
حضرت حاکم نے کہا کہ یہ کرامت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس معجزہ کا حصہ
تھی جو حضور سے جب زمین میں ظاہر ہوا کہ ایک شے نہ کہ سے ہوا ان
سراپہ ہو گئے۔ (تفسیر قرآن، حادہ و مدنی)

یہ کوار و خوار مجھے کچھ بھی ناخاندانہ دوسے کی من لئے آپ نے ان سب
پتوں کو دیکھا اور اپنی جہتی اللہ کے دشمن کی طرف بڑھے آپ کا
نہ کہہ جاتا تھا، تم اللہ پر دیکھ رہا کرتے تھے اب انہیں حالات نے
بھیجا دیا، نبوی نے اور خدا فرمایا، اُن کی خود کھلائی بہت سے لشکروں
کو بھگا دیا، انہیں اللہ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس منکد دل میں رعب
والی دیر (انہیں دیکھ کر) کہنے لگے کہ یہاں میرے پاس کوئی اور پھر لے
گئے آئے ہو جیسے کوئی شے کو دے آ کر ہے آپ نے فرمایا ہاں تو تو کئے
سے بھی بدتر ہے پھر آپ نے ان میں پھر ان کو تو میں جس کہ اور اس
اللہ کی (یہ) باسم اللہ اَللّٰهُمَّ وَاسْتَحْ وَبِغُفْرَتِ اور گو یہ کار تو
پھر جہالت کے پیچھے میں لگ گئی تھی اس سے لگ گیا۔

(تفسیر ابی الذر حنفی) (اور اللہ نے جہالت کو ماریا اور طاہر
سے اپنی پٹی سے ان کی شادی کر دی۔)

حضرت داؤد پر سلطنت و نبوت دونوں جمع ہو گئے:

(وَبَشِّرْهُ بِبَارِكَةٍ) (اور اسے) (یعنی داؤد کو) اللہ نے سلطنت
دلی یعنی طاہریت، مگر نہ کے بعد بعض کہتے ہیں کہ داؤد سے پہلے نبی
اسرائیل کی سلطنت پر مبعوث نہیں ہوئے (وَالْحَقُّ) (اور نبوت) یہ
دونوں چیزیں اللہ نے حضرت داؤد کو دی تھیں، اور اس سے پہلے یہ
دونوں شخص (ایک ہی آدمی میں) کبھی جمع نہیں ہوئے، بلکہ سلطنت ثانی
نہ تھا ان میں رہتی تھی اور نبوت نبی کے خاندان میں۔

حضرت داؤد علیہ السلام کا ہنر:

(وَبَشِّرْهُ بِبَارِكَةٍ) (اور پھر ماہر سے سکھ دیا) اللہ نے داؤد علیہ
السلام کو ہر صفت کی بھی اور ذوق میں جانا سکھا دیا تھا اور وہ آپ کے
بائیں نرم (مثل موم کے) کر دیا تھا جس آپ اپنے آقا حق کے کام کی
ضرورت میں سے سکھا کرتے تھے، قدم میں سکھ کر کہتے ہیں رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں کھانے سے بھر کر آیا تھا، نہیں ہے ہر
اپنے انھوں سے کہ نہ کھانے اللہ تعالیٰ کے نبی داؤد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ
نے ہر نہ کی ہوئی اور جیسی وغیرہ کی زبان سکھائی تھی اور اہل و عیال کی
خوش آوازی دینی تھی، بعض کہتے ہیں کہ جب آپ دیکھ رہے تھے کہ
تو چمکی جانے لگا، آپ کے قریب آپ سے تھا لوگ انہیں انہوں سے کہ
لیتے تھے اور چاند سے آپ پر سایہ کر پتے تھے اور چمکی جاتی تھیں اور سو
رک جان تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اس شریعت سے فرمایا کہ

سب وہ شائبہ کا اٹھتی تھیں لیکن کچھ شائبہ اور سب قریب میرے
جانے انھیں میں اذیت دے کر اللہ کے سامنے لے گئی تھی۔ وہاں
میں ہاں اللہ کے جاننے سے ہی اس کا کام ہو گا ہے۔

تمام انبیاء پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی انصافیت ثابت ہے:
حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا کہ حضور ہر
گناہت کو اور امت (خدا پر ایمان والے) سے شب بھر میں نہ لے گا، وہ
گناہوں کے باوجود بھی تم کو اسلام دے گا تو اس وقت نہ لے گا نہ کوئی
سے سر نہ لے گا، ہاں وہ لوگ جو انھوں میں حکیم یا شائن تھے لے لیا۔

(وَدَفَعَهُمُ اللَّهُ إِلَىٰ مَن يَشَاءُ)

دوسرے انبیاء کی انصافیت و طاق کی بھی میرے ہاں وہ تمام رسولوں کو
دوسرے رسولوں کی بھی بہت رحمت حاصل تھی لیکن تمام رسولوں اور میں نے
بڑی صاف و دل سے صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا وہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
محبت و اطاعت سے بڑھ کر اور اس پر ایمان سے ہے۔

قیامت کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی انوکھی شان

حضرت ابو سعید خدریؓ نے فرمادیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
قیامت کے دن میں نے آسمان کا دروازہ کھولا اور (میرے) دروازہ کھلا اور انھیں
لے۔ میرے۔ وہ جو میں نے دیکھا اور میرے دروازے پر نہیں آئے اور انھیں
آسمان پر تمام اللہ اور اس کے علاوہ دوسرے بھی میرے ہی جہنم کے
پیشے ہو گئے اور میں نے جہنم کے میں سے کسی کو برا نہ لایا اور نہ کسی
کو برا لکھا میں نے اور میں نے سب سے اس صفائی کو دیکھا اور میری سی
انکار میں سب سے پہلے قبول کیا جائے گی (ابو سعید خدریؓ)۔

حضرت ابن عباسؓ نے بھی ان کی راوی ہیں کہ کچھ صحابیؓ نے انھیں کر
دے تھے حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ وہ اسے اور صحابہؓ کو باقی
کرتے تھے۔ انھیں صاف صاف کہہ دے تھے کہ حضرت براہم علیہ السلام کہ
اللہ نے انہیں علی بن ابی طالبؓ کو دوسرے نے کہا موسیٰ علیہ السلام سے اللہ نے
کام کیا۔ میرے نے تمہاری بیعت اور تمہارے قہر اور دین اللہ سے
پوچھے دے اور علیہ السلام کو کسی نے نہ پایا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے
برہنہ کر فرمایا میں نے تمہاری تعجب انھیں انھیں کہ انھیں علیہ السلام
اور ان اللہ سے حق تعالیٰ کی دہائی ہے اور وہ علیہ السلام کی منہ سے
دعا کرتے تھے میں میں حبیب اللہ علیہ وسلم (صلی اللہ علیہ وسلم) اور (میرا
کام ہوا) انھیں کہ میں ہی جنت کی دیکھ رہا ہوں سب سے پہلے کھٹ کھٹ کا

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَىٰ

بَعْضٍ رَّبِّهِمْ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَىٰ

بَعْضٍ مِنْهُمْ فَمَنْ كَلَّمَ اللَّهُ وَرَفَعَ

وَلَوْ تَوَدَّ بَعْضُهُمْ أَلَّا يَكُونَ مِنَ الْآيَاتِ

بَعْضُهُمْ دَرَجَاتٍ وَتَبَيَّنَّا يَحْيَىٰ ابْنَ

إِسْمَاعِيلَ إِذْ رَفَعَهُ وَرَفَعْنَا فِي مِثْقَلِ ذَرَّةٍ

مِنْهُمُ الْبَيْتَ وَابْتَلَا نُوْحًا وَنُوحًا وَنُوحًا

مِنْهُمْ وَنُوحًا وَنُوحًا وَنُوحًا وَنُوحًا

مِنْهُمْ وَنُوحًا وَنُوحًا وَنُوحًا وَنُوحًا

مِنْهُمْ وَنُوحًا وَنُوحًا وَنُوحًا وَنُوحًا

مِنْهُمْ وَنُوحًا وَنُوحًا وَنُوحًا وَنُوحًا

مِنْهُمْ وَنُوحًا وَنُوحًا وَنُوحًا وَنُوحًا

مِنْهُمْ وَنُوحًا وَنُوحًا وَنُوحًا وَنُوحًا

مِنْهُمْ وَنُوحًا وَنُوحًا وَنُوحًا وَنُوحًا

مِنْهُمْ وَنُوحًا وَنُوحًا وَنُوحًا وَنُوحًا

مِنْهُمْ وَنُوحًا وَنُوحًا وَنُوحًا وَنُوحًا

مِنْهُمْ وَنُوحًا وَنُوحًا وَنُوحًا وَنُوحًا

مِنْهُمْ وَنُوحًا وَنُوحًا وَنُوحًا وَنُوحًا

مِنْهُمْ وَنُوحًا وَنُوحًا وَنُوحًا وَنُوحًا

مِنْهُمْ وَنُوحًا وَنُوحًا وَنُوحًا وَنُوحًا

مِنْهُمْ وَنُوحًا وَنُوحًا وَنُوحًا وَنُوحًا

مِنْهُمْ وَنُوحًا وَنُوحًا وَنُوحًا وَنُوحًا

مِنْهُمْ وَنُوحًا وَنُوحًا وَنُوحًا وَنُوحًا

مِنْهُمْ وَنُوحًا وَنُوحًا وَنُوحًا وَنُوحًا

مِنْهُمْ وَنُوحًا وَنُوحًا وَنُوحًا وَنُوحًا

مِنْهُمْ وَنُوحًا وَنُوحًا وَنُوحًا وَنُوحًا

مِنْهُمْ وَنُوحًا وَنُوحًا وَنُوحًا وَنُوحًا

مِنْهُمْ وَنُوحًا وَنُوحًا وَنُوحًا وَنُوحًا

اللہ کا نام نہیں ہے۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو تم آسمان اور زمین کے درمیان اذان کو ظاہر کرے گا اس کو عذاب ظہم نہ ہوگا اور اگر اس پر چڑھ کر فرائض کی نیت میں کھڑا ہو جائے گا تو اس کی نیت قبول ہوگی اور اگر اس نے کھڑے ہو کر نماز نہیں کی تو اس کی نیت قبول نہیں ہوگی۔

اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ

اللہ تعالیٰ کے آئینہ میں جو شخص زندہ رہے وہ کمال ہے ۱۱

یت الفکر سی اور قرآن پاک کے تین مضامین:

مکمل آیت سے حق سبحانہ کی عظمت شان بھی منہم نہ ہوئی۔ چنانچہ اس کے بعد اس آیت کا ترجمہ میں توجیہ ذوات اور اس کا تفسیر و حلال غایت عظمت و اہمیت کے ساتھ مذکور ہے اور فرمائی کہ اور اسی کا سبب آیا کہ اگلی پرانی کریمہ ہونے کی عظمت آیت کتاب اللہ فرمایا ہے اور بہت فصیحیت اور ثواب معنوی ہے اور اصل بات یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں راجحہ اور توحید حق کے سطوح کو جگہ جگہ بیان فرمایا ہے کہ توحید وحدت علم و کلام و بطریق خاص اذکار ہے۔ نہ بھی توحید و صفات کی تقریر و تائید تصور کرتی ہے یہ علم و کلام کی تائید و ضرورت اور علم و توحید و صفات اور علم و کلام بھی باہم ایسے سر جو ہیں کہ ایک دوسرے کے لئے طبع اور غایت ہے۔ غایت حق تعالیٰ انکام شریعت کے حق میں غطا اور اصل حق ہے انکام شریعت و صفات کے لئے نیز اشراف اور قرب حق میں توحید غایہ ہے کہ علم خاص اور علم توحید و صفات سے ضرور علم و کلام کی تائید اور اس کی ضرورت بلکہ تحقیق اور اصلیت ثابت ہوگی اور یہ طریقہ جو ہمیں عربیوں سے مرکب ہے بغایت احسن اور سہل اور قابل قبول ہے اور اس وقت وہ ہے کہ ایک طریقہ کی پابندی موجب حال ہوتی ہے اور فیکم سے دوسرے کی طرف منتقل ہو جائے یا نہ ہو جائے جیسا ایک امر آتی ہے کہ دوسرے بات کی یہ کرنے کے لئے دوسرے نتیجہ طریقوں سے حق کی حقیقت مظاہرہ و توحید حق معلوم ہونے کے بعد اور اس میں عقلی احکام نہ بہت ٹوٹے و مستعدی اور غربت و اہمیت کے ساتھ ہوئی ہیں اس لئے طریقہ مذکور ہو رہا ہے اور اور مذکور فرمائی جیسے میں کثیر استعمال ہے ہی بلکہ کچھ لینے کے اور انکام کو کسی کثرت و تفصیل سے بیان فرمادیں گے بعد ازاں معمولات خاص

اول کا کہ یہ سن تھا تو (سن و الذی یغیث فیہ لکما لکھت احسن) دوسرے کا
 (آخر ہے اسی کے بعد قدر لغات سے اول کی تائید اولیٰ خواب
 (وَلَقَدْ عَلَّمْنَا لَؤُكَةَ الْقَوْمِ الْفَاسِقِ) اسی سے دوسرے کی تائید مکر ہے اور
 چونکہ انعام میں یہ ہے۔ اور مکر دات، معاصات کے حوالہ میں تو
 میں نے بیان میں یہ کہ تفسیل اور تائید کے کہ پہنچانہ خوب جرم کوں کرتے
 ہیں اس میں ان گزروں میں مری جاتی یعنی اہل اللہ کا ذرہ نہ۔ خلاصہ میں یہ
 کہ تو کمال داشت ابھی۔ ہا قرع میر تو ہمیں کچھ ہے کوئی آستان سے
 چلتا نہائی۔ انعام سے چھ سستا۔ جب تک بچے والا نہ چھوڑے۔

وَالْمُفْرَقُونَ هُمُ الظَّالِمُونَ

اور جو کافر ہیں انہی میں عالم

کا فریضہ ہے:

عینی قدر کے آپ اپنے اوپر غلظ کیا جسم کی شرمست سے اپنے ہو گئے کہ
آفرست مہر جسم کی اپنی شان کو نفع ہو سکے اور ان قدر شرم سے نہ نصیب ہو جائے
شرک نہ کو

بیاضانی سے قسم ہے: کافر دین سے مراد ہیں زکوٰۃ نہ دینے والے
 ترک زکوٰۃ کی برائی کی شدت کو ظاہر کرنے کے لیے زکوٰۃ کو بدترین کفر
 سے تشبیہ کیا۔ بدترین کفر نہ ترک زکوٰۃ کفر کرنے سے قویہ کیا ہے۔ اور اس کو کفر کی
 بدترین کفر قرار دیا ہے نیز آیت:

(ذکرِ التماس کی) "لَا تَتَزَكَّوْا" میں عدم اداے زکوٰۃ کو مشروں کی نسبت قرار دیا ہے اور یہاں لکھا گیا ہے کہ ترک زکوٰۃ کو انہوں نے قصوت ہے۔

مشکرین نہ کروا سے حضرت ابو بکرؓ کا جہاد:

حضرت فرمائی اذہار دہائی میں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد عرب سرحد کو گئے اور کہنے لگے ہم نے تو نبی کریم ﷺ کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا اگر یہ اہل حق نہ تھے ہاتھ باندھ کر دیکھ دیتے مگر انکار کر دیا۔ یہ کلمہ مسلمان کے خلاف جہاد کر دیا گا۔ میں نے کہا ہے جانشین رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ملے گا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ سے فرمایا تم جاہلیت میں ہو تو یہ (کلمہ) (ب) اسلام میں کہہ کر ضعیف ہو گئے یقیناً دینی ختم ہو گئی وہ دین کا ہی ہوتا تھا کیا سب سے زندگی میں دین میں نقصان نہ ہو سکتا گا۔ (ابو یوسف بن علی بن ابی شیبہ)

مختصات اپنے وجود پر جادو کر اس سے لیکر نامہ خود کے کنارے ہیں۔ مختصات کی
جہت اور انداز کی علامت اور جو اشیاء کی ایک اور سہائیں اور آواز

ب. کُل مافی الکون وھو ؛ حیوان

او عكوس هي الحرايا او ظلال

[illegible]

خداوند تعالیٰ کا حکم: اُن کی ۱۲۰۰ سال ہے اور مخلوق کے تھکنا وہاں کھینچا ہے
 جو ان کی اعدائیت اور قہر ہے۔ انہیں ملت چڑاں، جیٹا، بے ادب اور کافر
 بنائے گئے ہیں۔ وہ قرآن مجید سے بے خبر ہیں۔ ان کی تعلیم کے ایک نامہ
 لکھی ہوئی ہے۔ ان کا ایک دور کے کئی تمام نامہ لکھے اور کثیفیت اور جہالت
 اور جہالت کا غلط فہمی کرنا۔ ان کا ایک سال کو کہاں جتنا ہے تو اس سے
 چل کر اسے پڑھتا ہے۔ اس کا حکم تمام احوال کو کھینچ کر پڑھ کر سنی جہالت
 کے لکھن میں اس لئے کہ شفاعت دیں ہوئی ہے کہ جہالت شفاعت کرے
 اللہ عزوجل کی چیز ہے۔ گاؤں کے رہنے والے اور کھیت کرنے والے کے مخلوق
 صحت کی چیز ہے۔ اور ہاں کہ وہ ان کی جہالت ہے۔ اس کو جس کے کام
 ہے۔ ان کی غلطی تمام کو کھینچ کر پڑھ کر سنی جہالت ہے۔

سہری:

ابن کثیرؒ نے بروایت حضرت ابنہ وعلماہی روشنائی دیقتل کیا کہ یہ کہ
انہوں نے حضرت علیؑ کا مایہ اظہم سے روایت کیا کہ کہیں کیا اور کہیں
ہے آپؑ نے ارہا جم سے اذت کی جس کے فیض میں میری جان ہے
کہہ توں جاہلوی اور نہ کیوں کی معاش کرے کے متا لکھیں لکھی ہے پیوستہ
آپ کے ہر سید ابن کثیرؒ کوئی مفید لکھتے فرما دیں جائے۔

اور بعض دوسری روایات میں ہے کہ عروسی کے سامنے قرنی کی شمالی بھی
 خارج تھی جسے ایک بڑے میدان میں انٹھرنی کا حقد

کونپان کے تمام حکامات نے جاکو دوس میں یہاں منتقل فرمایا۔
 اہلکارے حاضر ہوئے۔ انہیں بلایا۔

جہاں سے حفاظت کرنے والی آیت

حضرت علیؓ بن کعب فرماتے ہیں کہ میرے دو صاحبزادے ایک ایک باغ تھے
میں نے دیکھا کہ ان میں سے کبھی میرا دیر گذشتہ زمانہ میں وہ ایک ذات
میں جا رہا تھا۔ باغی میں نے تعجب کیا کہ وہ باغ میں نے دیکھا کہ کبھی جاؤں تو اس
خاکے کے آدھے میں اسے سلام کیا میں نے یہ سارا کا جواب دیا، میں
نے کہا کہ تو آدمی ہے یا جن؟ ان سے کہا میں جن ہوں، میں نے کہا وہ اپنے
باغ کو دے گا، ان کے ہاتھ اٹھے، ان کا ہاتھ میں سے اپنے ہاتھ میں دے دے
جیسا ہاتھ تھا وہ اس پر کئے پیسے کی پالی بکھر گئی۔ میں نے کہا کیا میں اس کی
بیانیہ نہیں ہے؟ ان نے کہا کہ تو ان ذات میں اب سے پارہوت والا میں
ہی ہوں۔ میں نے کہا کہ تو میری چیز چرانے پر کیسے دیکھو؟ ان میں نے کہا
مجھے معلوم ہے کہ وہ صاف کو اپنے ہاتھ سے مجھ سے کہا ہے کہ میں نے اس کو
میں نے کہا کہ یہ اس کے شر سے ہے، پانے والی کوئی چیز ہے؟ ان میں نے کہا کہ اسے
کھڑکی، مچھ کو پیسہ میں سرکار کوئی میں حاضر ہو تو میں نے اس کا سارا مال
پان کیا، آپ نے اس کی طبیعت سے یہ بات وہ غصہ پائی (ابو یوسف)۔

ملا، میں نے کہا: "پہ تو آئیے، میں نے کہا: "خیر، میں جہاد علیہ السلام
قرآن کا آیت لکھی ہے: "پہ تو آئیے، میں نے کہا: "خیر، میں جہاد علیہ السلام
سے مالوں کا دل:

[illegible]

شواہد علیٰ ہر چیز کو قائل ہو گئے والہ سے:

گوئی شادی ذات ہے تو طہر خدائے الٰہی پر شک کا نظر نہیں ملتا ہے

ابن عباسؓ اور دیگر صحابہ کرامؓ سے منقول ہے کہ تمام آیتوں کی سرِ زاد اور مبدیٰ حق تعالیٰ ہے۔ (آیت اللہ العظمیٰؒ: ۱۰۷)

— 10 —

اسی بنا پر کہا جاتا ہے کہ: صم اعظم:

﴿يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ﴾ (تنبیہ) ہے۔ اور حضرت حبشیؓ نے
 السلام جب سرحد کے زندہ کرتے گا اور فرستے تو کیا یہ قیوم چاہے کہ
 وہ فرماتے، اور اے صفائی پر خدائے جب تھیں کہانہ کا اورد
 کی تو کیا خدائی کا چاہے کہانہ کا اورد (تنبیہ)

سورة یقرہ کا اول:

[illegible]

اللہ کا زوال اور جہالت خود بخود دے:

قرآن میں اس کا شہرک معنی یہ ہے کہ انہوں نے اپنی بدعت کو خود موجود رہے دوسری چیزوں کی گمراہی کرنے اور اپنی بدعت کو دوسروں کے دلچسپی کے بغیر کسی چیز کی جگہ دوسری بات کو تسلیم کرنے میں نہیں کیا یا جس کا خدا کے بقول کا لفظ ضابطہ نہیں مگر ہر چیز انسانی حق کے لئے خدا کی کتاب ہے یہی ضرورت جو بدعتی میں بھی اس سے بے نیاز نہیں ہے۔ جس طرح سایہ یا غلٹی میں کھانا پکھانا ہوتا ہے اس طرح لکھ اس سے لگے زیادہ کا حلیہ افضل کی حیثیت سے مثلاً اعلیٰ اللہ کی ہی ہے۔

عالم کا قیام:

قوم عالمِ باطن کی کیفیت کا کامل تصور ہے۔ خیال کی پرستیاں اس کو
 نکلیں تو پیشِ قدمہ کے معنیوں کے قریب و بقیہ تعبیر کے لئے ہم کو تادمِ حقیقت
 ہیں کہ اللہ جو مزی و رنگ جان سے بھی زیادہ قریب ہے مگر یہ قریب مطلق
 نہیں، نہ صوفی ہے اللہ احتیاجِ مکانی اور طولی سے پاک ہے، ہر تعبیر اور
 ضعف سے منزوع ہے مالک الملک و الملکوت ہے، اس کی کوفتِ جبروت سے
 ہے اس کا انتقام: کاشی پر اوراشت سے اس کی ایازت کے جبر کوئی اس
 سے ظاہر نہ کر سکتا، اس کا علم ہر گھر سے ہے ظاہر و باطن، خود و

اور انہوں نے کہ چھوڑ دو، میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا اور آپؐ نے فرمودہ کیا کہ وہ چھوڑ دے گا۔ آخری مرتبہ میں نے کہہ دیا کہ چھوڑ دے گا۔ اس نے کہا چھوڑ دے میں تجھے ایک ایسی چیز بتاؤں گی کہ تیری اور شیطان تیرے بیٹن میں نزاع تھی۔ میں نے کہا اچھا، تو بتاؤ اور آیت انکری ہے۔ میں نے ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا، آپؐ نے فرمایا اس نے سچ کہا، مومن ہے۔ (مسند)

شیطان سے حفاظت کا طریقہ:

حضرت محمد بن مسعود فرماتے ہیں کہ ایک انسان کی اور جن کو طاعت ہوئی جن سے کہا مجھ سے دشمنی کرے گا اگر مجھے کراؤ تو میں جتنے ایک ایسی آیت سکھاؤں گا کہ جب آپ نے اسے پھر جائے گا اور اسے پڑھ لے تو شیطان اس میں نہ آ سکے دشمنی ہوئی اور اس آدمی نے اس جن کو کرا دیا اس شخص نے جاتا تو خائف اور ڈر پُرب ہے اور میرے ہاتھ میں کتے تھے جس کی ایک زناست ایسی ہی ہوتے ہیں یا میرا نہ توئی ایسا نہ تھا کہ میں تو ان سب میں تو کہوں بچہ دار اور خوش ہوئی وہ دوسری مرتبہ بھی میرے کرا دی تو میں نے کہا وہ آیت انگری ہے اور جو شخص اپنے گھر میں جاتے ہوئے اسے پڑھ لے تو شیطان اس گھر سے گھر کی طرح چٹکیا ہوا بھاگ کر اڑتا ہے۔

مفسر حضرت محمد بن علی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: (تاج العربیہ) (تجوید ص ۱۱۲)

تکری کی اللہ تعالیٰ کی طرف نسبت:

کرنی کی مشافقت اور نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف انکی ہے جیسے عرض ہوتا ہے
وہ اللہ کی نسبت ہے بلکہ یہ کوئی خاص قسم کی جگہ ہے جو ہر جس طرح تجلیات
کی افادوں اور اقسام میں ہر شے کی جگہ علیحدہ ہے اسی صحت جو آپس میں کمری
اور ہر شے کی تجلیات کو سمجھنا علیحدہ دلی اور ایک دوسرے سے متعلق ہوں۔

آیت الکرسی: سرفصل نمبر:

مستورک حاکم میں امام پروردگشی اللہ تعالیٰ عز سے سروی ہے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

شَوْرَةٌ ذَلِيلَةٌ فِيهَا آيَةُ الْفُرْقَانِ لَا تَعْلَمُوا فِي نَيْبِ
فِيهِ خُطْبَانِ إِلَّا مَرَجَ مَعَهُ آيَةُ الْكُرْسِيِّ

سورۃ بقرہ میں آیا ہے کہ جو قرآن کی سزا دے دیتا ہے
 اگر کسی نے اس کو کلمہ پڑھا تو اس سے نکل جائے گا۔
 «وایا لمن قرأ سورة الضحیٰ فلیعلیٰ شأنه»

حقیقت کو ہر طرف سے دیکھو

کوئی امر بخیر نہ کرے لئے خوب آفریں نہیں ہوتا کسی شے میں
مشغولیت میں خود کو دینی چیز سے غافل نہیں رہ سکتی وہ تمام مہاسر
اوصاف سے پاک ہو کر جس کو کہنا ہوں گی مستحق سے برتر ہے اور رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس کے دست مبارک میں قیامت کے دن ہم کا
سجدا ہوگا۔

عظمت والی آیت و صورت:

در بابت نیامایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سب سے بڑا
کریمت والی آیت کوئی ہے قرآن آیت انگری

﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ رَافِعًا مَعَ السَّمْعِ الْأَعْلَى﴾

عرض کیا کہ سب سے زیادہ عظمت والی صورت کوئی ہے فرمایا
(فَرَفَعَهُ مَعَ السَّمْعِ الْأَعْلَى) اور بلند کر دیا بلند ترین کو

دست میں سامع دینی اللہ نے فرمادے ہیں میں رسول ہوں کہ
سب سے بڑا کریمت والی آیت آیت انگری ہے۔

آیت انگری کی ایک زبان اور دو لب ہیں:

حضرت ابن کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا (صلی اللہ علیہ وسلم) خدا تعالیٰ کی کتاب میں سب سے زیادہ عظمت

والی آیت کوئی ہے میں نے عرض کیا: (يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ رَافِعًا مَعَ السَّمْعِ الْأَعْلَى) خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے پیروں پر اتار دیا اور فرمایا (يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ رَافِعًا مَعَ السَّمْعِ الْأَعْلَى) میرے

فرمایا ہم جس کی اس کے ہاتھ میں صرف جہاں سے اس آیت کو ایک زبان
کو دو لب ہیں پھر عرض کرتے ہیں فرشتہ اللہ پاک بیان کرتا ہے کہ:

میں کہ: ہاں شاید اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ فرشتے اس آیت
کی عطا کرتے کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سب سے زیادہ عظمت

مثال میں ہر چیز کی ایک صورت ہے یہاں تک کہ قرآن کی آیات فرق
کی اور رمضان کی بھی (عام مثال میں) نہیں ممکن ہیں۔

کرسی کی وسعت:

حضرت ابن جریر رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ کرسی عرض کے سامنے قائم
ہے اور عیث واقع کا مطلب یہ ہے کہ کرسی کی وسعت دو اقسام

کی وسعت کے درجہ ہے

ان میں سے پہلی وسعت اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عرش کی وسعت سے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عرض تھا کہ میں نے اس عرش کی وسعت سے
بیشتر کسی کے عرش کی نہیں دیکھی ہے میں نے اس عرش کی وسعت سے
بیشتر کسی کے عرش کی نہیں دیکھی ہے میں نے اس عرش کی وسعت سے

محدود کا مشہور قول ہے کہ کرسی ایک جسم ہے (جس میں مہمانی
ہوئی اور مہمان کی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ کرسی کے نام اساتذہ
و انبیاء ہیں جیسے کہ اساتذہ و انبیاء۔ یہ جانیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اس عرش کی وسعت سے کرسی کے
برپا ہوا رسول اور مہمانوں کے عرشوں کے برابر ہے۔ کرسی عرض

کے سامنے ہے کرسی کا پائے اٹھائے ہوئے ہیں۔ عرض کے پائے
پس ان فرشتوں کے قدم اس عرش کی پٹائی میں ہیں۔ یہ

ساعت پانچ سے دس کی راہ کے برابر ہے۔ ایک فرشتہ کی مثل ہوا
حضرت اسماعیل علیہ السلام کی عرض ہے جو اس عرش کے ذریعہ کی دعا

کر رہا ہے اس عرش کی صورت پر پائوں کے سر اور پٹائی کی طرف
ہے پائوں کے لئے سال ہر ذوق و تقاضا ہوتا ہے لیکن جب سے کرسی

پیدا کی گئی اس وقت سے اس کے چہرہ پر ہر لمحہ عجب نغمہ ہیں۔
کسی عرض اور جیت کی نسبت دعا کی طرف کرنے کی وجہ سے کہ یہ

چہرہ پر ایک نغمہ ہمیشہ کے لئے عطا فرمایا ہے اس کے مخصوص ہیں۔
عرش اور آسمانوں کی شکل:

آیت (يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ رَافِعًا مَعَ السَّمْعِ الْأَعْلَى) کی تفسیر میں ابن عباس
عرض کی شکل کو بیان فرماتے ہیں کہ اس عرش کی شکل کا وہ ہے

جس کی اس جگہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے عرش کی شکل کا وہ ہے
میں ہے کہ عرض کرسی کی شکل ہے اس کے اور بعض آسمان بعض کا امام کے

ہوئے ہیں اس عرش کا کائنات ہے کہ آسمان کی کرسی ہوئی۔ اس عرش کی شکل
ہوئے ہیں آسمان کی کرسی ہے اور آسمان کی کرسی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے جو

آسمانوں کا کائنات ہے کہ کرسی کا کائنات آسمانوں میں نہیں ہے کہ کرسی
ہوئے ہیں آسمان کی کرسی ہے کہ کرسی کا کائنات آسمانوں میں نہیں ہے کہ کرسی

میں آسمان کی کرسی ہے کہ کرسی کا کائنات آسمانوں میں نہیں ہے کہ کرسی
میں آسمان کی کرسی ہے کہ کرسی کا کائنات آسمانوں میں نہیں ہے کہ کرسی
میں آسمان کی کرسی ہے کہ کرسی کا کائنات آسمانوں میں نہیں ہے کہ کرسی
میں آسمان کی کرسی ہے کہ کرسی کا کائنات آسمانوں میں نہیں ہے کہ کرسی

اسم اعظم کی برکت:

حضرت علیؓ نے یہ علم فرماتے ہیں کہ ان لوگوں میں اللہ تعالیٰ کا اسم
معلم ہے ایک بار آیت اُمّی (اسمِ اُمّی) (اللہ کا نام ہے وہ جس نے
خلق کو پیدا کیا اور اسے تعلیم دیا اور اسے جو چاہے وہ اسے
میرا دے اور جو چاہے وہ اسے نہ دے) (سورۃ البقرہ: ۱۷۰) پڑھ کر

(مسند احمد)۔ اور حدیث میں ہے کہ اوسم اعظم جس کا حکم برکت سے جو راعیہ اقدس سے مانگی جائے وہ قبول کرے گا۔ اثنین سورتوں میں ہے سورۃ بقرہ، سورۃ آل عمران اور سورۃ طہ، لیکن محدود ہے۔ ہشام بن عمر نے تفسیر میں نقل فرماتے ہیں سورۃ بقرہ کی آیت آت کر ہی ہے اور آل عمران کی پہلی آیت اور طہ کی آیت (وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ) ہے۔

ۛ اہل تعجب لوگ:

صحیح حدیث میں ہے کہ ہر نبی تعالیٰ کو ان لوگوں پر تعجب آتا ہے جو ان لوگوں میں بکڑے ہوئے جنت کی طرف مہینے جانے میں دشمنی و کٹھار جو میدان جنگ سے قیدی ہو کر قوی و سلاسل پہنا کر یہاں لانے جاتے ہیں بلکہ وہ سلاسل قبول کر لیتے ہیں اور ان کا کار و کھنر اچھا ہوتا ہے اور وہ جنت کے لائق بن جاتے ہیں۔ سند حسن حدیث ہے کہ ایک شخص سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان ہو جا۔ اس نے کہا احمر! یہ اس کا اصل نام نہ تھا۔ آپ نے فرمایا گو دل نہ جاتا ہو۔

لَا كَرَاهٍ فِي الْمَدِينِ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ

زبردستی نہیں دین کے معاملہ میں بلیک جیڈ اوپننگ ہے جواز ہے

هَيَوْنَ الْعُقَى

مکمل ہے

کسی کو زبردستی مسلمان نہ بنانا:

جب دُش تو حید کو لایا جان نہ، وہی تئیس مئی سے کارن کا کوئی خط
 باقی نہ رہا تو اب زور سے کسی کو مصفا کر کے لے گیا حاجت ہو سوتی ہے مصفا
 والوں کو خوش بھیج لیا چاہئے اور نہ شربت کا عزم ہے کہ زبردستی کسی کو مصلمان
 بناؤ (کائنات کے لئے کسی کیلئے اٹھو بیٹھے) خود نہیں مسجد سے اور جو
 جزو قبول کرے گا ان کا سامان وہی محفوظ ہو جائے گا (تعمیر خانہ)

شماره نزول:

وہی جو نے بی ساطت: حید یا مکر۔ حضرت وہی مہاش کا قول نقل کیا ہے کہ قیصر سام بن حلف کے اعداد یوں ہیں ہے ایک: بڑی تھا جس کا نام

[illegible]

آیت کا مفہوم:

بیاضاؤں، دستارِ طبع نے آیت کی تفسیر اس طرح کی ہے کہ اگر آدم کا سنی ہے کسی کو یہ کام کہ نہ ہو مجبور کرنا جس میں اسے خود چھوڑنا نظر آتا ہے تو اہل ادریس میں اگر انہیں ہوسٹا کھا کھک، پھن کی کھجڑی، کر اسی۔ صحت نہ ہو مٹی ہے اور ہر انسان پر جب ہدایت واضح ہو گئی تو اے کمالہ نجات و سعادت کی طلب میں وہ ہر گز کوتاہی کرنے کی طرف توجہ نہ دیتی رہے گا مگر اگر آدم کی کوئی ضرورت نہ ہو۔

قبول نمود چنانکہ حکم اسلئے تو پیش دیا گیا کہ جبرائیل منسوب کیا جائے بلکہ زمین پر بلکہ ذرا جہتی کو دیکھنے کے لئے جب وہ کاظم دیا گیا ہے کہ فرط ملک میں جہاں جہاں جاتے ہیں اور اللہ کے بندوں کو راہ مستقیمہ پر چلنے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے سے روکتے ہیں ان کو کھنکھارنا ایسا ہی ہے جیسے مانع بچھوڑا دیکھنے والے سے کھنکھارنے سے بھی روک دیا جاتا ہے اور جہاں سے روک لئے۔

(بَکْرَةُ) اَلْاِیْمَةُ عَلٰی عِیْسٰی وَآلِہٖ وَسَلَّمَ (عز و جلال) اور یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ نے بھی ان عورتوں اور بچوں کو تارک الدعا خاصاً اپنی بیویوں اور انھوں کو قتل کرنے کی ممانعت فرمادی کیونکہ ان کی طرف سے بکرا اور جانی ممکن نہیں۔ (تفسیر تہذیبی)

فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ بِاللَّهِ

اب یہ کوئی نہایت ٹمرا کر نے والوں کو اور یقین لاءے انہی پر

فَقَدْ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ لَا

قرآن نے کچھ ایسا صوفیہ نظریہ جو ٹوٹنے والا۔

انْفِصَالُهَا وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ

شکری اور اللہ سب کچھ بخشنا ہے

جو حق پر چلنا محفوظ ہو گیا:

یعنی جب دعوتِ اِکرامی شریفِ یوحناؑ تو اب جبروتی کرامی کو چھوڑ کر

دیتے کہ انہیں کرے۔ انہیں نے اپنی منہاج پر چڑھ کر کہا جس میں ہولناکی ہوئے
کا وہ نہیں لادیں تھی تو ان غابروں کو آپ متنازعہ اہانت و عداوت گلیں کا خوب
جاتا تھا۔ اس سے کہیں کی ذہنی اور نفسیاتی پھیلاؤ نہ رہتا۔ اس پر بھی
حضرت عبداللہ بن مسعود کا خوب

سنہ اموی ایک حدیث میں ہے کہ حضرت قیس بن ابی ہازم و حضرت ابراہیم
فرماتے تھے کہ میں نے کبھی کسی میں تو جو ایک شخص نے اپنی منہاج پر چڑھ کر
رواں کیا تو میں نے اس کی سزا دیکھی۔ ایک شخص نے کہا کہ میں نے اس کے پیچھے
چل کر دیکھا وہ اپنے گھر میں ہی اس کے پیچھے گیا۔ اس نے کہا کہ جب وہ
موجود ہوئے تو میں نے اس کو اپنے پیچھے بلائے جسے اس نے لوگوں سے آپ
کی نسبت بیان کیا۔ کہ میں نے اس کو اس وقت دیکھا ہے جسے خدا کا حکم ہے
وہ وہاں اپنے اہل بیت کو اس کے پیچھے اس کی منہاج پر چڑھ کر اس کے پیچھے
ایک خوب دیکھ کر اس کو اس میں ایک جہالت دیکھ کر اس کے پیچھے اس میں
اس کی اس کے وہاں ایک لڑکے کا سونہ ہے جو اس کے آسمان سے چلا
گیا ہے اس کی چوٹی پر ایک لڑکے کا سونہ ہے اس کے پیچھے اس کے پیچھے اس کے
نے کہ میں نے کبھی اس کو دیکھا ہے۔ چنانچہ ایک شخص نے اس کو دیکھا اور اس کی
چوٹی پر ایک لڑکے کا سونہ دیکھا۔ اس نے کہا کہ اس کو دیکھا ہے۔ اس نے
اس حالت میں میری آنکھوں میں گئی کہ اس کو اس کے پیچھے اس کے پیچھے اس کے
ختمہ اگر میں اس کے پیچھے اس کے پیچھے اس کے پیچھے اس کے پیچھے اس کے
پیشہ اس کے پیچھے اس کے پیچھے اس کے پیچھے اس کے پیچھے اس کے
تک اس کے پیچھے اس کے پیچھے اس کے پیچھے اس کے پیچھے اس کے
تاکہ اس کے پیچھے اس کے پیچھے اس کے پیچھے اس کے پیچھے اس کے

اِنَّهٗ وَفِی النَّہْدِیْنِ اٰمَنُوْا یَغْرِیْ جَهَنَّمَ مِنْ

خدا کا یہ ہے کہ ان دونوں کا دھوکا ہے ان کو

النَّطْلَمِیۃَ اِلَی الثُّوْرَةِ وَالَّذِیۡنَ کَفَرُوْا

نہجہ وہ ہے۔ رشتہ کی طرف اور جو لوگ کافر ہوئے

اَفَرٰیہُمْ الطَّاغُوْتُ یُخْرِجُوْهُمْ مِّنَ الثُّوْرِ

ان کے رشتہ جو شیطان کا ہے ان کو رشتہ سے

اِلَی النَّطْلَمِیۃِ اَوْ لَیْسَ اَصْغَبَ النَّارُہُمْ

انہیں اس کی طرف بھی تو ہے ان کو اس سے بچنے کے

فِیہَا خٰیذُوْنَ ؕ اَلَا تَرٰ اِلَی الَّذِیۡ حَآجَہٗ

وہی میں دیکھتا ہوں جس کی کیا نیکی ہے جس نے اس کو اس سے

اِبْرٰہِیْمَ فِی رَبِّہٖ اَنَّ اِلٰہَہٗ اِلٰہُ الْمَلٰٓئِکَہٗ

ابراہیم سے اس کے رب کی بات ہے کہ اس کی بات ہے

اِذْ قَالَ اِبْرٰہِیْمُ رَبِّی الَّذِیۡ یُنٰحِی وِیْمِیۡتُ

جب کہ ابراہیم نے اس کو اس سے کہا کہ اس سے

قَالَ اِنَّ اُنّٰحِی وَاُیْمِیۡتُ قَالَ اِبْرٰہِیْمُ

وہ کہ میں بھی جانتا اور جانتا ہوں کہ ابراہیم نے

قَالَ اِلٰہُ یٰۤاٰنِیۡ بِاَلْحَمٰتِیۡنِ مِنَ الْمَشْرِقِ

کہ چنگ اپنے تو اس سے مشرق کی طرف سے

فَاَنْتَ بِہَا مِنَ الْمَغْرِبِ قَبِیۡلَتِ الَّذِیۡ

تو ہے ان کو مغرب کی طرف سے تب کہ ان کو کہا

کَفَرُوْا نَحْنُ لَا یُہْدِی الْقَوْمَ الظَّالِمِیۡنَ

وہ کافر اور اللہ سید میں رہا جس کا خدا ہے اللہ کی

ایمان کے نور اور کفر کی ظلمت کی مثال

میں آیت میں اس ایمان والی اور ایمان والی کے نور اور ظلمت کی مثال
کا ذکر کیا ہے اس کی کہ میں نے دیکھا ایمان والی کے ہیں۔ ان میں اس میں
نور اور ظلمت کا ذکر ہے۔ وہ اپنے آپ کو ظلمت کے نور سے بچدہ رہا۔ وہ
تھا۔ حضرت ابراہیم نے اس کے سامنے آئے تو وہ نہ دیکھا کہ اس نے
اور پتہ کیا تو فرمایا کہ میں اپنے رب سے اس کو کچھ دیکھ کر اس نے
کہا کہ تو میں ہوں انہوں نے اس کو ایک کلمہ کہا کہ میں نہیں جانتا
وہ ہے جو جانتا ہے اور جانتا ہے۔ اس نے وہ کہی اس کا کہ یہ ضرور
نے اس کو دیکھا کہ یہ ضرور دیکھا کہ یہ ضرور دیکھا کہ یہ ضرور
کہ میں نے اس کو دیکھا کہ یہ ضرور دیکھا کہ یہ ضرور دیکھا کہ یہ ضرور
نور اور ظلمت کا ذکر ہے۔ وہ اپنے آپ کو ظلمت کے نور سے بچدہ رہا۔ وہ
تھا۔ حضرت ابراہیم نے اس کے سامنے آئے تو وہ نہ دیکھا کہ اس نے
اور پتہ کیا تو فرمایا کہ میں اپنے رب سے اس کو کچھ دیکھ کر اس نے
کہا کہ تو میں ہوں انہوں نے اس کو ایک کلمہ کہا کہ میں نہیں جانتا
وہ ہے جو جانتا ہے اور جانتا ہے۔ اس نے وہ کہی اس کا کہ یہ ضرور
نے اس کو دیکھا کہ یہ ضرور دیکھا کہ یہ ضرور دیکھا کہ یہ ضرور

تھا اور ادا ہے۔ بے کے یہاں کچھ نہیں تھی۔ (نمبر دہائی)

حضرت ابراہیم بن خالد فرماتے ہیں کہ اس ہوا میں اللہ کے لئے جائیں گے، جس کی چاہت صرف ایمان ہی کی ہے وہ تو دشمن صاف اور نورانی ہوئے اور جس کی خواہش کفر کی ہو وہ بد اور تاریک اور ہلکا ہوگا۔ پھر آپ نے حق تعالیٰ کی عطا کردہ فرمائی۔

نمبر دو:

ابن ابی شاذان کا مکرر وہی کھان میں کبھی جو رسم میں لوح تھا اس کا پابند تھا۔ اس کے سب سے میں کچھ اختلاف بھی ہے۔ حضرت علامہ فرماتے ہیں کہ دنیا کی مشرقی و مغربی کی خلقت دیکھنے والے چار سوئے ہیں۔ جس میں سے وہ سوئے ہیں اور دو کا نہیں۔ حضرت سلیمان ہی راہِ اعلیٰ السلام اور حضرت داؤد قرین اور کارون بھی مراد اور حضرت نضر۔ وغیرہ ہیں۔

قد سمائی اور حضرت ابراہیم کو مگر مجھو:

ذہبی نے اس کا قول ہے کہ قد سمائی تھی تو نہ ہو کہ پاس جاتے تھے اور اللہ نے آئے تھے حضرت علی بن ابی طالب بھی گئے وہاں یہ سارا ہوتا تھا۔ بخت سے قہر کو لے کر وہاں پہنچے اور وہاں دیکھتے تھے۔ مگر کے قریب پہنچ کر آپ نے وہاں جو عرس میں دیت تھی نہ مگر دالے بھیجے گئے کہ کچھ لے آئے مگر آئے ہی ہو چلاں رکھ کر سو گئے۔ آپ کی بیوی صاحبہ سادہ دھنیں اور عین کو کھڑے تھے وہاں سے (دو سو چھپے) کھانا کچھ کر لے کر آیا۔ آپ نے بھی آگے کھلی کر دیکھا کہ کھانا تیار ہے اور پچھلے امان کہوں سے آیا ہو گیا اور یہاں جو آپ نے لے کر لائے ہیں انکی شے یہ امان تھا۔ آپ کو کچھ کے سپرد فتلی کی طرف سے آئے اور اس کی رحمت ہے۔

نمبر دو اور اس کے شکر کی بلا کہتے:

ابن نجار، رشاد نے پاس خدا تعالیٰ نے اپنا فرشتہ بھیجا اس نے آکر اسے توحید کی دعوت دی تھی اس نے تو سہی۔ وہاں دعوت دی تھی انکار کیا۔ میری مراد خدا تعالیٰ کی طرف ہوا۔ لیکن میری یہ عکس رہا اس بار کہ انکار کے بعد فرشتے نے اس سے کہا اچھا تو اپنا لشکر تیار کر میں بھی چلا نظر کرے کہ آج ہم نہروا۔ نے چاہا۔ وہی لشکر تیار کیا۔ روزِ بدست فوجی کو لے کر سورج نکلنے کے وقت میدان میں آیا اور دھواں اٹھائی لے کر چھروں کا دائرہ کھسکا۔ دیکھتے تھے اسے چھرا اس کی کفرت سے آئے کہ لوگوں کو سورج بھی نظر نہ آتا تھا۔ یہی تھی فوج نہروا۔ یوں نہ کہی اور تھوڑی

ابن کمالی کا قول ہے کہ ان کا سوئے چست سب کھالی گئے اور سارے میں ہلاک ہو گئے۔ ہر سال کا زمرہ بھی دئیے روئے۔ انکی جھمروں میں سے نیک تر ہوئے۔ نہ بخت میں کھسکیں نہ ہرچہ دو سال تک اس کا داراں چاہتا رہا۔ ایسے سخت غلاب میں دور باک نہ اس سے موت ہو۔ اور وہ جہنمی و اہل نامہ و عیروں اور چھریں۔ متا پھر تھا۔ حضور نے سے کچھ چھوڑ دیا۔ کچھ دیکھ کر یہ صیب نے جاہلیت پائی (اعجاز اللہ۔ دسریں ص ۱۰۰)

نمبر دو کا جواب:

اس کے قلب میں بلا اختیار یہ بات نہ تھی کہ خدا ضرور ہے اور یہ مشرق سے نکلا وہی کھسکیں ہے اور اس صفت سے بھی کمال ملتا ہے اور یہ شخص جو غیر ہے اس کے کہنے۔ یہ ضرور ایسا ہوگا اور ایسا ہونے سے اس کا حکم۔ حکم میں یہ اس کا کہنا اور لینے کے دینے نہ یہ جائیں مثلاً لوگ اس سب سے کوئی کچھ نہ تھے نہ صرف ہو کر ان کی۔ ہر بولیں اور اسی بخت میں منسلک جاتی۔ ہے یہ چوبہ تو اس لئے نہ ہو اور دوسرے کوئی جواب تھا جسے اس نے حیران نہ کیا۔ (جلد ہفتم، ص ۱۰۰)

روئے زمین کے چار بادشاہ:

یعنی نے کتبہ ہے کہ دے زمین کے چار بادشاہ ہوئے وہ دس اور دو کافر۔ حضرت حسان اور زید بن ابی سہیل اور مکر (اور بخت نصر کافر۔

مواہل و جواب کب ہوئے:

راہت میں آیا ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ریت توڑ ڈالنے تو فرما دئے ان کو کہ کر دیا۔ پھر ملاؤ دالے کے لئے لیں۔ یہ ہر کمالی کو پچھا تھا کہ آپ کون ہے حضرت نے فرمایا کہ آپ وہ ہے جو زندگی عطا فرماتا اور موت دیتا ہے اس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ چھوڑ کر سلا۔ مرنے دیتا تھا آپ کے یہ واقعہ کہ اس سے چھوٹے جاتے۔ سے بعد کا ہے آپ کو کہ میں جب بیٹھا کہ یا ابراہیم اللہ نے چاہا تو کہ میں کال نہ کیا تو انکے دالے میں کھڑے ہوئے کہ پاس آئے گئے تو وہاں قہر تھا کہ جب کوئی شخص خدا کا کھسکے پاس آتا تو اول دو چھپتا تھا۔ سب کو اس سے وہ جواب دیتا آپ پر سب اس تو فرمایا کہ اسے چاہا کہ خود کو کہتا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی اس سے پاس پہنچے اور اس کے سوال سے جواب میں آپ نے فرمایا کہ میں نے کھسکیں کھسکیں تو وہ جواب دیا کہ میں نے کھسکیں دیا حضرت کا نام دیا کہ اسے کھسکا ہی

خدا تعالیٰ کو آسمان پہ سب اچھی آنکھ سے دیکھنا یہ مطلب نہیں کہ اپنے
 عینوں میں ہاتھ کی جھکی ہاں مشاہدہ ہوا تھا مگر حضرت عزیر یہاں نہ تھا کہ
 بیت المقدس میں پہنچنے کے لیے ان کو نہ پہچان سکتا تھا جو جوتے اور سا
 کتے کے پیچے رہا ہے جسے جب انہوں نے توہ بیت المقدس پہنچا جب
 لوگوں کو ان کا عین آہا، بیت غمری اور ان کی قدامت میں طاق تھا جن
 میں رویت بھی تھی۔ مگر یہاں نہ

خبر مرث بدھ کے براہ نہیں ہے:

عدیث میں ہے کہ خبر مرث بدھ اور حارثہ کے براہ میں اس لئے کہ وہ
 تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف پر خبر مرث بدھ کی کہ وہ ان کو سالہ پتی میں
 جانا ہو گی تو اس اطلاع پہانے پر اور فوراً آگئی تو بیت کی تعمیر کو بدھ
 سے نہیں پہچانے۔ جب شہر میں داخل ہوئی تو کہہ کر کہ گورہ پستی کو اپنی
 آنکھوں سے مشاہدہ کر لیا اور خبر مرث بدھ سے پوچھا۔ (یہ)

(کتابہ، ج ۱، ص ۱۰۲، ج ۲، ص ۱۰۲)

حضرت عزیر نے بیت المقدس کی تہی ہو کھ کر سوال کیا:
 داہت میں تہا ہے کہ بیت المقدس کی تہا کر کے بنی اور اہل
 قید کر کے داخل لئے۔ قید یوں میں حضرت داہت علیہ السلام اور حضرت
 داؤد کی نسل کے کچھ لوگ بھی تھے۔ تہا کے بعد عزیر قید سے چھٹ گئے
 اور کہہ کر رہ گئے۔ وہی برقی پر پہنچے تو: جلد کے سائل پر اتارے۔
 جنتی میں پھر لاکھ کر کوئی قوی دعا میں تمام رویت پھول سے کہہ کر
 ہوئے تھے آپ نے کچھ میں کھائے انہوں کا حق پھر آریا اور جہاں
 ایک نوکری میں رکھ لئے اور یہی ساقی مشکیں میں بھر لیا اور پستی کی تہی
 کو کچھ کر رہے (الحق علیہ السلام بعد موتہ)۔

وردہ روئے خداوندی کے بعد شہر میں داخل ہوئی:

قرآن نے حضرت کو یہ قول اور حکایت دہی کر کے حضرت
 ان میں کیا کیا ان کے بعد نے داہت تہا حضرت میں جو ان کا نسل
 کیا ہے کہ جب سورج کے مردود گئے کہ خدا نے عزیر کو نہ کر دیا تو
 وہ کہہ کر ہوا تو کہہ کر اپنے کھائے تہا انہوں کو بیان کئے کہ ان
 کے مکانوں کو نہ لوگ نے ان کو پہچاننا صرف اعجاز سے اپنے کھر پہنچے تو
 آئیہ: ان پہاڑ پہنچا یہی جس کی سرور ۱۰ سالہ تھی حقیقت میں، حضرت عزیر
 علیہ السلام کی باندگی تھی جب حضرت عمر سے ملے تو انہوں نے کہہ کر کہ
 آپ نے اسی زمانہ میں یہ چھوٹا یہ عزیر کا مکان ہے جو میرے کہہ کر

سر کر جائیں گا وہ میرا تھا اس کو بارہ روزہ کر کے دیکھا جاتا کہ کیفیت احیا۔
 موسیٰ کی معلوم ہو جائے راسب اور مرکب اور موسیٰ کے بعد زندہ
 ہوئے حضرت عزیر یہاں سے انکو کر ہی جوتے ہوا ہو کر بیت المقدس
 دائیں ہوئے اور شہر کو آ رہا اور پھر قید، مگر پہنچا تہا کہ نہ پہچاننا
 لئے کہ پتہ تو ہوا ہے مگر تھے اور حضرت عزیر علیہ السلام ہواں رہے
 اللہ تعالیٰ نے ان کی حیات اور جوتی کو محفوظ رکھا۔ مگر ان میں دیکھ کر سب
 نے پہچانے اور عین کیا کہ یہ عزیر ہوا ہے باپ ہیں تفصیل کے لئے ہم
 قریشی کی خبر مرث بدھ (۱۰۶۱) کو دیکھتے۔ (سورہ احزاب، ص ۱۰۲)

قَالَ بَلْ يَهْتَمُّ وَائْتِ عَامِرَ وَنَظَرَ إِلَى طُعَامِكَ
کہ نہیں تہا تو با سو رہا اب دیکھ اپنا کھا:
وَلَمْ يَكُنْ لَكَ لَمْ يَتَسَكَّنْهُ وَالنَّظَرَ إِلَى حِمْلِكَ
اور دیکھا نہ تھیں کیا اور دیکھ اپنے کدھے کے
وَلَمْ يَكُنْ لَكَ لَمْ يَتَسَكَّنْهُ وَالنَّظَرَ إِلَى حِمْلِكَ
اور ہم نے تہا کہہ کر: جانا چاہا انہوں کے واسطے اور تہا جو میں کی طرف کہ
كَيْفَ نُنْزِلُهَا ثُمَّ نَكُونُ خَبْرًا
ہم ان کو گھر لانا ہمارا کھڑا ہوتا ہے تو یہی خبر مرث بدھ سے پتا لے دینا درست

حضرت عزیر علیہ السلام کے کدھے کا زندہ ہونا:

حضرت عزیر علیہ السلام کے سامنے وہ سب لوگ ساقی تہا جب جن
 کے پیش کی گئیں بھر میں پر گشت پہنچا دیا اور پھر درست ہوا پھر خدا کی
 قدرت سے یکے کے اس میں جان آگئی اور انکو کھڑا ہوا اور اہل بول ہوا۔

فَبَنَّا ثَمِينًا لَهُ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللَّهَ عَلِي

مگر جب نہ پر غار ہوا یہ عارف کہ تھا کہ کھانہ کھانہ ہوا کہ

مَنْ شَيْءٌ قَدِيْرُهُ

بیکٹ اللہ پر عزیر پر کھار ہے

علم مشاہدہ:

حضرت عزیر نے اس تہا کہ کیفیت کو انہوں نے کہہ کر کہ کھانہ
 خوب عین ہوا کہ خدا پر عزیر پر کھار ہے۔ جنتی میں جہاں تھا کہ مرد کو کھانا

میں کفر سے نہ کر دیکے کہ پادشاہ کا سراپا کر ہوا میں کفر ہوا پھر دھار ملا پھر
ہے لگے پھر اہل اسلام اور دوزخ پلا آیا پھر اہل طریقت چاندل آئے۔ رشتہ چل ا

وَاَعْلَمُوْا اِنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ حَكِيْمٌ

اور چلے لے کہ جنگ اللہ زبردست ہے عسکت وانا

دو دویم اور اہل کا اذہ اللہ:

یہاں دو عثمان گذرے کہ قوی اقبال ہے اول ارجم ہے جان مشرق
اور ابراہیم کا زور دوزخ کا قتل اذہ دوسرے ان خصوصیات کو گواہ ہو کہ وہ
اور چارہ گی ہوں اور چارہ گی نکاح ہوں اور اس طرح ان کے ابراہیم
مشرق کر کے بلا جاسے تو زندہ ہو کر دوزخ سے بچے آئیں گے اس کا
کوئی دخل اور ان کو کوئی نفع معلوم نہیں ہوتا اس لئے اول عثمان کے
جواب میں قرآن اور دوسرے کے جواب میں تسمیہ فرما کر دواؤں شیوں کا قلع
قلم فرما دینے میں اس کو خوب سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ زبردست قدرت والا ہے جو
چاہے کہ ملک ہے اور اس کے ہر حکم میں اس قدر شکنش ہوتی ہیں کہ جن کا
اور وہ کہ اور احاطہ کر سکیں کہ وہ تو بہت جادہ نقصان ملے گی بات ہے اس کی
تسکنت کا اظہار ایسے امور سے ہرگز ممکن نہیں واللہ اعلم آپ انگریز میں طرہ
قدرت و انجیر و مسافت الہی کو ذکر فرما یا اس کے بعد یہ سن گئے جان فرماے
کہ اللہ تعالیٰ اس کو چاہے جانت کہ ملک ہے ہر جس کو چاہے کہ وہ ملک
ہے اور دوا دلا جائے اس کے اختیار میں ہے اب جہاد وادہ کی راہ میں
بال غریب کرنے کی قابلیت اور اس کے متعلق بہ دو شرائط بیان فرماتے ہیں
جس کا ذکر کسی قدر کہہ کر بھی چکا ہے کہ نہ جہاد وادہ کی راہ میں جہاد وادہ تفر
آتے ہیں حق قتال کے ظم و قدرت کے یقین کر لینے کے بعد اور ان کی
خاص قدرت کے حالات معلوم ہونے کے بعد ان کا اذہ ہوگا ورنہ
نقصان تو ان میں ضرور آتا چاہیے۔ (خبر جی)

ملوک کے دو مقام:

پہلے سے ایک ملک کے دو مقام ہیں (۱) اعراب (۲) ذلیل و عروج یہ
ہے کہ اگر تمام بشری ممالک کا لباس اور سمجھ اس کے اندر ملوثی مسافرت
اور مذہبی احمال پیدا ہو جائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود خدائے
کے واسطے کئے اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو کئے کے روز نے دیکھے کہ معرفت
فرمائی سماج نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ بھی تو مجھے کے
روز سے دیکھتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم یہاں اس ظاہری

ہاں لیکن میں نے تو حق کا ذکر وادہ کے بعد آج سب (۳) تم کو ان
ہے کہ حضرت نے فرمایا میں عزیز ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے سو سال تک مرد
کر دیا تھا پھر زندہ کر دیا۔ یا حیائے کبار علیہ السلام تو مشعل الدوحات
مخلص تھے اگر تم قرآن مجید تو اللہ تعالیٰ سے مانگنا کہ میری آنکھیں دیکھیں
جائیں حضرت نے دما کی اور اس کی آنکھوں پر ہاتھ پیر دیا آنکھیں
دوست ہو گئیں پھر اس کا ہاتھ پیر کر دیا پھر اللہ کے قسم سے ساتھ کھڑی ہو کر دیا
بالکل درست ہو کر اٹھ کھڑی ہوئی اور حضرت کو دیکھ کر پچان کر لی میں
شہادت دیتی ہوں کہ آپ پھر نبی عرب ہیں۔ (تیسرا مرقعہ ص ۱۰۰ جلد ۱)

وَلَا قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرَنِیْ کَیْفَ تُنۡشِی

اور یہ کہ جب کہ ابراہیم نے اسے پوچھا کہ میرے ملک کو کھڑا کر

الْمَوۡتٰی قَالَ اَوَلَا تُوۡفِرُنَّ قَالَ بَلٰی

کیکر زندہ کر دیتا ہوں۔ فرمایا تو نے یقین نہیں کیا تھا تو نہیں

وَلٰکِنۡ لَّیَطۡمِیۡنَ قُلُوۡبُ

انکے دلوں میں طمطم ہیں کہ وہ اسے دیکھیں

ملاحظہ ہو یہاں یہ یقین پورا تھا صرف میں انکے کے کفران کا۔ تھے جو
مشافہ ہو موقوف ہے۔

قَالَ تَحۡذَرُ اَرۡبَعَ مَرۡتَبَ اَظۡہَرُ فِصۡرُہُنَّ

فرمایا تو بکڑے ہار جانور اڑنے والے پھر ان کو بلا لے اپنے

لَیۡلَکَ تَعۡرَاجُ عَلٰی کُلِّ جَبَلٍ وَنہُنَّ

ساتھ پھر کھوے ہر پہاڑ پر ان کے بدن کا ایک ایک پتھر

جُزۡءُ اَظۡہَرُ اَدۡعُہُنَّ یَا لَیۡلَکَ سَعِیۡا

ان کو بلا چلے آئیے تو ہے پاس دوازے

حضرت ابراہیم کے سامنے ہڈیوں کا زندہ ہونا:

حضرت ابراہیم سب رشتہ الہی چارہ خانہ والا ہے ایک سوا ایک مرغ
ایک کو ایک کو تیرہ چاروں کو اپنے ساتھ لایا تاکہ بچان دے اور جانے
تے آئے تھیں پھر چاروں کو ذبح کیا پھر ایک پہاڑ پر چاروں کے سر رکھے
دیکھ پر رہے آپ پر سب کے دوزخ کے ایک پادشہ کے پہلے چلے

میں زخم بردہ ہو کر روزے جوئے اور کبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آگئے، حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اسے ابراہیمؑ کی حالت کے برابر اسی طرح سے اجزاء اور اجزائے کبر کے ایک دوسرے میں جان ڈال دے گا۔

ایک چھوٹا سا دنیا کے ذرات سے بنا ہے۔

انسان کی تقریباً بیس ماں ۱۱ باپ کے ذریعے ہوتی ہے، اور جس عداوت سے ان کا خون اور جسم بنتا ہے اور خور و حیاں کے مختلف گوشوں سے سسے ہوئے ذرات ہوتے ہیں، پھر یہ فکس کے بعد انسان جسم نقد کے ذریعے نشوونما پاتا ہے، اس سے اس کا خون اور گوشہ پرست بنتا ہے، اس میں جو کربہ تو کئی کئی غذاؤں میں ایک ایک چیز ایسی ہے جو تمام دنیا کے مختلف ذرات سے بنی ہوئی ہے۔ دوسرا حق یہ ہے کہ

مرکز اقتصادانی کا وائس:

مہر افاقہ دینی ہے بیچ مہر جو سنے کا دھون کیا اور دیکھا کہ بیچ مہر کا
کی طرف کسی قوم سے وہں کو اذہ کر کے رکھنا ہے سے عاثر ہوئے اس نے اس
نے اپنی نفسی بات کے کاغذ پر کھینچنے کے لئے حضرت عیسیٰؑ پر ہر گناہوں
کے اس قسم کے تراویح کے کاغذ پر ہر گناہوں کے کاغذ پر ہر گناہوں کے کاغذ پر
خالی کسی تراویح کے کاغذ پر ہر گناہوں کے کاغذ پر ہر گناہوں کے کاغذ پر
ہوئی تو اس قیامت کے کھڑے ہوئے۔ چنانچہ اللہ کا یہ عام قیامت سے
جانکی اور جس کی نہیں۔ حق خدائی بطور اظہار کر دیا کہ کسی کو دینے میں کسی
مرد کو جس کے بزرگ سے ہند کی دعا۔ ۱۵ بار دوا دھو کر دینے میں نہ لکھا
۱۵ بار دوا دھو کر دینے میں نہ لکھا۔ اور نہ اس کی دعا کی حاجت ثابت ہو جائے۔

محمد اور بے دین لوگ جو معصرت انبیاء کے بھجوات اور غلامی فادات کے منکر ہیں انہیں قسم سے لاتعلات میں ملحقہ ظلم کی تحریفات کیا کرتے ہیں جو خوب بھلاؤ۔

چیز پر غوروں کے نام:

یہ چار برآمدوں کے نام اُس پر کسی بھی حادثے سے ثابت نہیں۔ مگر ان
چاروں کو معاہدہ بھیجنے سے حقوق کے لحاظ سے تھوڑا سا کمزور اور صرف
اور کمزور، یعنی نہ بے گھر نہ کے گھر والے کو آزادی ہے۔ ہونے لاتی اور ملتی

مَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي

مثال ان لوگوں کی جو فریج کرتے ہیں اپنے مال

سَبِيلِ اللَّهِ كَمَا لَقِيَ حَبِيبَهُ أَنْبَتَ سَبْعَ

اللہ کی رو سے کیا اچھے کے لیے یہ ہے فیک ان اس سے آجیں ۔

[illegible]

عارف کامل پر جب فرسوس کے آثار نمایاں ہوتے ہیں تو اس وقت باطل کا تمام کسب و کار خراب ہو جاتا ہے اور اس سے وابستہ فکر آج سے اسی مقام پر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ کے موقع پر چوتھے بار دعائیہ دعا اور جسم بھدک کی حفاظت کے لئے لڑنے کے لئے دعا استعمال کی تھی اور یہ دعا کے ترجمہ کردہ نسخہ کی ہر ایک کے لئے خدائی کھدائی تھی۔ اسی مقام پر عارف کامل اپنے مضمین کی زیادتی اور اعلیٰ سکون حاصل کرنے کے لئے استدلال عقلی کا جواب دیتا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ سلام کا قصد اسی مقام کی طرف ہے۔

عارف برآمد سے نئے کی حکمت:

عطا فرمایا کہ میں نے جسے کلمہ خالی نے مقرر کیا وہ ایک بنیاد السلام کے
پس واپس بھیجی کہ پھر کلام کا اس پر اثر اور سرسری نہ لے۔ میں نے
ہاں، مہار ہند سے لینے کا کھنڈا ہاں، بچے سے دوسرا انسان اور دوسرے قسم
میں وہ چار حفاظ سے ہے جس اور چار حفاظ چند من صرت بجا دیتے ہیں
سرسری سرسری کی تعبیر ہے اور مفید کوزہ جی کہ یہ کوا کو اسود کا کوا ہے
اور سرسری مفید ہے۔ ان کو نور کو کوا سے بھیجے نہ کہ اس امر کو جس سے
کہانی کی اجازت بھی مرنے کے بعد نہ کہ مانتے ہیں۔

ضعف اشاره:

یہاں دینی نے لکھا ہے اس میں اس بات کی طرف لطیف اشارہ ہے کہ
 مذکورہ چاروں میں سے خصوصاً ۱۵ صاف کوٹا کے بغیر کسی کو سید یا دیگر جاسم
 نہیں ہو سکتی ظاہر کی حیثیت اور خود اہانت کی محبت ظاہر کی خصوصیت
 ہے۔ درجہ ۱۵ اب اور اس کے کہ جس میں مرغان مشیر سے ۱۵ صاف ۱۵ ملو
 آرزو کے کی صفت ہے۔

قاسم میں ای طرح جسم زندہ ہوں گے:

حضرت ہمسرا رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایذا ہی کیا۔ گمراہ کو پکارا تو وہ بڈبڈائی سے بڑی پڑ سے پردہ خون سے خون، گوشت سے گوشت مل کر مہا کر سب اچھی اچھی قسمی جھٹکتے

گنج نیت شریف:

[illegible]

اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے بندوں کی دعا و تضرع کو کرنا ہے جو ٹھیکرہ و صدقات کرتے ہیں ۱۱۔ چھ مہینے میں چار سو ۶۰ صدقات کرے گا جس میں چھ مہینے۔
وہ لوگ جن سے اللہ تبارک و تعالیٰ کرے گا:

صحیح مسلم شریف کی حدیث ہے کہ عن حم کے حوالے سے اللہ تعالیٰ
قبیاست کے ان بات ہیبت نہ کرے گا کہ ان کی طرف فکر و ملت سے دیکھے
گا نہ انہیں ہنس کرے گا بلکہ ان کے لئے "وفاک خذ چہا۔ ایکہ تہ
اے کر امان نہ جانے والا۔ دوسرے لفظوں سے بچہ پامہ اور جہاں لائے
والہ۔ تیسرا بچہ سوزے کو کوئی قسم نہ کرے۔ چوتھے "وہا بن خبہ و بھری
حدیث میں بدلے دیے کا نام ہے۔ و خیرات محد کر کے اشیان نہ جانے
والا۔ مٹا دی اور جہاں نہ کرے نہ وہ نہ ملت میں اعلیٰ نہ ہوگا۔ انہیں اسے خبر:

وَمَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمُ ابْتِغَاءَ

اور اہل ان کی جو خرچ کرتے ہیں، اپنے مال کی خوشی

رَضَاتُ اللَّهِ وَتَشْيِيتَانِ مِنَ النَّفْسِ كَمَثَلِ

ماضی کر کے کو اور اپنی انوں کو عبادت کرتا رہا ہے

جَنَّتْ بِرَبْوَةٍ لِّصَابِهَا وَلَيْسَ قَاتَتْ أَكْلَهَا

بجسے ایک دہائی بعد پانچویں مئی پر چھ روزہ کانفرنس کا دورہ کیا۔

ضَعُفِيٍّ فَإِنْ لَمْ يَجِبْهَا وَأَنْزِلَ فَطَلٌّ^{١٤}

۱۱ چند نام اُکرتے ہیں مگر چھتے تو پہلے ہی کافی ہے۔

وَأَنْتُمْ تَقُولُونَ بَعْضُهُمْ

اور انتہا پہنچنے کا اوقہ خوب رکھتا ہے۔

بھلاں سوچتا ہے۔ حق لئے کہ یہ دائرہ چلی جی صدق اور خیرات کے
 قصہ ت میں سے ہیں۔ مجھے کہنے اور پتے سے نکلنا بھلاں اچھا ہے
 اسی طرح کہ اور اور کی صدق و حسن و بھلا ہے۔ (۱۰۰) (۱۰۱) (۱۰۲)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُمْ

اے ایمان والو! مت ڈراؤ، کرواؤ، یا خیر مت: احسان، محکمہ دہانہ

بِالْمَعِينِ وَالْأَذَى كَالَّذِي يُنْفِقُ مَالَهُ

اے کراتر شخص کی صورت جو خرقہ کرا ہے اچانک دھوکے

رَبَّنَا الْعَالَمِينَ ۚ وَلَا يُؤْمِنُ إِلَّا قَوْمٌ يَلْقَوْنَكَ يَوْمَ تَأْتِي سُنَّةٌ مِّنْكَ مُّطَهَّرَةٌ ۚ وَهُمْ يَقُولُونَ الْحَمْدُ

دکن کے نو اور مشین نہیں رکھتے۔ یہ لکھ ہے اور قیامت کے دن ہے

وہاں جلا نے سے خواب جاتا رہتا ہے:

میں صدقہ کے کوٹھڑے کو مٹانے اور اس پر اس کی جگہ سے صدقہ کا
 نمبہ جا کر رہنا ہے یا ایسا کرنا کہ جس سے صدقہ کا نمبہ کوٹھڑے
 جانے اس طرح کی بھی خیرات کا ثواب پیچھے نہیں رہتا، کیا یہ نہ تو ان کا
 جبین نہیں رکھتا ہے اللہ پر دیا مسرت کے دن پر یہ ایسا صدقہ کے لئے
 قیہ نہ ہوگا جس کو صدقہ کے طور پر دیا جائے گا جس کو صدقہ کے طور پر
 خرچ کرنے والوں کی سب سے بڑی ترسیل صدقہ کو صرف اسی نوعی ہی غرض
 سے دیا جائے گا یہ معصوم ہو جائے گا کہ دیا ہوگی مومن کی شان سے بڑھ کر
 گندہ اور مومن نہیں کے حسب حال ہے۔

فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ

۱۰۰ سال کی مشن، بلکہ ۷۷ سالہ تحریک، جس نے دنیا کو اپنے لیے کچھ کر دیا

فَأَصَابَهُ وَالْإِنِّ قَتَرَةٌ أَصْدَرًا ۖ لَا يَقْدِرُونَ

پھر :- اس پر دو کچے پتوں پر مچھڑا کر دیا گیا کس صنف کا ٹھکانا

عَلَى شَيْءٍ مِّنَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَا يَهْدِي

میں نے کہا: "اے نبی! اس کے ثواب میں چیز کو جو انہیں ہائے تمنا کا دار ہے"

الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ

فیض بنیاداً مسیحی بنیاداً

یہاں یہ بات بھی سمجھ لیجئے کہ اس حدیث سے مراد صدقہ فقی ہے جس کا
ذی کافر کو بھی وہ جائز ہے۔ صدقہ واجبہ سرانگیس ہے، کیونکہ وہ اس کے
مسلمین کی کسی دوسرے کو زیادہ نہیں (اصح)۔

مسئلہ: اگر کسی قسم کا صدقہ وغیرہ دیا جائے تو نہیں۔

مسئلہ ۲: کافر ذی مین غیر عربی کو صرف زکوٰۃ و مشربہ جائز نہیں،
اور دوسرے حدیثات عاجزہ میں سب جائز ہیں اور آیت میں زکوٰۃ داخل نہیں۔
تمام مسودہ کیلئے فرقہ فرج کرنے والا:

حدیث میں ہے اللہ تعالیٰ پاک اور حلال مال کے ساتھ کسی چیز کو قبول
نہیں فرماتا، اور اسے خرچ کرنے والا بھی قید، قید اور صلح کا یہ مسئلہ
یاد رکھو کہ اسے خرچ کرنے والا اس حدیث کا شکار نہیں رہتا، جو
مال کو کسی ایک جگہ (مال) دے کہ وہ صلح ہو جائے۔

تیسرے جس پر فرقہ فرج کرے، وہ بھی صدقہ کا مستحق ہو، کسی اور پر فرقہ
کر کے صلح نہ کرے۔

عشر و زکوٰۃ و تفریح:

سفیان پر شرح عبادت کے احکام اور پابندی ہیں، ان سے جو زمین کی
بجہ دار کا حصہ دیا جاتا ہے اس کو عشر کہتے ہیں، اور غیر مسلم پر جو عمارت کے
مال نہیں ان کی زمینوں پر جو کچھ نہ تاجرت ہے اس کا نام خرچ ہے، مگر
عشر پر زکوٰۃ اور عشر میں یہ بھی فرق ہے کہ سونا چاندی اور تجارت کے مال،
زکوٰۃ اور عشر پر گزارنے کے بعد مال ہوئی ہے، اور عشر میں سے یہ مال
و صلح ہوتے ہی، واجب ہو جاتا ہے۔ (صرف تفریح و تفریح و تفریح)

لَيْسَ عَلَيْكَ هَذَا بِشَيْءٍ وَلَكِنَّ اللَّهَ

تجارت نہ نہیں ان کو روکے اور بلا، اور لیکن اللہ دانہ ہے

يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ وَمَا تُغْنِئُكَ مِنْ خَيْرٍ

روے جس کو چاہے اور جو کچھ فری کر دے

فَلَا تَغْنِيْكُمْ وَمَا تُغْنِئُكُمْ إِلَّا ابْتِغَاءَ

قرآن میں ہے، یا اللہ جب تک کہ فرقہ فرج کر دے اللہ کی طرف

وَجِئَا لَكُمْ وَمَا تُغْنِئُكُمْ إِلَّا ابْتِغَاءَ

جائی میں اور جو کچھ فری کر دے خیرات سے ہدی ملے گی

ہوتے ہیں تاکہ لینے والا نہ ترے۔ خلاصہ یہ کہ انہی روایات میں
بہتر ہیں، مگر ہر صریح اور مسلمہ کا خلاصہ روایات ہے۔ (تیسری جگہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا: جو کفر کرتی رتبہ کے غضب کی شگرت دیکھا جاتی ہے۔ اور
غریبوں سے ایسا سو کہ: کفر و عداوت ہے۔ (ابو داؤد، ترمذی،

حدیث شریف میں ہے کہ صدقہ کا کافر کرنے والا نہیں بلکہ وہ اس سے
قرآن میں ہے کہ اسے بھلا دے، بھلا دے، بھلا دے، بھلا دے، بھلا دے، بھلا دے،
عرب ہے۔ لیکن آیت سے صدقہ جو چاہیے دیا جائے، لیکن انصاف
تاریت ہوئی ہے۔ خلاصہ یہ کہ صدقہ عداوت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہ
رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے غصوں کو اللہ تعالیٰ اپنے سامنے
میں جگہ دے گا، جس کو اللہ تعالیٰ کے سامنے لے گا، کوئی سید نہ ہوگا۔

اوپر سے بھی سخت چیز:

محدثوں کی حدیث میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے زمین کو پیدا کیا تو
پہلے ہی اللہ تعالیٰ نے پہاڑ پیدا کر کے انہیں کھڑے کیا، جس سے زمین کا بلحاظ
موقوف ہو گیا۔ فرشتوں کو پہاڑوں پر اٹھا کر زمین پر کھڑے کیا
اور ان سے نور یافت کیا کہ ہادی قاضی کیا تیری مخلوق میں پہاڑ سے نور
سخت بھی کوئی ہے؟ اور یا ان کو پہاڑوں سے سخت: "کہ اگر میں
سے سخت پانی" اور اس سے سخت: "پہاڑ اور نور یافت کیا میں سے بھی زیادہ
تختہ کر دیا، ان آدمیوں میں سے صدقہ کرتے ہیں کہ ایک آدمی کو کھانا دے
کہ فرقہ فرج کر دے۔

حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی فضیلت:

حضرت صفی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی
اللہ عنہما کے واسطے ہے۔ حضرت عمر فرماتے ہیں کہ انہوں نے انہوں کو حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر حضرت صدیق سے جو کچھ دیا کر کہ
دوہ آپ نے پوچھا ہے کہ انہوں کے لئے کیا چھوڑا ہے؟ وہ فرماتے ہیں کہ
جواب اور انہی۔ صدیق کو کھانا دیا جائے ہے، وہ چکے سے سب
کاسب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے کر چکے چکے لیکن جب ان سے کسی
پر چھوڑ کر تو کہنا پڑا کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ اور اس کے رسول کا وعدہ کافی ہے۔
حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے یہ کہہ کر روک دیا اور فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم جس
کی لیکن کے کام کی طرف ہم پہنچے ہیں اس میں اسے صدیق آپ کے سامنے ہی
آئے پاتے ہیں۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ (تیسری جگہ)

اور شریعت کی اُمر مابین واداری میں گذارے سے تیسرے اور چوتھے جواہد کے لئے ایک میں بحث ہو سکی، اسی پر منتج ہوں! اماںی پوچھا ہوں۔ جو حق وہ نفس پس کا دل مجاہد میں لگا رہے۔ نیکے کے وقت سے جانے کے وقت تک اس طرح میں وہ نفس جو عظمت اور انتہائی میں اللہ کا ذکر کر کے ورد ہے۔ چھپنے اور نفس سے کوئی تعجب اور حیل والی محنت سے کار کی طرف جانے اور درد کہہ کے کسی خوب انفقینا سے ڈرتا ہوں اور سو تو بن اوہ نفسیں جو اپنا صدق سے قدر چھپا کر دے کہ ہمیں باوجود کمالیہ کے فرق کی خبر نہ

شمارۃ (مترادف سے کہ کسی دو ظاہر نہ ہو یا دوری)

صدقہ کا عجیب واقعہ

صحیحین کی حدیث میں آیا کہ ایک شخص نے قعبہ کی گنجائش دیکھ کر کہا کہ اگر میری قوم میری جگہ پر آئے تو ان کو یہاں سے نہ نکال دیتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں نے تم کو اس کی خبر دی ہے کہ تم لوگ اس کی جگہ پر آؤ گے اور تم کو اس کی خبر دی ہے کہ تم لوگ اس کی جگہ پر آؤ گے۔" (صحیحین)

بريطانيا

یہاں تک خیرات کا بیان اور اس کی فہمیت اور اس کی توجہ و تشریح کا ذکر اور غور و فکر نہ خیرات کرنے سے بوجہ وہ معاملات میں سکرات و محسوس کی علامت ہوتی ہے اور یہ عروقی وقت گیری کی برائی نشیمن ہوتی ہے اور اجریہ سے کہ وہ معاملات و احوال میں جو گناہ ہو جاتا ہے خیرات سے اس کا کٹاؤ کر دیا جاتا ہے اور نیز خیرات کرنے سے متعلق امور و خیرات اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہوتی ہے تو ان احوال سے ان احوال متعدد ہیں اس کا ذکر فرمایا گیا تھا اب سوچنا چونکہ خیرات کی قسم ہے وہاں عروت و نفع و مالی فہمی تو سوا میں محض ہے عروقی اور ضرر و مالی اور عظم ہے اس لئے خیرات کی فضیلت کے جد و جہاں کی خدمت اور ان کی ممانعت کا ذکر بہت مناسب ہے اور جس قدر خیرات میں بھولتی ہے یا کسی عروت میں برائی ہوتی ضروری بات ہے۔

سات آدمی عرش کے سائے میں:

بخاری و مسلم میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت سے دن اللہ تعالیٰ سے گزر رہی ہو اپنے عرش کے سارے بند چکے ہوں گے جس دن اس مایہ کے جہان کوئی سایہ نہ ہوگا ایک کابل داشتہ دروہرؓ آتا تو جھوٹا چلتا جانی خدا کی عبادت

عليه

معلوم ہے

علیٰ معلوم دورہ میں کرایے لاکھوں پر جس کا ذکر ہوا۔ وغیرہ ۵۴

الَّذِينَ يَنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ بِأَمَلٍ

ہر دم خرقی کرتے ہیں اسے ہاں اللہ کی راہ میں رات کو

وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ

۱۲۰۰ حصہ کر اور غار سے نکل کر لئے صوفیہ اور کلا

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لَكَ شَاكِرِيْنَ

کتابخانه عمومی

۲۰۹۸/۲۰۹۹

عزیزون

الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الزُّبُرَ لَا يَتَّقُونَ اللَّهَ

جولوگ کھاتے ہیں سو شکر اٹھیں، حقے قیامت کو ٹھہر جائیں۔

بِقُدْرِهِ الَّذِي يَخْتَلِفُ الشَّيْطَانُ مِنْ

۱۳۸۵ - ۱۳۸۶

وَمَا يَكْفُرُ لَكُمْ وَيُنَادِيَكُمْ لِمِ الْآيَاتِ ۚ لَقَدْ جَاءَكُمْ يُحْيِي الْمَوْتَىٰ وَيُنَادِيكُمْ لِمِ الْآيَاتِ ۚ لَقَدْ جَاءَكُمْ يُحْيِي الْمَوْتَىٰ وَيُنَادِيكُمْ لِمِ الْآيَاتِ ۚ لَقَدْ جَاءَكُمْ يُحْيِي الْمَوْتَىٰ وَيُنَادِيكُمْ لِمِ الْآيَاتِ ۚ

الحسين دینا پاشا کے قریبی دوست

پس تو یہ جان لیو لہر جسے ہولی کہتے ہیں نے جاں نثاری کر کے کیا کیا؟

مِثْلَ الرِّبَا وَأَحْبَبَ إِلَهُ الْمُبِيعِ وَحَذَرَهُ الْبُيُوتُ

سود خوردوں کا انجام:

یعنی سوا کھا۔ نہ والے قیمت کو قبروں سے ایسے انھیں مے پیسے

اور ثواب کے لئے اور اگر کسی نے اس کی تائید کی ہے تو اس کے لئے

جیسے ساری کی ساری:

مجھے کہہ دیجئے کہ اگر کسی نے اس کی تائید کی ہے تو اس کے لئے
جیسے ساری کی ساری: جیسے ساری کی ساری: جیسے ساری کی ساری:

جیسے ساری کی ساری: جیسے ساری کی ساری: جیسے ساری کی ساری:

جیسے ساری کی ساری: جیسے ساری کی ساری: جیسے ساری کی ساری:

جیسے ساری کی ساری: جیسے ساری کی ساری: جیسے ساری کی ساری:

جیسے ساری کی ساری: جیسے ساری کی ساری: جیسے ساری کی ساری:

جیسے ساری کی ساری: جیسے ساری کی ساری: جیسے ساری کی ساری:

جیسے ساری کی ساری: جیسے ساری کی ساری: جیسے ساری کی ساری:

جیسے ساری کی ساری: جیسے ساری کی ساری: جیسے ساری کی ساری:

جیسے ساری کی ساری: جیسے ساری کی ساری: جیسے ساری کی ساری:

جیسے ساری کی ساری: جیسے ساری کی ساری: جیسے ساری کی ساری:

جیسے ساری کی ساری: جیسے ساری کی ساری: جیسے ساری کی ساری:

جیسے ساری کی ساری: جیسے ساری کی ساری: جیسے ساری کی ساری:

جیسے ساری کی ساری: جیسے ساری کی ساری: جیسے ساری کی ساری:

جیسے ساری کی ساری: جیسے ساری کی ساری: جیسے ساری کی ساری:

سود خورنا شکر ہے۔

مطلب یہ کہ جو پتہ والے نے والدین کو لکھا تھا وہی لکھنا ہے۔
قرعہ کی یاد دہانی سے چاہئے کہ تم کو کمال نظر ترقی خیریت حاجت مند اور
دراستی سے دو دنیا کی قسمت کی، بشری کیا ہوگی۔ و شہر مہدی نہ

تَبَّحٌ مِّنْ أَصْلَانِ شَرَعَا:

اگر تہذیب کے خلاف کوئی شہر میں ایسا کرنے لگتا ہے تو اس کا نام نہیں لیا جاتا۔
 شہر کے رہنے والے لوگوں میں غلامانہ رجحان کی قیادت ہے جو ان کے علم و ہوش و عقل
 سے محروم ہے۔ ان کے علم و ہوش و عقل کی قیادت ہے۔ ان کے علم و ہوش و عقل کی قیادت ہے۔
 ان کے علم و ہوش و عقل کی قیادت ہے۔ ان کے علم و ہوش و عقل کی قیادت ہے۔

[illegible]

فرمایا کیا ایک دین پرست پر ہم سے باہر نہ ہو بیچنے والوں کی سے حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ اس شرف پر دلالت دلاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو اس شرف سے نوازا ہے کہ تم کو چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درجہ پہنچ گئے تو تم کو اللہ نے سواہر قدرت کرمائی میں بیچنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے کی قیمت طے فرمادی کہ اللہ تعالیٰ بیچے، اچھے لوگوں کو بیچے، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بھائیوں کو بیچنا، اور قریب میں نہ بیچنا، اور وہی نے فرمادے کہ اگر وہ بیچیں، میرے بھائیوں کو بیچنا، اس پر سواہر ہونے پہنچنے کی شرف کا بدلہ، خودی اس قسم، خودی کی روایت میں آجائے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اہل بیت سے فرمایا اے لوگوں کا قہر نہ پکڑو اور زیادہ کی وجہ سے بچا بیچو حضرت نے اپنے قہر نہ کیا اور ساری میں بیزاری سے اسی حدیث سے صحیح شریف کے جہان پر استدلال کی ہے اس میں جو فرق کی کچھ باتیں ہیں

[illegible]

حکومت میں:

مکمل بخاری، مسطور کی روایت ہے۔ نئی کریم سنی شہید و مسطور فرمایا۔
 کہ سات ملک جہاں ہے۔ سچا کریم۔ خدا، باہت نیا پارا حل اللہ
 سنی اللہ۔ وسم کو کریم۔ "نہ" نے فرمایا ایک نہ تعالیٰ کے ساتھ کسی
 فرشتہ کو شریک کرنا۔ وسم ہاؤر۔ کہ تیرے ہی کو حق نکل کر۔ ہر تیرے
 وسم ہاؤر۔ یا کوئی نہ تو کمال خدا، پچھلے جہاں کے وقت مہمان سے ہو کر۔
 ماحول کسی ایک۔ اس کی صورت رحمت باہت۔

هَارَآؤُفِ:

انہی حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ چار آدمی ایسے ہیں کہ ان کے باوجود میں اللہ تعالیٰ ان کے اپنے لوگوں اور مکر کو جانے کہ ان کو جنت میں داخل کرے۔ اور جنت کی نعمت ان پر نکلے۔ وہ چار یہ ہیں: ایک شراب پیئے بغیر، دوسرا دوسرے سے سزا کھائے۔ اور تیسرے ستم خالی، حق کھائے، اور چارویں جسے وہ دنیا کی بنا فراہمی کرنے والا (مسترحک عالم) مٹائی ہو سزا جتنے سیدہ جنت میں داخل ہو سکا۔

يَمْسُقُ اللَّهُ الزُّنُوفَ وَيُزِيهِ الصَّدَقَاتِ

مطابق محمد ابراہیم صاحب، ان کے خیالات کے

صدق و طاعت من و طاعت من

تھوڑے کے بل کو مٹا دیتے ہیں اس میں برکت نہیں ہوتی بلکہ اصل برائی بڑھ جاتی ہے۔ یہ ہے چنانچہ جس میں مٹا دے کہ سو کا مال گنتی ہو جائے۔ خاتمہ کی کاف کا ہے۔ اور خیرات کے مال کو بڑھانے سے یہ صاحب کے کارکن مال میں زیادتی ہوتی ہے اور اللہ بڑھاتا ہے جو اس کا ثواب بڑھا کر مٹا دیتا ہے۔

وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيمٍ

اور یہ فوٹو نہیں لے سکی مگر نظامدار سے

نے کا اپنی ملک میں رکھ کر نہیں۔ جو کہا ہے اس کو کھنڈہ سے کا۔ تفصیل
نے نے تفسیر قرآنی کی مراد بتائی۔

حرام مال پر زکوٰۃ نہیں:

نفس و نہ نفس کی ہے کہ ہر مال پر زکوٰۃ نہیں۔ جہاں جس نفس کے
پارہ ساری اشیاء کا کہہ دو یہ بھی منع ہوا ہے پر زکوٰۃ نہیں۔ زکوٰۃ حلال
مال پر واجب ہوتی ہے۔ جو مال سود و ربا سے پاک ہو یا چوری سے حاصل
کیا جائے اور اس کا کل ہے اس پر زکوٰۃ کیسے واجب ہوگا

حرام مال کا صدقہ:

جو نفس مال کا صدقہ کرے اسے اس سے ثواب کی امید رکھتے ہوئے نہ کرے
نہ کہے۔ بلکہ اسے اللہ کی طرف سے نیکو کار اور نیکو کار بننے کی راہ کی طرف
اور خوشحالی کی امید کرنا کہ اس کے لئے اور مستحق ہے۔ (حدیث حسنہ)

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
يَرْجُونَ أَجْرَ اللَّهِ لَئِنْ أَرَادَ اللَّهُ
وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ لَهُمْ
أُجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
أَلَّا يَكُونَ مِنْ آيَاتِهِ مَحْزُونُونَ
اور ان کو خوف ہے اور وہ نہیں ہوتے

راوی قرآنیت:

اس آیت میں جو اپنے دال کے مقابلہ میں اہل ایمان کے اصناف اور
ان کا خاتمہ کر کے جو اس کے اصناف و صفات اور ان کے ختم کے خلاف
اور ضد ہیں جس سے وہ ان کی حق تعالیٰ کی تخلیق کی تائید ہو سکتی۔ (بیحد)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا
مَا بَقِيَ مِنَ الزَّكَاةِ إِنَّكُمْ مَوْعِدُونَ
اٰی رہا جو کہ تم کو پیش ہے اللہ کے فرمانے کا

جتنی نعمت ہے مجھے چھوڑ دے۔ اے اللہ کے لئے اللہ کو خیر
اور جو اس کے لئے خیر ہو۔ (حدیث حسنہ)

لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ

اور ان کے رسول سے اور مرقوبہ کرتے ہوئے ہوتے

أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ

وہ اپنے سے اور تمہارے حق میں کسی پر ظلم نہ ہو اور تمہاری حق پر

یعنی اپنے حق میں ہے کہ وہ اس کو اگر تباہی سے اس مال میں کسب
کریں اور اس میں سے کوئی چیز کو تم پر ظلم ہے۔ اور اس سے بے حد
سود پر ہو گا اور تمہارے حق میں کسی پر ظلم ہے۔ (حدیث حسنہ)
سب سے پہلے سایہ اعلیٰ میں آئے۔ وال:

حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا کہ میں نے نبی اکرمؐ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
علیہ وسلم نے دیکھے تھے کہ ان میں سے سب سے پہلے اللہ کا
سایہ دیکھا۔ اور اس سے کہ اس کے لئے ایک دست کو اس کی خدمت
اس وقت تک ہی کہ جب تک اس کو چاہئے ہے اپنے سادہ ہاتھ سے کہ
وہ ہوا اور کہہ کر کہ اس کے لئے اللہ اپنے لئے ہے تہہ وہی کرنا ہوں
اور اس کے لئے اللہ کو اس کی حق پر ہوا۔ (حدیث حسنہ)

یعنی اللہ نے اعلیٰ سے نازل کر کے اس کو ایمان کی ہے کہ اس کی
نہاں ہو وہاں کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جو
اللہ کے حکم سے ہے جسے اللہ نے اس کا زمانہ یا تو چھوڑ دے والے نے کہ اگر
آپ کو اس پر چاہئے ہے کہ اسے چھوڑ دے تو اس کی ضرورت ہے کہ یہ
نہیں ہے کہ اس کے مناسب ہے کہ آپ آج اور آپ اس وقت
نے کہے اور ہائی کے لئے کہ اسے چھوڑ دے کہ اس کے لئے اور ان کے
دو ہوں گا۔ دونوں حضرات اس طرح پر راضی ہو گئے کہ جب یہ مدت مقررہ
گزرے اور وقت ادا کیا تو حسب وعدہ وہی دے گا۔ یہ کہ اس کی اطلاع
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تو آپ نے دونوں کو رخصت فرمادی اور
اللہ نے یہ بات نازل فرمادی اور دونوں نے ان کو اس کی ادا پانہ اصل

وَلَا يَأْتِيَنَّكَ كَاتِبٌ وَلَا يَأْتِيَنَّكَ كَاتِبٌ

تہا سے نہ کوئی لکھنے والا آئے اور نہ لکھنے والا آئے۔

أَنْ يَكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللَّهُ فَلْيَكْتُبْ وَلْيَمْلِكْ

اُس سے کہ لکھ دے جیسا اُسکیا اللہ نے اسکو پڑھنے کی لکھنے کی

الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَسْئَلِ اللَّهَ رَبَّهُ

جو حق پر ہے اس پر عرض ہے اور اللہ سے کہ جس کا

وَلْيَبْتَغِ مِنْهُ شَيْئًا

وہ چاہے کہ اس سے کچھ مانگے

معاملہ قرض:

پہلے وعدہ خیرات کی تعلیمات اور پھر کلام بیان فرمائے اس کے بعد وہاں اور اس کی حوصلہ افزائی کر کہ ہوئی اب اس معاملہ کا ذکر ہے جس میں قرض ہو اور کچھ کسی مدت کا بعد وہ اس کی نسبت یہ معلوم ہوا کہ ایسا معاملہ جائز ہے مگر چونکہ یہ معاملہ وعدہ مدت کے لئے ہوا ہے بھول چوک خلاف نذر کا احتمال ہے اس لئے یہ ضروری ہے کہ اس کا ضمن وعدہ اجتنام دیا گیا جائے کہ وعدہ کوئی تعدیلاہ خلاف نہ ہو۔ اس کی صورت یہی ہے کہ ایک کا وعدہ جس سے مدت کا مقرر ہو اور وہوں معاملہ ادا ہو گا نام اور معاملہ کی تفصیل سب باتیں صاف صاف مکتول کر لیں یا مادی کا تب کر جائے پھر انکار جس طرح خیرات کا قلم ہے اس کے سوا حق انصاف میں کوئی نہ کرے اور چاہئے کہ وہ یوں اپنے ہاتھ سے لکھے کہ مکتوب کو اپنی زبان سے نکالے اور دوسرے کے حق میں ادا نہ ہو نہ تو اس کو تحریر دینی

فَإِنْ كَانَ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيهًا

پھر اگر وہ شخص کہ جس پر قرض ہے بے عقل ہے

أَوْ ضَعِيفًا أَوْ لَا يَتَّقِيهِ أَنْ يَمْلِكْ هُوَ فَلْيَسْئَلِ

یا ضعیف ہے یا آپ نہیں ہلاکتا تو بلا دے کار نہ

وَلْيَسْئَلِ اللَّهَ رَبَّهُ

اس کا انصاف سے

اور اگر یہ شخص قرض سہل دینی یا بے کفالت ہو تو اس سے

وَلَا يَأْتِيَنَّكَ كَاتِبٌ وَلَا يَأْتِيَنَّكَ كَاتِبٌ

اور اگر اس قرضیت بہتر ہے تہا سے لے کر تو یہ سمجھو ہو

یعنی جب سود کی مصلحت نہ ہو اور اس کا لینا دینا سہولت ہو تو اگر جواب نہ دینا غرض سے قضا کرنے لگو یہ بڑا نہ چاہئے بلکہ مجلس کو صحت دے اور اگر نہ ہو تو غرض دے۔

بخولے کے لئے یہ کہ اس سے بعد غرضی مشورہ نے اپنی حکمت دینی کی حکایت کی اور اس قرض سے جس مدت کے خواہگار ہوئے مگر قرض خواہوں نے سہل دینے سے انکار کر دیا جس پر قیامت نازل ہوئی۔ (وَلَا يَأْتِيَنَّكَ كَاتِبٌ وَلَا يَأْتِيَنَّكَ كَاتِبٌ)

وَأَتَقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ

اور تم سے ہر جس دن سے تم کو واپس لانا ہے چاہے اللہ کی طرف

تُرْجَعُونَ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ

پھر پورا دیا جائیگا ہر نفس کو جو کچھ اس نے کمایا

لَا يُظْلَمُونَ

اور ان پر ظلم نہ ہوگا

یعنی قیامت کو تم کو واپس لائی جائے اور سزا ملے گی تو اب ہر کوئی اپنے گناہوں سے اپنے کام کرے یا نہ کرے اور اس سے خیرات نہ کرے۔ (تحریر دینی)

سب سے آخری آیت:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ آیت نازل ہوئی تھی کہ سب سے آخری آیت ہے اس کے بعد کوئی آیت نازل نہیں ہوئی اس کے (تحریر دینی) بعد آیت حضرت علی علیہ السلام کی ولادت ہوئی انھیں راجات میں حضرت قاتل بعد قاتل ہوئے اور یہ راجات بھی راجات

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَدَايَا بَيْنَكُمُ الْبَيْعُ

اے ایمان والو جب تم میں سے بیع ہو کر اور عمار کا

إِلَى أَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوهُ وَلْيَكْتُبْ

کی دولت ضروری تو اس کو لکھ لیا کر اور پڑھنے کو لکھ دے

مہربان عاقل نہ ہو تو وارث پر امداد کی ہے:

مکی جو بزرگوار ہو، یوں ہے وہ اگر کسی سے عقل بھرا یا سست ہو، ضعیف ہے۔
مشاکیجے یا بہت بزرگ ہے کہ معاملہ کے کھینچے کی کمی نہیں ہے۔ یا معاملہ کو
کاغذ پر لکھا نہیں سکتا۔ اور کسی صورت میں وہ یوں کے حق اور اور اسٹ اور کار
کمان کو چاہے کہ معاملہ کو اختلاف سے باہم نکالے گا سہ نکھوڑے۔ (خیر جانی)

دوسرا سلیوں کا واقعہ:

مسند میں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکی اسراہیل کے ایک
مخلص نے دوسرے غمگین سے ایک بڑا دروازہ کھولا۔ اس نے کہا گواہ
لاؤ۔ جو باب کیا اور خدا کی گواہی کی کہ وہ اس کا ہے۔ کہا حالت اذیہ۔ جواب دیا
کہ خدا تعالیٰ کی ضمانت کافی ہے کہ گواہ تو نے سچ کہا۔ اور اس کی سیوا مقرر
ہوئی ہو اس نے: سے ایک بڑا دروازہ کھولا۔ اس نے کہا تو نے سچ کہا کہ خدا
اور اپنے کام سے فارغ ہوا۔ جب یہاں پہنچے ہوئے ہو تو آئی تو یہ مسند کے
قریب کیا کر کوئی چیز نکلتی ہے تو اس میں پہلے کر جائیں اور تم اس کو آؤں
لیکن کوئی چیز نہ نکلا۔ جب دیکھا کہ وقت پر نہیں پہنچ سکتا تو اس نے ایک
تکڑی بل اور اس میں سے نکھوڑی کر لی اور اس میں ایک بڑا دروازہ کھول دیا
اور ایک پر پہنچی۔ کھول دیا۔ حضرت بندہ کو دیا اور خدا تعالیٰ سے دعا کی کہ وہ
بزرگوار اور اچھے خوب علم ہے کہ میں نے فلاں شخص سے ایک بڑا دروازہ
قرض کیا ہے اس نے مجھ سے ضمانت طلب کی میں نے تجھے ضمانت دیا اور
اس پر خوش ہو گیا۔ گواہ دیا کہ میں نے گواہ بھی بھیج دیا تھا۔ وہ اس پر بھی
خوش ہو گیا۔ اب جب کہ وقت مقرر ختم ہونے کو تھا تو میں نے ہر چند شخص
کاوش کی کہ جائیں اور مانہ قرض را کر آؤں لیکن کوئی شخص نہیں بلایا۔ اب میں
اس رقم کو تجھے اور چھ سال اور مسند میں وہاں رہے ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ
یہ رقم اسے پہنچے۔۔۔ پھر اس گزری کہ مسند میں ڈال دیا اور خود چلا گیا
لیکن پھر بھی کسی کی تلاش میں رہا کہ مل جائے تو چلاں۔ یہاں تو یہ بڑا
دیاں جس شخص سے قرض دینا اب اس نے دیکھا کہ وقت پر پہنچا اور
آغا اسے آغا ہوئے تو میں دیکھ کر اسے کہہ دیا کہ آؤ اور آؤ گے
اور میری رقم مجھے دے گا یا کسی نے ہاتھ بھجائے گا مگر جب شام ہونے کو
آئی اور کوئی شخص اس طرف سے نہیں آئی تو یہ وہیں کھڑا رہا۔ پھر ایک
عزیز کی بھی کوئی ہاتھ نہ ملے تو جاتے۔ انہوں نے فلاں گزری کو لے لیوں پر ز
کر سٹھاں گا چلانے کے کام نہ لے گی مگر پہنچ کر جب اسے جیتے تو
کھانکھن جتنی بولی اشرافیاں پہنچی ہیں کتنا ہے تو چوری آئیہ بڑا میں دیکھیں

بڑا ہے یا فقر پتی سے اسے بھی اٹھا کر بڑا دیتا ہے۔ ہر ایک دن دہی دھس
آتا ہے اور ایک بڑا ریش کر کے کہنے سے کہ یہ آپ کی رقم صاف کیجئے میں
نے یہ رقم کوٹھن کی کہ وہ دھانی نہ ہو لیکن کتنی سے تو غلے کی بجائے مجھ
ہو گیا اور وہ ایک گلی آگ کوٹھن کی آپ کی رقم نے فرما دیا۔ میں نے پوچھا
کہ کیا میری رقم آپ نے بھگائی تھی ہے؟

اس نے کہا ہاں تو کہہ چکا کہ مجھے کتنی ملتی۔ اس نے کہا ہاں یہ رقم وہاں
نے کر خوش ہو کر چلا جائے آپ نے جو رقم گزری میں مل کر۔ یہ تو کل جیٹ
نہاں میں۔ اور یہ فداست خدا تعالیٰ نے تھوٹک پہنچا دیا اور میں نے اپنی جیٹ رقم
اصل کر لی اس حدیث کی سند اگلے صفحے ہے۔

حدیث میں ہے کہ جو ہم کو ان کے بھراستے بیٹا نے تو سرت کے ان
اسے آگ کی کام پہنچائی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر توں کا قصیدہ:

صحیح مسلم شریف میں حدیث ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اسے عمرہ اصدق اور تشریت اعتقاد کرتی رہو میں نے دیکھا ہے کہ جنم
میں تم بہت بڑا دروازہ کھولا جس کا کہ ایک عورت نے تم سے کہا حضور! یہ
کون؟ آپ نے فرمایا تم نسبت زیادہ بیچو کرتی ہو اور اپنے خود کی
بائشگری کرتی ہو۔ میں نے نہیں دیکھا کہ فلاں شخص اور میں کی کسی کے
مردوں کی اصل اسے دانی تم سے زیادہ ہوئی کہ اس نے پھر پوچھا کہ
حضور! ہم میں دین کی اور اصل کی کی کہیے ہے؟ فرمایا اصل کی کی تو اب سے
خدا ہرے دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کی گواہی کے برابر ہے اور دین کی کی
یہ ہے کہ ایام میں میں نہ تو رہے نہ دروزہ۔

آیت اللہ عین:

یہ آیت قرآن کریم کی تمام آیتوں سے بڑی ہے۔ حضرت سعید بن
مسیب فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ قرآن کی اب سے کئی آیت
قرآن کے ساتھ جی آیت لے لی ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام:

یہ آیت جب ازل ہوئی تو میں اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب
سے پہلے انکار کرنے والے حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے
جب حضرت آدم کو پیدا کیا تو ان کی بیوی پر ہاتھ بھیرا اور کیا تک کی تمام
اس کی اولاد کا دل اسے آپ نے اپنی اولاد کو کھسکا ایک شخص کو خوب تر زوار اور

دعوت کی بجائی گواہ ہیں گوستانِ جہاد اور اعلیٰ دستہ پر ہوں گواہوں کے
ایسے معاملات میں حجت اور مستبر نہیں۔

دستاویز:

استاذِ دین مکتبہ صرف یادداشت کی: سائنس کے نئے ریسے۔ اس کا
مضمون: کچھ کراہی میں طبعی طور پر اکثر عام واقعہ یاد آ جاتا ہے۔

شاہد کل کوئی بات عقل آئے خلافِ باطن کئے گئے۔ کچھ کراہی میں
نہیں آئے یا چیز میں سے خرابی کی نہیں کی، یا مشنری کئے گئے کہ
میں نے تو واقعی کاغذ دیکھ لے لی تو ابھی تو سچی پوری سر سے ہاتھ نہیں
بچتی۔ اور جس طرح ہم نے اب کچھ کراہی میں گواہ کو سچ کیا ہے کہ ثابت اور
شہادت سے افکار نہ کریں۔

اوصاف کی معیار ضرور مقرر کی جائے۔

اور مسئلہ یہ ہیں لڑا لڑا کیا کراہی کا معاملہ کیا جائے تو میں کی
معاذ ضرور مقرر کی جائے، غیر مطمئن مدت کیلئے اعداد یا فیصد جان نہیں،
کیونکہ اس سے منظر سے فساد اور اور دکھلا ہے، اسی وجہ سے فقہاء نے لڑا
کر یہ حد تک لکھا مقرر اور دکھلا ہے، چھ مہینے میں کوئی مہما نہ ہو، مہینہ اور اس کا
کے ساتھ ممکن کی ہے کوئی مہما نہ ہو، چھ مہینے کئے کے وقت،
کیونکہ وہ مہما نہ کے خلاف سے آگے چلے ہو سکتا ہے۔ چھ مہینے
اس نے میں عام نہ تھا اور آج کل عام ہونے کے بعد روز کی بیشتر
آبادی وہی ہے جو کھنڈ نہیں جاتی، لکھنے والے باگواہ کو نقصان پہنچا، تمام
ہے اس کے فقہاء نے فرما کر لکھنے والے اپنے لکھنے کی ضروری مانگے یا
گواہی آہ اور وقت کا ضروری خرچ طلب کر کے تو یہ اس کا حق ہے۔ اس کا
اواز نہ کرنا بھی اس کو نقصان پہنچانے میں داخل اور آج نہ ہے اسلام نے
اپنے تمام عدالت میں جس طرح گواہ کو گواہ دینے پر مجبور کیا ہے اور
گواہی چھپانے کو سخت کی قرار دیا ہے، اس طرح اس کا بھی اچھا لکھا کہ
لوگ گواہی سے بچنے پر مجبور ہو جائیں، اسی اور طرف سے دکھایا کہ تھا کہ
برجاء میں ہے یہ فرض کرنا ہی جاتے اور فیصلہ جلد اور آسان حق کے
مطابق ہو جائے، (معارف حق میں مصلحت)

وَالشَّهِيدُ وَالشَّهِيدُ مِنْ رِجَالِكُمْ

اور گواہ کرو اور شاہد اپنے مردوں میں سے

تو دلی دیکھ کر چھپا کر لڑا، ان کا کیا نام ہے؟ جناب زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
فرمایا ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا: ان کی عمر کیا ہے؟ فرمایا
ساتھ ساتھی کہا اللہ ان کی عمر کیا ہے اور یہ حال اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں
وکریم اپنی عمر میں سے کچھ دینا چاہتا ہوں تو دینا خدا کی عمر میں سے
چاہیے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا: کئے۔ حضرت آدم رضی
اللہ عنہ فرمایا: جز، مال کی قسم، میں میں تو کھانا اور خوشیوں کو اس پر
گواہ کیا تھا۔ حضرت آدم رضی اللہ عنہ اب آئی تو کئے گئے خدا کی عمر کی عمر
میں سے وہ بھی چاہیے، مال ابی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمایا: وہم نے سچ
نہ کہہ (حضرت آدم صلی اللہ علیہ وسلم) تو حضرت آدم رضی اللہ عنہ نے گواہ کیا، میں
پر دیکھا اور دکھایا اور خوشیوں کی گواہی کر دی۔ دوسری روایت میں ہے
کہ حضرت آدم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ایک بڑا ہی بڑا ہی
حضرت داؤد کی ایک سو سالہ زندگی دے دی۔ دوسری روایت میں ہے
فریب ہے۔ (معارف حق میں مصلحت)

اس مظلوم کو دیکھو:

ابو سیدان رضی اللہ عنہ نے حضرت کعب بن جحش سے حدیث روایت کی ہے۔
انہوں نے ایک دن اپنے پاس دلوں سے کہ اس مظلوم کو بھی جائے ہو جو
اللہ تعالیٰ کو یاد رہا ہے اور اس کی وہ کہل نہیں ہوتی۔ دلوں نے کہ یہ کس
طرف؟ فرمایا یہ وہ مظلوم ہے جو ایک مدت تک کیلئے عواموں پر ہے اور گواہ
دیکھا ہے نہ کھت چھت کر رہا ہے بھرہ مدت گزرنے پر چھٹا کر رہا ہے اور
اور انھیں ۱۵۰۰ کا چھاب ہے نہ اللہ تعالیٰ سے کہ کہہ ہے لیکن
پر دیکھا کہ لکھ نہیں لکھ لکھنے کو کس نے یہ کام اپنے فرمان کے خلاف کیا
ہے اور اپنے رب تعالیٰ کا فرمان چاہیے۔

اہل مدینہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحت:

میں نے بھائی شریف میں ہے کہ مدینہ انہوں کا اوصاف میں آیت دیکھ کر
آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تو لیا یہی ضرور کیا کر، اچھا لکھا
چھاپا اور صورت کا بھی فیصد کر لیا کہ۔

صاحب معاملہ کی معذوریوں:

مصلحت کو کہا ہے اور لکھنے والے اس کا اشارہ نہیں سمجھا، یا خطا دوسرے
ممالک کا ہے والہ ہے اور زبان غیر رکھتا ہے اور لکھنے والے اس کی نہیں
سمجھا تو کس حالت میں اس کا کارن ٹیک ٹیک طور پر لکھو اسے اور اس
مضمون کو اپنے مردوں میں سے کوئی بھی کر لیا کہ اور شر یا مصلحت اور شہوت

توئی مٹا گئے اور اس وقت سے تو ان کی کرامت سے میں واقف رہا ہوں۔
 آئے ہیں دیکھو یہ در آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ تو فروغ کر رہے
 ہیں۔ آپؐ سے فرمایا کہ مجھے شہادت دے دے باپے حضرت خیرؓ نے فرمایا
 کہ آپؐ کی تعریف اور تعالیٰ کی حمد۔ چنانچہ آپؐ نے فرمایا کہ میں
 خیر صلی اللہ علیہ وسلم کو ان دو گواہوں سے براہ ہے۔ (نعمانی ص ۱۰۱)

عورتوں کی شہادت:

دو عورتیں ایک مرد کے قائم مقام ہیں۔ اصل تو یہی ہے کہ عورتوں کی
 شہادت نہ لی جائے لیکن ایک مرد گواہوں دو عورتوں کو مان لیا گیا ہے اس لیے
 کی جہالت کی بنا پر ان سے دو دھما میں جن کا شمار ان کی شہادت میں
 جاتا ہے۔ عورتوں کی شہادت اسلام میں غیر معتبر ہے۔ اس کی تائید قرآن کی
 اس قول سے ہوتی ہے یا ان انبی شہدے بر ابائت مصلیٰ فی ان بن کی
 ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے بعد ان لوگوں کا طریقہ یہی
 رہا ہے کہ دو دھما میں عورتوں کی شہادت جائز نہیں۔

اجماع صحابہ

یہ حدیث میں ہے اور تہ سے ذیل کے اصل کا قائل احتجاج ہے۔
 حضرت ابو بکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے خصوصی وجہ یہ ہے کہ ان کی
 حضرات کے زمانے میں بیشتر قوانین شرع کا فیصلہ اسرار میں ہی ہوتا تھا
 ہیں ان کے بعد صرف اہل اسباق ہی جانتے تھے اس لیے ان حضرات اور ائمہ
 بہت کم ہوا۔ اس لیے ان حضرات نے علم اور اہل ان کے وفوی کی اقتدار
 ہونے سے بعد (نعمانی ص ۱۰۱) کے بعد کہہ دیا۔

مسئلہ: امام اہل حنفیہ نے فرمایا تھا کہ گواہ کی عبادت کو دیکھ لے گا
 ہی اس کے لئے کافی ہے لیکن اگر قرآن کا یہی گواہ نہ ہو تو اس کے لئے
 حاکم میں کے اعوان دریافت کرے۔ صاحبین کے نزدیک یہ گواہان چاروں
 سے شہادت کا حال ہر ایک کو ان کے ہر دو سے گواہ قرآن کی گواہ ہے حال
 ہر ایک پر حرج کرے۔ یا نہ کرے۔ امام شافعی اور امام مالک نے کہا ہے
 امام مالک نے فرمایا اس کو گواہ اور امام شافعی نے کہا ہے اس کے اہل شہادت
 کرے۔ اور میں یہاں تک کہ دو شہادہاں کی شہادت دکر اس کو اس کے
 حدیث اور اہل حق کو اس سے براہ دھماں کے حامل دریافت کرے۔

امام ابو حنیفہ کی دلیل یہ ہے کہ جو اب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا اس کے اہل حق کے جس کو ان کی شہادت قرآن کی وجہ سے
 گواہوں کی سزا تھی وہ جاتی مسافرت و ہم حاکم ہیں ہر ایک

فَإِنْ كُنْتُمْ لَا تَجِدُونَ رَجُلًا فَارْجُلَيْنِ

مگر اگر نہ پائیں تو ایک مرد اور ایک عورت

مِنْ رِضْوَانٍ مِنَ الشَّهَادَةِ أَنْ تَصِلَ

ان دونوں میں سے کسی کو نہ پہنچے کہ اسے ہو گا ان میں سے کسی کو

يُحْدِثُهَا فَتَكُنْ كَوَاحِدٍ مِنْهُمَا الْآخَرَىٰ

اگر اسے اپنے ایک سے تو یہی ہو گا اس کو دوسری

گواہ ضروری ہیں:

لازم نہ پائیں اس وقت تک کہ اسے گواہوں کو دوسرا میں سے ایک
 مرد اور عورت جس کو وہ پائی جائیں اور گواہ کا مل پہنچے یعنی افاق ہوا
 ان دونوں سے نہ ہو۔

اوجھے گواہ:

مگر مسلمان اور مشرک کی حد میں ہے کہ تھے گواہوں میں سے جو مسلمان
 گواہی دے سکا ہو۔ لیکن ان کی ضروری حد میں جو ہے کہ جہاں کو
 وہ ہیں کہ جن سے اسے طلب کیا جائے۔ اور وہ وہاں دینے چاہئے۔

حضرت خیرؓ کی گواہی دو گواہوں کے برابر ہے:

مسئلہ: امام اہل حنفیہ نے ایک اصول سے کہہ دیا اور عربی
 آپ کے بچے جیسے آپؐ کے دولت خان کی طرف رقم پینے کے لئے چلا۔
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو ذرا جلو گل کے دروازہ پر آئے آہستہ آہستہ گواہوں کو
 یہ معلوم تھا کہ یہ گواہ آپؐ کے تیار کیا جانے والے تھے لیکن ان کو
 یہاں تک کہ جتنے گواہوں میں آپؐ کے ہاتھ چلا تھا اس سے زیادہ
 گواہ کے عربی کی شہادت تھی اس لئے آپؐ کو اندازہ نہ کرنا حضرت ابو بکر
 سے چلے گئے اس کو کہ ہاتھ چلا تھا انوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی گواہ
 کے اندر مانے لگے تو اسے میرے ہاتھ چلا چکا ہے وہ یہ کہہ رہا ہے
 اس نے کہا لیکن اللہ تعالیٰ کی قسم میں نے تو کسی بچہ حضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فراموش کیا ہے۔ یہ ہے کہ وہ میان معاملہ ہو چکا ہے۔ اب
 نوک اور اہل حق سے ملے۔ اپنے گئے۔ اس کو مانے لگے کہ ہاتھ چلا تھا وہاں
 کہ میں نے آپؐ کے ہاتھ چلا دیا۔ مسلمانوں سے ہر چہ ہاتھ چلا ہے
 خدا تعالیٰ نے تمہیں میں آپؐ کی رہنمائی سے تو کسی کی گواہی نہیں دو
 لی کہ چلا جائے نہ اور گواہیں نہ۔ اس میں حضرت خیرؓ رضی اللہ

وَأَذِّنِ الْأَنْتَرَىٰ لِلْبُؤَا

واللہ کے کہہ رہی کہ اور زنا کیلئے جو کہہ سکتی نہ چڑ

ضرورت کے وقت گواہوں کو انکار نہ کرے:

یعنی گواہوں کو جس وقت گواہ بنانے کے لئے یا اسے شہادت کے لئے بلائیں تو اس کو گواہ بنانا انکار نہ چاہئے اور باطنی سستی نہ کروانی کے لئے نکھائے۔ میں معاملہ چھوڑنا یا پکارنا کہ انصاف ہے۔ اس میں سے اور کوئی چاہے ناقص اعتبار کی گھم لینے میں ہرگز ہمارے ہر ایک اور کسی کے حق میں نہ ہوئے۔ سب سے اطمینان بھی اس میں ہے۔ جو حقہ حلیہ نہ

لَا اَنْ تَكُوْنَ بَعَارَةً مِّنْ عَاجِزَةٍ تَذِيرُوهَا

ترجمہ یہ کہ سوچو ہر باتوں پر ہاتھ لینے ایسے ہو اس کو

بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَلَا تَتَذَكَّرُوْهَا

ترجمہ میں تو تم پر کچھ سزا نہیں اگر اس کو نہ لکھ

وَأَشْهَدُوْا اِذَا تَبَايَعْتُمْ وَلَا يُضَارُّ

اور گواہ نہ لیا کرو جب تم سواری اور نقصان نہ کرے

كَآيَةِ وَلَا تَشْهَدُوْا

لکھنے والا نہ گواہ

تقدیر معاملہ ہوتا گھم ضروری نہیں ہے:

یعنی اگر سواری کا معاملہ دست پرست ہو جائے تو ہر قسم کی ہتھی طرح معاملہ ہو مگر اصرار نہ ہو تو اب نہ لکھنے میں منع نہیں مگر گواہ بنانا اس وقت بھی چاہئے کہ کسی معاملہ کے متعلق کوئی ذمہ دار آئندہ پیش آئے تو کام آئے اور نقصان نہ اور گواہ نقصان نہ کر سکتی۔ یہی اولیٰ دلیل میں سے کسی کا بھی نقصان نہ کرے۔ بلکہ حق واجب ہر دو میں انصاف ہے۔ جو خیر خواہ نہ

وَ اِنْ تَقَالَوْا فَانَاْهُ صُوْقِيْكُمْ وَ اَتَعُوْا

اور اگر بھارتی تو یہ گواہوں کی بات سے تیار نہ ہو تو ان کو

لَهُ وَ يَحْلِلْكُمْ اَللّٰهُ وَ اَللّٰهُ بِحَلِّ شَيْءٍ

اللہ سے اور اللہ تو کہنے والا ہے اور اللہ ہر ایک کے

نکاح میں اعلان و گواہ:

میں نکاح میں کہہ کر اعلان کی شرط والا میں نکاح چنانچہ دو گواہوں کے بعد نکاح کو چھپانے یا انکار کرنے سے نکاح میں نہیں ہو پڑتا۔ اور وہ ہے اعلان و انعقاد نکاح کے بعد ہوتا ہے جو غیر ضروری ہے اس لئے ہم نے دو گواہوں کا ایجاب قبول کے وقت حاضر ہونا اور ایجاب قبولی کو مستلزم ضروری قرار دیا ہے۔ تاکہ انعقاد نکاح کے وقت اعلان نکاح ہو۔ یعنی چھپ کر نکاح نہ ہو گا۔ ان کے سامنے ہو۔ ورنہ ہ

گواہوں دینے کا شرعی حکم:

ہم سمجھتے ہیں کہ اگر کوئی دوسرا گواہ پیش نہ کرے اور اس کے لئے فرض میں ہے ورنہ فرض نکاح ہے۔ اگر کوئی غیر ضروری ہم شہادہت کی ضرورت میں مستحب ہو گا۔ یعنی شہادت کا حکم میں اور شہادت کی جوت پرانہ شہادت نزدیک دست نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے شہادت دینے والا اور لکھنے والا دونوں برابر ہیں۔ اور اگر کوئی شہادت دینا نہ چاہے تو اسے شہادت دینا نہیں ہے۔ میں نے یہ بھی لکھا ہے کہ گواہوں کا حکم نکاح میں ہے۔

زنا کیلئے چار گواہ ضروری ہیں:

ساتھ شہادت زنا کے ہر امر کی شہادت کے لئے دو شہادت دہیوں کی گواہی کافی ہے۔ البتہ زنا کی شہادت کے لئے چار مردوں کی گواہی ضروری ہے۔ لیکن زنا کا متعلق مرد اور عورت دونوں ہے۔ ہر اس لئے چار آدمیوں کی گواہی ضروری ہوگی کہ گواہوں کو گواہوں کے لئے اور دو گواہوں کے لئے۔ نیز شہادت کا مقصد پروردگار بھی مطلوب ہے۔

سوائے زنا کے حدود و قصاص میں دو گواہ کافی ہیں:

بجز سوائے زنا کے حدود و قصاص میں دو مردوں کی گواہی کافی ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ گواہوں کی گواہی ہو۔

وَلَا يَأْبَ الشَّاهِدَةُ اِذَا مَا دُعُوْا وَ اَلَا تَسْتَوُوْا

اور انکار نہ کریں گواہوں میں وقت جائے جاویں اور کافی نہ کرو

اَنْ تَكْتَبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلَىٰ اَجَلٍ

اس کے لکھنے سے بچو جو معاملہ نہ بڑا اس کی سعادتمند

ذَلِكَ اَمْرٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَ اَقْوَمُ لِلّٰهِ اَدْوٰ

اس میں پرانہ افعال ہے اللہ نے نزدیک اور بہت درست رکھے

یاد رکھیں۔ قیمت میں اضافہ دیکھ کر عربی نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اتار دی اور یہ کہ تم خریدنا چاہتے ہو تو تم خریدو اور نہ خریدو میں فریاد کرتا ہوں۔ پھر جتنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور اعرابی نے فرمایا کیا میں تم سے اس کو نہیں خرید چکا ہوں عربی نے کہا نہیں خدا کی قسم میں نے تو میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہد میں نے خرید لیا ہے عربی بولا کہ کئی گناؤں اور جو شہادت کہ یہی شہادت خرید و فروخت ہو چکی ہے۔ لوگ اعرابی سے کہنے لگے اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ شہادت تمہیں کہہ سکتے اس سے میں خرید کر لے لوں گے میں شہادت دے ہوں کہ تیری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خرید و فروخت ہو چکی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خرید کر لے لی طرف رخ عوضا اور فرمایا تم کس طرح شہادت دے۔ یہ خرید و فروخت کے تحت تو موجود ہی تھے خریدنے سے عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صرف آپ کی چٹائی کا یقین رکھتے ہوئے میں نے شہادت دی۔ چنانچہ خرید و فروخت کی شہادت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دواخیوں کی شہادت کے برابر قرار دیا۔

ایک شہد:

ایک شہد ہو سکتا ہے کہ ان دیکھے والے کی شہادت ہو نہیں اور خریدنے سے انھیں تصدیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد پر انھیں کچھ ہوئے شہادت دی تھی اور انھیں تصدیق تھا چاہے وہ مارا کر اس سے خرید کر لے لی یا تو اس پر استدلال بھی حسیم کر لیا جائے تو اس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی شہادت کو فیصلہ کی شہادت کیوں قرار دیا اس شہد کو در کرنے کے لئے۔

جواب:

ہم کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خرید و فروخت ہو سکتے ہیں چنانچہ علمائے اہل بیت سے کہتے تھے کہ اگر آپ جودے خرید و فروخت کی گارانتی کر رہے ہیں تو خرید و فروخت کی شہادت کی بنا پر آپ نے یہ تحصیل شدہ کا فیصلہ نہیں کیا تھا۔ دین کی بات نہ سمجھنا خرید و فروخت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دواخیوں کی گواہی کے برابر قرار دیا تو اس کی وجہ صرف یہ تھی کہ آپ نے خریدنے کے بعد ان کی قوت اور قیام و کثرت کی عقلی ملاحظہ فرمائی تھی۔

حاکم اپنے علم حقیقی پر فیصلہ کر سکتا ہے:

اس حدیث سے یہ مسئلہ نکلتا ہے کہ اگر حاکم کو کسی اللہ کا عقلی علم ہو تو اپنے علم کے مطابق اس کو فیصلہ کرنے کا اختیار ہے کیونکہ دواخیوں کی شہادت سے گمان غلبہ حاصل ہوا ہے۔ یقین حاصل نہیں ہوتا۔ اور

عَلَيْكُمْ وَإِنْ كُنْتُمْ عَلَى سَفَرٍ وَلَمْ

جائے اور اگر تم سفر میں ہو اور نہ پاؤ

تَجِدُوا كَاتِبًا قَرِيبًا مِّنْ مَّقْبُوضَتِكُمْ

کوئی لکھے والا تو تم کو قریب میں رکھیں جسے علم اگر

أَمِنْ بَعْضِكُمْ بَعْضًا فليؤدِّ الَّتِي

اگر تم میں سے ایک دوسرے کو قریب رکھے کہ ہر ایک کو دے جس کو

أَوْثِينَ أَمَانَتَهُ وَلْيَتَّقِ اللَّهَ رَبَّهُ وَلَا

جس پر شہادت لینا امانت کو ادا کرنا چاہتا ہے کہ امانت

تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ

چھپاؤ گواہی کو اور نہ لکھیں اس کو چھپا دے تو جھگ

لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ وَاللَّهُ يُمَاطِعُكَ لَوْ كُنْتُمْ عَلَى

شہد ہے دین اس کا اور اللہ تمہارے کاسوں کو خوب جانتا ہے

کاتب نہ ہو تو دین رکھ لو:

یعنی اگر سفر میں قریب اور احوال کا معاملہ کرنا اور دستہ چاہیے کوئی کاتب نہ ملے تو قریب کے قریب کوئی چیز دین کو دین و آدھنی ہوئے۔

سفر میں دین کی حالت بہ نسبت صغیر زیادہ ہوگی کیونکہ سفر میں سہولت دشواری سے بھی سہولت صاحب دین کا دشمنان ممکن ہے اس لئے سفر میں دین کا علم بہ طور محض اور کاتب کی موجودگی میں دین رکھ درست ہے جیسا کہ حدیث میں موجود ہے اور اگر صاحب دین کو یوں پر احتیاج اور ان کا اعتبار ہو اور اس سے دین کا طالب نہ ہو تو وہ دین کو لازم ہے کہ صاحب دین کا حق تمام نکال ادا کر دے اور خط سے دیتا ہے صاحب حق کے حق میں امانت ہے معاہدہ کرے۔ (امجد خلا)

حضرت خرید و فروخت کی شہادت:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اعرابی سے ایک تموز خریدی اور پورا اس جگہ سے چھپے تاکہ نہ کسی نے قیامت ادا کر میں لیکن اعرابی نے کچھ آنے کی اسے شہادت کہ اعرابی نے کھڑے کا ہوا تا ڈالنے کے ان کو معلوم تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو خرید کر لے کر اپنے پاس نے قیامت

مرحمن کے قبضہ میں آتا تو ایسی جہاد میں کوئی شک نہیں رہتا اور اس سے زائد ہوتا ہے کیونکہ اس کا قبضہ ایسی جہاد ہے کہ اگر اس کا قرض وصول ہو جائے تو وہاں رہنے سے پانچ قرض وصول کرنے۔ (دوسروں)

مسئلہ : راہب یا پنگھ مرہون کا مالک ہے اس لئے مرہون کا ہر غرقہ راہب کے ذریعہ اور مرہون سے جو کچھ چاہو تبتہ پہنچاؤں وہ وہاں وغیرہ اور ان کے بعد اس پر اس میں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کچھ کہہ دو اور وہی راہب کی گاہیہ اور خوشنہاں ہوگی راہب کی گاہیہ۔

مسئلہ : مرہون کی تمام چیزیں اور غرقہ اور غرقہ مرہون کے پاس بطور دین رہے گی اس کو بھی اصل مرہون کا حکم ہوگا البتہ راہب کی غلیط ہوئی مگر قبضہ مرہون کا ہوگا اور مرہون کوئی غلیط حاصل نہیں اس لئے مرہون میں وہ کوئی تصرف نہیں کر سکتا اور مرہون سے کسی قسم کا فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اور نہ وہ مرہون چاہے گا۔

مسئلہ : مرہون اگر راہب کی اجازت سے مال مرہون پر کچھ خرچ کرے تو وہ راہب پر قرض ہوگا اور اگر بغیر اجازت صرف کرے تو ایک قسم کا ضمان ہوگا۔ وہ اس قرض پر ہوا۔

راہب کا مال مرہون کا نہیں ہو جاتا:

ایک روایت میں آیا ہے ابن جوزی نے اگر تمام غنیمت کے حوالہ سے کہہ دے کہ لوگ کسی کے پاس مال دین رکھتے تھے اور بعد یا کرتے تھے کہ اگر غلام وقت تک ہم قرض ادا کر دیں تو غنیمت و مال تیار ہو جائے گا اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا یبلغک الملوغی (یعنی امداد متروک کے اندر رکھ، جس میں ہو تب بھی وہ مال مرہون کا نہیں ہو جاتا غلام کی لئے بھی اپنی سزا سے اگر تمام غنیمت کا یہ جان بچا کر ہے۔

باجار غلام یہ مطلب ہے کہ مال دین میں خود بخود مرہون جانور کے بیچے ہو جائیں یا وہ وہاں ہو تو اور راہب کی ہے اور جو کچھ مرہون کے کھانے پانے میں صرف ہوگی راہب کے ذریعہ ہوگا۔

جسم میں دل کی حیثیت:

جیسے کہتے ہیں جہاں سے کسی کی ہمتی آنکھوں سے دیکھا جائے گا وہاں سے ہمتا پنے دل سے دور کھا۔ یہ دل کی طرف نسبت کرنے کی وجہ ہے کہ دل تمام اعضا کا سرکار ہے اس کے افعال کا مرکز بھی سب افعال سے بڑا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ کسی آدمی کے دل میں ایک ہوائی لہری ہے کہ جب وہ تھک ہوئی ہے تو سارا بدن تھک جاتا ہے

حاکم کا حکم ہے کہ خود چینی ہے اور چینی کا وہ چکن ہے وہ چاہے۔ یہی وجہ تھی کہ حضرت ابو بکر نے حضرت سیدہ فاطمہ کے خلاف اس حدیث کی بناء پر فیصلہ کیا جو خود تھا آپ نے بھی حضور نے فرمایا تمام ایسا۔ اسے گروا اپنے بعد اپنے مال کا کسی کو دانا نہ دے سکتا ہے۔

اپنے عظم پر حاکم اپنا حق وصول کر سکتا ہے:

ایک مسئلہ یہ بھی اس حدیث سے نکلا ہے کہ اگر ہوشیار حاکم وغیرہ کا کسی پر کوئی حق ہو جائے کسی سے کچھ خرچہ ہو تو اس کے لئے جو کچھ کسی سے اپنا حق بجز وصول کرے خود اس شخص کا مال ہو اور اس کے پاس شہادت ہو۔

یعنی اگر یہ کوئی حق حاکم کسی اور سے حاکم کی عدالت میں اپنے حق کی چاہہ ہوئی کرے گا تو اس وقت شہادت کی ضرورت ہوگی کہ اس کا ذاتی یقین ہو کہ کوہیت کرنے کے لئے کسی نے کچھ خرچہ کیا ہے اس لئے کہ ہوشیار حاکم کو ہوشیار کو ہوشیار کی صفائی کا یقین ہے کہ اس کو اگر گروا دے۔

مسئلہ : جب مرہون کا مال مرہون پر قبضہ ہو جائے تو وہ چھ راہب کی ملک میں رہتی ہے صرف مرہون کے قبضہ میں چلی جاتی ہے جو کوئی غلیط راہب کا ہوگا ہے اور حق قبضہ مرہون کا اس لئے راہب کے قبضہ کی شکل کے بعد راہب کے لئے مال مرہون سے بغیر خود ہی کی اجازت نہیں رہتا۔ یہاں کے کچھ خرچہ ہو کر اس کے کچھ خرچہ ہو کر ہے نہ مکان میں رہ سکتا ہے۔

ہاں اگر مرہون اجازت دے دے تو خیر بات یہ ہے کہ مال مرہون مرہون کے قبضہ میں ہر وقت رہتا ہے اور راہب کی مال مرہون سے کسی قسم کی لین دین خود ہی سے بعض اوقات وہ خود ہی دوسری کے لئے ہو جائے مرہون پر مرہون کا قبضہ نہیں رہے گا۔ یہ مسئلہ ۱۴ مضمون کا ہے۔

مسئلہ : مال مرہون میں راہب کا ہر غرقہ تصرف ہم کرے چاہے اگر وہ اس نے کوئی تصرف کر لیا تو تصرف بچے ہوئے ہو جائے گا مگر اس کا غلام مرہون کی اجازت پر مال مرہون کی واکمڈا نہت پر متوقف ہے کہ کوئی غرقہ نہیں لیتی کی ملکیت تو راہب کا حاصل ہے۔

اگر قرض مال مرہون کی قیمت کے برابر یا اس سے کم ہوگا تو مال مرہون تلف ہونے کی صورت میں قرض بھی مارتا ہو جائے گا اور بقض مال مرہون قرض سے زاد ہوگا۔ واکمڈا نہت سمجھا جائے گا اور اتنی مقدار کے تلف ہونے کا حکم واکمڈا نہت تلف ہونے کے حکم کی طرح ہوگا۔

مسئلہ : اگر راہب مرہون سے تو نہ مال راہب کے قرض خواہوں کو نہیں دیا جائے گا بلکہ چھ مرہون کا قرض ادا کیا جائے گا کیونکہ مال راہب

خود کو گھر نہایت پڑھتا ہے۔۔۔ دھرم ہے۔

جس طرح سے ہر چمک کر، اہل نفس کا سواخ و اعمال بدلنے کے سواخ و
سے زیادہ سخت ہے اور طاقت سے زیادہ، وہی مختلف نہیں ہے گو کہ ہندو
وہی امریکی کی کوشش کرے اور کھلم کھلا ہندی کے ذریعہ امریکی نفسانی کو دور
کر دے گی، حدود ہندو کا کام سیکھ لے اور خود اپنی نفس سے پیچھے نہ پڑ جائے
اور دلائل نفس کو دور کرنے سے لئے فقرہ کے دہرائیں۔ جو وہ سب سے پہلے تو
مید ہے کہ اگر وہی کے اندرونی صحابی مطاف قرب دے گا سواخ و نہ
کرے گا کیونکہ طاقت سے زیادہ ہندو مختلف نہیں، اس وقت خداوند کی ہر
کار ہندو نے کی وہ امریکی کی کوشش کر چکا۔ لیکن جو شخص اپنے اندرونی
میل کی طرف توجہ نہ کرے اور وہ اہل نفس کو دور کرنے کا اندرونی مسیحا
وہ یقیناً خود ہی غم جائے گا۔

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ فقرائے دینی کے لئے جو کام ہو گا یا کسی قریشی
ہے جیسے کتاب النسخۃ والاطلاق اور ان کے حکام کو حکایت کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا میں نے تم میں، و معظم الشان چیزیں چھوڑ دی ہیں۔
ایک کتاب اللہ اور میری اپنی آں۔ مجس اللہ کی کتاب کا وہ شنباط احکام اور حق
اعمال الصحت پر مبنی کردی اور وہ ادرق قریب کی ترقی کے لئے بیکار ضروری
ہے اور مرضی خدا کے مطابق باطنی صفاتی اور عقل کے نزدیک کے لئے آل
رسول کے لوگوں سے واجب ہوا بھی لازم ہے۔

اللہ تعالیٰ ثبات میں بھی یہ وہ پوشی کرے گا:

ایک حدیث میں ہے کہ ہم لوگوں کو خدا کے لئے ایک شخص نے
حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا کہ تم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے رسولی
کے متعلق کیا سنا ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ایمان والے کو اپنے دل سے
کے گا یہاں تک کہ اس کا دل اور زبان پر کھوکھلا بیجا جس سے کہے گا تو کہے گا
خدا کی گواہی فلاں دن تھاں گواہ کیا؟ وہ غریب اگر ہو کر نہ جائے گا، جب
بہت سے مومنوں کا اقرار کرنے کو تو اللہ تعالیٰ فرمائیے گا میں نے یہاں تک
میں سے سنا کہ یہ ایک مردہ کی ادویہ ہے؟ کہ میں نے یہاں تک
کہا میں کو مصافحہ فرمادیجئے ہوں۔ اب اس نے اس کی نیکوں کا بھینسا اس کے
دائے ہاتھ میں دے دیا جائے گا، اب الیبت کا تدار و مصافحہ کو تمام جمع کے
ماتے دسا دیا جائے گا، ان کے گناہ کا خبر سننے جاؤ گے۔ مگر وہ پکارو یا
جائے گا کہ یہ لوگ جس جہنمیوں نے اپنے رب تعالیٰ پر جھوٹا پاکہ عاقلین
خداوں پر خدا تعالیٰ کی پھینکا ہے۔

يَلْوِصَانِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ

نغمہ ہی کا ہے جو کچھ کہ انسانوں اور زمینوں میں ہے

وَأَنْ تُبَيِّنُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَفَلَا تُخْشَوْنَ

اور اگر ظاہر کرو گے۔ سچے حق کی بات بے پیرا کے

يُحَاسِبُهُ رَبُّهُ ۗ أَفَلَا يُبْصِرُ

اسکو حسا۔ بے گاہکوں کا قسم ہے اللہ پھر بڑے کا جس کو چاہے

وَأَمَّا كَذِبُ هَذِهِ الْبُحَاثَةِ وَالْإِسْلَامِ عَلَى كُلِّ

ان غلام کے لئے جو کہ عورتوں کے ساتھ

شَيْءٌ قَلِيلٌ

456

خلاصہ سورت درجہ آیات:

اس سورت میں اصول شروع حواضات و معاطات جانی مالی و جسم کے
حکامات بہت سکھوت سے مذکور فرمائے اور یہ اس سورت کے تمام ا
لقرآن شروع لے کر تک پہنچا دیا اس لئے مناسب ہے کہ بندوں کو پوری تاکید و
تجدید دینی کے طریق سے دلایا جائے تاکہ مکمل احکام مذکور میں کوکھ سے
تجانب کریں ساری غرض کے لئے ضرورت تیس احکام کو بیان فرمایا اس
آیت کو بطور تہذیب و تہذیب لڑنا شروع کر تمام احکام مذکور و سابقہ کی پابندی پر
سب کو مجبور کر دے اور غلطی کا علاج قصاص و کف و توبہ و رواد و غیر میں جو اس
مصابغ میں لایا اور ان کی ایجاد کردہ تہذیب و سنہ سے کام لیتے ہیں اور انہیں ان امور
کو جاننا ہے جس میں خود رائی اور سیدہ زوروش سے کام لیتے ہیں ان کو بھی اس
میں پوری تہذیب ہوگی اور کچھ نہیں کو سب سے احتیاط حواضات و معاطات حاصل ہوگا اس کو
ناک سوز چاہئے اور جو عوامی شاہری میں کوئی ختم اشیا کا کام نہ کر سکے اس کو
تمام امور کا علم ہو ضروری ہے اور جو عوامی تمام چیزوں کا حساب لے سکے
اور ہر ایک کے مقابلہ میں ہر آدمی سے کچھ اس کو تمام چیزوں پر قدرت
عوامی ضروری ہے سوائے جن میں ناکالہ ہو یعنی ملک اور طرہ و قدرت کہ وہاں
بیان فرمایا اور ان کی تہذیب و تہذیب میں اور شاہد ہو چکا ہے مطلب یہی ہے کہ
ذات پاک سے تمام چیزوں کی ناکالہ و خالصی کا تمام سب و عیال اس کی
قدرت سب پر حاصل ہے ہر کام کی کوئی غلطی نہیں اور غلطی نہیں کر کے

مردود ہے۔ نسبتاً اگرچہ بالذات غیر اختیار کی ہے مگر وہی کا سبب مبرا اختیار کی دیتا ہے اور اس وجہ سے ہر اوقات مجھے نہ ملے پہلا ایالت اور یہ پہلی کا لازم جان کر کہ جس میں اور خطا کا پر کل و نظاری اور ہے استیصال اور ہے جنہی کا اور امر رکھتے ہیں۔ عارف و مہر کسی ہر اور اس کی نہ ملے ہیں۔ لا تو اذ ان نسبتاً شدت گناہ کہ بود نسبتاً یا مجھے ہم گناہ زانگہ و محکمات تعلیم و تکرار و نسبتاً و دنیا اور دے تکرار (دعا و دعا و دعا)۔

اختیار و شہادت کا خیال:

فہمی اور کرم نے آیت کا تفسیر یہی مطلب اس طرح بیان کیا ہے کہ اختیار و شہادت کا جو خیال تھا۔ دلوں کے اندر ہوگا جس کو ظاہر کرنا نہ کر دے۔ انفس کی حساب بھی کرے گا۔

غیر مادی مخلوقات:

بجز مخلوقات غیر مادی ہیں جنہوں کی راہیں مادی و غیر مادی سے ملتی ہیں۔ اولیٰ الباقی ہیں کہ قلب و دل سرگئی بھی تمام کے تمام غیر مادی ہیں اللہ کی باقی مخلوق۔ سے انکے ہر کئی ہے (وَمَا يَكُنْ لَهُ مِثْلُ شَيْءٍ مِّنْ شَيْءٍ)۔

بغیر حساب جنت میں جانے والے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما ہے مجھے سے میرے رب نے وعدہ کیا ہے کہ میری امت کے ستر ہزار آدمیوں کو بغیر حساب و کتاب کے جنت میں داخل فرمائے گا اور ہر ایک کے ساتھ ستر ہزار عرس ہو گئے اور ہر عرس سے رب کے تین لپ۔ ہر بھی ملا حساب و کتاب جنت میں داخل ہو گئے۔ روا احمد و ترمذی و ابن ماجہ

حضرت اسماء بنت ابی بکر کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قسمت کے دن لوگوں کو تین سپرد میں جس میں کیا جائے گا پھر ایک پکارنے والا پکارے گا کہ کہاں ہیں وہ لوگ جن کے پہلو ہزاروں سے الگ رہے تھے کہ لوگوں کو کفر سے بوجا نہیں کرے مگر وہ قہر سے ہو گئے لہذا کہ جنت میں جس حساب داخل کر دیا جائے گا پھر ہائی لوگوں کو حساب لے جانے کا حکم ہوگا۔ (ابن ماجہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے ستر ہزار آدمی بغیر حساب کے جنت میں داخل ہو گئے۔ یہ لوگ ہو گئے جو جہاد میں شہید نہیں کرتے ہو گئے مگر انہیں لینے ہو گئے اور اپنے رب پر ہی ہمارا سہہ نہیں جسے مشن علیہ

حضرت ابن عباس سے ایک طویل حدیث میں اس طرح مروی ہے۔ میں گناہوں کو قرآن مجید اور احادیث شریفہ کی وقار مبارک سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں سب جنت میں جانے والے اولیٰ تصوف ہی ہو گئے جو ان کے عاشق ہیں کہ گناہات:

(بَيْنَ شَيْءٍ وَ شَيْءٍ تَنْفِيذٌ) میں اللہ نے حساب بھی کو انسانی گناہوں سے تعلق فرمایا ہے اس آیت میں حکما اور اخلا و دلوں کو حساب کے لئے مساوی قرار دیا ہے جسے تہمت (تَنْفِيذٌ لِّمَا أَوْفَى كَيْفَ تَنْفِيذٌ)

میں مستحق اور عدم مستحق کو مساوی قرار دیا ہے۔ مطلب بھی اگرچہ اصل وعدہ کی بھی ہوگی کچھ انسانی گناہوں کی کسی خصوصیت نہیں ہے کسی انسانی کے مقابلہ میں عیسائی و ذل شدہ ترین ہوتے ہیں ان کی دینی تہذیب و عبادہ جسمانی گناہ بھی انہی سے بڑھتے ہیں نیز کہ نفس اور ملائکہ و جن کے بعد گناہوں کا درجہ بہت ہی کم ہوتا ہے جس لئے صرف بعض گناہوں کی حساب بھی کا کر گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر شے ہے جن کے اندر ایک گناہ ہوئی ہے کہ جب وہ درست ہوتی ہے تو مراد ان درست ہوتا ہے اور جب وہ مگر جاتی ہے تو مراد ان مگر جاتا ہے تو مراد وہ ہے۔

تمامہ لوگوں سے قلب کی صفائی اور نفس کے پاکیزہ و عظیم ہونے کے بعد بھی آدمی سے کبھی گناہ کا مصدر نہ ہو جاتا ہے تو اس کی قربانہ امت ہوئی ہے اور تو پر پڑتا ہے اس طرح اس کی یہ ان تئیں ہے۔ بدل جاتی ہیں اللہ غفور و رحیم ہے اس کو معاف کر دیتا ہے۔ حضرت ابن مسعود کی فرعون روایت ہے کہ گناہ سے توبہ کرنے والا ہے گناہ کی طرح ہو جاتا ہے۔ روا ابن ماجہ و ابی ہاشم

شرح مسند میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث آئی ہے کہ گناہ پر بیعتی توبہ ہے۔ موقوفی و لوگ ہیں جن کو حدیث مبارک میں تھرا و تئیں کے نام سے ذکر کیا گیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے دروازہ کھول دیا کہ ان کے لئے سب سے پہلے میں ہی ہوں گا جنت کا دروازہ سب سے پہلے میرے لئے کھول دے گا اور مجھے اندر داخل فرمائے گا اس وقت میرے ساتھ تھرا و تئیں ہو گئے اور یہ ایک نام و تھرا و تئیں ہے۔ آیت:

(وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصَّاحِبِ)

کی تفسیر میں یہ حدیث گنہ گری ہے۔ تفسیر وہی ہوتا ہے جس کے پاس دعوت ہو سو فی کے پاس بھی ہو گئیں اور اپنا دعوت و تعلقات و دعا و اپنی حق مرضی مبرا کے حصول کے لئے

وَكُنْتُمْ أَزْوَاجًا ثَمَانًا ۚ يَوْمَ تَدْعُ أُمَّةٌ أُمَّةً إِلَىٰ مِلَّةٍ مُّسْتَقِيمَةٍ ۖ

اور انکی کڑبڑیں اور ان کے ملبوسات کو کہتے ہیں کہ تم سب ایک کڑی کی کڑی

رُسُلِهِمْ وَقَالُوا مَوْجُودٌ وَأَطَعُوا ۚ لَنُفَرِّقَنَّكَ

اور تم کو ان میں سے ہر ایک سے جدا کر دیں گے اور تم کو ان کے ملبوسات سے بھی

رُبَّنَا وَأَرْسِلْنَاكَ الْغَمَضِينَ

ہم تجھے ہم سے جدا کر دیں گے اور ہم تجھے ان کے ملبوسات سے بھی

شان بخشیں

جلیلیت۔ اور جب یہ معلوم ہو گا کہ ان کے خیالات پر بھی حساب اور

اُوریت ہے تو ان پر حضرت مسیح علیہ السلام کے اور سے اور ان کو اور

کے کسی امت پر نہ تھا۔ آپ نے غیبت کی تو آپ نے فرمایا

وَقَدْ جَاءَ كُنُوزُهُمْ وَأَفْطَحَتْ لَنَا ابْنِي إِسْحَاقَ عِزًّا ۖ وَبَقِيَ خَيْرٌ خَلْقِي

کے اور ان کی نصیب میں اور ان کو غیبت میں سے اور ان کے ملبوسات سے بھی

فرمایا اور ان کے ملبوسات سے بھی ان کے ملبوسات سے بھی

سے ہر ایک سے جدا کر دیں گے اور ان کے ملبوسات سے بھی

ضمیمہ الہامی کی تفسیر ہے اور ان کے ملبوسات سے بھی

مستحق و ملبوس کی تفسیر ہے اور ان کے ملبوسات سے بھی

ان کی اہل ایمان (مؤمنین) اور ان کے ملبوسات سے بھی

سب سے زیادہ اور ان کے ملبوسات سے بھی

کے اور ان کے ملبوسات سے بھی

ضمیمہ سابقہ میں اور ان کے ملبوسات سے بھی

میں فرمایا کہ تم سب سے زیادہ اور ان کے ملبوسات سے بھی

تم سب سے زیادہ اور ان کے ملبوسات سے بھی

میں فرمایا کہ تم سب سے زیادہ اور ان کے ملبوسات سے بھی

میں فرمایا کہ تم سب سے زیادہ اور ان کے ملبوسات سے بھی

میں فرمایا کہ تم سب سے زیادہ اور ان کے ملبوسات سے بھی

میں فرمایا کہ تم سب سے زیادہ اور ان کے ملبوسات سے بھی

میں فرمایا کہ تم سب سے زیادہ اور ان کے ملبوسات سے بھی

کہتے کہتے ہیں۔ اور ان کے ملبوسات سے بھی

اور ان کے ملبوسات سے بھی

اور ان کے ملبوسات سے بھی

اور ان کے ملبوسات سے بھی

اور ان کے ملبوسات سے بھی

اور ان کے ملبوسات سے بھی

اور ان کے ملبوسات سے بھی

اور ان کے ملبوسات سے بھی

اور ان کے ملبوسات سے بھی

اور ان کے ملبوسات سے بھی

اور ان کے ملبوسات سے بھی

اور ان کے ملبوسات سے بھی

اور ان کے ملبوسات سے بھی

اور ان کے ملبوسات سے بھی

اور ان کے ملبوسات سے بھی

اور ان کے ملبوسات سے بھی

اور ان کے ملبوسات سے بھی

اور ان کے ملبوسات سے بھی

اور ان کے ملبوسات سے بھی

اور ان کے ملبوسات سے بھی

اور ان کے ملبوسات سے بھی

اور ان کے ملبوسات سے بھی

اور ان کے ملبوسات سے بھی

اور ان کے ملبوسات سے بھی

اور ان کے ملبوسات سے بھی

اور ان کے ملبوسات سے بھی

اور ان کے ملبوسات سے بھی

اور ان کے ملبوسات سے بھی

اور ان کے ملبوسات سے بھی

مَنْ أَرْسَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْ رَبِّهِ

اور ان کے ملبوسات سے بھی

اور ان کے ملبوسات سے بھی

اور ان کے ملبوسات سے بھی

اور ان کے ملبوسات سے بھی

اور ان کے ملبوسات سے بھی

اور ایک حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت سے رواد فرمائے گا کہ یہ وہ
ان ہے جس میں پوشیدہ چیزوں کا جان لیا جائے گا اور ان کو پانچ سو ہزار
کوٹھلے چائیں گے اور یہ کہ میرے کاب افعال فرشتوں نے تو تیار سے
صرف وہ افعال کئے ہیں جو ظاہر تھے، میں ان چیزوں کو بھی جانتا ہوں
جن پر فرشتوں کو اطلاع نہیں، وہ انہوں نے وہ چیزیں تیار سے اس افعال
میں کیں ہیں، اور آپ وہ سب تمہیں بخلاؤ ہوں، اور ان پر تمہارے کام ہوں،
پھر جس کو چاہوں گا بخش دوں گا، جس کا چاہوں گا عذاب دوں گا، پھر
مومنین کو معاف کر دیا جائے گا اور کفار کو عذاب دو جائے گا۔ (قرطبی)
اعمال ظاہر وہ باطن کا محاسبہ:

اور تیسرے مندرجہ میں ہے کہ انسان پر جو افعال اللہ تعالیٰ کی طرف سے
فرض کیے گئے ہیں یا حرام کیے گئے ہیں وہ کچھ ظاہری احکامات و جزئیات
سے متعلق ہیں، نماز روزہ و زکوٰۃ و حج تمام معاملات میں جسم میں داخل
ہیں، اور کچھ وہاں داخل نہ ہوتے ہیں، جیسا کہ قلب اور باطن سے
متعلق رکھتے ہیں، ایمان و اعتقاد کے تمام مسائل ان ہی میں داخل ہیں، اور
تھر و ترک جو سب سے زیادہ حرم و ناجائز ہیں ان کا تعلق بھی انسان کے
قلب سے ہی ہے، انفاق و مال و خلیع و مہر و قاعدت و نکاح و غیرہ، اسی
فرع و اطلاق و ذی غیرہ، منہ، نفس، جب دنیا و عیس و غیرہ یہ سب چیزیں
ایک اور میں حرام لگتی ہیں، ان سب کا تعلق بھی انسان کے معبود و
جوارح سے نہیں بلکہ دل سے و باطن سے ہے۔

اس آیت میں جاہت کی نفی ہے کہ جس طرح اعمال ظاہر کا حساب
قیامت میں لیا جائے گا اسی طرح اعمال باطن کا بھی حساب ہوگا، اور خطاب
میں امر و نہی ہوگا۔

اس سے مراد وہ سخت افعال ہیں جو بنی اسرار و کلمات سے کہ پڑاؤنی
سے پاک نہ ہو، بلکہ ظاہر و باطن سے، و عقل کے بغیر تو قبول نہ ہو، یا مراد
یہ ہے کہ نہایت ہم پر عذاب نازل نہ کیا جائے جیسے کہ کئی اسرار و کلمات کے
اعمال پر کیا گیا، اور یہ سب دلائل حق تعالیٰ نے قبول فرمائے گا و انکار
نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ کر دیا۔ (حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما)

حضرت شیخ سید نور محمد بدایونی:

حضرت شیخ شہید نے اپنے شیخ سید نور محمد بدایونی و مراد علیہ کا واقعہ نقل
کیا ہے کہ جب شیخ بدایونی نے پاس کتابا پکھا اور چیزیں میں آتی تھیں تو شیخ
بصیرت کی نظر سے اس پر غور کرتے تھے۔ اگر کسی کے ذریعہ کسی شے کی تازگی

نظر نہ آتی تو خود کو کھانچے یا استعمال کر لیتے یا دوسرے کو دے دیتے اور کبھی یہ
میں آتے تو دے دیتے کہ انہوں میں دفن کر دیتے، کسی بے بصیرت شخص
نے پوچھا شیخ آپ ایسا کیوں کرتے ہیں کسی دوسرے کو ہی عذاب دیا کریں
فرمایا سبحان اللہ، اگر مسلمان کو کھانے میں ذریعہ ممانعت کر دیا جائے اور وہ خود نہ
کھائے تو کون دوسرے کو کھانے کے لئے دیتا جائے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا: انْضَبْ قَلْبُكَ وَانْظُرْ اَنْفُكَ الْغَنَاقُ كَالْمَدْنِ
خطب انبی کو ان کی طرف سے بھی چاہے علم کی کوئی دے سکے ہو
پھر کسی اپنے دل سے کوئی طلب کرے۔ (اگر مومنین کے ہاتھ پر نہ دینے کے
باوجود خدا مال کے جوہر ان کی طرف و افواج پہنچا دے اور موت اختیار کرے۔)

خدا و نسیان معاف ہے:

حدیث سے ثابت ہے اور اجماع بھی مستند ہے کہ اس امت کی حفاظت
نسیان کا کھنڈن سے معاف فرمایا ہے، اس کی صورت میں آیت کے اندر جو عا
ذکر ہے اس کا اور صرف طلب و اتمام اور شرف و نعمت کے لئے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فرما چکے ہیں کہ میری امت سے خدا و نسیان اور بھگت کی کا
و افتادہ انما اللہ، اس کو اگر پڑھا جائے گا تو ضرور سیدھا راستہ اللہ دکھا
دے گا اور دوسرے و فساد لا فساد و فساد لا فساد سے تو خیر و نیک اگر
پڑھا جائے گا اس کو اللہ قبول فرمائے گا۔ اور حسب دعا دعا کرنے کا اور یہ
دلوں کو صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی عطا کئے گئے ہیں اس لئے
آپ کے بعد بھی آپ کی امت حیثیت، جمعی قیامت تک مگر اوش ہوگی۔

ایک گروہ حق پر قائم رہے گا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے میری امت محسین
مجموعی گمراہی پر فتح نہیں ہوگی، اور میری حدیث تمہیں میں عطا کی
روایت سے آئی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کا ایک
گروہ ہمیشہ اللہ کے علم پر قائم رہے گا، ان کو اللہ اس کی گمراہی سے بچا لے گا
کے اور ان کی مخالفت نہ کرے گا، ان کے نقصان پہنچے نہیں گئے، اسی حالت میں
خدا تعالیٰ ان کو امر و نسیان قیامت باور پر عطا فرمائے گا۔

سورۃ النبی پر عطا کی گئی تین چیزیں:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وہ سب صغائر میں نے چاہا کیا اور آپ سورۃ النبی تک
پہنچے، سورۃ النبی چھنے انسان پر ہے، وہ تین سے چھنے والے افعال ہیں
ای نیک نیک پہنچے ہیں لے لئے جاتے ہیں۔ اور آپ سے سارا نیک الے حکام

کیا سدا صد کا اسم اعظم تین سوہوقوں میں ہے البتہ اور آل عمران اور طہ۔
صحبت ابوالحسن کے خواجہ مخدوم نے کہ جس نے تین سوہوقوں میں مانگیں
کیا تو انکی اقیوم و حقیر سوہوقوں میں مشہد کہ اے ایلہ صمد و بقوہ کی آیت
لکھی میں دوسرے آئی عمران کی وہی آیت میں اور تیسرے سورہ طہ کی
آیت (وَسَبَّحُوا بِحَمْدِ رَبِّكَ نهاراً و لیلۃ) میں۔

7۔ دنی سلف: نھیں مسمکین نے لکھا ہے کہ سرحد نزدیک اسم اعظم (اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَكْبَرُ اَكْبَرُ) سے کہی جوں اس وقت میں ذکر ہے جس کا ہر
 ہر کلمہ اس کا اعظم (اَللّٰهُ اَكْبَرُ) سے حد جوں میں مطابقت اس طرف سے
 جائے گی۔ ایک حد سے حضرت ابوالامام محمد زکریا کہتے ہیں کہ جو دنی گئی۔
 دہری حد سے حضرت امام حسن علیہ السلام کہتے ہیں کہ جو دنی گئی۔
 علم سے گئے خود نافرمان ہے جس کا اسم اعظم اس حد سے گئے

وَاللَّهُ يَكْفُلُكُمْ وَاللَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

اور (اَللّٰهُمَّ عَنِّيْ لَقِيْكَ) کہہ کر پھر دعا پڑھنا اور اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ

شہزادی حضرت سہ ماہی اقدس کی ولادت کر دہ ہے کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ذوالنون حضرت یونس علیہ السلام
 نے مچھلی کے پیٹ کے اندر اپنے رب سے جو دعا کی تھی وہی ہو چکی۔
 ﴿يَا هَيَّاهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ﴾ (جرم ملان کی بیڑ سے
 نکلنے والی اللہ کے ساتھ دعا ہے وہ دعا ہے کہ جو توحید کی دعا حاضر کر لیں
 کرے۔) ص ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱

مسترد گشتہ کلمے نکلتے ہیں۔

(آیه اَلَا اَنْتَ سَيِّدُنَا ۚ رَفَعْتَ يَدَكَ مِنَ السَّمَاءِ فَاتَّخِذْ مَا نَشَاءُ مِنْ دُونِ الْبُلَّانِ)

الحکماء و اہم افکار یہ کہ اگر اعلیٰ درجہ سے اللہ سے دعا کی جائے تو
ظن کو فراموش ہے اور اس سے بچھ مانگا جائے تو عطا فرماتا ہے۔

[illegible]

یہ مجموعہ بیٹاں چوری جماعت کے حضرات افریقہ کی روایت ہے۔

تھا جس کا براہِ کرم تھا۔ اور اہلِ حق نے اس علقہ پابندی اور اس کا نظریہ مذہبی
عالم تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبر کی گمان نہ چکے تھے کہ یہ ذیہ صبر
سب داخل ہوا۔ یعنی مختار ہنر کے چنے چنے اور خواہش و سوائے
جو وہیں اہلِ حق اپنے کلمے معلوم ہوتے تھے کہ کچھ نہ کہہ رہے تھے کہ
نے اس شان کا کوئی اشیاء نہیں دیکھا۔ ان لوگوں کی غماز اوقات بھی ہو
تھا تھا سنے وہیں صبر میں علی غماز کا کفر ہے ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
اسلم نے بھی ایسا نہ دیا۔ شرعی کی طرف نہ کہے انہوں نے غماز
چاہی۔ یہاں اور عقب سے نکلے ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام
لانے کی دعوت دینا۔ دوسرے جواب دیا موقوف ہے پہلے ہی اسلام
چکے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کلمہ کہتے ہو کہ اسلام ہے نہ کہ
اسے دلی ہنر ہے کہ تم اللہ کا چنا فراہ دینے ہو۔ مطلب کی پرستی کرتے
ہو اور جزو کو کلمہ ہے۔ یعنی جزو کے گوشت کو کلمہ سمجھتے ہو۔ کہنے چھاپا
تا اور کلمہ کی کلمہ خدا کی دعوت کا نام ہو جو کلمہ تھا۔

[illegible]

١٠٠

انکس الی شیبہ اصرافی : اس انکس مراد یہ ہے جو لوہے کی مرفوعہ حدیث بیان

خود اس نے کہ لغت و تریب و غیرہ کے لحاظ سے الفاظ میں کوئی ایسا کام
اجمالی نہیں نہ عبارت کی حق کا احوال رکھتی ہے نہ جو مدلول سمجھایا اور عام
نوادہ سطر کے خلاف ہے۔ اور اس میں نے کہ عبارت و لفظ میں کوئی نہ
سہی کا جس کو سمجھا تھا نہیں شام کی انھوں نے مستحبہ یا اصرار مصوم یا
نہیب کے نام سے اس سطر سے تعارض نہیں ہو چکا کہ شاعر مراد واقعی نہیں
ایہ ہے۔ یہی قاعدہ کو سمجھتے کہتے ہیں اور انہی حقیقت کتاب کی ساری
عبارات کی جزا و مصل اس میں یہی آیات ہوتی ہیں۔ اور یہی قسم آیات کی
”تکلیفات“ کہلاتی ہے۔ یعنی جن کو مراد معلوم نہیں کرتے ہیں نہ کہ مستحبہ
والنہیب یا اصرار ہو نہ کہ مستحبہ ہی ہے۔ اس مراد میں آیات کو کبھی نہ
کی طرف مبالغہ کر کے لیتا ہے جو اصل اس کے خلاف پڑی ہیں ان کی صفحہ
نقص کی وجہ سے اور خط میں مراد وہی جاتی ہے کہ قاعدہ کتاب کا لفظ نہ ہو
اور یا جو اصرار اس میں لیا کے حکم کی مراد کی ہوئی ہوئی نہیں دیکھیں۔ تو
جو کبھی مراد لیں گے کہ مراد نہیں چاہئے جہاں قاعدہ علم انقص
استعداد ہی ہے۔ بہت سی کتابیں چاہی کہ اصرار میں نہیں لیتے کہ وہ بھی وہی
نہیب میں شامل نہیں۔ مگر یہاں اس کی تاکید اور یہ بھی نہ کر رہا
نہیب کے معنی معلوم اور نہایت لگے کہ لفظ میں خود قرآن مجسم کے
مطابق معلوم کی نسبت تصریح کر دی۔ (۱) لفظ انقص انقص انقص

(۱) لفظ انقص انقص انقص

(۲) لفظ انقص انقص انقص

اور چاہتا ہے کہ الوہیت و شیت کا رد کیا۔ اب ایک شخص اس سب
غلات سے انگلیں بند کر کے ”کلینۃ القضاہ الی موبہم و روح منہ“
اور وحی بیات کو سے روئے اور ایک اور معنی چھوڑ کر غلات کے سوالی
ہیں اس میں لکھی گئی۔ لہذا نے جو کتاب کی یہ تصریحات اور اس تریب و
کے معانی ہیں۔ یہ کہ وہی اصرار دھری نہیں تو وہ کہ ان کی بعض دوسری
الکتاب چاہتے ہیں کہ ان میں غرض الفاظ کے کہ کوئی اور معنی نہ چھوڑنا
دیں۔ وہ بعض گزروہ عقیدہ والے جو اصل میں یقیناً اس سے غلات سے اپنی
راہ و راہ کے مطابق سمجھتے ہیں یا مراد لیا ہے ہے ہیں۔ حالانکہ ان کا
صحیح مطلب صرف اللہ الی موعود ہے اور اس کے لئے نہیں کہ وہی
دوسری کتاب کو کہہ کر یہ کہہ رہا ہے جو وہی موبہم دہے ہے اور غلات
و غلات سب کو لکھ جانتے ہیں۔ نہیں یقیناً یہ کہ ان میں قسم کی آیات
ایک ہی سطر ہے۔ آئی ہیں جن میں میں ناقص و ناقص کا امکان نہیں۔ اور

اور اس حدت اور ذوق میں گزر کر چاہتا ہے جو گزروہ کو لکھتے ہیں چاہتا
ہے۔ جس میں میں بیاد کی نہیں لکھی جاتی۔ وہ وہی سطر ہے اور لکھتا ہے

هُوَ الَّذِي أَنزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ

الہی ہے جس نے ہماری تم پر کتاب الہی میں آیتیں ہیں

فَعَلَّمْتُ هُنَّ أَلِفَ الْكِتَابِ وَأَخْرَجْتُ مِنْهُ

تکلم میں لکھی آیتیں ہیں جس میں آیتیں ہیں اور ذوق میں

فَالَّذِي نَزَّلَ فِي قُلُوبِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ فَيَتَّبِعُونَ

یعنی جن کے معنی معلوم نہیں ہیں جس کے اہل میں لکھی ہے

مَا تَشَاءُ مِنْهُ ابْنَاءُ الْفِتْنَةِ وَابْنَاءُ

وہی ان کے معنی میں غلات کی کہ ان میں چاہتا ہے کہ غرض سے اور

تَأْوِيلُهُ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ

مطلب معلوم کرنے کی نسبت ان میں لکھی ہے کہ ان میں

وَالَّذِينَ هُمْ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا

اور مفہوم علم الے کہتے ہیں ہم میں یہ یقین ہے

بِهِ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا يَذْكُرُونَ

سب ہمارے سب کی طرف ہے۔ ان کی یہ کہہ گئے ہے

أُولَٰئِكَ الْكِتَابُ

ای سمجھتے ہیں جس میں

نصاری کی الہامی دلیل کا جواب

نصاری جو ان کے تمام اہل سے عاجز ہو کر بطور معارضہ تھا یا فر
آپ حضرت مسیحؑ کو لکھتے تھے ”ارواح اللہ“ کہتے ہیں۔ جس ہمارے
آیات میں لکھتے ہیں لکھنا کہ ان میں یہاں میں کاشقی ہے اب ایک نام رسول
اور خدا کی صورت میں دیا جس کے کچھ کچھ کے بعد ہزاروں آیتوں و
ملاقات کا کہہ رہا ہے۔ ان کو ان کی کہہ کر فرمایا کہ یہ کلام کتاب
غیر میں دوسری آیات اپنی ہائی ہیں کہ وہ میں کی مراد معلوم نہیں

کیلئے بہت جلد امریکا کا اقد ہے۔ ہائیکہ جلد

زَيْنَ بَلَدٍ اَنْ يَسْ حُبُّ الشَّهْوَةِ مِنَ النِّسَاءِ
 فریفتہ کیا ہے لوگوں کو عروج چیزوں کی محبت نے جیسے عورتیں

امتحان و آزمائش کی چیزیں:

یعنی جب ان میں بھی کراؤی خدا سے غافل ہو جائے۔ اسی لئے
 صحت میں فرما کر ان کا سخت تہذیبی جتنہ نظر علی الزخاں من
 انبساط۔۔۔ میرے بعد مردوں کیلئے کوئی ضرور مسائل تھوڑی سے جو کہ
 نہیں۔ پس اگر عورت سے قطعاً عطف اور محبت اور اولاد ہوتی وہ مذہب
 نہیں بلکہ مطلوب و مطلوب ہے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
 فرمایا کہ دنیا کی بہترین ستارہ ایک چوکی ہے۔ اگر اس کی طرف دیکھتے تو
 خوش ہوئے تو فرخندہ ہوا ہے۔ کہیں صاحب ہوا تو پیچھے چھوٹے شہر کے
 مال اور اپنی محبت کے سوا کسی میں اس کی حفاظت کرے کسی طرح عقل
 چیزیں آگے ستارہ دنیا کے سلسلہ میں جہاں ہو جس سب کا محور مذہب ہوتا
 نیت اور طریق کار کے لحاظ سے مصلحت ہوتا ہے گا۔ مگر چونکہ عبادت
 کثرت ایسے افراد کی ہے جو پیش و پشت کے کامائوں میں بھی کھڑا
 خالی کردہ اپنے انجام کو پہنچ جاتے ہیں۔ اس لئے بہت قیاس میں
 صلح ہوگی عام رنگی مٹی ہے۔ ہائیکہ جلد

وَالْبَيْنِ وَالْقَنَاطِيرِ الثَّقَلَيْنِ مِنَ الذَّهَبِ
 اور بچے اور خزانے بیع کئے ہوئے سونے

وَالْفَصْلَةِ وَالْغُبْلَةِ السَّوْدَةِ

اور چاندی کے انگوڑے بٹکان لگائے ہوئے

یعنی جن پر کبریاں بٹکان لگائے جائیں یا ان کیان کو کھڑے جن کے
 ہاتھ پاؤں اور وٹان پر تھوڑی زمین ہوتے ہیں یا چمکھڑے یا اموال
 بچے کے لئے چھوڑے گئے ہوں۔ ہائیکہ جلد

وَالْاَنْعَامِ وَالْخُمْرَةِ ذَالِیْ مَتَاعٍ الْعِیَاقِ
 اور مویشی اور بکری یہ قائمہ اموال ہے دنیا کی زندگی میں

الَّذِیْنِ لَا وَاللّٰهُ عِنْدَکَ اَحْسَنُ الْمَالِ

اور اللہ ہی کے پاس ہے بہتر مال

ہے کہ لوگ قرآن کو نہیں سمجھتے ہیں مگر کبریاں اور غور و جہد
 طور پر کہیں نہیں سمجھتے ہیں ہم عالم ہیں لیکن ہم جرم سے ۵۲
 ۵۲ کہو۔ (محررانہ کلام)

قَدْ كَانَ لَكُمْ آیَةٌ فِی فِئْتَنِ الثَّقَنَاءِ
 اسی کو نہ دیکھنا۔ ہائیکہ جلد
فِئْتَنِ الثَّقَنَاءِ فِی سَبِيلِ اللّٰهِ وَآخَرِی
 ہوا ایک فوج ہے کہ لڑتی ہے اللہ کی راہ میں اور دوسری فوج
کَافِرَةٌ یَّرُوْنَهُمْ فِیْ سَبِيلِ اللّٰهِ الْعِیْنَ وَاللّٰہِ
 کافروں کی جہتیں ہیں یہ لڑ رہے ہیں چہرہ لڑا کھنوں سے لڑ رہے
یُوَدُّ یَنْصُرُهُ مَنْ یَّشَاءُ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ
 زور دیتا ہے اپنی مدد کا جس کو چاہے اسی میں
لَعِبْدَةٌ لِاُولِی الْاَبْصَالِ
 حیرت ہے دیکھنے والوں کو

محررتا کہ واقعتاً:

جبکہ ہمارے کافر تقریباً ایک ہزار تھے جن کے پاس سات سو اونٹ
 اور ایک سو گھوڑے تھے۔ دوسری طرف مسلمان چھپے ہیں جس سے کچھ
 اور تھے جن کے پاس کل سات اونٹ و گھوڑے تھے۔ چہرہ ہیں اور کچھ تھوڑے
 تھے۔ اور قاتل تھے کہ ہر ایک فریق کو حریف مقابل اپنے سے دو گنا فخر
 تھا جس کا نتیجہ یہ تھا کہ کفار کے دل مسلمانوں کی کھڑے کا تصور کر کے
 مر رہے تھے اور مسلمان اپنے سے دو گنا تعداد دیکھ کر اور زیادہ حق
 تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوئے۔ اور کامل توکل اور استقلال سے خدا کے وعدہ
 (لَنْ یَّکُنَ لَکُمْ فِیْہِمْ قُوَّةٌ اِنْ لَمْ یَنْصُرْکُمْ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ لَیْکُنَ) پر اعتماد کر کے فتح و نصرت
 کی امید رکھتے تھے اگر ان کی چوڑی تعداد جو کئی فی صد تھی شکست ہوئی تو ممکن تھا
 خوف طاری ہو جاتا۔ اور یہ فریقین کا وہی وعدہ اور کیا بعض احوال میں تھا
 وہ بعض احوال وہ تھے جب ہر ایک کو دوسرے فریق کی جیت تم محسوس
 ہوئی جیسا کہ سورہ انفال میں آئے گا جیسے حال ایک جنگ میں اور یہ سروسامان
 جماعت کو ایسی سبب و جیت کے مقابلہ میں ان چیزیں دیکھیں گے موافق
 ہو کہ میں کی گئی تھیں۔ اس طرح مظہر و تصور کرنا دیکھیں رکھے والوں

مال و متاع کا مقصد:

یعنی ابدی نعمت ان چیزوں سے حاصل نہیں ہوتی بلکہ دنیا میں چند روزہ فائدہ اٹھا جا سکتا ہے کہ مایاب مستحکم اور اچھا لکھا کا چاہئے جو تو خدا کے پاس ملے گا۔ اس کی خوشنودی اور قرب حاصل کرنے کی فکر کرو۔ اگلی آیت میں یہ بتاتے ہیں کہ وہ اچھا لکھا کیا ہے اور کن لوگوں کو ملتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ

قُلْ اَوْفُوا بِعَهْدِكُمْ مَعِيَ ذٰلِكُمْ وَلِلَّذِيْنَ

کہہ دے کیا باتوں میں تم کو اس سے بچنے پر بیڑ کا رہا

اَتَّقُوا عِنْدَ رَبِّكُمْ جَمْعَتٌ مُّغَيَّرِيْ مِنْ تَحِيَّتِهَا

کے لئے اپنے رب کے ہاں بارش ہیں جن کے پیچھے جا رہی ہیں

اَلَا تَهْتَفِلُوْنَ فِيْهَا وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ

نہریں جھپٹ رہیں گے ان میں اور عورتیں ہیں ستھری

یعنی ہر قسم کی مردی و عورتی زندگی سے پاک سالک اہل کی۔ وغیرہ وغیرہ

وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ

اور رضا مندی اللہ کی

کہ اس سے بڑھ کر کیا نعمت ہو سکتی ہے بلکہ جنت بھی فی الحقیقت اس لئے مطلوب ہے کہ وہ خوش رہا ہے۔ وغیرہ وغیرہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ لوگو! کونسی نعمتی اور دل کا کامل سرور ہوتی ہے تو کیا جنتیوں کے بچے پیدا ہوں گے فرمایا مومن جب اور ان کی خواہش کرے تو ایک نئی سادہ میں استراحت ملے گی اور ان کی خواہش کے مطابق ہو جائے گا۔

اللہ نے ایک جنت ایسی بنائی ہے جس کی ایک لذت چاندنی کی دوسری لذت ہونے کی اور گناہ محک کا ہے۔ (یعنی لگاؤ جنتی جنت)۔ وہ وہاں اور واضح رہی کہ اللہ تعالیٰ میں انی سعید من اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرفوعہ حدیث میں آیا ہے کہ جنتیں چاندنی کی ہیں جن کے طرف اور ان کے اندر کی تمام چیزیں چاندنی کی ہیں اور وہ جنتیں ہونے کی ہیں جن کے برحق اور ان کے اندر کی تمام چیزیں ہونے کی ہیں۔ وہ ان کی سزا دہندہ ہیں

جنت کے گھوڑے:

باقی گھوڑوں اور چوہوں کا جنت کے اندر ہونا تو یہ بھی بات ہے ایک

اگر اہل نے عرض کیا تھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے گھوڑوں سے محبت ہے کیا جنت میں گھوڑے ہونگے فرمایا جب تم جنت میں داخل ہو گے تو تمہارے سامنے باقرت کا گھوڑا لایا جائے گا جس کے بازو ہونگے تم کو اس پر سوار کیا جائے گا اور وہ تم کو تہذیبی مرضی کے موافق لڑائے گا۔ وہ نہایت بڑی بہ ابن مبارک نے حضرت علی بن مالک کی روایت سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کی آسائشوں میں سے یہ بات بھی ہوگی کہ چشتی باہم طاقت کے لئے لڑائوں اور گھوڑوں پر سوار ہو کر جائیں گے۔ اور جہد کے روز ان کے سامنے رین ہائیں گھوڑے ہائیں جائیں گے جن کے لگاؤ بھی ہوگی وہ لہو اور چوٹا نہیں کر پڑیں گے۔ چشتی ان پر سوار ہو کر جہاں اللہ چاہے گا چلتے جائیں گے۔

ابن ابی النضر اور ابو اسحاق اور اسماعیلی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی مرفوعہ حدیث نقل کی ہے کہ جنت میں ایک اور شے ہے جس کی دلائی ہوئی ہے لباس کے جوڑے اور چیلے صدر سے سونے کے اعلق گھوڑے بیٹا ہونگے جن کی۔ عین اور لکڑیاں ہوں گی اور باقرت کی ہوگی ان کے پر ان والے بازو بھی ہوں گے ان کا ایک پر بظہر دہائی لگاؤ ہوگا وہ لہو اور چوٹا نہیں کر پڑیں گے ان پر اولیاء اللہ سوار ہونگے اور جہاں چاہیں گے گھوڑے لڑا کر لے جائیں گے۔ پیچھے چاہیں گے انہوں نے تو تمہارا نور مانا کر دیا۔ (اللہ) فرشتے کے گایا لکڑی راہ میں فرج کرتے تھے) تم کبھی کرتے تھے یہ جہاد کرتے تم پیٹھ پر تھے۔

ابن مبارک نے حضرت ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ جنت میں مرد و گھوڑے اور اونٹیاں ہوں گی جن پر چشتی سوار ہونگے۔ ابن وہب نے حسن بصری کا قول نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے کم مرتبہ والا چشتی دو دو گنا بزرگوار ہزار عمارت جنت کے ساتھ باقرت سرخ کے گھوڑوں پر سوار ہوگا اور ان گھوڑوں کے بازو ہونے کے ہوں گے۔ رہا بھینٹ کا ذکر تو اس کے سلسلہ میں بخاری نے حضرت ابو ہریرہ کی روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک چشتی اپنے رب سے بھینٹ کرنے کی اجازت مانگے گا اللہ فرمائے گا کیا تو اپنی خواہش کے مطابق حالت میں نہیں ہے چشتی عرض کرے گا کیوں نہیں لیکن میں بھینٹ کرنا چاہتا ہوں۔ پھر خود وہ کاشت کرے گا مگر بیک بھینٹ سے پہلے بھینٹ آگ آئے گی پھر سے ٹھیک ہو جائیں گے اور بھینٹ کھنے کے قابل ہو جائے گا۔ اور پھر ان کی طرف بھینٹ ہو جائے گی اللہ فرمائے گا آؤ تم کے بچے لے آؤ تم کو جنت میں لے کر آؤ گی۔ (طبرانی) اور ابو اسحاق نے بھی اسی

اسلام میں حضرت ابن مسعودؓ کی روایت سے اور پیغمبرؐ میں حضرت ابوہریرہؓ رضی اللہ عنہ کی روایت سے اور ابن ماجہ نے سنن میں حضرت ابوہریرہؓ کی روایت سے اسی طرح بیان کیا ہے اور بیہوشی کی حالت میں حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے خواب میں بتایا گیا ہے کہ کسی مردار نے کوئی مکان بنایا اور پھر دس خوان چنوا اور ایک مناد کو لوگوں کے بلوانے کے لئے بھیجا اب جس شخص نے منادی کی دعوت کو قبول کیا وہ مگر میں آگیا اور اس نے دس خوان پر کھانا کھا لیا اور وہ مردار اس سے خوش ہو گیا اور جس نے دعوت کو قبول کیا اس کی دعوت نے قبول کی اور مگر میں آیا اور دس خوان سے کچھ نہ کھا سکا۔ اور مردار اس سے ناراض ہو گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردار تو اللہ ہے اور اس کی طرف سے دعوت دینے والا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور مکان اسلام ہے اور دس خوان جنت ہے۔ (دارالحدیث)

وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ

اور اللہ کی نگاہ میں ہیں بندے

بندے اللہ کی نگاہ میں ہیں:

بندوں کے تمام اعمال و احوال اس کے سامنے ہیں جو جس چیز و کردار کا مستحق ہوگا یا کم یا کثرت سے دی جائے گی۔ دنیا کی بہار پر مرغیالے اس کے غنائی حواریں سے پر ہیز کرنے والے سب اپنے اپنے ٹھکانے پہنچا دیے جائیں گے۔ یا یہ مطلب لیا جائے کہ پر ہیز کار بندوں پر خدا کی نافرمانی و کفر ہے۔ جو دنیا کی اہل فریب و مکر کا یوں سے ان کو محفوظ رکھتی ہے۔ چنانچہ حدیث میں آپؐ نے فرمایا کہ جب خدا کسی بندہ کو محبوب رکھتا ہے تو اسی طرح دنیا سے اس کا پرہیز کر لیتا ہے۔ جیسے تم اپنے مریض کو پانی وغیرہ سے پرہیز کر لیتے ہو۔ (تفسیر حلی)

الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا إِنَّا أَكْثَرُ غَيْرٍ

وہ جو کہتے ہیں اے ہمارے رب ہم ایمان لائے ہیں مگر بیشمار

لَنَا ذُنُوبًا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

ہم کو گناہوں سے اور بچاؤ ہم کو دوزخ کے عذاب سے

معلوم ہوا کہ گناہ و معاصی ہونے کے لئے ایمان لازم شرط ہے۔ (تفسیر حلی)

الْصَّادِقِينَ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

وہ صبر کرنے والے ہیں اور سچے اور حکم نبی اللہ کے

طرح کی حدیث نقل کی ہے اس روایت میں آتا اور بھی ہے کہ کھیتی کی ایک ایک پالی بارہ ہاتھ کی ہو جائے گی۔ اور وہ شخص اپنی جگہ سے ہٹے بھی نہ پائے گا کہ پچاڑوں کے برابر لڑکا نیک ہو جائیگا۔

جنت میں ازواج و اولاد!

جنت کی نعمتوں میں ازواج کے خصوصاً تذکرہ کی عید غالباً یہ ہے کہ عرب کو عربوں کی خواہش شہرت کے ساتھ ہوتی تھی یا یہ ہے کہ جنت میں ہر ایک کو ازواج (خواریں) ملیں گی۔

باقی ازواج صرف انہی کو ملے گی جن کی دنیا میں اولاد ہوگی یا جنت میں اولاد کے خواہشمند ہونے عموماً اہل جنت کو اولاد کی خواہش نہیں ہوگی کیونکہ حضرت ابو سعیدؓ نے روایت میں آیا ہے کہ جب جنت کے اندر مومن اولاد کا خواہشمند ہوگا تو فوراً اولاد ہو جائے گی۔ مگر وہ خواہشمند ہی نہ ہوگا۔ (دارالحدیث)

مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی اولاد کے خواہشمند نہ ہو سکے ہم نے یہ جاہل مختلف روایات کو مطابق جاننے کے لئے کی ہے۔

عظیم الشان نعمت:

آخر میں ایک عظیم الشان نعمت کا اضافہ کیا جس پر زیادتی ممکن نہیں یعنی اللہ کی خوشنودی۔ پھر رضوان کو بصورت گہر (غیر معروف) لانے سے اشارہ کیا کہ اللہ کی رضا مندی کی حد کوئی کچھ نہیں سکتا۔

حضرت ابو سعیدؓ نے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل جنت سے فرمائے گا اے اہل جنت جنتی جواب دیجئے لَسَّكَ رَبُّنَا وَسَعَدَ لَكَ وَالْغَيْرُ فَيُجِبُ بِدَلِيلِكَ۔ اللہ فرمائے گا کیا میں اس سے بڑھ کر چیز تم کو دوں جنتی عرض کریں گے اے ہمارے رب اس سے بڑھ کر کیا چیز ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں تم پر اپنی خوشنودی نازل کروں گا تم پر انہی فیض نہ ہوں گا۔ (تفسیر حلی)

اللہ نے آخر میں ایک ایسی نعمت کا ذکر فرمایا ہے جو دنیاوی نعمتوں سے بڑھ چڑھ کر ہے اور اس سے بڑی نعمت کا امکان ہی نہیں ہے یعنی اللہ کی خوشنودی۔ اللہ کی رضا مندی ہی وہ امتیازی نعمت ہے جو جنت کی نعمتوں کو دنیاوی نعمتوں سے ممتاز کرتی ہے۔ دنیاوی نعمتوں سے جو کچھ اس میں ہے وہ نعمتوں سے پاں دنیا کی چیزوں میں سے جس چیز سے اللہ کی خوشنودی حاصل کرنا مقصود ہو وہ نعمتوں میں نہیں ہے۔ بلکہ روایات میں اللہ کے ذکر اور علم دین کے عالم و متعلق کو نعمتوں ہونے سے مستثنیٰ کیا گیا ہے۔ طبرانی نے

تعلیم ہے لہذا اس کے منصف علی الاطلاق ہونے میں کیا شبہ ہو سکتا ہے۔

عیسائیوں کی تردید۔

کہاں اس لفظ (الْإِسْلَامُ) میں عیسائیوں کے مسئلہ کا رد ہو گیا۔ بھلا یہ کہاں کا انصاف ہوگا کہ ماری دنیا کے جرائم ایک شخص پر اودھنے جائیں اور وہ جہاں سزا پر سب مجرموں کو ہمیشہ کے لئے بری اور پاک کر دے۔ خدا کے عادل و حکیم کی بارگاہ ایسی کتابتوں سے نہیں بالا ہو سکتا۔ (پیشہ ۵۱)

إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ

جسٹک: دین جو ہے اللہ کے پاس وہی مسلمان کی نعمت برداری

اسلام کے معنی سوچ رہے ہیں۔ ”غصب اسلام“ کہی اسی لحاظ سے اسلام کہا جاتا ہے کہ ایک مسلمان اپنے کو بہت خدا سے واحد کے سپرد کر دیتے اور اس کے احکام کے سامنے گونہ ڈال دینے کا اقرار کرتا ہے گویا ”اسلام“ اتنی دو چیزیں ہیں کہ ”مسلمانی“ حکمران کی کا دو مراد نام ہوا۔ یہاں تو شروع سے تاخیر تک تمام تغیر بھی مذہب اسلام کے کرتا ہے اور اپنے اپنے زمانہ میں اپنی اپنی قوم کو مناسب وقت احکام پہنچا کر طاعت و فرمانبرداری اور خاص خدا سے واحد کی پرستش کی طرف بلاتے رہے ہیں لیکن اس سلسلہ میں خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تمام دنیا کو جو اصل جامع ترین، جامع اور ناقابل تنقیح چاہیات دیں۔ وہ تمام شرائع سادہ حق پرست سے زمانہ مشتمل ہونے کی وجہ سے خصوصی رنگ میں اسلام کے نام سے موسوم و مقرب ہو گئیں۔ بہر حال اس آیت میں نصاریٰ، یونان کے سامنے خصوصاً اور تمام اقوام و ملل کے سامنے موعظاً سلطان کیا گیا ہے کہ ان مذہب صرف ایک ہی چیز کا نام ہو سکتا ہے وہ یہ کہ بندہ دل و جان سے اپنے کو خدا و تقدوس کے سپرد کر دے اور جس وقت جو نعمت اس کی طرف سے پائے دے چوں اچھا اگر دین تسلیم ہوگا وہ سب جو لوگ خدا کے لئے بیٹے ہوئے ہوں گے جو کہ کریں، مسیح و مریم کی تصویریں اور صلیب کی کھڑکی کو پچھیں، بختیڑا کریں، آدمی کو خدا یا خدا کو آدمی بنا دیں۔ انبیاء و اولیاء کو کھنکری ڈالیں معمولی بات سمجھیں، دین حق کو کھانے کی چاک کو ششوں میں گئے ہیں، دینی و دنیا کی بشارت کے موافق جو فیصلہ ان دونوں سے بڑھ کر شان و شان و کھانا ہوا آیا، جان و بھر کر اس کی تکذیب اور اس کے لئے ہونے کا کام و احکام سے ٹھیکہ کریں، دنیا جو یہ وقت چھڑاں، دشمنوں، رستروں اور چاند سورج کے آگے سجدہ نہ کریں اور مثال و حرام کا معیار بنیں ہوائے گس کو غصہ لیں، کیا ان

میں کوئی جماعت اس لائق ہے کہ اپنے کو مسلم اور ملت اور ایسی کا ہی کہہ سکے، العبادہ باشد۔ ”وئی راہ محمد بن اسحاق فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم - فقلوا قد استسلمنا. فقال صلى الله عليه وسلم كذبتكم تكلف يصحح اسلامكم وانتم لتتولن لله وتغفلون الصليب وتاكلون الخنزير۔“ (پیشہ ۵۰)

خلاصہ یہ ہوا کہ ہر جہاں کے زمانہ میں ان کا لایا ہوا دین ہی دین اسلام اور اللہ اللہ مقبول تھا۔ جو بعد میں یکے بعد دیگرے منسوخ ہوتا چلا آیا، آخر میں خاتم الانبیاء کا دین و دین اسلام کہلا یا، جو قیامت تک باقی رہے گا اور اگر اسلام کے دوسرے معنی لئے جائیں یعنی وہ شریعت جو خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے کر تشریف لائے تو آیت کا مضمون یہ ہو جاتا ہے کہ اس زمانہ میں صرف وہ اسلام مقبول ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے مطابق ہے، جو پہلے دین کو بھی اگرچہ ان کے اوقات میں اسلام کہا جاتا تھا مگر اب وہ منسوخ ہو چکے ہیں، اور دونوں صورتوں میں نتیجہ کام ایک ہی ہے۔ کہ ہر مفسر کے زمانہ میں اللہ کے نزدیک مقبول دین وہ اسلام ہے جو اس مفسر کی دینی اور تعلیمات کے مطابق ہو اس کے سوا دوسرا کوئی دین مقبول نہیں، خواہ وہ پہلی منسوخ شدہ شریعت ہی ہو اگلے زمانہ کے لئے وہ اسلام کہلانے کی مستحق نہیں، شریعت اور احکام علیہ السلام ان کے زمانہ میں اسلام حقیقی، موی علیہ السلام کے زمانہ میں اس شریعت کے جو احکام منسوخ ہو گئے وہ اب اسلام نہیں رہے، اسی طرح یہی کہ زمانہ میں شریعت موسویہ کا کوئی حکم منسوخ ہوا ہے تو وہ اب اسلام نہیں، ٹھیک اسی طرح خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں شرائع سادہ کے جو احکام منسوخ ہو گئے وہ اب اسلام نہیں رہے، اس لئے جو امت قرآن کی مخاطب ہے اس کے لئے اسلام کے معنی عام لینے جائیں یا خاص دونوں کا حاصل یہی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد صرف دین اسلام کہلانے کا مستحق وہ ہے جو قرآن اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے مطابق ہو اور وہی اللہ کے نزدیک مقبول ہے، اس کے سوا کوئی دین مقبول اور ذریعہ نجات نہیں۔ (معارف القرآن جلد ۱۱، صفحہ ۱۲۱)

جنگ و جدوجہد ہے اتحاد ہی آسان بھی ہے اور سب سے آسان اس سے ایک حکم اور
 اوسط سے وقت نکال دیا جاسکتا ہے یہی ایک عامی اور فرقہ کا ایک دشمنی
 بھی اپنا کام نکال لیتا ہے، اسلام کے لوگ ہمارے بہت دور تک پہنچے
 ہوئے ہیں مگر ان سب کی جڑ صرف ایک کلمہ لا الہ الا اللہ متعبد
 و منول للہ ہے۔ ان ہی دو جملوں میں تمام اسلامی عقائد کا خلاصہ اور
 لب لباب لکھا جاتا ہے اور یہی کلمہ شریعت اسلام کا جوہر ایمان کی روح، اہل
 کائنات، ہدایت کی زندگی و تصور اور علوم حقائق کا سرچشمہ ہے، اسی کلمہ سے
 دائمی راحت حاصل ہوتی ہے اسی سے روحی مسرت اور حقیقی آرام ملتا ہے،
 اسی کی بدولت مسلمان خیر الہام کے قلب سے سرفراز کئے گئے ہیں اور اس
 کے چھوڑنے سے آج ان کو قہر زلزلت میں گرانا یا گناہ لیکن جبکہ یہ کلمہ دلی
 اسلام کے نزدیک ایسی نعمت عظمیٰ اور رحمت کبریٰ تصور کر لیا گیا ہے، تو
 نہایت ضروری ہے کہ اسلام پر مضمون لکھنے والا اول اسی کی حقیقت کے واضح
 کرنے میں اپنا وقت صرف کرے۔ اور جب تک اس کی کامل حقیقت سے
 قاری نہ ہو جائے اسی کو کلمہ نظر نہ آئے گئے چنانچہ ہمارا اور بھی اس وقت
 یہی ہے کہ جہاں تک غور کیا اس کلمہ کے دو جز نظر آئے ان میں سے پہلا
 جز وہم کے معنی ہے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی چیز معبود بننے کی صلاحیت و
 استحقاق نہیں رکھتی لیکن ان لوگوں میں مضمونوں پر مشتمل ہے خدا کا جوہر ہونا اس کا
 قابل عبادت ہونا اور اس کی خدائی میں کسی کا شریک نہ ہونا۔

خدا کا جوہر

یہی وہ مضمون ہے جس کی تائید تمام ادیان و مذہب کے ایک زبان ہو
 کر کی گئی ہے اور جس پر جانتیہ دلی مل لکھا کا اتباع معتقد ہو چکا ہے خدا وحدان کا
 اور تمام منکرین مذہب بھی ہے زور و شور کے ساتھ اسی مضمون کی ترویج پر
 تھے ہوئے ہیں اور مادھن (میسٹرس) کے گردو سے ہماری سب سے
 بڑی معرکہ زار ملی اسی میدان میں ہو سکتی ہے۔

یورپ میں باد پرستوں کی جو جماعت تیار ہوئی ہے اس نے آج کل
 مذہبی دنیا میں ایک عام لٹل ڈال رکھی ہے اور نہایت بڑی کے ساتھ اس
 کا اظہار کیا ہے کہ خدا کا جوہر گڑ کوئی واقعہ و جوہر نہیں ہے بلکہ وہ بھی ان
 وہمی اشیاء میں سے ایک شے ہے جن کو انسان کی تخیل نے تواریخ میں طبع سے
 مروج ہو کر اختراع کر لیا تھا۔ قزاقہ رشتہ اس فرض خدا نے تو کوں کے دماغوں
 پر ایسا کچھ قند اور اقتدار حاصل کیا کہ انہوں نے اپنے تمام اعمال و افعال
 اور تمام ارادوں بلکہ تمام کائنات کی عزت و حکومت اسی کے ہاتھ میں دے
 دی اور انھیں اپنی خدائی سے یہ سمجھ لیا ہے کہ دنیا میں جو کچھ کرتا ہے

انقباض اور مزار

اسلام کے بنیادی عقائد

(علامہ شبیر احمد عثمانی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمد و صلی علی رسولہ الکریم و بعد،

ہر مذہب و ملت کی جانچ اس کے اصول اور عقائد ہی کی صداقت سے کی
 جائے گی اور اس کی حاکمیت کی پڑ جان کا یہی پتہ اور آسان ذریعہ قرار پائے گا۔
 اس قید کو ملحوظ رکھ کر ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ اسلام کے اصول و عقائد
 وقت کا لٹاکار کے اصل الاصول کہاں تک متصل کچھ اور قطعت میلہ کے زیر
 حمایت ہیں وہ انسان کی فلاح و بہبود کی کس حد تک کفالت کر سکتے ہیں۔ دنیا
 کے دوسرے شامہ مذہب سے ان کو کیا فوقیت اور امتیاز حاصل ہے انہوں
 نے بندگان کے دلوں میں خدائی کسی قدر و منزلت قائم کرائی ہے اور
 بغیر ان کا کس قسم کا حق و امتیاز انہوں نے ان کی کوشش کی ہے۔ اگر ہم اپنی اس تحقیق
 میں جس کا ہمارے پیش ایک بھی ہے جو کچھ خاطر خواہ کامیاب ہو سکے تو یوں سمجھو کہ
 ہم نے اپنی زندگی کا ایک بڑا بھاری فرض ادا کر لیا۔ اور بہت سے دوستوں کو
 جو ابھی جیسے یوں سخت محنت اور کد کاوش اور درجہ سے تہات و لاوی اور
 بڑا ہانہ کان خدا کو تکتیش مذہب میں ایک طویل پانکھی سے بچا دیا۔

تحریر کا مقصد

اس تحریر میں جو کچھ بیان ہے وہ صرف اتنا ہی ہے کہ اصول اسلام کی
 تشریح میں بعض کارآمد اور مفید عام مضامین نہایت اچھا کے ساتھ کچھ
 اپنے خاص جن سے ایک طرف تو ہمارے مذہبی خیالات کا اعجاز
 ہو جائیگا اور دوسری طرف اس مفصل کتاب کی جس کا مقصد میں نے ابھی
 ظاہر کیا وہ نسبت مضامین سے واقف ہونے اور طرز تحریر کے پرکھنے کا بھی
 مشقوں کے واسطے یہ تحریر ایک نمونہ بن جائے گی۔

ڈاکٹر کسٹا ویلیہان وغیرہ کی حیرت

یاد رہے اس قدر واضح عنوان (اسلام) کو ان چند اوراق میں کیا دیا اور یا
 کو کد میں بند کرنے سے ہرگز کم نہیں ہے مگر اسلام کے تعجب انگیز اعجازوں
 میں سے یہ بھی ایک ہے جس پر ڈاکٹر کسٹا ویلیہان وغیرہ حقیقتیں یورپ سے
 بھی حیرت ظاہر کی ہے کہ جس قدر طریق ہے اسی قدر مختصر بھی ہے اور

نہیں رہ سکیں۔ ظہر شمس علم، لیلۃ علم، علم الیوم، علم بالماضی اور علم
طیقات الیوم۔ کے نام ہیں۔ اور وقت کردہ زمانہ ہے۔ قدرے تم نے
موجودات عالم میں آج تک درجہ داشت کئے ہیں وہ کس قدر ہیں۔ اور ان کی
حفاظت کے واسطے کتنے دلائل اور کتنے کتب مانا تم کو درکار ہوئے ہیں۔

انکشافات جہاں:

پھر عالم کے امور میں جو حادثات اور حادثات صدفی کے قیام پائے
ہوتے ہیں۔ اس پر بھی ایک نظر ڈالو اور ہر برائے کی بھائی زراعت کو جس
سے خدا تعالیٰ کی پرستش و عبادت کا سبق دے میں ہے۔ پھر تفسیر طالعہ
نور کو کہ تم کو معلوم ہو کہ یہ کافر خانہ یوں ہی ہے ہر اور بحث و اتفاق۔ ت
پیدا کرنے کے قابل نہیں ہے۔

آسمان، چاند، سورج اور ستاروں کو چھینے کے ایک حال پر تو نہیں بھی
عروج ہے۔ کبھی زوال، کبھی طغیان، کبھی غروب، کبھی اور کبھی سمن، آفت کو
دیکھنے کے لئے بار بار ہے تو سے نہیں تھکتی ہوا کبھی بال ہے کہ کبھی کرتے بھی
سکون اور حرکت بھی ہے تو کبھی شمال بھی ڈالے۔ کبھی جنوب، کبھی خیمہ،
بارش باری بھرتی ہے، اور برفی کار کردہ کے حضور سے ٹک کر کہیں ٹکا
جاتا ہے، اور زمین کو بھی پستی کے سوا چاروں اسی وجہ کی ہے۔ اس پر کوئی
وہڑی ہے، کوئی بھانکنا ہے، کوئی کودتا ہے، کوئی بھرجا ہے، اسی طرح نباتات
میں بھی چھو۔ نہ تو جتنے بھی پڑے، کبھی نہ بچا جاتے ہیں کبھی ٹک
جاتے ہیں اور ان میں ایک زمین ایک پانی اور ایک آفتاب ہونے کے
باوجود اس قدر مختلف بچوں اور بچوں لاتے ہیں کہ ایک اور سب سے کو بھی
مناستہ نہیں رکھتے۔ جی ڈا القیاس حیاتیات خصوصاً بنی نوعاً انسان
باوجودیکہ سب کے سب اربعہ عناصر کی سے مرکب ہیں، عقل و اشک و خ
ہوا اور خاصیت و حواس میں سے مختلف معلوم ہو جاتے ہیں کچھ اور تک سے
باہر ہے۔ کما۔ کے علاوہ بھوک و پیاس و صحت و مرض، گرمی سردی اور دھوپ و سایہ
وغیرہ کے بہت سے مسائل ہیں ان سے چھپے اپنے لگا دیتے ہیں کہ جس سے
شرط نباتات بھی خاک میں مل گیا۔ اور حضرت انسان کے پیچھے تو کچھ لکھنا
ظہر غروب و اشکات اور حیاتیات کا متشکک ہو کر جس نے اسی کی قیام و انش کو
کاچار کے تمام شرف و عزت کو مباحیث کر دیا، اور یہ بات تو
صرف کھانے پینے ان کے متعلق ہیں۔

لو کہ، کھانا، سواری، عزت، منصب، جاگیر، بیٹھے، کئے، نہیں کی
تکھ پڑاؤں کو کہتے لیکن انسان کو پلینے ان چیزوں کے میں زندگی بسر کرنا
قابل یا اشرار ہے بیکر خود کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جس میں کوئی خوبی

خود ہی کرتا ہے اور جس قدر حادثات پیش آتے ہیں وہ واقعات کا قہر
ہوتا ہے جو تک کہ گرفتار پد بھی لپٹا ہے اور ایک کبھی اپنی جگہ سے
سرکھ جاتے تو انہیں ان کے محمد اراک کے نہیں ہو سکتا۔

ماذہ پرستوں کا سوال:

ماذہ پرست کہتے ہیں کہ اہل مذہب سے کوئی باریعہ کہ تم کو ایک ایسی
وافقی و فطرت جتنی کے لئے ہر کس چیز سے نمود کیا ہے کیا عالم میں جو
عورت و آتش ہو رہے ہیں یا نہ جو بلیاں کھاتا ہے یا بزرگی آقا
شہرہ آکر جو دنیا میں مشاہدہ کی باری ہے تمہارے میں فرشتے خدا کے سوا
اور کسی مذہب سے نہیں دیکھا جاسکتا یا نہ جو حج اپنی حرکت کے اہل وادی
ہے ان ضرورتوں کو اس امر میں نہیں اسے سکتا۔ یا فطرت تو ہی تم کو ایک مہموم
خارج از مصلحتی کے سامنے نہیں مائل ضروری معلوم ہوئی۔

مذہب ہم کرات نام اور تم فطرت کے وجود کو خدا اور اہل کی حرکت
سے مشروط کر کے ہیں تو ہم کو کسی فرضی خدا کی صورت دینی پڑتی ہے اور
اپنے کو نہ کسی فطرت و مسائل میں چہ جسے کی ضرورت رہتی ہے غرض ہمارے
نزدیک۔ بلا کی تو ہم جو اہل کی حرکت بھی قدر ہے اور جو سلسلہ صورتوں
کا ذوق نہ کھاندہ قائم رہتا ہے وہ بھی قدریم ہے مگر یہ صحت ہے مجید و عظیمہ
حادثہ ہے اس حالت میں ہم کو خدا کے چہرہ کی اصلاح ضروری نہیں، بلکہ اس
اور اس کے تقویٰ میں غریب بننے کی بھی سنی اور بھائی مناسبت ہیں۔

جواب۔ ہم کہتے ہیں کہ یہ ملک وادیں نے ہر دم خود کو کائنات کے
وجود کو ایک خاص سبب پیدا کیا لیکن اسی ملک جس میں تعلیم اور تربیت کائنات
کے سبب کی ہم کو کائنات بھی اس میں کامیابی نہیں ہوئی انہوں نے ہم کو ایک
نبات و طبع و جسم اور ہر صفت و صوف خدا سے طبع و کر کے ایک ایسے خدا
پر تکیہ کرنے کی روانے دی جہاں کل احوال، امور، موجد و موجد اور سبب سے
شعور ہے جس کا کوئی کام نہ قصد و اختیار سے ہو سکتا ہے نہ مسونات میں
کسی قسم کی ترتیب اور تناسب پیدا کرنے کا وہ ہے خدا میں کچھ کا وہ
ہے وہ نہ کسی کا قصد و اختیار سے واقف ہے خدا کا اور انسان کی اپنی اطلاع
ہے، حالانکہ جس کا نہ کوئی کام کو کوئی لگا تھا وہ وہ کم کائنات کا ایک
ایسا کچھ ہے جس کے ہر ہر ذرہ میں بیش قیمت نعمتیں اور لیت رکھی ہوئی
ہیں جس کے غیب و غریب سرکار مشاہدہ کرتے کرتے عقلی انسانی قہر
چاہے نہ ہو جس کے بہت قوتوں سے ہر کچھ کا قیام کرنے سے متناہو کو
خصوصاً ان مادیوں کو یہ اعتراف کرتا پڑا ہے کہ ظاہر فطرت کی جس قدر
بار کیاں ہر معلوم کر کے ہیں وہ ان سے بہت ہی کم ہیں جو تک معلوم

مکرم دستور العمل جاری کر کے من کو کچھ کر دیا کے عقائد، جہاں ہیں اور جہاں کے اسرار و محنت کی کھدائی کو سب کی کھدائی آج تک معلوم نہیں کر سکے راہکار اس پر بھی آپ بھی کہیں جانویں کہ نہیں کچھ ہی ہوا ان تمام قوانین کی واضح دہی مادہ کی ہے اختیار کی حرکت سے تو بڑھلایا علامہ حسین آفندیؒ کی ہدایتی اور آپ کی مثالی تحریک ان دو شخصوں کی کسی ہونے کو کسی رفع الشائبہ اور مہذبہ کا وہ قسمی میں داخل ہونے جس میں متعدد کمرے اور نشست گاہیں پائی جاتی ہوں وہ شاندار اور انہوں اور مہذبہ پانچ گھنٹوں سے آراستہ ہواں کے آگے سے اور پانچ عرصے بہت استقامت کے ساتھ چلتی گئی ہوں اور کمرہ میں اصلی درجہ کے فرش نیچے ہونے ہوں پائے پائے بلند تختے لگے ہوں اور بہاریت پیش قیمت برتن اس کے چاروں طرف قریب سے رکھے ہوں۔

مختلف گھڑیوں، متعدد "میں اس الحرام" اور "میں اس الحرام" کے ذریعہ اس کی وجہ ان کی زیارت کی گئی تھی۔

اب ایسے مقام پر پہنچ کر ان دونوں شخصوں میں سے ایک تو یہ کہنے لگا کہ صاحب اس میں ذرا شک نہیں کہ اس کا جانے والا ان ساری چیزیں غریب مناویوں پر خوب ہی قادر تھا۔

اب دوسرا شخص اپنے ساتھی سے کہنے لگا کہ اس کو بھی گے جو وہ کاسب جو تم نے بتایا یہ درست نہیں بلکہ ایک پہاڑی کی طرف جو اس کو بھی گے پاس استراحتی اور کسی کی جڑ میں ایک پانی کا چشمہ جاری تھا اشارہ کر کے کہا کہ اس پہاڑی کی چوٹی سے اس قطعہ زمین کی جانب جس میں یہ کوئی واقعہ ہے ہمیشہ مانند قدیم سے ہوا چلا کرتی ہے یہی وہ ادا کوں ہر سبک بنی اور چتروں کو پہاڑی سے منتقل کرتی رہی اور وہ سب چیزیں اس کی وجہ سے مختلف شکلوں پر اس قطعہ زمین پر منع ہوتی رہیں اور بارش کا پانی ہمیشہ اس میں کچھ تصرف کرتا رہا کبھی اس کی شکل کچھ ہوتی کبھی کچھ دوسری طرح کبھی وہ چیزیں جمع ہو گئیں اور کبھی ہر آئندہ اور ان کی اوضاع مختلف شکلوں میں اور بارش کی وجہ سے کچھ نہ کچھ تبدیلی واقع ہوتی رہی یہاں تک کہ کروڑوں برس کا زمانہ گزرنے کے بعد اب اس کو بھی کی باقاعدہ صورت بن گئی جس میں کمرے نشست گاہیں وہ انہوں کے آگے سے راستے دھڑلے اور دھڑلے میں کچھ پائی جاتی ہیں۔ راہروں کا جاری ہونا اس کی یہ صورت ہوئی کہ اس چشمہ سے جو کہ اس پہاڑی کی کئی میں واقع ہے ہمیشہ پانی بہہ رہا کہ اس قصر کے گھن میں مختلف طریقوں سے جاری ہوا اس لئے پانی سے اس کی مٹی کھتی رہی ہوا اور بارش کا اثر اس کے راستے میں ہوتا رہا، بارش شدہ اور انہوں ہر سب کا زمانہ گزرنے کے بعد باقاعدہ نہریں اور موٹیں جاری ہو گئیں اور انہیں پانی اس

بعض عقائد کی غلطی:

بلاشبہ ہمارے زمانہ کے بعض عقائد سے سخت غلطی ہوئی کہ انہوں نے ایسے ایسے اعلیٰ درجے کے قوانین قدرت کو ان سے خدا تعالیٰ کی محنتوں اور مہذبوں کی بقولوں کی ظاہر ہوتی ہے خدا کے برتری کے ادھار کچھ نہیں سمجھا بلکہ صرف ان قوانین میں جو حرکت مادہ سے پیدا ہوئی ہیں یا جمود واقعی حساب رہا تھا پیدا کرنے کے لئے خدا کے وجود کی ضرورت باقی رہی حالانکہ اس حساب و احتساب کا پانی رکنا بھی اس مادہ اور حرکت کو کچھ زیادہ مشکل نہیں تھا جس نے ایسے مانع اور غیر حقیقی قوانین عالم میں جاری کر دیے ہیں۔

تمائش کی بات:

تمائش کی بات یہ ہے کہ جیسا کہ مسلمانوں میں بعض علماء نے مادہ پرستوں کی دھمکی سے مرعوب ہو کر مادہ و غیرہ کو قدیم مان لیا اس طرح بعض دوسری اقوام کے لیڈروں نے بھی یورپ کے علماء کو سے ذرا ترقی دہشت کے

مطہرہ کی قرآن پڑھا کہ جو اور چیزیں کسی امر میں مشترک ہوں تو ان میں سے ہر ایک کے لئے اپنے خصوصیت ہونی چاہئیں جو دوسری میں نہ پائی جائیں انہی ان خصوصیت کے لئے کہ جو کہ کمالی اشیاء میں ذات سے فیضی نہ رہے۔

ہر چیز وجود کی محتاج ہے!

مکرات ہے جو کہ محو ہر شخص کے لیے ہے کہ یہ ایک بڑا دور
کے زریعہ سے ہی موجود ہو گا۔ یہ اپنے خود ہر کہ ہے جو ہر کے
کسی اور ہے جو کہ حاجت کے لیے ہے۔ لکن اسی طرح ہے کہ ہر
شے کا ہے۔ راجہ کے لیے ہے کہ حاجت ہے کہ خود ہر کہ ہے جو ہر
ہیں اور ہر کہ حاجت کے لیے ہے۔ لکن اسی طرح ہے کہ ہر
ہر کہ ہے جو کہ حاجت کے لیے ہے۔ لکن اسی طرح ہے کہ ہر

[illegible]

یہ کہہ کر اٹھ کر نکلے اور وہ جو یہ قہار شہرت کے افکار کا عالم کا قاضی تھا جاتا ہے وہ انسان کا وہ ان وغیرہ جو ظاہر میں تو ان کے انعام الہیہ کے خالق معلوم ہوتے ہیں یا وہ "ادوارہ خیرہ" جو یہ نسبت اپنی دے اٹھ اٹھ کر شہرت جیتے جاتے ہیں یہ سب چیزیں اس وقت تک نہیں پہنچتی ہیں کہ وہ اپنے فرائض اور اسطیحا انجام دیا جائیں کہ اور ان کے تعلق جو نے کا شہرہ جو بعض ظاہر پر تحول کو پہنچا ہوا ہے ہے کثرت عمل ہو جاتا ہے اور اس وقت ہم آباد اولیہ یہ دو بات ہمیں ملے گی کہ اسوۂ نیک ہی کے جسے جو چیزیں تہہ ہر شہرہ کا افعال و اصداد و اصحابات انھیں پہنچتی ہیں وہ سب خدا کے انکسار کے سامنے ایک

[illegible]

”کتاب اور نیکی کی وحدت عارضی ہے۔“

[illegible]

نکوش ہونا سکے میں کچھ ہوں کہ اُس قسم کا نظم و ساخت جو دماغ میں
 تحریک ہوں کے لئے دروڑوں جیسا کہ ساخت ہونے اور دماغ میں اصل ہونے میں
 تحریک ہوں کے جیسے نہ تھی نہ کسی عرش جھوڑی ہوں کے نہیں کہ
 جہاں اشتراک کے ساتھ خود اپنا جاسے تو ان کی بات ہے کہ کوئی حیثیت
 ہے ایک کہ دوسرے سے ملکہ اور متزنی سمجھا جائے مثلاً وہابی، ریکی
 اویسٹ شہ شریک ہیں مگر بعض اوقات میں کشمکش بھی ہیں جیسا کہ فاضل
 ہوتے تو وہ موت، سکھان، زمان، رنگ، روپ، مفاہیت حرائق وغیرہ وغیرہ
 مگر انہوں نے ان کو توڑ کر رکھ دیا وہی ایک قوی ہے جس سے

لئے تیار رہنا ہے۔ سب محبت کھلی کی علامات اور عشق حقیقی کے ظاہری نشانات ہوں گے۔ الفرض یہ امر تو اب قطعاً پایہ ثبوت کو پہنچ گیا ہے کہ دل سے زبان سے ہاتھ پاؤں سے جس طرح بھی بیان پڑے آدمی اپنے خالق کی اطاعت کی طرف متوجہ ہے اور ہرگز اپنا دے لیاڑ دوسری جانب نہ بھیرے۔ لیکن سخت مشکل یہ تھی کہ کسی کی اطاعت بغیر اس کے حضور نہیں کہ ہم کو اس کی پابندی و اطاعت پابندی کا علم ہو اور خدا نے تعالیٰ کی نسبت یہ درجہ ثابت کرنا کہ وہ کن امور سے خوش ہو، کن امور سے ناخوش ہوتا ہے ہر شخص کی قدرت سے باہر تھا، کیونکہ محض اپنی عقل سے اگر ہم نے چند احکام معلوم کر لئے تو اولیٰ تو تمام احکام کی تفصیل اس سے معلوم نہیں ہو سکتی دوسری یہ کہ خدا نے تعالیٰ شانہ ہماری عقل کا ہر بات میں پابندی بھی نہیں ہو سکتا۔ اس بناء پر خدا نے تعالیٰ کی اطاعت و عبادت بغیر اس کے ممکن نہیں کہ خود خدا کے برتر اپنی رضا و امداد مرضا سے بدو اس کو مطلع فرمائے۔

اور یہ خوب معلوم ہے کہ جب سنا میں انیس سو تھوڑی سی خوشی و تکلیف اور ذرا سے جھوٹے استغناء پر ہر دوکان، دوکان اور دوکان، دوکان اپنے احکام سناتے ہیں پھر سے دہرے دہرے کو یہ گویا ہے کہ ہر گز وہ اس کو اپنے مافی الضمیر کی اطلاع کے واسطے نہ دکھائی بخش تو کیا وہ انھیں لاکھین اور مالدار اور امیر اور اس کو تمام عالم سے بالکل استغناء اور سب چیزوں کو اس کی اختیار ہے ہر ایک عام و خاص اور ہر ایک مذہب و ہر ایک گونہ لگانا اور اپنی ضروری و نہ لگائی سے یہ بایاب فرمانا پسند فرمائے گا۔ جب ایسا نہیں تو جنگ خدا کے یہاں بھی کچھ لوگ ایسے خاص ہوں گے جیسے بادشاہوں کے یہاں وزیر یا نائب السلطنت یا داسے اور جیسے ماکہ تمام سرکاری احکام رعایا کے پاس انہیں صاحبوں کے توسط سے پہنچتے ہیں ایسے ہی خدا کے پیغام اور انہی ان مہتممین کے ذریعے سے ہم تک وصول ہوں گے ہم انہیں مہتممین کو انبیاء رسول اور پیغمبر کہتے ہیں اور انھیں خیال ہے کہ جس زمانہ میں خدا نے تعالیٰ مہتمم ہے، ایسے رسولوں کو اس لہات کے مناسب ہدایات دے کر مہتمم فرماتا ہے۔

ایک شہد اور اس کا ازالہ:

یہاں ہر قوم کو شاہد ہے شہد گز سے کہ مختلف قرون میں جب انبیاء و پیغمبر اسلام بخیر قبیلہ لاؤں گے اور ظاہر ہے کہ ان میں سے عاقل کی شریعت مقدمہ کی شریعت کے واسطے تابع ہوگی تو وہ ہم یہ ہوتا ہے کہ پہلے نبی کے پیچھے میں شاہد خدا نے تعالیٰ سے کچھ ہو کر کیا یا بھول چوک سے اس کو مناسب احکام نہ دیتے تھے جو دوسرے نبی کے ذریعے سے اس غلطی کی اصلاح کرائی گئی تھی یہ شہد آپ کا ہر اسرہ نبی اور نادانی پر مبنی ہے، فتح کے

نبی ایک ہی شخص میں جمع ہو جائیں تو قدرت الہی ہائے اس کی خدمت و اطاعت کو فرض نہیں قرار دے گی۔ پس جبکہ پچھلے اوراق میں حق تعالیٰ شانہ کی نسبت و علی طریق سے یہ طے ہو چکا ہے کہ دنیا کے تمام کام ہی کے بار بار اور اختیار سے انجام پاتے ہیں اور ہر قسم کی اور حسد، سب و عطاء اور نفع اور ضرر اس سے ہاتھ میں ہے اور ہر قسم کا کمال اور حسن و خوبی ہی کی ذات اقدس میں موجود ہے اور اس کے سوا کوئی عالم کافر ہی اور حسن بھی نہیں ہے تو سب شے عقل کے نزدیک ایسے خدا کی عبادت سے سر و غلاف ہونا چاہئے اور یہ از خود ہوگا کہ کسی کی خدمت گزاری میں آدمی مصروف ہے ہی کا ہر دم و دھیان اس کے اور کسی کی محبت میں اپنے کو بوجھائے دینے تو ہی کے ہم نہ ہوتے اور اس سے تو ہی کا کلمہ نہ ہوتا صرف فرض کسی حالت میں اس سے جدا ہوتا ہے اور ظاہر ہوا کہ اس میں اسی کا تابع فرمان رہے۔

باطن کی فرمانبرداری:

باطن کی فرمانبرداری تو یہی ہے کہ دل میں خدا نے تعالیٰ کے متعلق یہ یقین ہو کہ ہماری ہستی اس کی ہستی کے سامنے بالکل حقیر اور اس کا وجود ہر طرح پر عظمت اور کمال اور مکمل ہے، ہمارے ہر جسم کے نفع و نقصان کا اختیار اس کی ہے اور وہ ہمارا حاکم ہم حکومت ہیں اس میں اصلی وجہ کی شان محبوبیت موجود ہے اور ظاہر ہی فرمانبرداری و اطاعت و حرکات ہیں جن سے ہمارے انہیں اندرونی جذبہ ہمارا باطنی اقتدارات کا سرخس ملتا ہو اور خدا کی محبت سے قابل ان سے متوجہ ہوتا ہو۔

مثلاً خدا نے تعالیٰ کے سامنے اس کی خاص عقلی کاوی طرف ہاتھ و اندہ کر رکھا ہو اس سے اپنے حال کے متعلق عرض معروض کرنا اور ہر سے نعم آجائے پس لیاڑ بھلا کرنا اور اس کے ساتھ نہ پڑنے کو اکیلے و بغیر کچھ کرنا اور چشتی رگڑنا یہ سب آقا و حکومت اور آداب شائی کے ساتھ انتظام ہیں۔ علیٰ ہذا اقلیاس اپنے مال و دولت کو خدا کے ہاتھ سے دے مصارف میں خرچ کرنا اور ہر آدھ و صرف میں اس کے قسم کا منتظر رہنا یہ بھی سرایا اطاعت ہونے کے لوازمات میں سے ہے۔

پھر اگر خدا نے تعالیٰ کو محبوب عقلی سمجھتا ہے تو اس کے قرب و وصل کی لگن میں ہر ایک ماسا سے بچ کر ہو جائے آب و طعام اور لذت و نفع کو (جو کہ خدا تعالیٰ حاکم کا حکم ہے) ترک کر دے اور اس کے بعد عقلی کا ہر باطنی کی طرف باہر ہند سے ہند تک کہتے ہوئے اور ناچار وہاں پہنچ کر کسی حالت شوق و ہمدن اس عقلی کا کہ کر دھوم دھماکی جگہوں میں جھلکتے پھر دھماکی دھن محبوب کے خاص مکان پر رنگ ہاری کرنا ہے اور کبھی جان و مال سے خدا ہونے کے

مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَ

مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَ

تُعْزِزُ مَنْ تَشَاءُ وَتُزِيلُ مَنْ تَشَاءُ يُبْدِلُكَ

الْعِزَّ ذَرِّبْ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

تَبَارَكَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ

وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ

وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ

وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ

وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ

وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ

وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ

وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ

وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ

وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ

وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ

وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ

وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ

وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ

وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ

وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ

وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ

وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ

وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ

وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ

وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ

وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ

وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ

وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ

الْعِزَّ ذَرِّبْ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
اس کے اشر سے بڑی ہے۔ کیونکہ جو اس عالم کے مقدر سے اس میں
برور ہاں مقدریں پوشیدہ ہیں۔ فی الحقیقت المصباح العزیز حُکْمُہُ لَہُ
بدنک و الترتیب المکمل۔ وسمہ اللہ

آیت کی فضیلت:

طبرانی کی رقم منبر میں ہے کہ ایک مومنین کی تریہ علیٰ ذیل سلم نے
معاذ بن جبل کو لڑائی میں نہ دیکھ تو خود اس کے گھر تک پہنچے اور فرمایا
اے اللہ! کیا بات ہے؟ میں نے تم کو نہیں دیکھا عرض کیا یا رسول اللہ
ایک یہودی کا سر سے اس کا ایک اوق (چالیس درہم) خرخر تھا۔ میں آپ
سلی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے گھر سے نکلا اور اس
میں اس یہودی نے دیکھ کر کہہ دیا کہ آپ سلی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
اے معاذ! یہاں نہیں اس کی امانت بتائیں کہ اگر تمہارے اے اللہ! کے
بہاؤ کی قرض ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو اور کر دے۔ اور وہاں یہ ہے۔

مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَ

مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَ

تُعْزِزُ مَنْ تَشَاءُ وَتُزِيلُ مَنْ تَشَاءُ يُبْدِلُكَ

الْعِزَّ ذَرِّبْ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

تَبَارَكَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ

وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ

وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ

وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ

وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ

وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ

وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ

وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ

وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ

وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ

وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ

وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ

وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ

وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ

وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ

مذہب کی طرف سے اس کے لئے ایک نیا

نیا مذہب نہیں بنایا گیا۔

جو انسان اس مذہب سے نفرت کرے وہ اس کے لئے ایک نیا

نیا مذہب نہیں بنایا گیا۔

نیا مذہب نہیں بنایا گیا۔

نیا مذہب نہیں بنایا گیا۔

نیا مذہب نہیں بنایا گیا۔

نیا مذہب نہیں بنایا گیا۔

نیا مذہب نہیں بنایا گیا۔

نیا مذہب نہیں بنایا گیا۔

نیا مذہب نہیں بنایا گیا۔

نیا مذہب نہیں بنایا گیا۔

نیا مذہب نہیں بنایا گیا۔

نیا مذہب نہیں بنایا گیا۔

نیا مذہب نہیں بنایا گیا۔

نیا مذہب نہیں بنایا گیا۔

نیا مذہب نہیں بنایا گیا۔

نیا مذہب نہیں بنایا گیا۔

نیا مذہب نہیں بنایا گیا۔

نیا مذہب نہیں بنایا گیا۔

نیا مذہب نہیں بنایا گیا۔

لَيْلَةُ التَّجْوِيعِ الْعَلِيمِ

تو یہی ہے اصل سننے والا اور جاننے والا

ایلیہ عمران کی دعا:

عمران کی خدمت کا وہ ہے کہ بہت طاقتور اور اس نے اپنے زمانے کے رواج کے موافق سخت مالی قسبی کہ خداوند! جو بچہ میرے پیٹ میں ہے میں اسے غریب کر دوں۔ یہ دعا میرے زاد کرتی ہوئی۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ وہ تمام دنیا کی مشاغل اور قہر طاع وغیرہ سے آزاد رہ کر ہمیشہ خدا کی عبادت اور کلمہ کی خدمت میں لگا رہے گا۔ اسے شفاء پائی میری سے میری نذر قبول فرما۔ تو میری عرض کو مستجاب فرما میری نیت دعا میں لگا رہا ہے۔ تو یہ عظیم غرض میں خدا کا وہی کر کے دیکھ کر یہ کہہ لایا میں نے خدمت کے لئے قبول نہیں کی جاتی تھی۔ وغیرہ چلی

عمران کے وہ کام کام تھے انہیں۔ ایمان کی ادوار تھیں اور وہ عقل کی سردار تھیں انہی میں سے طرہ اور بادشاہ ہوتے تھے عمران کی بی بی کا نام حضرت طاقتور تھا وہ۔ انہیں اور بڑی ہوئی تھیں ایک روز کسی درخت کے نیچے سے انہیں نے دیکھا کہ ایک پرندہ اپنے بچہ کو چوچ سے چومے وہ دم سے بچہ کچھ کہیں کے دل میں چاہے کے لئے بھوک لگی۔ جس اللہ کے مقبول کرانے سے۔ فرما دے۔ بچہ کی دعا کی۔ دعا قبول ہوئی اور حمد ہوئی۔ ان پر ترے ان اساتذہ کی روایت اس طرح نقل کی ہے اور نکتہ سے بھی اس طرح مروی ہے۔

جب مرچا کی خدمت کے لئے کسی لڑکے کو وقف کیا جاتا تھا تو وہ بچوں کو لے کر مرچا کی خدمت میں لے جاتا تھا وہیں سے جتنا تھا بچوں کو جانے کے بعد اس کا اہتمام ہوتا تھا کہ چاہے تو وہیں دیکھ کر ہاکی خدمت کرے یا جہاں چاہے تو کہیں چلا جائے۔ کوئی بھی ضرورت نہی عام نہیں ہوا کسی کی سزا کوئی غور بہت اہتمام کی خدمت کے لئے وقف کیا گیا یا جو گرفت کر دیا کہ خود صرف ان کے لئے تو لڑکیاں وقف نہیں کی جاتی تھیں۔ وغیرہ

فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ اِنِّي وَضَعْتُهَا

بہر بیب ایں کو بہن جولی اسے رب میں نے تو ایں کو

اُنْثٰی

خبر کی جی

جس بچہ کی جنسیت پر محمد و ہر معصومہ تھا، بلکہ نخل پور میں کی اولاد میں نورا علیہ السلام کو ملا۔ پھر نخل پور کا ہوا نورا کی اولاد حضرت امیر المومنین علیؑ سے ایک نئی صورت پیدا ہو گئی۔ آدم نورا کے بعد جتنے وہاں رہے میں آباد ہے جسے وہ وہاں کی نسل سے تھے۔ کوئی خاندان ان لوگوں کی رویت سے بہرہ تھا۔ برخلاف اس کے کہ حضرت ابراہیمؑ کے بعد ان کی نسل کے علاوہ وہیں میں دوسرے بہت خاندان موجود رہے لیکن میں نے اپنی پیشہ گوئیات میں سے اس منصب نبوت کے لئے آدم کا انتخاب کیا تھا اس کے علم پر اور اس پر کمال نے اس کے لئے بڑی مگر وہاں میں سے اس منصب نخل کے واسطے حضرت ابراہیمؑ کے گھر سے لے کر انہیں فرما دیا۔ میں نے انہیں اور اس کے بعد آئے ہیں ان کے بعد صاحبزادوں انہیں اور انہیں کی نسل سے آئے۔ لیکن موصوفہ اسباب کی طرف سے چلتا ہے اور حضرت سجاد علیہ السلام ان باب کے پیدا ہونے سے اس واسطے سے دیکھ سکتا تھا کہ اس کا نسل ابراہیم سے متعلق کرنا چاہے گا۔ اس نے حق تعالیٰ نے آل عمران اور ﴿لَيْلَةُ التَّجْوِيعِ الْعَلِيمِ﴾ فرما کر مشتبہ کر دیا کہ حضرت سجاد علیہ السلام سے پیدا ہونے والے نورا کا سلسلہ نسبت بھی اس ہی کی طرف سے لیا جائے گا کہ سوا اللہ خدا کی طرف سے۔ اور ظاہر ہے کہ ان کی والدہ عرمہ صدیقہ کے باپ عمران کا سلسلہ آخر حضرت امیر المومنین سے ہوتا ہے تو آل عمران و آل ابراہیم کی ایک شاخ ہوئی اور کوئی بھی غیر خدا نہیں ابراہیم سے باہر نہ ہوا۔

وَاللّٰهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ

اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے

اللہ تعالیٰ کا انتخاب صحیح ہے:

سب کی دعاؤں اور باتوں کو مستجاب اور سب کے ظاہری و باطنی اعمال و استعداد کو جانتا ہے۔ لہذا یہ وہم نہ کرنا چاہئے کہ میں ہی ایک مانتا انتخاب کر لیا ہوگا۔ میں کا یہ کام ہے کہ علم و حکمت پر مبنی ہے۔ جو ظہر مثل

اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِصْرٰنَ رَبِّ اِنِّي نَذَرْتُ

جب کہ عمران کی خدمت کے لئے کہ اسے وہاں میں نے نذر کیا

لِلّٰهِ نَافِیْ بَطْنِیْ عِزْرًا فَتَقَبَّلَ مِنْیْ اِنِّیْ

تیرے لئے کہ میرے بطن میں سے سب سے اچھا بچہ نکال کر پیش

حق طرہ پر نعت کیا۔ ساقی کو ٹوٹکی دہی کی پی۔ اب اُڑ کوئی جھٹکے
 نہ۔ برص ۱۵۱۔ لکھو یہ: نہ نے مرا کے کی بخش نہ توہ نہ صرف
 خیرت کے خلاف ہم عبادت بند۔ لکھو انبیاء و علما کی ایک
 شہر کی اور متعلق طے سنت سے بھی عزم رکھو

چٹائی پر جا کر بیٹھیں

انكساح من حبيبي : دافعن رعب عن عيني قلبس

فَبِئْسَ أَنتَ وَفِرْعَوْنُ أَخُو لَأَيُّكُمْ أَكْثَرُ بِكُفْرًا وَّأَلَمًا.

”نی لکان ہری سنت ہے جو نہ سنت۔ جو عزاسی کرے دو گج
سنت نہیں ہوگا۔ لہذا ہم لکان ترو کیونکہ قہر نہی لکڑتے کی ہو۔ یہ گھبرا
”ہم نہی سنتی ہر غفر کرے گا۔“

آیہد مدت میں آگے کر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حکیم نے درخواست کیا کہ اپنے خادم "افس" سے کئے ہوئے وعدہ فرمائیں کہ وہ آپؐ نے اس سے کئے ہوئے وعدے کی تکمیل فرمائیں۔

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، كُنْزُ مَالِهِ وَوَلَدُهُ وَبَارِكْ لَهُ قَبْلَ مَا تَعْطِيهِ

”یعنی اے اللہ! (اے افس) کے مال اور لاؤگو کو زیادہ کر اور اس چیز
 نکلا رکھتے ہو، جو لوگوں کو آپ نے اس کو عطا کی ہے۔“

اک اعلیٰ اثر خاتمہ حضرت نسی کی ۱۲۰ سو کے قریب ہوئی اور وہ
فانی نے اعلیٰ وسعت محکم و طفرہ مائی۔ وساتر حیرت

فَدَارَتْهُ الْمَلَكَةُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي

پھر اس کے آواز کی فرشتوں نے جب دیکھا کہ قہقہہ لگا رہا ہے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَكُونَا لَهُ شُكْرًا إِلَّا بِفَضْلِهِ الْكَرِيمِ

مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْجِسًا فَمَنْ دَلَّهُ عَلَى أَنْ يُؤْمَرَ بِإِزَالَتِهِ فَلْيُخْبِرْ بِهِ

ما قبل: یعنی، یہ دستہ ملی راز کا: ہکا جس کا ہم بھی راز تھا۔

44

مُحَمَّدٍ قَائِلِكُمْ هَ مِنْ الْمَدِينَةِ

۲۱۲: ۱۰۱: ۱۰۲: ۱۰۳: ۱۰۴: ۱۰۵: ۱۰۶: ۱۰۷: ۱۰۸: ۱۰۹: ۱۱۰: ۱۱۱: ۱۱۲: ۱۱۳: ۱۱۴: ۱۱۵: ۱۱۶: ۱۱۷: ۱۱۸: ۱۱۹: ۱۲۰: ۱۲۱: ۱۲۲: ۱۲۳: ۱۲۴: ۱۲۵: ۱۲۶: ۱۲۷: ۱۲۸: ۱۲۹: ۱۳۰: ۱۳۱: ۱۳۲: ۱۳۳: ۱۳۴: ۱۳۵: ۱۳۶: ۱۳۷: ۱۳۸: ۱۳۹: ۱۴۰: ۱۴۱: ۱۴۲: ۱۴۳: ۱۴۴: ۱۴۵: ۱۴۶: ۱۴۷: ۱۴۸: ۱۴۹: ۱۵۰: ۱۵۱: ۱۵۲: ۱۵۳: ۱۵۴: ۱۵۵: ۱۵۶: ۱۵۷: ۱۵۸: ۱۵۹: ۱۶۰: ۱۶۱: ۱۶۲: ۱۶۳: ۱۶۴: ۱۶۵: ۱۶۶: ۱۶۷: ۱۶۸: ۱۶۹: ۱۷۰: ۱۷۱: ۱۷۲: ۱۷۳: ۱۷۴: ۱۷۵: ۱۷۶: ۱۷۷: ۱۷۸: ۱۷۹: ۱۸۰: ۱۸۱: ۱۸۲: ۱۸۳: ۱۸۴: ۱۸۵: ۱۸۶: ۱۸۷: ۱۸۸: ۱۸۹: ۱۹۰: ۱۹۱: ۱۹۲: ۱۹۳: ۱۹۴: ۱۹۵: ۱۹۶: ۱۹۷: ۱۹۸: ۱۹۹: ۲۰۰: ۲۰۱: ۲۰۲: ۲۰۳: ۲۰۴: ۲۰۵: ۲۰۶: ۲۰۷: ۲۰۸: ۲۰۹: ۲۱۰: ۲۱۱: ۲۱۲: ۲۱۳: ۲۱۴: ۲۱۵: ۲۱۶: ۲۱۷: ۲۱۸: ۲۱۹: ۲۲۰: ۲۲۱: ۲۲۲: ۲۲۳: ۲۲۴: ۲۲۵: ۲۲۶: ۲۲۷: ۲۲۸: ۲۲۹: ۲۳۰: ۲۳۱: ۲۳۲: ۲۳۳: ۲۳۴: ۲۳۵: ۲۳۶: ۲۳۷: ۲۳۸: ۲۳۹: ۲۴۰: ۲۴۱: ۲۴۲: ۲۴۳: ۲۴۴: ۲۴۵: ۲۴۶: ۲۴۷: ۲۴۸: ۲۴۹: ۲۵۰: ۲۵۱: ۲۵۲: ۲۵۳: ۲۵۴: ۲۵۵: ۲۵۶: ۲۵۷: ۲۵۸: ۲۵۹: ۲۶۰: ۲۶۱: ۲۶۲: ۲۶۳: ۲۶۴: ۲۶۵: ۲۶۶: ۲۶۷: ۲۶۸: ۲۶۹: ۲۷۰: ۲۷۱: ۲۷۲: ۲۷۳: ۲۷۴: ۲۷۵: ۲۷۶: ۲۷۷: ۲۷۸: ۲۷۹: ۲۸۰: ۲۸۱: ۲۸۲: ۲۸۳: ۲۸۴: ۲۸۵: ۲۸۶: ۲۸۷: ۲۸۸: ۲۸۹: ۲۹۰: ۲۹۱: ۲۹۲: ۲۹۳: ۲۹۴: ۲۹۵: ۲۹۶: ۲۹۷: ۲۹۸: ۲۹۹: ۳۰۰: ۳۰۱: ۳۰۲: ۳۰۳: ۳۰۴: ۳۰۵: ۳۰۶: ۳۰۷: ۳۰۸: ۳۰۹: ۳۱۰: ۳۱۱: ۳۱۲: ۳۱۳: ۳۱۴: ۳۱۵: ۳۱۶: ۳۱۷: ۳۱۸: ۳۱۹: ۳۲۰: ۳۲۱: ۳۲۲: ۳۲۳: ۳۲۴: ۳۲۵: ۳۲۶: ۳۲۷: ۳۲۸: ۳۲۹: ۳۳۰: ۳۳۱: ۳۳۲: ۳۳۳: ۳۳۴: ۳۳۵: ۳۳۶: ۳۳۷: ۳۳۸: ۳۳۹: ۳۴۰: ۳۴۱: ۳۴۲: ۳۴۳: ۳۴۴: ۳۴۵: ۳۴۶: ۳۴۷: ۳۴۸: ۳۴۹: ۳۵۰: ۳۵۱: ۳۵۲: ۳۵۳: ۳۵۴: ۳۵۵: ۳۵۶: ۳۵۷: ۳۵۸: ۳۵۹: ۳۶۰: ۳۶۱: ۳۶۲: ۳۶۳: ۳۶۴: ۳۶۵: ۳۶۶: ۳۶۷: ۳۶۸: ۳۶۹: ۳۷۰: ۳۷۱: ۳۷۲: ۳۷۳: ۳۷۴: ۳۷۵: ۳۷۶: ۳۷۷: ۳۷۸: ۳۷۹: ۳۸۰: ۳۸۱: ۳۸۲: ۳۸۳: ۳۸۴: ۳۸۵: ۳۸۶: ۳۸۷: ۳۸۸: ۳۸۹: ۳۹۰: ۳۹۱: ۳۹۲: ۳۹۳: ۳۹۴: ۳۹۵: ۳۹۶: ۳۹۷: ۳۹۸: ۳۹۹: ۴۰۰: ۴۰۱: ۴۰۲: ۴۰۳: ۴۰۴: ۴۰۵: ۴۰۶: ۴۰۷: ۴۰۸: ۴۰۹: ۴۱۰: ۴۱۱: ۴۱۲: ۴۱۳: ۴۱۴: ۴۱۵: ۴۱۶: ۴۱۷: ۴۱۸: ۴۱۹: ۴۲۰: ۴۲۱: ۴۲۲: ۴۲۳: ۴۲۴: ۴۲۵: ۴۲۶: ۴۲۷: ۴۲۸: ۴۲۹: ۴۳۰: ۴۳۱: ۴۳۲: ۴۳۳: ۴۳۴: ۴۳۵: ۴۳۶: ۴۳۷: ۴۳۸: ۴۳۹: ۴۴۰: ۴۴۱: ۴۴۲: ۴۴۳: ۴۴۴: ۴۴۵: ۴۴۶: ۴۴۷: ۴۴۸: ۴۴۹: ۴۵۰: ۴۵۱: ۴۵۲: ۴۵۳: ۴۵۴: ۴۵۵: ۴۵۶: ۴۵۷: ۴۵۸: ۴۵۹: ۴۶۰: ۴۶۱: ۴۶۲: ۴۶۳: ۴۶۴: ۴۶۵: ۴۶۶: ۴۶۷: ۴۶۸: ۴۶۹: ۴۷۰: ۴۷۱: ۴۷۲: ۴۷۳: ۴۷۴: ۴۷۵: ۴۷۶: ۴۷۷: ۴۷۸: ۴۷۹: ۴۸۰: ۴۸۱: ۴۸۲: ۴۸۳: ۴۸۴: ۴۸۵: ۴۸۶: ۴۸۷: ۴۸۸: ۴۸۹: ۴۹۰: ۴۹۱: ۴۹۲: ۴۹۳: ۴۹۴: ۴۹۵: ۴۹۶: ۴۹۷: ۴۹۸: ۴۹۹: ۵۰۰: ۵۰۱: ۵۰۲: ۵۰۳: ۵۰۴: ۵۰۵: ۵۰۶: ۵۰۷: ۵۰۸: ۵۰۹: ۵۱۰: ۵۱۱: ۵۱۲: ۵۱۳: ۵۱۴: ۵۱۵: ۵۱۶: ۵۱۷: ۵۱۸: ۵۱۹: ۵۲۰: ۵۲۱: ۵۲۲: ۵۲۳: ۵۲۴: ۵۲۵: ۵۲۶: ۵۲۷: ۵۲۸: ۵۲۹: ۵۳۰: ۵۳۱: ۵۳۲: ۵۳۳: ۵۳۴: ۵۳۵: ۵۳۶: ۵۳۷: ۵۳۸: ۵۳۹: ۵۴۰: ۵۴۱: ۵۴۲: ۵۴۳: ۵۴۴: ۵۴۵: ۵۴۶: ۵۴۷: ۵۴۸: ۵۴۹: ۵۵۰: ۵۵۱: ۵۵۲: ۵۵۳: ۵۵۴: ۵۵۵: ۵۵۶: ۵۵۷: ۵۵۸: ۵۵۹: ۵۶۰: ۵۶۱: ۵۶۲: ۵۶۳: ۵۶۴: ۵۶۵: ۵۶۶: ۵۶۷: ۵۶۸: ۵۶۹: ۵۷۰: ۵۷۱: ۵۷۲: ۵۷۳: ۵۷۴: ۵۷۵: ۵۷۶: ۵۷۷: ۵۷۸: ۵۷۹: ۵۸۰: ۵۸۱: ۵۸۲: ۵۸۳: ۵۸۴: ۵۸۵: ۵۸۶: ۵۸۷: ۵۸۸: ۵۸۹: ۵۹۰: ۵۹۱: ۵۹۲: ۵۹۳: ۵۹۴: ۵۹۵: ۵۹۶: ۵۹۷: ۵۹۸: ۵۹۹: ۶۰۰: ۶۰۱: ۶۰۲: ۶۰۳: ۶۰۴: ۶۰۵: ۶۰۶: ۶۰۷: ۶۰۸: ۶۰۹: ۶۱۰: ۶۱۱

ایک حکم سے یہاں محض کچھ عوام مراد ہیں جو خود کے حکم سے
 وہاں باپ کے بعد آئے۔ حضرت علیؑ ان کو پہلے سے خبر دے رہے
 تھے کہ یہاں آئے والے ہیں۔ وغیرہ۔

جنت سے آتے تو اور میں نے ان کی عمریں انہوں نے مجھے بھیجیں میری بات کی
 تھی۔ (ابن کثیر رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے)

حضرت سیدہ فاطمہؓ کی فضیلت:

ابو بکرؓ نے متعدد میں حضرت جابرؓ کی روایت سے یہ واقعات بیان کیے کہ
 یہ وہ خاصہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں انیسویں درجہاں اور
 تیس درجہ پر گزشتہ حضور پر یہ جگہ خاصہ تھوڑے وقت پر اس لئے خود بھی حضرت
 خاصہ کے پاس پہنچنے میں آدھ روز اور آدھ دن کے لئے حضرت سیدہ کے مطابق انہوں کو
 دیکھا تو اس میں راتوں میں جو جنت میں ہر واقعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 اس لکھ ہذا تھا۔ یہ بات کہہ کر تیار ہو کر سیدہ نے گئی۔

(توہین جناب الشیخ محمد بن عبد الوہاب)

مفسرین نے اس حدیث پر غلط فہمیاں پائی ہیں اس لئے اسے اس سے منسوب کر دیا ہے۔
 ۱۔ ان کی اس رائے کی ضرورت اور وجہ کی طرح اس حدیث پر آج کے مفسرین غلط
 فہمیاں ہیں۔ وہ سب مکر و حیول کو اس حدیث کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔ سب نے
 یہ حدیث کو کھالیا، ان کو ناجائز ٹھہرا کر، اس حدیث سے روکنے کی کوششیں کر رہے ہیں۔

$$dL(\varphi) \cdot \varphi = \varphi$$

فَتُوبَ إِلَيْكَ دُعَاؤُكَ كَرِيمًا رَبُّكَ قَالَ رَبِّ هَبْ

1. *Chlorophyll a* (Chl a) is the primary photosynthetic pigment in most plants and algae. It is a green pigment that absorbs light energy in the blue and red regions of the visible spectrum. Chl a is essential for the light-dependent reactions of photosynthesis, where it converts light energy into chemical energy in the form of ATP and NADPH.

١٢٣٤٥٦٧٨٩١٠١١١٢١٣١٤١٥١٦١٧١٨١٩٢٠٢١٢٢٢٣٢٤٢٥٢٦٢٧٢٨٢٩٣٠٣١٣٢٣٣٣٤٣٥٣٦٣٧٣٨٣٩٤٠٤١٤٢٤٣٤٤٤٥٤٦٤٧٤٨٤٩٥٠٥١٥٢٥٣٥٤٥٥٥٦٥٧٥٨٥٩٦٠٦١٦٢٦٣٦٤٦٥٦٦٦٧٦٨٦٩٧٠٧١٧٢٧٣٧٤٧٥٧٦٧٧٧٨٧٩٨٠٨١٨٢٨٣٨٤٨٥٨٦٨٧٨٨٨٩٩٠٩١٩٢٩٣٩٤٩٥٩٦٩٧٩٨٩٩

لِيُؤْمِنَ لَنَا بِكَ دَارِيَّةَ طَبِيبَةٍ إِنَّكَ سَيِّدَةٌ

۱۔ $\frac{1}{2}x + \frac{1}{3}y = 1$ اور $\frac{1}{3}x + \frac{1}{4}y = 1$ کے لیے x اور y کی قیمتیں معلوم کریں۔

الدُّعَاءُ

$$\frac{1}{2} \left(\frac{1}{2} \right)$$

مذکورہ ذیل کے اہل خانہ:

[illegible][illegible]

لَا رَيْبَ لَكَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامِ

ہا کر الہ - اس نے مجھے بھی بے پروا سے دل جانے لیا جو صاف ہے

۱۱۸

کثر متاولاد:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَسَيَدَّأَوْحِصُوا

اور سردار ہوگا اور عورت کے پاس نہ جائیگا

حضرت یحییٰ کی خصوصیت:

یعنی لذت و شہوات سے بہت زیادہ دور رکھے والا ہوگا۔ اللہ کی عبادت میں اس قدر مشغول رہے گا کہ عورت کی طرف التفات کرنے کی کوربت نہ آئے گی۔ یہ حضرت یحییٰ کا مخصوص مال تھا جس سے لذت محمد پر صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کوئی مضائقہ نہیں بن سکتا۔ ہمارے دیگر علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بھی انتہائی ہے کہ کمال معاشرت کے ساتھ کمال عبادت کو جمع فرمایا۔ جو عظیم جہت ہے

وَنَبِيٍّ لِّأَهْلِ الصَّالِحِينَ

اور نبی ہو گا صالحین سے

یعنی مسلمان اور اللہ کے مخلصی میں رہنے والا ہوگا جسے نبوت کہتے ہیں۔ یا صالح "کے معنی" شائستگی کے لئے جاہلین یعنی نہایت شائستگی و عظیم جہت ہے

حضرت یحییٰ و حضرت یحییٰ علیہ السلام:

حضرت یحییٰ علیہ السلام نے سب سے پہلے حضرت یحییٰ علیہ السلام کی تصدیق کی اور آپ پر ایمان لائے۔ حضرت یحییٰ کی عمر حضرت یحییٰ علیہ السلام سے چھ ماہ زیادہ تھی۔ یحییٰ میں حدیث معمران کے اہل میں آج سے کہ یحییٰ اور یحییٰ باہم خالہ اور بھائی تھے۔ لیکن ہم نے پہلے ذکر کیا ہے کہ یحییٰ مریح کی خالہ کے بیٹے تھے (گویا حضرت یحییٰ آپ کے ماموں تھے)۔ اگر روایت کی صحت ثابت ہو جائے تو دونوں میں مطابقت اس طرح ہو جائے گی کہ حدیث میں خالہ زاد بھائی قرار دینا بہ سبیل مجاز ہوگا۔ جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ سے فرمایا تھا کہ چلا کا دینا کہاں ہے؟ حالانکہ حضرت علیؓ حضرت فاطمہ کے والد کے بیٹے تھے لیکن مجازاً حضرت فاطمہ کے چچا کا بیٹا حضرت علیؓ قرار دینا چاہئے۔ حضرت یحییٰ کی شہادت حضرت یحییٰ علیہ السلام کے آسمان پر اٹھانے سے پہلے ہوئی تھی۔

حضرت یحییٰ یحییٰ میں ہاتھ بچوں کی طرف سے گزرتے۔ انہوں نے ان کو سینے کے لئے دیا۔ آپ نے فرمایا ہم تھیلے کے لئے نہیں ہیں اہل بیت

پس جو عظیم حق ہے اور اللہ

قَالَ رَبِّ اَنْي يَكُونُنِي اِيْلَهُمْ وَقَدْ بَلَغَنِي

کہا اے رب کہاں سے ہوگا میرے لڑکا اور حق چاہے مجھ کو

الْكِبَرُ وَانْرَأَيْ عَاقِبَةَ قَالَ كَذَلِكَ اللهُ

بڑھاپا اور عورت میری ہاتھ ہے قرآن اسی طرح

يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ

اللہ کرتا ہے جو چاہے

اللہ تعالیٰ اسباب کا محتاج نہیں:

یعنی اس کی قدرت و وحیت سلسلہ اسباب کی پابند نہیں۔ گو اس عالم میں اس کی عادت یہ تھی ہے کہ اسباب عادیہ سے مسہات کو بچا کر لے۔ لیکن بھی بھی اسباب عادیہ کے خلاف غیر معمولی طریقہ سے کسی چیز کا بچا کر دینا بھی اس کی خاص عادت سے حاصل یہ ہے کہ مرید عادیہ کے پاس خارق عادت طریقہ سے رزق کا پانچین اور بہت سے غیر معمولی واقعات کا ظہور فرماتا ہے۔ یہ دیکھ کر مرید کے دل پر ہر وقت حضرت ذکر دینا کا وعدہ مانگتا۔ پھر ان کی پابند عورت کو بڑھاپے میں غیر عادیہ طور پر اور انہوں نے سب باتوں کو قدرت کی طرف سے ان عظیم الشان آیت الہیہ کی تفسیر سمجھنا چاہئے۔ جو مرید کے وجود سے ہر وقت قرآن و روح متشکل قریب میں ظاہر ہونے والی تھی۔ گویا حضرت یحییٰ کی غیر عادیہ حالات پر (كَذَلِكَ اللهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ) فرماتا تفسیر تھی۔ (كَذَلِكَ اللهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ) کی ہر آیت حضرت یحییٰ کی غیر عادیہ حالات کے سلسلہ میں آیا جاتا ہے۔ جو عظیم حضرت ذکر دینا (اللہ) کے تعجب کا مقصد:

صحن میری نے کہ طریقہ پیش کردہ قدرت کرنے کے لئے حضرت ذکر دینا نے ذکر اللہ کہے تھے کہ میرا کس طرح ہوگا کیا مجھے اور میری بیوی کو جوان کر دیا جائے گا اور بیوی سے پانچ چار کر دیا جائے گا۔ مگر اسی عورت سے میرا لڑکا ہوگا جو عورت میں ہی ہمہوں کو بچہ عادت دیا جائے گا۔

حضرت ذکر دینا (اللہ) کی عمر:

مراد یہ ہے کہ میں بڑھاپے کو پہنچ گیا ہوں اور بڑھاپا ہو گیا ہوں۔ جو یہ مطلب ہے کہ مجھ پر بڑھاپے کا اثر نہ لگتا تھا کہ یہ دور بڑھاپے نے مجھے کھرا کر دیا۔ اس وقت حضرت ذکر دینا (علیہ السلام) کی عمر بقیہ تھی ۹۲ سال اور بقیہ تھا کہ ۱۲۰ سال تھی اور بیوی کی عمر ۹۸ سال تھی۔ جو عظیم قدرتی اور عادیہ

قَالَ رَبِّ اجْعَلْنِي اِيَّةَ

کہا اے رب مقرر کر میرے لئے کچھ نشانی

اللّٰهُ اَنْتَ الْاَمْرُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فِي الْاَرْضِ
لَا اِلٰهَ اِغِيْهَ غِيْوُكْ وَاَنْتَ جَبْرُ عَنْ فِي السَّمٰوٰتِ
وَجَبْرُ عَنْ فِي الْاَرْضِ لَا حِزْبَ اِغِيْهَ غِيْوُكْ وَاَنْتَ
مَلِكٌ مِّنْ فِي الْاَرْضِ لَا مَلِكَ اِغِيْهَ غِيْوُكْ
فَلَوْ لَكَ فِي الْاَرْضِ كَقُوَّتِكَ فِي السَّمٰوٰتِ
سَلْطَتُكَ فِي الْاَرْضِ كَسَلْطَتِكَ فِي السَّمٰوٰتِ
اَسْلٰتُكَ مَلِكُكَ الْكُفْرُ وَزَعْمُكَ الْبَطْلُ
وَمَلِكُكَ الْاَقْدَمُ اَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

امیر نے کہا: یہاں آیتیں درج ہیں کہ آپ نے اپنے مخالفین پر
کافرتوں پر جو کیا، انہیں ان کی جگہ اور گناہوں پر اپنی اور خدا کی جگہ پر
پہنچا، اللہ تعالیٰ کا یہاں ہے۔

خانیوں کے خلاف جو آپ نے فرمایا، اس میں کوئی شک نہیں ہے۔
اور اس کو خدا کی طرف سے بھی دیکھا گیا ہے۔ یہاں آیتیں درج ہیں کہ
خدا نے آپ کے خلاف جو کیا، انہیں ان کی جگہ اور گناہوں پر اپنی اور خدا کی جگہ پر
پہنچا، اللہ تعالیٰ کا یہاں ہے۔

تو یہاں دعا ہے:

ایک بار دعا کی جائے کہ: اے میری طرف سے دعا ہے کہ میں اپنے
مخالفین کو اپنے خلاف فرمایا، انہیں ان کی جگہ اور گناہوں پر اپنی اور خدا کی جگہ پر
پہنچا، اللہ تعالیٰ کا یہاں ہے۔

آپ نے کہا: اللہ تعالیٰ اس کا حکم ہے کہ میں اپنے مخالفین کو اپنے خلاف
فرمایا، انہیں ان کی جگہ اور گناہوں پر اپنی اور خدا کی جگہ پر
پہنچا، اللہ تعالیٰ کا یہاں ہے۔

وَأَنْتَ كُنْتَ بِمَا كُنَّا كُنَّا وَمَا تَنْتَ جَبْرُ عَنْ فِي
اور یہاں دعا ہے کہ: اے میری طرف سے دعا ہے کہ میں اپنے مخالفین کو اپنے خلاف
فرمایا، انہیں ان کی جگہ اور گناہوں پر اپنی اور خدا کی جگہ پر
پہنچا، اللہ تعالیٰ کا یہاں ہے۔

تو یہاں دعا ہے:

ایک بار دعا کی جائے کہ: اے میری طرف سے دعا ہے کہ میں اپنے
مخالفین کو اپنے خلاف فرمایا، انہیں ان کی جگہ اور گناہوں پر اپنی اور خدا کی جگہ پر
پہنچا، اللہ تعالیٰ کا یہاں ہے۔

ہنا کا منہ زری تھی، جس کا دل آئے آگے۔ یہ قلب نہ آتی تیر مہب
سے بھرا ہوا مضبوط ہے۔ ہسے کوئی ٹھیک تو نہ ملے۔ یہ مہب مانی :

میورلور کا مکہ:

[illegible][illegible]

پہلے حارثیوں نے اہل بیت کا کھانا دیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اپنے مسلمان کی شہادت کے خواستہ کیا۔ موعودؑ نے اس کے پیرانے واسلام سے ان کی مراد ایک ہی تھی۔ ۲۔ تھے ملکہ،

رَبِّمَا أَمَّا أَتَىٰ أَنْزَلْتُ وَأَسْقَىٰ الزُّبُرُ وَالْكَتَمُ

اسب ہم نے یقیناً پائاس چرنے کا ذوق تو نے کھار دی ہوں ہم باقی ہم نے

مَعَ الشَّاهِدِينَ

۱۔ سوال کے ساتھ غلطی، غلطی کے ساتھ سوال میں

وہی کہ جس نے اسے

تقریب کے مانتے افراد کرنے کے بعد وہ دکان کے سامنے جہ قمر اویا
 کو ہم انکسیر کے کمانڈر تھے۔ رسول صلی علیہ وسلم کا ہجرت کرتے
 ہیں۔ آپ اپنے فضل و کرم سے ہم کو کام سامنے ان کی خبر مت میں
 ہے۔ فرما رہے۔ گویا ایمان کی دین سے جو سب کی کہ چاہنے کا امکان ہے

(Musical notation)

مذکورہ بالا کے لئے اور قرآن الہی نے وہ نیکو آدمی سے بہتر ہے

کرم

”خیر“ کہتے ہیں لطیف، بخیریت نہ ہو۔ اگر وہ مجھے متھہ کرے لے تو اچھا ہے، اور اگر نہ لے سکتا ہے تو برا ہے۔ اسی کے لئے وہ بکھڑا ہوتا، یعنی میں گھر کے ساتھ ”سیدہ“ کی قید مگانی اور یہاں خدا کو ”خدا کو ٹھکانہ“ کہا۔ مطلب یہ ہے کہ یہود نے حضرت مسیح علیہ السلام کے خلاف طرح طرح کی سازشیں اور فحشہ سر میں شروع کر دیں۔ فحشہ کہ بارش کے کان بجا دیے کہ یہ شخص (مسیح) کلمہ ہے۔ تو بات کو بدلنا چاہتے ہیں۔ یہ کہ بدترین بنا کر پھرنے لگے۔ اس نے مسیح علیہ السلام کی گمراہی کا حکم دیا۔ اور دوسرے یہود تو اور بھی حقارت کی لطیف و نفیس دہرائیں تو فرشتے

إِذْ قَالَ اللَّهُ لِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ خُذْ هَٰذَا

ہمیں جانتے کہ اللہ نے اسے جیسی بھی لے لیا

وَرَأْفُكَ إِلَىٰ وَصْطِهِمْكَ مِنَ الَّذِينَ

تجربہ اور انھوں نے کیا، تمام طرف اور ایک طرف سے

كفوا ايديكم عني

مكة المكرمة - ١٤٤٢ هـ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

الدَّيْنِ تَقْرُوهُ يَوْمَ يُدْعَىٰ لَهُمِ

ان لوگوں سے جو انکار کرتے ہیں وہ مٹ گئے اور ہم ہرگز نہیں

مرجعیات و خانہ نبیلہ فیما لنام فیہ

طرف ہے تم سب کو بچھو آگے پھر فیصلہ کرو۔ کا تم میرا جس بات میں۔

تَحْتِیْکُمْ فَاَمَّا الَّذِیْنَ لَعَنُوا فَاَعْبِیْہُمْ
ترجمہ: جسے سوہلوک جو کافر ہوئے ان کو مذہب کربوں کا
عَدَا پاشدین دُافِ الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ
مذہب دنیا میں اور آخرت میں
وَمَا لَہُمْ مِنْ نَصِیْرٍ ۝۱۰۱۱ وَآلَ الَّذِیْنَ
اور کوئی نہیں ان کا مددگار اور مددگار
اَسْأَلُکُمْ عَنِ الضَّلٰیطِ فِیْہِمْ اَجْوَدُہُمْ
جو ایمان لائے اور کام نیک کئے اور ان کو چارہ دیا ان میں
وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ الظَّالِمِیْنَ
اور اللہ کو ظالم نہیں پس آتے ہے انسان

یہودی بادشاہ کا حکم:

بادشاہ نے خزان کو مامور کیا کہ مسیح علیہ السلام کو پکڑیں۔ صلیب
(سولی) پر چڑھائیں اور وہی میر تک مڑائیں دینے دے دیکھ کر دوسرے
لوگ اس کا جامہ کرنے سے رک جائیں۔ غیبت فیہ طلیقہ غنی فاخذہ
وینفذہ وینکلی (انہیں پکڑیں۔)

ترجمہ الہی:

خداوند آدمی۔ فرماں۔ کہ جو مسیح علیہ السلام کو ملے گا
کہ میں ان اشترے کے اور دلوں اور منصوبوں کو خاک میں ملا دوں گا۔ یہ
چاہئے ہیں کہ تجھے پکڑ کر قتل کروں اور پھر اٹھ اڑے۔ جو مستعد ہے
پورا نہ ہونے دین اور اس طرح خدا کی نعمت نصیر کی ہے۔ قدرتی کریم۔
لیکن میں ان سے اپنی پست سے لڑاں گا۔ میری مرضتہ اور جو مستعد حکیم
میں سے مستحق ہے، چاہتا ہوں کہ وہ اس کا۔ درجہ کو مارے گا چارہ کچھ دوسرے
لے جائے گا کہ درجہ میں کہاں بیگانہ کر سکیں۔ مجھے اس کے کو لے
چاہی، خداوند ہوتا ہے چاہئے گا۔ ان کا ہوا۔ کہ کہ رسوا کریں اور
میر تک مڑائیں دے کر لوگوں کو میر سے تاج سے روک دیں۔ لیکن خدا
ان کے پاک ہاتھ تیر۔ عین شہید دے گا۔ بلکہ اس کے درجہ میں
کدو میں ان سے تھوڑے اہل پاک انسان اٹھ لے گا اور اس کے بھی گے
تیری ہے عزلی جو در لوگ و در میر سے تاج سے روک جائیں، تیر اور میر

کرنے والوں اور نام لینے والوں کو قرب قیامت تک منکر مہار کا ب
قادر دیکھ گا۔ جب تک تیرا کار کرنے والے یہود اور فرار کرنے والے
مسلمان یہ نصیر دینا نہیں دیں گے۔ میرا تیرا کرنے والے صحرین پر
عاقبتی و قلاب دیں گے۔ بعد ایک وقت آئے گا جب تھوڑا کدو تیرے
سوائی و قلاب۔ اب لوگوں کو میر سے تھم کی طرف لے جائے۔ اس وقت میں
نہار سے سب جھگڑوں کا در لوگ فیصلہ کر دیں گا اور سب اختلافات ختم کر
دیتے ہائیں گے یہ فیصلہ سب جگہ ہائیں کی در تفصیل۔

فَلَمَّا دَخَلُوا مَدِیْنَہٗ فَسَمِعُوْا نَدٰیًا مِّنْ رَّجُلٍ یَّخْتَلِفُ رَیْءَہٗ بَیْنَ
یَدَیْہِ وَخَلْفَہٗ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الْمُفٰلِکِیْنَ
جسے وہ ملائی ہے کہ فرست سے خوشخبری دے گی اس کا موزن شروع کر دیا
ہوئے گا۔ یعنی اس وقت قیام کا فریاد سب شدید سے بچے ہو گئے۔ کوئی
طاقت میں نہ رہا اور قیام کو نہ ماننے لگے گی۔ اس کے انتقال پر ایمان
والے دین گئے اور کہ تیرا آخرت میں چور۔ چور اور دیا جائے گا اور یہ
انسان کا لوگوں کی در کات دی جائے گی۔

ابن علی عقیقہ:

اسبت مرزہ کا اہمائی عقیدہ ہے کہ سب یہود نے اپنی ہا۔
تدبیر میں پختہ کر لی تھی انہی نے حضرت مسیح علیہ السلام کو زندہ و سون پر
الطمان۔ لی کہ یہ صلی علیہ اللہ وسلم کی سوا در دے کے سوائی قیامت
کے قرب۔ سب اور فقر و مصائب اور اصل و بیٹھتے سے بھر جائے گے۔ بعد
تعالیٰ عاقبت ناخوش دینی اسرائیل حضرت مسیح علیہ السلام کو ختم ملائی وہی
الطمان حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک نہایت دور
جزا کی حیثیت میں: ذل کے دینا کو کھا۔ ہا۔ کہ کہ دنیا سب نصیر کر
پاک و خاتم انہیں کے رتھ میں جس کا تعلق ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام
و حال کو قتل کریں گے۔ اور اس کے تیرا یہود کو جن جن رہیں گے۔ کوئی
یہودوں میں نہ بچا سکے گا۔ تیرا جو تک پہنچیں گے کدو مارے چھپے یہ
یہودوں میرا ہے اٹل کر: حضرت مسیح علیہ السلام کو قتل کر دیں گے۔ نصاریٰ کے
اہل عقائد و خیالات کی اصلاح کر کے تمام دنیا کو ایمان کے راستہ پر لال
دینے کے۔ اس وقت تیرا تھوڑوں کا فیصلہ ہو کر اور وہی اختلافات مٹ جائے
کہ ایک خدا کا پناہ دین (اسلام) رو جائے گا۔ اسی وقت کی نسبت فرمایا
فَلَمَّا دَخَلُوا مَدِیْنَہٗ فَسَمِعُوْا نَدٰیًا مِّنْ رَّجُلٍ یَّخْتَلِفُ رَیْءَہٗ بَیْنَ
یَدَیْہِ وَخَلْفَہٗ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الْمُفٰلِکِیْنَ
کی پوری تقریر اور سب کچھ کی کیفیت سورہ "نساء" میں آئی ہے۔ یہود و
میر سے نہایت فتنہ و فتنہ اور صرف آخرت سے متعلق ہیں۔ بلکہ تیرا
و فرست دلوں سے تھم رکھا ہے۔ جیسا کہ آجے تفصیل کے موقع پر

لفظ "قوتی" کا استعمال قرآن کریم ہی نے شروع کیا ہے چاہیے کہ اس نے
عربوں کی حقیقت سے ہی نہ آئے تھے نہ وہ نہ تو ہم پر خدا تعالیٰ کوئی چیز
اُسی سے اصول کی بنیاد پر اسی لفظ "قوتی" کا استعمال ہوتا ہو نہ یہ
ان کے یہاں شریعت نہ تو قرآن کو کچھ نے موت وغیرہ کی حقیقت پر روشنی
ڈالنے کے لئے انہی اس لفظ کا استعمال شروع کیا۔ تو ای کوئی ہے نہ موت
و نہ ہم کی طرح اندر روح جمع یہود کے کاروبار میں بھی اسے استعمال کر
نے سے بھر جاں آیت حاضر وہیں مجبور نہ کر دیکھ "قوتی" سے سوت حرام
ملیں۔ مگر جان کہاں سے بھی کچھ ترمیم و ادیت یہی ہے کہ حضرت مسیح علیہ
السلام زندہ آسمان پر اُٹھائے گئے۔ تسمائی دان المعانی فیہ زندہ و اٹھا ہے
جائے ادا بارہ چار سو نوے کا کچھ رسل میں کسی سے منقول نہیں۔ بلکہ
تعلیمیں انھیں "میں حاضر اسی طرح ہے اس پر جان و جان کیا ہے اور وہی ہے
و غیرہ نے احادیث نزول کو متحرک کیا ہے اور "اکمال افعال انعم" میں
اس کا لکھ ہے اس کی تہیہ مخلص کی ہے۔

مفتزات عیسوی:

[illegible]

”عقیدۃ الاسلام“ از علامہ کشمیری:

مکرم میں اہل علم کو قید و لگانا گوارہ نہ ہے کہ وہ اسے جاریہ اقلیت کا حق سمجھتے ہوئے
 مولانا سید محمد اختر شاہ بخاری کی اطلاع سے یہ کہ "رسالہ تحقیقۃ اسلام" میں مذکور
 علمی لٹل راجہ روز بروز بڑھتے چلے جاتا ہے جس سے مستحقین کو بھی ہمت کرے۔ میری نظر
 میں اس کا جامع کتابی اثر مضمون پر بھی گہرا تھا۔ ورنہ یہ

فی القیامۃ یقہذروا کافۃ صاف شہادہ دے رہا ہے۔ اور یہاں کا قرینہ ہے کہ الی یوم القیامۃ کے غنی قریب قیامت کے ترجمہ چنانچہ وہ صاف معجزہ کی مسمون ہے کہ قیامت سے پہلے آپ ہرگز قیامت ضرور آئے گی اور اس وجہ سے سب مشکوکات سے پاک کیا گیا ہے۔

[illegible]

عَلَيْكُمْ بِمَا تَنْتَسِبُونَ إِلَيْهِمْ وَإِلَى الْوَالِدِ وَالْوَٰلِدَاتِ إِلَهُ الْوَٰلِدِ وَالْوَٰلِدَاتُ إِلَهُ الْوَٰلِدِ وَالْوَٰلِدَاتُ إِلَهُ الْوَٰلِدِ وَالْوَٰلِدَاتُ إِلَهُ الْوَٰلِدِ وَالْوَٰلِدَاتُ إِلَهُ الْوَٰلِدِ ۚ

توفی اللہ (قبضہ مدفن) کی دوسرے ترجمہ ملتائیں۔ موت اور زندگی
 اس تقسیم سے نیز "توفی" کا "غشی" پر اور دوسرے کا "میں موت" کی قدر
 کرنا ملا دیکھ "توفی" کا "موت" کا الگ الگ چیز ہیں۔ اصل یہ ہے کہ
 قبضہ مدفن کے مختلف۔ موت جس ایک دوسرے ہے جو موت کی صورت میں
 پایا جائے۔ دوسرے اور نیز کی صورت میں جو قرآن کریم نے بتا دیا کہ وہ
 دوسرا پر "توفی" کا لفظ اطلاق کرنا ہے جو کہ موت کی تخصیص نہیں۔

طرح اس نے روا کر جو شیعوں میں تو فی الحقائق جائز رکھا اور لاکھوں میں قبض راج بھی جاری نہیں کیا۔ اسی طرح ”گز“ آل مراد ”اور“ باعد“ کی روا آجوں میں ”توفی“ قبض و مد مع البدن پر الحقائق کر دیا گیو تو کونسا انحال لازم آتا ہے۔ بالخصوص جب یہ دیکھا جائے کہ صحت اور قوم میں

نجران کے اور ایب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وہ ضرر ہے اور ایک نے چھ ماہ تک عید السام کا باپ کو قتل کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت تھی کہ ان کا علم کرنے سے پہلے آپ خود فراموش ہو کر جواب لے کر گئے تھے۔ اس پر آیت: ﴿فَلَا تَهْوُوا عَنكَ لَوْمَاعُنَ ابْنَيْ آدَمَ﴾ اور ﴿فَلَا تَهْوُوا عَنكَ لَوْمَاعُنَ ابْنَيْ آدَمَ﴾

یعنی نہ تھوڑے سے غصہ نہ کھینچو کہ وہ منافق ہیں جواب لے کر آئے۔ (عادل بن علی) اور در جواب لا جواب ہو گئے۔ (کیونکہ خبر لا باپ کے نام کے علی سے پیچ ہو۔ نہ کان لگائی اور اٹھا۔ وہی سنا لی کسی قدر دم لیں تھے کہ یہ تو لا چھ کر کیا وہ انسان ہیں باپ کے پیچہ اڑنے آپ نے دیکھ کر اور غریب نہ سوچا کہ نہیں نے لگی کسی کو یا آئی کا بچہ کر لی تو دیکھ کر انہوں نے دوسروں میں میری جہنم کا شائبہ ہے متکاف ہے تو صرف نہایت کا پھر جسکی تائید بلکہ برطرفی کے اختلاف کے وجود انہوں نے کیسے فیصلہ کر لیا کہ وہ اللہ جو ایک اور پرچہ سے بے نیاز اور کہہ رہے اور اس کی شکر دہی بھی نہیں ہے وہی علیہ السلام کا باپ جو امام لاکر بھیسے ایک حقوق جہم پر لگا تو جرمات تو کھنڈ کھانا اور سنا لی تھا اور اس پر اس نے گناہ کی آئے گی۔ اور یہ نہ کہ کسی کا راند ہے وہی وہ اس کا کوئی ہمسر ہے۔ آخری:

خاتمہ اس آیت سے قیاس کا شرعی حجت ہوتا ہے اور وہ ہے کیونکہ گفتار آدم پر قیاس کرنے سے پہلے علیہ اسلام کی ہی باپ کی پیہم کی ہے جو ان پر اللہ نے امتداد کیا ہے (جس سے سوائے کا وہ مردہ جو صرف قرآن میں ہے اور جماع کی حالت پر درج ہے اور قیاس کو دلیل علیہ نہیں۔) اس آیت سے اس قیاس کی تردید مسترد ہوتی ہے

أَلْحَقْ مِنْ زَيْنَتٍ فَلَا تَكُنْ مِنَ الْهَامِيَاتِ

حق اس آیت پر جواب ہے پھر موت اور ملک اور نجاتوں سے

یعنی کچھ علیہ السلام سے متعلق جو جو حق قبولی نے فرمایا وہی حق ہے اس میں کوئی شک و شبہ کی قطعاً کھائیں نہیں۔ جو بات بھی اگر لہو کا مسہرہ داری گی۔ وہ غیر حق ہے

شک کا نتیجہ:

یہو ایک شک میں پائے گئے اور کا نتیجہ یہ ہوا کہ انہوں نے ہمیں علیہ السلام کی والدہ پر زنا کی جہمت لگائی اور یہی شک میں پائے گئے اور نتیجہ یہ ہوا کہ ہمیں علیہ السلام کا لہو کا کھانا کھینچنے سے روک دیا اور والدہ کو

فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنْ

پھر جو کوئی تجھ کو کہے کہ تھ سے اس قسم میں بعد اس کے کہ

الْحِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدِينَا بِمَا آتَانَا وَآتَيْنَاكُمْ

تو جی تیرے اس خبر کی تو کہہ دے تو یاد دہانی پہنچے

وَيَسْأَلُكُمْ لِي اَرْسِلْ اِلَيْكُمْ اَوْ يَرْسِلْ اِلَيْهِمْ

اور تیرے سے پوچھا کہ تم اے میرے اور میرے اے میرے اے میرے اے میرے

ثُمَّ لَنَنْبِهَنَّ لَكُمُ الْمَعْنَى لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ

پھر اے میرے اے میرے اے میرے اے میرے اے میرے اے میرے

الْمَعْنَى

کہ جو بھولے ہیں

مہملہ:

خدا تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ تمہاری نجران اس قدر سمجھانے پر بھی اثر کا ملے کہ اس قیاس کے پر تو "مہملہ" اس کی دیا اور مؤثر اور مکمل صورت پر جو برائی گئی کہ وہ اس نجران اپنی جان سے اول سے حاضر ہوں اور خوب تر تو کہہ دنا کریں کہ جو کوئی ہم میں سے جہم ہے ہی خدا کی لعنت اور عذاب ہے۔ یہ "مہملہ" کی صورت پہلے ہی تمام پر اس بات کا اظہار ہے۔ لی کہ کوئی نجران کسی طرف خود اپنے دوسروں کی مدد و حمایت پر کوئی حق رکھتا ہے۔

یہاں اس کا اقرار حق:

پہلی دعوت "مہملہ" میں "مہملہ" نجران نے مسرت کی کہ ہم آپس میں متحرک کر کے جواب دینگے۔ آخر مکمل شہادت میں اس کے ہوشمند پرچہ کا اعلان دہانے کے بعد کہ اگر وہ خدا کی اہمیت میں بھی لگے وہ کہہ سکتا ہے اللہ علیہ السلام کی رحمت میں اور حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق انہوں نے ساتھ ساتھ علیہ السلام کی رحمت میں۔ تم کو معلوم ہے کہ لغت کی تشکیل میں یہی پیچھے کا وہ کیا تھا۔ کہ جو جہم ہے وہی ہی ہوں۔ پھر ایک ہی سے مہملہ دہانے کے لئے کہ انہوں کی قوم کے ان میں سے تو کل نکرے کا لہو پھونکا ہے اور اسے باظاہ علی سے ہے۔ اور خود کی لعنت کا اثر ان میں بھی لگتا ہے کہ ہے۔ پھر کہ ہے کہ ہم نے سے لے کر اپنی امتیاز کی طرف دہانہ

وَأَنَّ اللَّهَ مَوْلَى الْمُؤْمِنِينَ

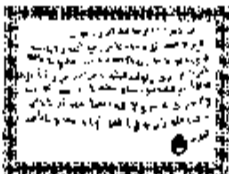
اور اللہ خود بہا کی ہر چیز سے دوست ہے

اپنی ہر دوست کو دوست و نصرت سے ہمہ تن آواز دیتے کے ساتھ وہی
مواہد کو سہارا دے گا جس کے سبب یہ سہارا دینا چاہیے

فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ يُفْسِدُ دِينَكُمْ

پھر اگر قبول نہ کریں تو اللہ کو مظلوم ہیں اس لئے اس نے
اگر آپ اس سے نہیں لڑیں گے تو اللہ کو مظلوم قرار دے گا اور اس کو مظلوم قرار
دینا اس لئے ہے کہ اللہ کی عداوت سے بچنے کے لئے اس سے لڑنا چاہیے
یہ تو آپ کو کہہ رہا ہے کہ سب مفسدین اللہ کی طرف سے ہیں۔
وہ اللہ کی طرف سے ہے

اور جتنی بھی آپ کی طرف سے ہے وہی اللہ کی طرف سے ہے
یہاں یہاں سے کہہ رہا ہے کہ اللہ کی طرف سے ہے
یہاں یہاں سے کہہ رہا ہے کہ اللہ کی طرف سے ہے
یہاں یہاں سے کہہ رہا ہے کہ اللہ کی طرف سے ہے
یہاں یہاں سے کہہ رہا ہے کہ اللہ کی طرف سے ہے



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَبَقُولُوا مَنْ مَحْشُودٌ
اسی و سبیل اللہ الی انفسک بخیر و فعل بخیر
اسلم انتم فانی فحسبکم اللہ ابوامر و امرکم
و بقولہ فانی فحسبکم اللہ ابوامر و امرکم
جیادۃ العباد و خلوقکم الی ولا تہلک من ولانہ
انما لان سبیلہ للجزیۃ لان ابیتہ فالحزبۃ لان
ابیتہ فقل انکم محاربون و السلام

حق الہی تو میں نہیں کرتا ہوں (حضرت ابراہیم علیہ السلام)

میرے نصرت میں ہوں نصرت کا طریقہ نصرت میں ہوں نصرت میں ہوں
اور اللہ کے لئے چاہیے کہ اللہ کی نصرت میں ہوں

اللہ کی نصرت میں ہوں نصرت کا طریقہ نصرت میں ہوں نصرت میں ہوں
اللہ کی نصرت میں ہوں نصرت کا طریقہ نصرت میں ہوں نصرت میں ہوں
اللہ کی نصرت میں ہوں نصرت کا طریقہ نصرت میں ہوں نصرت میں ہوں
اللہ کی نصرت میں ہوں نصرت کا طریقہ نصرت میں ہوں نصرت میں ہوں
اللہ کی نصرت میں ہوں نصرت کا طریقہ نصرت میں ہوں نصرت میں ہوں

اللہ کی نصرت میں ہوں نصرت کا طریقہ نصرت میں ہوں نصرت میں ہوں
اللہ کی نصرت میں ہوں نصرت کا طریقہ نصرت میں ہوں نصرت میں ہوں
اللہ کی نصرت میں ہوں نصرت کا طریقہ نصرت میں ہوں نصرت میں ہوں
اللہ کی نصرت میں ہوں نصرت کا طریقہ نصرت میں ہوں نصرت میں ہوں
اللہ کی نصرت میں ہوں نصرت کا طریقہ نصرت میں ہوں نصرت میں ہوں

اللہ کی نصرت میں ہوں نصرت کا طریقہ نصرت میں ہوں نصرت میں ہوں

اللہ کی نصرت میں ہوں نصرت کا طریقہ نصرت میں ہوں نصرت میں ہوں
اللہ کی نصرت میں ہوں نصرت کا طریقہ نصرت میں ہوں نصرت میں ہوں
اللہ کی نصرت میں ہوں نصرت کا طریقہ نصرت میں ہوں نصرت میں ہوں
اللہ کی نصرت میں ہوں نصرت کا طریقہ نصرت میں ہوں نصرت میں ہوں
اللہ کی نصرت میں ہوں نصرت کا طریقہ نصرت میں ہوں نصرت میں ہوں

إِنَّ هَذَا هُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ وَمَا مِنْ

چونکہ یہ سچا ہے یہاں سے اس میں نہ ہو کہ جس سے

الْحَقُّ وَالْحَقُّ

یہ سچا ہے

اللہ کی نصرت میں ہوں نصرت کا طریقہ نصرت میں ہوں نصرت میں ہوں
اللہ کی نصرت میں ہوں نصرت کا طریقہ نصرت میں ہوں نصرت میں ہوں
اللہ کی نصرت میں ہوں نصرت کا طریقہ نصرت میں ہوں نصرت میں ہوں
اللہ کی نصرت میں ہوں نصرت کا طریقہ نصرت میں ہوں نصرت میں ہوں
اللہ کی نصرت میں ہوں نصرت کا طریقہ نصرت میں ہوں نصرت میں ہوں

لیا گیا ہے۔ علی بن ابی طالب، ایک مسلمان اور نبی کریم

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَالْكَافِرِينَ بِاللَّهِ يَنْفَعُهُمْ

انہوں میں سے جو کافر ہیں اور اللہ کے نبی کو بھی بڑا گناہ

وَهَذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ آمَنُوا

اس کے ساتھ اس نبی اور جو ایمان لائے اس کی

اصل اور ان کے پیروں:

اللہ تعالیٰ نے خداوند کائنات پر عزت اور شرف سے اس بات کی اہمیت
انہی کو جو کلمہ حق سے نبی کی امت کو ہے اور اس کا نام میں لکھی اور
ان میں سے نبی پر ایمان۔ یہ عزت اور شرف ان کے لیے ہے۔ اس بات کو جو خداوند
ظہار صورتہ اور بے حد عزت و بزرگوں کے لیے ہے اور ان کی وہ دین اور
تو ہے جو کہ وہ بزرگوں میں گزرا

وَلَا يَكُنْ مِنَ الْكَافِرِينَ وَلَا يَكُنْ مِنَ الْكَافِرِينَ

اس لیے جو کلمہ حق سے نبی کی امت کو ہے اور اس کا نام میں لکھی اور
ان میں سے نبی پر ایمان۔ یہ عزت اور شرف ان کے لیے ہے۔ اس بات کو جو خداوند
ظہار صورتہ اور بے حد عزت و بزرگوں کے لیے ہے اور ان کی وہ دین اور
تو ہے جو کہ وہ بزرگوں میں گزرا

یہاں قرآنی میں جو کلمہ حق سے نبی کی امت کو ہے اور اس کا نام میں لکھی اور
ان میں سے نبی پر ایمان۔ یہ عزت اور شرف ان کے لیے ہے۔ اس بات کو جو خداوند
ظہار صورتہ اور بے حد عزت و بزرگوں کے لیے ہے اور ان کی وہ دین اور
تو ہے جو کہ وہ بزرگوں میں گزرا

وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ

اور اللہ والی ہے مسلمانوں کا

اللہ خود مسلمانوں کا والی ہے

یعنی نبی کریم ﷺ کے لیے یہ کلمہ حق ہے اور اس کا نام میں لکھی اور
ان میں سے نبی پر ایمان۔ یہ عزت اور شرف ان کے لیے ہے۔ اس بات کو جو خداوند
ظہار صورتہ اور بے حد عزت و بزرگوں کے لیے ہے اور ان کی وہ دین اور
تو ہے جو کہ وہ بزرگوں میں گزرا

یہاں نبی کریم ﷺ کے لیے یہ کلمہ حق ہے اور اس کا نام میں لکھی اور
ان میں سے نبی پر ایمان۔ یہ عزت اور شرف ان کے لیے ہے۔ اس بات کو جو خداوند
ظہار صورتہ اور بے حد عزت و بزرگوں کے لیے ہے اور ان کی وہ دین اور
تو ہے جو کہ وہ بزرگوں میں گزرا

یہاں نبی کریم ﷺ کے لیے یہ کلمہ حق ہے اور اس کا نام میں لکھی اور
ان میں سے نبی پر ایمان۔ یہ عزت اور شرف ان کے لیے ہے۔ اس بات کو جو خداوند
ظہار صورتہ اور بے حد عزت و بزرگوں کے لیے ہے اور ان کی وہ دین اور
تو ہے جو کہ وہ بزرگوں میں گزرا

یہاں نبی کریم ﷺ کے لیے یہ کلمہ حق ہے اور اس کا نام میں لکھی اور
ان میں سے نبی پر ایمان۔ یہ عزت اور شرف ان کے لیے ہے۔ اس بات کو جو خداوند
ظہار صورتہ اور بے حد عزت و بزرگوں کے لیے ہے اور ان کی وہ دین اور
تو ہے جو کہ وہ بزرگوں میں گزرا

مَا كُنْزُ الْبَرِّ هَذَا هَذَا وَلَا تَصْرُفُ

یہ کلمہ حق ہے اور اس کا نام میں لکھی اور

وَلَكِنْ كُنْزُ الْبَرِّ هَذَا هَذَا وَلَا تَصْرُفُ

لیکن قاضیوں میں سے جو کلمہ حق ہے اور اس کا نام میں لکھی اور

مِنْ الْمَشْرُكِينَ

اور مشرکوں

حلیف کا معنی

یہاں نبی کریم ﷺ کے لیے یہ کلمہ حق ہے اور اس کا نام میں لکھی اور
ان میں سے نبی پر ایمان۔ یہ عزت اور شرف ان کے لیے ہے۔ اس بات کو جو خداوند
ظہار صورتہ اور بے حد عزت و بزرگوں کے لیے ہے اور ان کی وہ دین اور
تو ہے جو کہ وہ بزرگوں میں گزرا

مسلمان کا معنی

یہاں نبی کریم ﷺ کے لیے یہ کلمہ حق ہے اور اس کا نام میں لکھی اور
ان میں سے نبی پر ایمان۔ یہ عزت اور شرف ان کے لیے ہے۔ اس بات کو جو خداوند
ظہار صورتہ اور بے حد عزت و بزرگوں کے لیے ہے اور ان کی وہ دین اور
تو ہے جو کہ وہ بزرگوں میں گزرا

بعد و مرانی آئے (جو چھپا پیچیدہ تھے) اور ان کی تشریح کی اعلیٰ تعلیم
تشریح کرتا ہوا آئے گا اور خود کتاب کے پہاڑی پچھلی صدق پر
اعمال نے اس میں نہ کر سکا اگر اس کا زمانہ پائے تو خدا فرمائی اور
بائے تو اپنی حالت کو اپنی طرف مروت و تہذیب کے لئے کہ بعد میں
آنگاہے فیجہ پر ایمان لائیں لیامہ انت و حضرت نے نہ کہ یہ صحت کرپا
بھی ان کی دیکھنے میں داخل ہے

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان کا عہد:

اس کا مقدمہ سے درویش کی طرح ظاہر ہے کہ خاتم انبیاء و
روح اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی دیکھنے کا عہد حاصل کیا وہ
فہمیاے حاجت سے لے کر کیا ہو جو دروغوں نے اپنی الہی استوں سے یہی
قول دیا ہے کہ وہوں کے کہہ سکا کہ آپ کی جگہ ان کے حالات سے جتنی جو
ما فیہ میں سب سے پہلے اس کے علم تبارک میں سب انبیاء کے بعد ظہور
افراد ہوئے لیکن اس کے بعد کوئی نبی آئے و لہذا تھا اور آپ کی کا
وہاں ہوا تمام انبیاء کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد
ثبت کرنے کے بعد پانچ فیصد حضرت علی اور اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد
اس کا عہد انبیاء سے یہ کیا اور خود آپ نے اس کا دیکھا کہ اس کی سوتی
نہ ہوئے کہ ان کی میری اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد
جب حال میں تھے تو کتاب اللہ (قرآن مجید) اور ہمارے کسی کی سنت
پر لکھنے کے لئے کہ اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد
تھا اور آپ کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد
الحق سے اور تمام انبیاء کی امت لکھا اس کی اس کی اس کی اس کی اس کی
اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد

علی بن ابی طالب و محمد و ہارک و مسلم (بعد سے)

لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جس نے اس کا دیکھا اور اس کے بعد اس کے بعد
نے وہ اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد
اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد
اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد
اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد
اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد

اسرا اور عورت:

بعض سے لکھا ہے کہ چاق انہیں سے چاق علی کتاب مراد ہے
یعنی بنی اسرائیل سے لے کر جس کے یہاں اس صورت میں یا عرف

خداوند جا چائے گا کہ چاق چاق اور انہیں یا بعد اس کے بعد اس کے بعد
چاق کیا بلکہ یہ کہ خدا کی کتاب کے لئے کہ اس کتاب میں محمد سے
زیادہ نبوت کے سخت ہیں چھل و گتے ہیں کہ چاق کی امت نہ صرف کی
طرف ہے انبیاء نے اپنی اس میں یہ عہد تھا اس کو چاق کی تہذیب
اسی سمجھو اور حضرت علی بن محمد کی قرأت سے ہوتی ہے ان دونوں
حضرت کی قرأت میں جہت کی تہذیب کو لکھتے ہیں (الہم فیہ) (الہم فیہ)
کہ جس طرح اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد
قرأت کے جاتی ہے یہاں اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد
کی حضرت کی دیکھنے میں اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد
میں سے لے کر اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد
اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد
اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد
اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد
اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد

اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد
اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد
اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد
اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد
اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد
اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد
اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد
اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد
اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد
اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد
اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد
اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد

یہ تہذیب اور عہد کا نام کہ اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد
وہو علی و چاق کی تہذیب کو لکھتے ہیں (الہم فیہ) (الہم فیہ)

وَجَدَ أَهْلَهُ السَّيِّئِينَ وَالَّذِينَ هُمْ يَدْعُونَ الْقَوْمَ

اور آئیں گے ان کے پاس غلامانِ رسول اور اللہ راہ گزشتہ

الظَّالِمِينَ

ظالموں کو

وہیں پرست اہل علم

میں لوگوں نے جنت حق سے جہ جہی پر تہ ذرا اعتقاد کیا یہی دلی
میں بیٹھ کر کہتے ہیں اور انھوں سے کہو کہ یہ ہیں جس نے ہم سے جہ جہی
میں قرار دے دیا ہے۔ اہل علم کے پاس ان کی غیبت و سبقت کے بارے میں
وہاں کچھ نکات اور صرف یہ بات ان کو ملتی تھی کہ ان پر بھی کچھ
اور وہ سب جہ جہی اور اہل علم کے بارے میں ان کے چہرے سے
سے اہل علم کے بارے میں وہاں کچھ نکات اور اہل علم کے بارے میں وہاں
معدنہ کی نسبت یہ کہتے تھے کہ ان کی جہ جہی کے بارے میں وہاں کچھ
دیکھ کے خدا کا فیضانِ کائنات و غلات اور فیضانِ کائنات سے ان پر
جہ جہی کی نسبت تک کہنے کی راہ ہے کہ ان کی جہ جہی کے بارے میں
اللہ کی سب سے بڑی اور کائنات کا سب سے بڑا ہے۔ ان کی ہاں پر ان کی
قیامت اور ان کی معرفت و جنت سے ان کے بارے میں وہاں کچھ
ہو چکے ہیں وہی خاص اور ان کی معرفت و جنت سے ان کے بارے میں
سے ان کی معرفت و جنت سے ان کے بارے میں وہاں کچھ
وہاں سے ان کی معرفت و جنت سے ان کے بارے میں وہاں کچھ

أُولَئِكَ جَزَاءُ هُمَ إِنْ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللَّهِ

ایسے لوگوں کی جزا ہے کہ ان پر لعنت ہے اللہ کی

وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَالنَّاسُ أَجْمَعِينَ

اور فرشتوں کی اور سب کی

اللہ و فرشتوں اور لوگوں کی لعنت

یہاں فرشتے اور لوگوں کی لعنت ہے کہ ان پر لعنت ہے اللہ کی
اور ان کی لعنت ہے کہ ان پر لعنت ہے اللہ کی اور ان کی
لعنت ہے کہ ان پر لعنت ہے اللہ کی اور ان کی
لعنت ہے کہ ان پر لعنت ہے اللہ کی اور ان کی

کی لعنت ہے کہ ان پر لعنت ہے اللہ کی اور ان کی
لعنت ہے کہ ان پر لعنت ہے اللہ کی اور ان کی
لعنت ہے کہ ان پر لعنت ہے اللہ کی اور ان کی
لعنت ہے کہ ان پر لعنت ہے اللہ کی اور ان کی

خَلِيلِيْنَ رَقِيْبًا

خبر کے میں سے

یعنی یہ لعنت ہے کہ ان پر لعنت ہے اللہ کی اور ان کی
لعنت ہے کہ ان پر لعنت ہے اللہ کی اور ان کی

خبر کے میں سے ان کی لعنت ہے کہ ان پر لعنت ہے اللہ کی اور ان کی
لعنت ہے کہ ان پر لعنت ہے اللہ کی اور ان کی

لَا يَخْلُفُ عَنْهُمْ الْعَذَابُ وَالْأَعْيُنُ يَنْظُرُونَ

نہ ہٹے گا ان سے عذاب اور ان کی آنکھیں دیکھتی ہیں

یعنی ان کی لعنت ہے کہ ان پر لعنت ہے اللہ کی اور ان کی
لعنت ہے کہ ان پر لعنت ہے اللہ کی اور ان کی

لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ يَا رَبُّ الْعَالَمِينَ

تو سب کے سوا تو ہی ہے خداوندِ عالم

فَإِنَّ اللَّهَ عَفْوٌ رَحِيمٌ

تو بخشنے والا مہربان

تو بخشنے والا مہربان ہے

ایسے جنت سے ان کی لعنت ہے کہ ان پر لعنت ہے اللہ کی اور ان کی
لعنت ہے کہ ان پر لعنت ہے اللہ کی اور ان کی
لعنت ہے کہ ان پر لعنت ہے اللہ کی اور ان کی
لعنت ہے کہ ان پر لعنت ہے اللہ کی اور ان کی

معاذت ترک کی۔ بدھ جن پر ستر کے ساتھ بیٹھنا عظیم اور بڑا ہے۔ بدھ
 کہتے ہیں۔ جب مرنے کا وقت آتا تو اسی وقت میں کھائے گئے تو توبہ کی
 سوچیں۔ ان کی کسی نصیحت سے ظاہر طور پر کسی ظاہر سے نہ کہیں۔ نہ کہیں
 براؤں کو سچے ہوئے نہیں دوسرے کہاں سے توبہ کرنی چاہیں اپنے ان میں
 کہہ دیتے ہیں کہ کسی کام کی کسی۔ ہانکا وہ عزت میں اس کے قول
 کی کوئی امید نہ تھی۔ ایسے لوگوں کو بھی توبہ نصیب ہی نہ ہوگی۔ ان کے ان کا
 کام ہیست کرتی کی داریوں میں سے جھٹکتے رہے۔ وہ توبہ نہ

رَبِّكَ الَّذِينَ نَفَرُوا وَمَا تَوَّابًا ۝ هُمْ لَا يُقْبَلُونَ

جو لوگ توبہ کرنے اور مرنے کے کافر ہی تو ہوں

اَقْبِلْ مِنْ اَحَدِهِمْ قِبْلًا اِلَّا اَرْضًا ۝ ذٰلِكَ

توبہ نہ ہے کسی مرنے سے زمین پر کرنا

ایمان چھوڑ کر مرنے کا نہ دے گا:

یعنی دنیا کی نعمتوں کی طرف توبہ کرنے کی دعوت نہ دے گی۔
 وہ اپنے صریح اعلان کا سہارا لے کر ہے فرما کر دینے کا کہ توبہ کرنے
 ان کا میرے لئے کہ دوسرے توبہ کی توبہ نہ دے گا۔ وہ صریح اعلان
 کہ توبہ کے پس کی توبہ نہ دے گا۔ وہ توبہ نہ دے گا۔ وہ توبہ نہ دے گا۔
 کہ توبہ نہ دے گا۔ وہ توبہ نہ دے گا۔ وہ توبہ نہ دے گا۔ وہ توبہ نہ دے گا۔
 کہ توبہ نہ دے گا۔ وہ توبہ نہ دے گا۔ وہ توبہ نہ دے گا۔ وہ توبہ نہ دے گا۔

وَلَسَوْفَ اَنْتَ يَدُ اُولٰٓئِكَ لَهٗمْ عَذَابٌ

اور اگرچہ بلا دینے کے بعد ان کو عذاب

اَلْبَدِیُّ ۝ لَكُمْ مِّنْ فِیْہِمْ نَصِیْرٌ

اور ان کے ہوں کہ ان کا مددگار

یعنی اگر فرما کر ان کے پاس ہیں ان کی توبہ نہ دے گا۔ وہ توبہ نہ دے گا۔
 در خواست کر کے توبہ نہ دے گا۔ وہ توبہ نہ دے گا۔ وہ توبہ نہ دے گا۔
 نہیں بام سارہ وہ توبہ نہ دے گا۔ وہ توبہ نہ دے گا۔ وہ توبہ نہ دے گا۔

وَالَّذِينَ نَفَرُوا تَوَّابُونَ

توبہ کرنے والے توبہ کرنے والے توبہ کرنے والے توبہ کرنے والے

توبہ کرنے والے توبہ کرنے والے توبہ کرنے والے توبہ کرنے والے

وہ توبہ کرنے والے توبہ کرنے والے توبہ کرنے والے توبہ کرنے والے
 یہ توبہ کرنے والے توبہ کرنے والے توبہ کرنے والے توبہ کرنے والے
 (توبہ کرنے والے توبہ کرنے والے توبہ کرنے والے توبہ کرنے والے)
 توبہ کرنے والے توبہ کرنے والے توبہ کرنے والے توبہ کرنے والے
 توبہ کرنے والے توبہ کرنے والے توبہ کرنے والے توبہ کرنے والے
 توبہ کرنے والے توبہ کرنے والے توبہ کرنے والے توبہ کرنے والے

توبہ کرنے والے توبہ کرنے والے توبہ کرنے والے توبہ کرنے والے
 توبہ کرنے والے توبہ کرنے والے توبہ کرنے والے توبہ کرنے والے
 توبہ کرنے والے توبہ کرنے والے توبہ کرنے والے توبہ کرنے والے
 توبہ کرنے والے توبہ کرنے والے توبہ کرنے والے توبہ کرنے والے
 توبہ کرنے والے توبہ کرنے والے توبہ کرنے والے توبہ کرنے والے
 توبہ کرنے والے توبہ کرنے والے توبہ کرنے والے توبہ کرنے والے
 توبہ کرنے والے توبہ کرنے والے توبہ کرنے والے توبہ کرنے والے

رَبِّكَ الَّذِينَ نَفَرُوا تَوَّابُونَ ۝ اُولٰٓئِكَ

جو لوگ توبہ کرنے والے توبہ کرنے والے

اُولٰٓئِكَ تَوَّابُونَ ۝ اُولٰٓئِكَ تَوَّابُونَ

توبہ کرنے والے توبہ کرنے والے توبہ کرنے والے توبہ کرنے والے

توبہ کرنے والے توبہ کرنے والے توبہ کرنے والے توبہ کرنے والے

توبہ کرنے والے توبہ کرنے والے توبہ کرنے والے توبہ کرنے والے

توبہ کرنے والے توبہ کرنے والے توبہ کرنے والے توبہ کرنے والے

توبہ کرنے والے توبہ کرنے والے توبہ کرنے والے توبہ کرنے والے

توبہ کرنے والے توبہ کرنے والے توبہ کرنے والے توبہ کرنے والے

توحید پر اصرار تھی۔ چاہئے کہ تم بھی عزائم کیجنا اور اجمار و دیوان کی پرستش چھوڑ کر اپنے مسکین چاؤ و خیر دہانی

إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي

جنگ سب سے پہلا مگر جو مقرر ہوا تو ان کے واسطے یہی ہے جو

بِسَلَّةٍ

کھش ہے

یہودیوں کے ایک اور اعتراض کا جواب:

مسلمانوں کے الی و سب سے زیادہ براہین سے اشد اقرب ہیں، یہودیوں کی بھی اعتراض تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جن اصلی عراقی چھوڑ کا شام و مصر کے ہیں وہ سب وہیں وفات پائی، بعد ان کی اور دشنام میں رہی، سنیے انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے جن میں سب کا قبور بیت المقدی رہا تھا، مگر قرآن مجید حکم دے کر ان کے قبور نے بیت المقدی کو چھوڑ کر کعبہ کو اپنا قبیلہ بنالیا ہے اور سر زمین شام سے دور ایک طرف پرے سے اس سے دور کوئی کر سکتے ہو کہ نہ بغیر ملت ابراہیم سے تم کو نہ یاد کر بوجہ حاجت حاصل ہے۔ اس آیت میں مفسرین کو خدا کا کیا کہ بیت المقدی وغیرہ عقائد عقیدہ تو بعد میں فقیر ہوئے ہیں، ان میں سب سے پہلا جب کہ مگر جو لوگوں کی توجہ الی اللہ کے لئے مقرر کیا گیا اور بطور ایک عمارت کا اور نشان ہدایت کے عالم کیا، وہ یہی کعبہ شریف ہے جو اس مبارک شہر مسقطہ میں واقع ہوا ہے۔ و خیر خلا

یہ کہ شریف کا مشہور نام ہے، چونکہ یہ نام بڑے جارحانہ کی مراد میں یہاں نوٹ دیا گیا ہے۔

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں اے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو کہہ دے اور بیت مقدسے پہنچا دیکھ کہ ہے۔

ان مباحث پر اسے جس آیت اللہ تعالیٰ چاہے والے کو یاد دینا ہے بھی

جسہا و سہا و انکس ایتا و انکس ایتا (وہی پتہ)

تفسیر کعبہ مختلف ادوار میں:

بعض روایت میں ہے کہ آدم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ قبر کعبہ نبوی کے سامنے تھیں، وہی قبر طوفان نوح میں مدفون ہوئی، اور اس کے نشانات مٹ گئے۔ اس کے بعد حضرت ابراہیم نے انہیں بنیادوں پر دوبارہ تعمیر کیا۔ پھر ایک

قُلْ فَأَنذَرْتُكُمْ يَوْمَ تَأْتِي السُّورَةُ فَأَقْلُبُوهَا إِن كُنتُمْ

تو کہہ دو کہ آؤ تورات اور عہد اور

صِدِّقِينَ

سچے

یہودیوں کا جھوٹا ہونا:

یعنی اگر تم سچے ہو کہ یہ چیزیں ابراہیم کے زمانہ سے حرام تھیں تو لانا یہ معصوم خود اپنی مسلم کتاب تورات میں دکھلا دو۔ اگر ان میں بھی نہ نکلا تو تمہارے گناہ و مغتری ہوئے ہیں، یہی سچہ ہو سکتا ہے۔ روایات میں ہے کہ یہودیوں نے یہ زبردست شیخی منکر نہ کیا۔ اور اس طرح نے وہی سچہ علیحدہ معنی حدیث پر ایک اور دلیل قائم ہو گئی۔ و خیر خلا

فَمَنْ أَفْتَرَى عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ مِنْ بَعْدِ

پھر نہ کوئی جو اسے اللہ پر جھوٹ میں کے بعد

ذَلِكَ قُلُوبُهُمْ الظَّالِمُونَ

تو وہی تین طے ہے انصاف

یعنی جوئی یہ انصافی ہوئی اگر اس کے بعد بھی وہی مرے گی ایک ہفتہ دے، یہ کہ کبھی یہ چیزیں ابراہیم کے زمانہ سے حرام ہیں اور دین ابراہیم کے اصلی ہی وہم ہیں۔ و خیر خلا

قُلْ صَدَقَ اللَّهُ فَاتَّبِعُوا مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ

تو کہہ دو کہ سچا ہے اللہ نے یہ بات کہ جو چاہو دین ابراہیم کے

حَقِيقًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمَشْكِكِينَ

جو ایک ہی کا ہو رہا تھا اور نہ تھا شرک کرنے والا

اگر ہم حجت ہو چکا اب اسلام لاؤ:

یعنی خود تعالیٰ نے سال و حرام سے متعلق یہ اسلام اور مذہب صلی اللہ علیہ وسلم کے باب میں لکھ دیا، جو کہری کھری یا نہیں قرآن مجید میں سن کو کوئی جھٹک سکتا۔ اب چاہئے کہ تم بھی مسلمانوں کی طرف اسلام اور ابراہیم کی ہی رہی اور اس کے اصول و اعتبار کرنے تو جن میں سب سے پہلی چیز

قیامت کے دن میں ہو کر مر (کی قبروں) کے درمیان۔ یہ افلاک جہاں
کہ پہلے شیخ فرشتہ کو جہاں کا درمیر سے ساتھ رکھی گئی تھیں گے پھر جہاں
تک افلاک و مروجوں کا یہاں تک کہ وہ بھی آج تک کے مکس برقی جہت اعلیٰ
قرین کے درمیان ہوئی۔

مسئلہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں آیا ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مزار کی خدمت کی بناء پہنچ کر پڑھ کر کہ: لا حول ولا قوۃ الا باللہ
وہ فحفظہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اثر اور ناز عظیم ایک اور
کر دوز کوئی پناہ کی کہ تھوڑے عرصے کے بعد نہ رہے۔ جو کچھ وہ سمجھا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر کوئی ایسا کچھ اچھا کرے تو اس کی موت سے
کوئی اور بھی نجات دہانہ کو اس کے سلسلہ میں چمکے ہیں۔ جو کچھ وہ سمجھا
حضرت عمر رضی اللہ عنہ سمجھا وہی بات تو اس کے فرزند کے نام سے ایک ستمگر

تو بھی اسے (الافتخار) کا ایک عرصہ ہے۔ اس وقت فرزند کا علم و مہارت
مہارک و امت سے مشفق ہے۔ برکت کے معنی ہیں: اس وقت تک کہ وہ
بیت اللہ کی برکت:

بیت اللہ کا برکت ہونا ظاہری طور پر بھی ہے معنوی طور پر بھی، اس
کے ظاہری برکات میں یہ مشاہد ہے کہ کدو اس کے آس پاس ایک شکستہ
ریگستان اور غمزدہ زمین ہونے کے باوجود اس میں کھجور، برہم میں ہر طرح
کے پھل اور زکارد و درخت ہر طرف پختہ ہیں، اگر صرف اللہ کے
لئے رکھیں کیا طرفہ؟ علم سے نئے دامن کے لئے کی کافی ہر طرف ہیں۔
بیت اللہ کا کہہ سکتے ہیں: یہ کثرت سے حضرت عثمان غنیؓ نے اہل مکہ کو اللہ
کے حصوں سے محروم فرمادیا اور یہ نے ہم تمہیں کا کثرت سے کر جہاں کی بات
نہ میں شانہ نے اپنی قدرت و علم سے ان کو پند اس کے درمیان ہر ایک
کر دیا، اگر ہم مکہ میں داخل نہ ہوتے تو انسان کسے جانتا کہ کھولا ہے
چاندور میں بھی اس کا احساس ہے اور وہ جو کچھ کے خدا جانور بھی اپنے آپ
کو کھولا کھینچے ہیں، وہ اپنی عقل و فکر کا جانور۔ انسان سے کسے جانتا کہ وہ جانور
پر یہ کس مشاہد کیا جاتا ہے کہ بیت اللہ کی برکت جو سب کو ملتی ہے اس
جانب سے کہ لکھ: یادہ و دل سے ہر ایک میں ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کی معجزات:

شیخ جلال الدین سیوطی نے خاص میں تحریر کیا کہ رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض معجزات اپنے بھی ہیں جو آپ کی وفات کے بعد
میں موجود ہو کر کچھ ہیں اور تو یہ کثرت دینی و دہریہ کے اور ہر قسم کی بات کا

مشاہدہ کر سکتے ہیں ان میں سے ایک تو قرآن و کتب ہے جو کدو کی ماری دنیا
اس کی مثال: اسے سے جائز ہے، یہ کچھ ہے جو کدو کی ماری دنیا
قہار ہے اس کی ماری موجود ہے اور قیامت تک۔ یہ کدو کی ماری دنیا
پوری دنیا کا پہلے کر سکتے ہیں کہ (یہ کدو کی ماری دنیا) اس کی طرح ہر بات
کے بارے میں جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد دہانی کے میں کی جنگ
دینی لشکروں کا معصوم طور پر فرشتے: خلیفہ ہیں، صرف ان پر نصیب
لوگوں کی کٹر دہائی میں ہیں کے کتبوں میں ہوتے آپ صلی اللہ
علیہ وسلم کے اس ارشاد کی تہذیب پر زمانہ ہر قرن میں ہوتی رہی ہے اور
قیامت تک ہوتی رہے گی، یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمیشہ باقی
رہنے والا جملہ اور بیت اللہ کے تعلق اللہ تعالیٰ کی ایک بڑی نشانی ہے۔

مقام ابراہیم:

ان نشانیوں میں سے ایک بڑی نشانی مقام ابراہیم ہے مادی لئے
قرین کریم نے اس کو مستقل طور پر چھوڑ دیا ہے، یہ مقام ابراہیم وہ
جگہ ہے جس پر کھڑے، اگر حضرت ابراہیم علیہ السلام بیت اللہ کی تعمیر
کرتے تھے اور بعض روایات میں ہے کہ حجر نبویؐ کی بلندی کے ساتھ ساتھ
خود کو بلند ہو جاتا تھا اور غنی تر بنے کے وقت نچا جاتا تھا، اس جگہ
کے آپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قدم پر کھڑے کھڑے انکسار آج تک
سورج ہے، ظاہر ہے کہ یہ جگہ ہے جس پر شعور پھر میں یہ ادا کر
ضرورت کے سہاقتی بلندی پرست ہو جائے اور یہ تاریک سویم کی طرح نور ہو
کر قدم کو کھلی تھیں، یہ اندازے سے یہ سب آپت قدرت ہیں جو
بیت اللہ کے علی اعینیت ہی سے تعلق ہیں، یہ حجر بیت اللہ کے نیچے
دروازے کے قریب تھا، جب قرآن کا یہ حکم ملا: ہا کہ مقام ابراہیم پر
نماز پڑھو، (وَالَّذِينَ آمَنُوا يَتْلُوا صُورَةَ الْمَسْحُورِ) اس وقت طواف
کرنا اور اس کی صحت سے اس کو اٹھا کر بیت اللہ کے سامنے ڈال دیا صلی
مقام سے باہر ہر قسم کے قریب کھڑا کیا۔ جو مقام ابراہیم صلی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ماخذہ بنت جحش سے فرمایا کہ میرا
دل چاہتا ہے کہ میرا چہرہ کچھ کچھ کر کہ اس کو ہر ایک عباد اور انہی کے
مطابق ہر دوں۔ قرآن نے جو تعزیرات دیا، ابراہیم کے خلاف کئے ہیں
ان کی اصلاح کر دی، لیکن جو مسلمہ (واللہ اعلم) میں غلط فہمی پیدا
ہوئے کا شہرہ ہے۔ اس لئے سرامت ان کو حق حال پر چھوڑ دیا، ان دلی
ارشاد کے بعد اس کی تائید آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات زیاہ نہیں رہی۔

تجارت کی تعمیر:

لیکن حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جو بے حضرت عبداللہ بن زبیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد دیتے ہوئے تھے، خدا نے ارشاد فرمایا کہ بعد میں وقت نہ کر پھر ان کی حکومت ہوئی تو انہوں نے بیت اللہ منہدم کر کے اور شادی صلی اللہ علیہ وسلم اور بنو ہاشم کی کے مطابق بنادیا مگر یہ اللہ تعالیٰ نے ان کی حکومت سے منکف پر چھوڑ دیا تھی، تو ملامت پر ان کے خلاف نے شروع کر لی کہ ان کو تنہا کیا اور حکومت پر قبضہ کر کے اس کو گواہ کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کا یہ کارنامہ سچی دیکھ لیا کہ خدا کا ذکر بنیاد ہے اس لئے تو کوں میں یہ ٹھہر کر کہ جہنم میں ان کو کیا فعلی علاقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو جس حالت میں چھوڑا تھا اسی حالت میں پھر ان کو رکھا جو بنے اس جہان سے بیت اللہ کو بظاہر منہدم کر کے اس طرح کی تعمیر بنادی، ہر روز نہ بیعت میں قریش نے بھی جھگڑائی، چنانچہ بنی یوسف کے بعد آئے والے بھی مسخ و تباہی میں نے مجھ سے بدعت کوئی بنیاد بنا دی کہ بیت اللہ کا اور نہ بدعت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سوانح بنادیں، لیکن اس زمانہ کے لوگ حضرت امام مالک بن انس سے یہ قہقہے اور کتاب وادب و بیعت اللہ منہدم کرنا اور بنائے گئے آئے والے، جتنا کہ ان کے لئے بیت اللہ کو ایک کھانا بنانا نہ کارہ تھے، وہاں ہاشم بنی ہاشم کوئی کے لئے یہی کام کرے گا، اس لئے اب جس حالت میں بھی جہاں حالت میں چھوڑ دیا، سب سے تمام امت نے اس کو قبول کیا، اسی وجہ سے آج تک وہی جو بنی یوسف بنی بنی تعمیر پائی ہے، وہ بیعت نکست اور بیعت اور امت کو تسلیم کرنا ہی رہا۔

سب سے پہلی اور دوسری مسجد:

مہمیں کی ایک بدعت میں ہے کہ حضرت ابو زبیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے وقت کا ایک نیا سب سے پہلی مسجد بنائی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لہذا یہ مسجد خرم بنی بنی نے عرض کیا اس کے بعد ان کی یہ مسجد بنائی گئی ہے، یہاں بیت اللہ منہدم کرنا کہ ان لوگوں کا جو کہہ کر کہ میں نے کئی مدت کا قائل ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس سرکار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت:

تجارتیں صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دینی اور مصلحت اور بیت اللہ کی تعمیر کی نہ صرف چند مصلحتوں کے لئے زمین میں قریش کی ہمت اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز ہوئی تھی۔ اور حج کے بعد

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑائی لڑنے کے ساتھ ساتھ ان کا انہماک رہا کہ یہ اجازت صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تھی، بیت اللہ کی قریش سے تھی، اور وہ بھی چند مصلحتوں کے لئے تھی، اس کے بعد بیعت کے لئے پھر اس کی امتیازیت ثابت ہے جو پہلے سے تھی، اور نہ یہ کہ قریش نے اللہ تعالیٰ کی قیادت سے پہلے حال حاتم میرے بعد ہی نہ لے لئے، حال ہے اور میرے بعد بھی میرے بعد چوتھوں نے لے لئے، حال یہ تھا، پھر وہ لڑا گیا، جو صاف قریش سے ہوا۔

وَالَّذِي عَلَى النَّاسِ حِجَابُ الْبَيْتِ مَنْ

اور اللہ اعلیٰ ہے تو ان پر ہے حج تو اس لئے ہے

اَسْتَطَاعَ اِلَيْهِ وَسَيْلًا، وَهَنْ كَفَرُوا

جو مصلحت قدرت رکھتا ہو اس کی طرف راہ دینے کی اور نہ مانے تو پھر

اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنِ الْعُلَمَاءِ

اللہ بڑا عظیم رکھتا ہے ان کے اوپر کی

حج بیت اللہ:

اس ایک شخص جہاں نہ ہادی کی کوئی نہ مانی تھی ہے، اس کی وجہ سے اس نے حج کے لئے وقت مخصوص کیا، لیکن حج ایک کی جدت ہے، جس کی ہر حال میں مطلق اور محبوب ہر حق کے معنی و بہت سے جہد کا اعتراف کرتی ہے، جس ضرورت ہے کہ جسے اس کی بہت کا دعویٰ نہ اور بدلہ مالی حیثیت سے بیت اللہ کے فوجی قیادت رکھتا ہو، نام نہان حرم ایک مرتبہ دیا، محبوب میں حاضری ہے، اور چاند و دیاں کا تہہ ہے، ان میں حضور کو حضرت کلا، جو قاصد بنی اللہ مرے "قبہ تر" میں ہے۔ شرف و شہرت ہے، جو کہ ایک حدیث آں تالیف اٹھانے سے بھی انکار کرے کہ لوگ کہنا ماضی ہے۔ اختیار ہے جہاں پاس ہے، مصلحت عام پھر خود مرے اور مجھ سے ہے، اس محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وہ ہے، وہی بیعتی، ہر مرے اور صرفی جو لوگوں کا کیا کرے ہے۔ اس طرح کی تفصیل سب افسوس بخشتی ہے، جو تعمیر کرنا،

نئی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عقب میں فرمایا، انہما بیت اللہ تعالیٰ نے حج فرض کیا ہے قریش کو، ایک شخص نے اپنا حصار لے کر کہا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض ہو گئے، اس نے تم کو بت دیا کہ آپ

أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قَدْ كُنْزَ لَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ وَمَنْ يَصْحَبْكُمْ

آیتیں اللہ کی اور تم میں سے بہادر رسول ہے اور جو کوئی مضبوط ہو۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قَدْ كُنْزَ لَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ وَمَنْ يَصْحَبْكُمْ

اللہ کو تو تم کو تم کو چاہت ہوئی میرے رشتہ کی

سچے مومن کو کوئی نہیں چھوڑا سکتا:

یعنی بہت جلد سے کہ وہ قوم ایمان لائے چھوٹے کفر میں جاتے یا کافروں جیسے کام کرنے کے جس کے درمیان خدا کا مظہر الٹا ہی مظہر جلوہ افروز ہو، جوشب و روز میں اللہ کو رات پروردگار اور اس کی تائید بخارہ آیتیں پڑھ کر سنا سنا رہتے ہو، کچھ تو یہ ہے جس نے ہر طرف سے اٹھ اٹھ کر کے ایک خدا کا مضبوط چکر لپکا اور اسی پہل سے ستر لگا کر کھائے کوائے کوئی طاقت کا مہولی کے سہمے سہمے رستے سے اٹھ رہا نہیں رہا سکتی۔

شانی نزول:

(تفسیر) انصار مدینہ کے دونوں خاندانوں انس و خزیمہ کے باہم اسلام سے قبل سخت حالات اور دشمنی تھی، خداوند رب پر لڑائی اور خوف پرانی کا بڑا کریم ہو، تا قحار برسوں تک سر نہ ہوتا تھا، چنانچہ بیات کی مشہور جنگ ایک سو تیس سال تک رہی اور خوف و غریب علی علیہ السلام کی ہجرت پر ان کی قسمت کا ستر و چکر لپکا اور اسلام کی تعلیم پر ان کی کرم علی علیہ السلام کے فیض رحمت نے دونوں قبیلوں کو جو صدیوں سے ایک دوسرے کے خون کے خانے رہے تھے، کھل کر شیر و شکر کر دیا اور نبیائے مضبوط پر امانت تعلقات قائم کر دیئے۔ یہاں تک کہ ان دونوں طرف خاندانوں کا اس طرح نہ جینا تھا اور جنگ طاقت سے دھماکے کی خدمت و اعانت کرنا ایک آئینہ نہ بھاتا تھا۔ ایک بار محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی ہتھیار پر چڑھ کر کہا کہ میں کھل میں دونوں خاندانوں میں دہلیز کی ترکیب سے بیات کی طرف سے کفر کا زور بھجھو رہے۔ چنانچہ اس سے مناسب موقع پانچ بیات کی یاد تازہ کرنے والے اشعار و سنائے شروع کر دیئے۔ اشعار کا سہا تھا کہ ایک مرتبہ بھی ہوئی چنگاری ہو، بھگت ہو، زبانی جنگ سے گزرتے رہتے رہیں، ان کی ذرا شروع ہونے کو کچھ گئی کہ ان کی کرم علی علیہ وسلم بہت عرصہ پہلے سے کھڑے ہوئے موقع پر پہنچ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے یہ دو مسکین اللہ سے زور میں تھے، میں سونہا ہوں۔ پھر یہ جاہلیت کی پکار کیسی؟ خدا نے تم کو بھجھا دی اور اسلام سے مشرف کیا۔ جاہلیت کی تار کیوں کو تو فرمایا۔ یہ کیا ان کی

سَبِّحِ لِلَّهِ مَنَ إِنْ هُنَّ لَبَاسٌ مَّا تُغْتَابُ عَنْ عِبَادِهِ

اللہ کی رلا سے ایمان لائے رلاوں کو کھڑے ہوئے ہر اس میں یہ

وَأَنْتُمْ مُنْهَدُونَ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا

اور تم خود جانتے ہو اور اللہ ہے ہر شے پر غور

تَعْمَلُونَ

تمہارے کام سے

دوسری تفسیر:

یعنی دوسری کہ خدا کی اعلیٰ صلابت حاصل کرنے سے غم نہ ہو، دوسروں کو بھی چاہئے کہ اللہ کے راستے رلاؤ اور جو سیدہ ہو، شریک نہ بن کر ہو، لیکن ہر اس میں ان کا سلام کے ذریعہ عیب نکال کر بن اسلام سے انہیں سلاؤ۔ پھر یہ ترسناک کھل، ہر شے کی نشانی کر رہے ہیں، بلکہ کچھ بوجھ کر سیدھی باتوں کو غیب طاقت کرنے کی فکر میں رہتے ہو، یہاں تک کہ اس پر ہر گز سے خدا ہے ہر شے مناسب طاقت پر کھلی حواس کے جو نہیں رہتی

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن لَّيْسَ لَكُم مَّا تَدْعُونَ

اے ایمان والو! اگر تم کہا ہو مجھے لیجئے

الَّذِينَ آمَنُوا الْكِتَابَ يَرُدُّكُمْ بَعْدَ

ان کے کتاب کا تو پھر کر دے گا تم کو

إِيمَانِكُمْ كَيْفَ تَدْعُونَ

ایمان لائے پیچھے کافر

مسلمانوں کو تفسیر:

پہلے اہل کتاب کو ڈانٹا گیا تھا کہ چاہئے کہ جو کرکین ان کوں کو گوارا کرتے پھر سے ہو۔ یہاں مسلمانوں کو نصیحت کی گئی کہ تم ان مشرکین کے جو کہ میں تہذیب و آسائش سے اٹھ رہے ہو، چاہئے کہ تم ان سے کچھ آہستہ آہستہ ایمان سے نکل کر کفر کے تاریک کمرے میں دوبارہ نہ جاؤ۔ جو نہیں رہتی

وَكَيْفَ تَكْفُرُونَ وَأَنْتُمْ تُنْفِلُ عَلَيْهِمْ

اور تم کس طرح کافر ہو جاتے ہو اور تم پر ایمان پانی ہیں

والوں کو اسلام کی دعوت دی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر یہ میں نے نہ سنا سیکھ
گیا کہ انصاف کے ہر گھر میں آپ ہی کا چہ چہ ہونے لگا۔

پھر تندرہ سال دایم بیچ میں رہا انصافی درخشاں اللہ علیہم
ایضاحی: آئے۔

شرائط بیعت:

قبائل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طاقت برائی اور دھوکے
کی جیت کی کہ مشرعوں پر انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی
کہ تم میں سے کسی کو بیٹے نہ ڈانسیں کہیں صحابہ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا) اگر قرآن شرطوں کو پورا کرے تو تمہارے لئے بہت ہے۔ اگر ان
میں کچھ کھوتے اور دینی سزا میں گرفتار ہو جائے تو ان کا کفارہ ہو
جائے گا لیکن اگر تمہارے جسم پر پتہ نہ پڑا ہو تو تمہارا معاملہ اللہ کے سپرد
رہے گا اور آپ نے تم کو توبہ دے دیا ہے صحابہ کرام۔

راوی کا بیان ہے کہ یہ واقعہ جنگ جثا آئے سے پہلے کا ہے۔ ان
لوگوں کی دشمنی کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مصعب بن عمیر
بن باثم بن عبد مناف کو ان کے ساتھ کر دیا اور انہیں یاد کیا کہ ان کو قرآن
پڑھانا، اسلام کی تعلیم دینا اور ان کا کھانا پکانا یہ میں مصعب کا لقب شہری
(قرآن پڑھانا) ہو گیا اور اس حدیث کے ذریعہ کے مکان پر آپ کا قیام ہوا۔

بکثرت سے بعد اس حدیث کے ذریعہ مصعب کو ہاتھ لے کر بیٹھے
ایک باغ کو لے گئے اور اندھا کر بیٹھے گئے وہیں دوسرے مسلمان بھی جمع ہو
گئے۔ دوسری طرف مدینہ میں حذافہ بن اسید بن خضیر سے مجاہدہ و دونوں آدمی
دار سے ٹھہر کر رہے۔ کئی روز بعد ان کے درمیان کو بٹکانا چاہئے جس نے تم با
کہ ان دونوں کو بھڑک کر نکال دیا۔ اس حدیث سے میرے ہاتھ کا بیٹا ہے اگر
یہ روشنت نہ ہوتا تو میں خود بھی یہ کام کر لیتا کہ یہی شہادت بھی نہیں ہوئی حد
اور اسید بن خضیر سے میرے ہاتھ لگے اور ان وقت تک مشرک تھے سب مشرک
امید و اپنا کھانا پکانا دیکر مصعب اور اس حد کے پاس گیا۔ دونوں باغ کے اندر
بیٹھے ہوئے تھے امید و دیکر اس حد نے مصعب سے کہا یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مردار ہے۔ ان مسلمان باغ مصعب نے جواب دیا اگر میرے ہاتھ چاہئے گا تو
میں ان سے بات کروں گا۔ امید و دیکر ان کے ہاتھ سے کھانا کھا گیا اور
گالیاں دینے لگا لیکن اب تمہارے ہاتھ میں کیوں آئے ہو یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
دونوں نے بے جوشہ ہاتھ سے ہو کر تم کو اپنی جان سے بچھڑاتے ہو تو یہاں
سے جوت کر لیتے ہو نہ مصعب نے کہا آپ بیٹھ کر ذرا دیر بیٹھتے تو میں بیٹھے

کے لئے تم آئے ہو خدا کی قسم یہی سے بچھڑتا ہے۔ یہ کہ اسیر نے ایک
سپہر کو لے کر ان کے ہاتھ سے ہاتھ لیا اور پانی پانی بات دینے سے ہم
دوسری طرف سے آئے ہیں۔ لیکن نہ خوش ہو کر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وہم کہہ رہے تھے اور لوگ بھی یہ نہ کہوت گئے۔ یہ بیٹھے کے بعد
اوپر دلا سراج اور بیان جنگ و یات ہوئی اور کچھ ہی عرصہ کے بعد لیاں کا
افشل ہو گیا پھر جب اللہ نے چاہا کہ اس کا دین ظاہر اور رسول غالب ہو
جائے تو ایک رات کے زمانہ میں ہر سال کے معمول کے موافق رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم انصاف کی ایک جماعت سے ملے اور مقدمہ کے پاس ایک خزانہ
مردہ سے طاقت ہوئی کہ وہ اس شخص سے اس حدیث کے ذریعہ اور اس
جارت یعنی حرف بن غزوانہ بن علی بن کک ککائی علیہ بن ماسرہ بن عامر
اور بن عبد اللہ بن کک ککائی کے ہاتھ لے کر تھے غلبہ ہو۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ طاقت کی تم کو ان لوگ ہو انہوں نے
ناب دیا خزانہ کی کہ وہ فرمایا یہودیوں کے ہاتھوں میں سے ہو انہوں
نے کہا نہیں ہاں۔ فرمایا یا تم یہ کہ میری بات میں سے انہوں نے کہا
نہیں نہیں سن کر اس کے بعد سب بیٹھے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ان کو کھانہ کی دعوت دی اسلام پیش کیا اور قرآن پڑھ کر نہ پڑھا اور مسلمان
ہو گئے ان کے اسلام کی غنائی طرف سے ایک حد بھی ہوئی۔ یہ
میں اور یہودیوں کے ساتھ رہتے تھے یہودی بائبل کتاب اور اہل علم تھے اور یہ
لوگ بہت پرست اور مشرک یہودیوں سے ان کا کچھ مختصر ذرا تا تھا تو
یہودی کہتے تھے اب ایک نبی آیا ہے جس کی بیعت کا لہذا قریب آ گیا
ہے ہم اس کا اہل کار بیٹھے اور اس کے ساتھ ہو کر تم کو قوم کی طرح کس
کر بیٹھے ہیں اس مرد نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کام اور اسلام
کی دعوت کی تو آپس میں کہنے لگے کہ تمہارے ہاتھ میں یہی ہے جس کی بیعت کی
ہم نے کہ یہودی قوم کو ہتھیار کیا دیتے ہیں۔ اب یہودی قوم سے اس کی دعا
مائل کرنے میں بہت تندرستی پائیں پنا پنا سب سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم
وہم کی تقدیر کی اور مسلمان ہو گئے اور اس کی ہم انہیں قوم کو بھڑک کر
چین چین میں دیکھیں اور دشمنی آتی ہے کہ کسی قوم میں نہیں ہے۔ اب
امید ہے کہ اللہ آپ کے ذریعہ سے ان میں اخلاقی کردار سے مجاہدہ یہ ہم
ان کے پاس چائیں گے اور ان کو اس بات کی دعوت دیں گے۔ اگر اللہ نے
ان سب کو آپ کے معاملہ میں مشفق کر دیا تو آپ سے بلا کہ ہر کوئی عزت
یا نہ ہوگا۔ پھر یہ وہ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے چھڑ کر
نوٹ گئے اور یہ بیٹھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا اور یہ

پہنہ آگیا چڑھ کر قرآن میں کر سہنے کہا جب تم مسلمان ہوئے تو میں
دین میں داخل ہوئے ہو تو کیا کرتے ہو۔ معصیبت نے کہا غسل کر لو
دو دن پہلے سے پاک کر لو پھر شہادت لے لو اور اگر اور روز رکعت نماز پڑھو۔

شہادت کی تیاری:

مسند نے اٹھ کر غسل کیا۔ پہلے سے پاک کئے شہادت سننے والی اور رکعت
نماز پڑھی اور تہجد کے بعد اٹھ کر دو رکعت نماز پڑھی اور رکعت میں اسے
ایک جہر بھی پڑھے۔ قوم باہر آئے آج کے کرکھانہ کی تمام باہر کا دروازہ کھلی
جو چلتے چلتے تھا۔ وہ نے قوم سے کہا اسے یہ عید الا فیل تم مجھے اپنے اندر
کہہ جاتے ہو۔ قوم باہر آئے کہا آپ اندر سے مرد ہیں سب سے زیادہ
آپ کی مائے غفلت تھی سب سے آپ کا قول عمل پر مت مہربان ہے۔

مسند نے کہا تو میں لوگوں کو تہجد سے مردوں اور عورتوں سے بات نہ کرو پھر وہ
سے جب تک تم اہل اسلام کے معاملے میں کوئی ضرورت نہ پڑے۔ وہ نے اسے قول سے
بعد اسی معاملہ میں کوئی ضرورت نہ پڑے۔ وہ نے اسے قول سے

اسلام کی دعوت:

اسعد اور معصیبت دونوں کوٹ کر امداد کے لئے گئے۔ مسند نے معصیبت سے بھی قسم
دے اور لوگوں کو اسلام کی دعوت دیتے رہے یہاں تک کہ اسعد کے
حاصل میں کوئی اصلاح نہ ہو۔ اس میں ایک تہجد وہ مرد جس مسلمان نہ
ہوں ہاں ہی اسے بتا دیا کہ وہ اہل اسلام اور ان کے اہل اسلام کے اہل اسلام میں
مسلمان نہ ہوئے کیونکہ اب وہ اہل اسلام میں اس میں اس میں اس میں اس میں
خاندان و عساکر کی بات سنئے اور کہا اے تھے۔ اس نے سب کو اسلام
سے روک دیا تھا۔ یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے
مدینہ تشریف لے گئے اور بعد امداد اسعد اور عساکر کی راہنمائی کی گئی۔
(اس کے بعد یہ لوگ مسلمان ہوئے)

اہل اسلام نے ان کے لئے کھانے کا کس کے بعد معصیبت بن عبید بن جریج کو وہاں چلے
گئے۔ اس وقت آپ کے ساتھ ستر مسلمان تھے۔ ان میں سے ایک شخص تھے جو
بچے کے لئے تھے۔ کہہ دیجئے کہ اس شخص نے اہل اسلام میں شہادت دے کر وہاں
صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئے کہ وہاں وہاں یہ ہی بہت عقیدہ دین
کھیلنے ہے کہ آپ میں ایک کھانا ہے کہ میں موجود تھا۔ ہم بچے سے
فارغ ہوئے اور وہ ملاقات والے رات آئی ہوں تو ہم اپنے ساتھ والے
مشرفوں سے اپنا ہاتھ چمکاتے تھے کہ وہاں ہمارے اہل اسلام میں ہمارے تمام
بہتر سے وہ تھا اور اس سے کھانے کی کمی اور کھانا تھا کہ آپ وہاں سے

اگر ہزار بات آپ کو پہنچائے تو ان میں سے ایک ہے کہ آپ نے کوئی خاطر
بے نیکی کی بات کی اس سے کیا بات تم نے ٹھیک کی اس سے کہہ کر تیز
دین میں گذر کر دوسری کی طرف رخ کر کے چلے گئے۔

معصیبت نے اس وقت سے کھانے میں سے کھانے کی طرف رخ کرنا۔
معصیبت کا جان بے جا بھی وہ تھا بلکہ بھی نہ تھا نہ ہم کو اس کے چہرے پر چمک
اور بدشت سے اسلام سے تیار تھے۔ کئے تھے قرآن سننے کے بعد کہیں گے
یہ آزادی آگئی اور پھر بدشت سے چلے گئے۔ اجماعاً اس کے بعد میں داخل
ہوئے کے وقت کیا کرتے ہو۔ معصیبت اور اس کے چہرے پر ایک شخص نے
لوہ پڑے۔ ایک نور پھر شہادت سننے اور پھر دو رکعت نماز پڑھو۔ اس سے فوراً
نور کر جا کر غسل کیا پھر سے پاک کئے اور گھر شہادت پڑھ کر کھڑے ہو کر
دو رکعت نماز لڑائی۔ پھر کھینچ کر باہر سے پہلے ایک اولی اور اسے فوراً
تہجد کی بات سنائی تو اس کی قوم کا کوئی شخص جاں نہیں کرے۔ وہ نے
نہن معاف ہے جس انکی اس وقت۔ ان میں سے ایک شخصوں پھر تہجد کے بعد
اور اسی چلنے پر جا کر ٹھہر گیا۔ اس نے پھر پھر کیا چھوڑ کر تہجد سے واپس
نے کہا خدا کی قسم میں نے تو ان میں کوئی برأت نہیں پائی میں نے ان کو
روک دیا انہوں نے کہا جیسا آپ کو پسند ہے ہم اپنی فی کرہ کئے لیکن مجھے
ایک خبر یہ ملی ہے کہ یہی حد اسعد کو قتل کرنے کے لئے تھے چلیں یہ کہ
اسعد سبھا اموں کا بیٹا ہے وہاں اس کو قتل کرنے سے تم سے عہد ہو گیا کہ نہ چاہتے
ہیں یہی کہ اسعد غلبہ رکھ کر فوراً اس کو کھانے پر واپس لے گیا اور بولا
خدا کی قسم میرے خیال میں تم نے نہ کوئی نہیں کیا یا اس میں کچھ کر دیا
معصیبت اور اسعد دونوں کو اس میں چمک کر گیا کہ اس سے مجھے اپنے بھیجا ہے
کہ میں خود اپنے ران کی بات سنوں جب سامنے جا کر کھانا ہوا تو کھانا
دینے لگا۔ اس سے اس نے زور سے بولا اور مجھ سے عہد ہوئے کہ وہ تو مجھ
میرے مختلف تیری یہ برأت نہ ہوتی تو ہمارے گھر کے اندر انکی باتیں لگے

آج سے جو ہم کو کھانا ہے اسعد کو کھانے ہی اسعد نے معصیبت سے کہہ دیا تھا
کہ یا تہذیبی قوم کا سر نہ ہاں تو اس سے ہمارا یہ بات نہ لی تو پھر
اس کی قوم میں کوئی تہذیبی مخالفت نہیں کرے گا۔ معصیبت نے اس سے کہا
خدا چاہے کہ تہذیبی بات نہ لیجئے تو آپ کو اس سے اور غریب اور تو ان میں
ارٹ آپ کے ہاتھ اور غریب کا ہم آپ سے الگ نہیں ہے۔ اس نے کہا
تیری یہ بات ٹھیک ہے کہ پھر تہذیبی میں گذر کر تہذیبی۔ معصیبت نے
اسامہ بن جریج کی اور قرآن پڑھ کر خواب۔ معصیبت اور اسعد کا پاں ہے کہ اسعد
کے چہرے پر چمک اور بدشت دیکھ کر ہی ہم پہچان گئے تھے کہ اسامہ اسکو

دیکھنا مادی رست قبول کیجئے ہم خود بھی انگلیں ہیں اور دوسرے سے بھی
خداوند کا کلام اعلیٰ ہے جو زبانوں سے سمروٹی چلا آتا ہے۔ برادرِ دل
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کریں۔ پوچھئے کہ کیا انجمن بن کر بھی
بول اٹھتے اور کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ کہ وہاں سے نہ سے
اعقاب ہیں اب ان کو تم کہتا پڑے گا کہ میں تو نہ جانتا کہ وہاں کون سا
معاذ ختم کر دینا اور اللہ آپ کا حکم دیتا ہے تو آپ ہم کو چھوڑ کر
ہی قوم کی طرف چاہیں یہ کام میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نظر
اسیے اور فرمایا نہیں۔ لہذا ان کو میرا حق ہے۔

قرآن مجید سے اس حدیث میں ہے کہ جس نے تم کو روئے میں سے کسی دامن کا جس
تم صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ پر گئے اور اس کو جو حکمت فرمایا اسے جس سے
پار وفاقہ سے چھانٹ کر اہل و عوام کی عین کے عروہوں کی طرف چلی
وہی تو تم سے اس دامن میں سب انھیں رو کر نہ سے یہاں سے نکلے تو ان
میں سے دو تین مل گئے۔

صیحا نے جنگ طیلے بیت کی۔

ہم سمجھیں کہ وہی دکان ہے کہ جب بیعت کے لئے لوگ جمع ہو
تھے تو وہیں بنی ہوا وہی جگہ تھی کہ کھڑے ہو کر اور قرآن کیا کر
جاتے ہو کہ شریعت پر تمہاری قصص کی بات کر دے ہو۔ جو کہتے تھے
سڑک کے بیت کر دے ہو۔ اور تھوڑا دیر میں ایک ایک کہتے تھے کہ
پڑھو کہ بیعت ہے جس کی اور تھوڑے سے سرداروں سے چاہیں گے تو عرض ہوئے
ہو چھوڑ جاؤ گے وہی بیعت ہے جو وہی ہے بیعت خدا کی قسم دینا اور قدرت کی
روشنی نصیب۔ جوئی اور ٹھکان کی جوئی اور سرداروں کی بلاکت کے
جو جو دھر چلے ان وہ وہ چھوڑ کر بیٹھے جو جس پر تمہاری مجلس کی بیعت ہے۔
بیت جو اس کو ہے۔ اور خدا کی قسم یہ بیعت اور قدرت کی بھلائی ہے۔

انصار نے جو بہ باہر مالوں کی بنیادی اور دوا دے گئے تھے وہ نے
کہو بعد میں ان انکس بھڑائی کے اور انی شرط پر ان کو قبول کرے تھے
لیکن اللہ کے دوسرے انہوں نے یہ شریعت چھوڑ کر دی تو ہم ان کے عوض
کیے تھے انھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ۔ انھوں نے عرض کیا تو
دست سہاگ کیا ایسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ پھیلائے سب
کے دست کرئی اول زیاد بن عمرو نے ہاتھ پر ہاتھ دیا مگر کچے بعد
دیکر دوسرے لوگوں نے۔

جب ہم بیعت کر چکے تھے حضرت ابوبکر نے انہیں بلانے والا ہے شیخوں

سرداروں میں سے ایک سردار ہیں اور ان کے لئے ایک چارہ نہیں پاتے
کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہندوستان میں اس لئے جس حدیث میں آپ ہیں اس
حالت میں آپ کو چھوڑ دینا چاہتے تھے۔ غرض کہ ان کو سلام کی
دکوت دینی اور وہ مسلمان ہو گیا اور اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
وہ وہ وقت کی اس کو اطلاع دینی اور عقیدہ میں تاد۔ یہ تو تھا کہ ان
تعب و تلامذہ وہ وہی رات کا چھوڑ دینے والی فرودگاہوں میں ہی
کہ وہاں جب ایک کہانی رات ہو گئی تو ہم پینچ پینچ چکے پینچ پینچنے سے
فوجہ کی جگہ سے نکلے اور حق کے پاس کھائی میں پہنچ کر گئے تھے
اس وقت ہم سردار اور انھیں تھے۔ ایک نے کہا کہ اللہ اس حدیث
کے بار دوسری کی طرف کی۔ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے کھائی کے
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو انھیں کہتے رہے۔ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم حضرت عثمان بن عفیر انھیں کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے۔

حضرت عباس کی طرف سے فرمایا ہے کہ وہ فرودگاہ انھیں کے
انصاروں کے ہر سے کہ انھیں رات تھا قرآنی ہوں یا وہی تو انھیں کے ہر سے
صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے ہیں اور لوگ ہماری قوم میں تھے۔ یہاں سے خیالات
کہ ہیں تھے۔ ہم ان کی اس حدیث کی یہ ہے یا پھر تو ہم میں سے انھیں اور
اسے شریعت میں حفاظت کے لئے لیکن یہ سب سے کہ تم نے فرمایا ہے
ہیں اور اسے کہتے ہیں وہی ہیں جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر انھیں
میں کے لئے ان کو پکارا ہے۔ اور انھیں انھیں کے حفاظت کے لئے
تو ہماری اور دوسری قوم پر ہے اور انھیں یہ خیال کرتے ہو کہ جب یہ تیار ہے
پاس پہنچ جائیں گے اور ان کو وہی ضرورت ہوگی تو ہم ان کو بے دے
سہارا چھوڑ دے تو وہی سے ان کو چھوڑ دے یہ عزت و حفاظت کے ساتھ
جیسا کہ ان کے لئے ہم نے ہر وہ وہ جو تو آپ نے فرمایا ہم نے اس
لی۔ لیکن اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو چھوڑ دے اور اپنے لئے
اور اپنے سب کے لئے ہم نے جو وہ دیکھا چاہیں ہے۔

راوی کہ بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں
تلاوت کی اور اللہ کی طرف دیا اور انھیں کی طرف۔ عقب کیا چھوڑ دیا
تم سے ان شرطوں پر بیعت لیا کہ ان کو اپنی جی کی جگہ کی کسی چیز سے
حفاظت کر کے اس سے میری جگہ نہ گھٹ کرنا۔ یہ ان پر اور
نے دست سہاگ نہ کر۔ اور عرض کیا کہ ہم جس کی میں سے آپ صلی
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھیجے ہے ہم جس چیز سے ہٹی اور اپنے دل انھیں کی حفاظت
نہ کرنے میں۔ اس سے آپ کی بھی حفاظت کریں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

میں ایسا دانت میں دوتھی سے روک دیا کرتے ہیں۔

مثلاً ایک شخص دیکھ رہا ہے کہ کوئی مسلمان شراب پی رہا ہے یا چڑی کر رہا ہے یا کسی غیر حکومت سے تجارت خفاہ کر رہا ہے تو اس کے ذمہ واجب ہوگا کہ اپنی استطاعت و تدبیر کے مطابق اس کو روکے اور اگر اس کے سامنے یہ سب باتیں نہ ہوں تو اسے روک دینا ضروری نہیں کہ مسلمان بلکہ یہ فریضہ اسلامی حکومت کا ہے کہ جرم کے جوہر کی تحقیقات کرے اس کو روکے۔

یہی کہ جو رسول اللہ علیہ وسلم کے دربار میں دلی منکرم میں اس طرف اشارہ ہے تو اس میں اس اشارہ ہے کہ جو شخص تم میں سے کسی منکر کو دیکھے۔

دوسرا اور ہے:

اس بالمعروف کا دوسرا درجہ یہ ہے کہ مسلمانوں میں سے ایک جماعت خاص دعوت و ارشاد الہی کے لئے قائم رہے اس کا جلیقہ ہی یہی ہوگا کہ اپنے قول و فعل سے لوگوں کو قرآن و سنت کی طرف بلائے اور جب لوگوں کو ایسے کاموں میں سے پارہ نیوں میں مبتلا دیکھے اس وقت بھلائی کی طرف متوجہ کرنے اور بھلائی سے منع کرنے کی چہرہ دیکھ کر اس کو باقی کو بھی زکر۔

پھر اس دعوت الہیہ کے بھی دو درجے ہیں پہلا یہ کہ جو غیر مسلموں کا غیر شرعی اسلام کی طرف دعوت دیتا ہے مسلمانوں کا ہر فرد کو اور یہ جماعت خصوصاً دنیا کی تمام قوموں کو غیر شرعی اسلام کی دعوت دے نہ ان سے کسی اور مل سے بھی۔

اس بالمعروف والی جماعت:

(وَالَّذِينَ يُظَاهِرُونَ) میں اشارہ ہے کہ اس جماعت کا جو ضروری ہے اگر کوئی حکومت یہ فریضہ انجام دے۔ جو تمام مسلمانوں پر فرض ہوگا کہ وہ اپنی جماعت قائم کریں۔ کیونکہ ان کی حیثیت ملی ہی وہی وقت محفوظ ہے کہ وہ ایک جماعت ہو۔ جماعت ہونے پر جماعت کے بعض اہمکات صاف اور امتیازات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا **(يُظَاهِرُونَ فِي الْإِسْلَامِ)** یعنی اس جماعت کا پیدا ہونا امتیاز و تمیز سے ہوگا کہ خود کی طرف دعوت دیا کر سکے۔

میں اس پر کراؤں۔

جس میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعوت

(الَّذِينَ يُظَاهِرُونَ) اس کا ترجمہ ہے اور پھر فرمایا: ہم خاصہ مسکاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں (انہی پر یہی دعوت مخصوص ہوگی) کرام کی جماعت ہے۔ کیونکہ ان لوگوں نے یہی کہ ہر فرد خود کو دعوت الہیہ کا

اسرار رکھتا ہے۔

عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

اور مع کریم برائی سے اور اسی پہنچ اپنی نراؤں

انفال و اتحاد ہائی رکھنے کا طریقہ:

پہلی بات: احصاء بحالہ اللہ اتحاد و اتفاق قرآنی زندگی، ایمانی دانت سے یہ چیزیں اس وقت باقی رہتی ہیں جب کہ مسلمانوں میں ایک جماعت خاصہ دعوت و ارشاد کے لئے قائم رہے۔ اس کا جلیقہ یہ ہی ہوگا کہ اپنے قول و فعل سے لوگوں کو قرآن و سنت کی طرف بلائے اور جب لوگوں کو ایسے کاموں میں سے پارہ نیوں میں مبتلا دیکھے اس وقت بھلائی کی طرف متوجہ کرنے اور بھلائی سے منع کرنے کی چہرہ دیکھ کر اس کو باقی کو بھی زکر۔ پہلا یہ کہ جو غیر مسلموں کا غیر شرعی اسلام کی طرف دعوت دیتا ہے مسلمانوں کا ہر فرد کو اور یہ جماعت خصوصاً دنیا کی تمام قوموں کو غیر شرعی اسلام کی دعوت دے نہ ان سے کسی اور مل سے بھی۔

اس میں یہ تفصیل ہے کہ امور وادب میں معروف کا امر اور منکر سے نفی کرنا واجب ہوگا کہ یہ نہی کو نصیحت کرے اور نہ نفل مستحب ہیں۔ ان کی نصیحت کرنا مستحب ہوگا اس کے علاوہ ایک ضروری دلیب یہ بھی پیش نظر رکھنا ہوگا کہ مسلمات میں اس قدر غریبی سے احتیاط کرے اور ادب و اجابت میں اور غریبی اور نہ ہونے پر غریبی کی بھی مخالفت ہے جو حق و باطل میں مسلمات

ہمیں میں نے کہ ہم جیت کر کسی کو نہ لے سکیں، اور یہ بات آٹھ ماہ پہلے سے
 معلوم ہے۔ اس لیے اس بات کی کوئی بات نہ ہو۔

وَلَا تَشْكُرُوا كَمَا بَدِيتُمْ تَفْكُرُوا ۚ وَاحْتَلَفُوا

اہمیت ہوائی کی عمرات جو متفرق ہیں، ان کے ساتھ ساتھ یہ بھی

مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمْ بُيُوتُهُمْ وَأُولَئِكَ

بعد اس خبر پر پہنچے تھے ان کا قلم ساک اور

لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ

وہابیہ کے خلاف جو کچھ لکھا ہے وہ سب سچ ہے۔

[illegible]

اختلاف کی فوجیں:

انتظامیہ کا کام ہے نوٹس، معمول، ریزنگ میں جیسے کہ حالت سے ملے

[illegible]

• مہاجرین و پناہ گزینوں کے لیے تعلیم میں مساوات کے قیام کے لیے

فَقَالَ لَهُ يَا بَنِي إِسْرَءِيلَ

هَذَا وَبِحُزْنٍ هَذَا لَا يَرَى الْمُحَرَّمُ أَنْ يُحَرِّمَ هُنَاكَ لِنَفْسِهِ

ولا يرى القليل أن أمهم ملك يومئذ

یہ شخصیں غی مصیبتوں کو کم کرنے کے لیے جو اپنے جھگڑا نہ حل کر سکتے ہیں،

جے۔ اے۔ ۱۹۷۱ء کی جنگ میں ہوا، اس کے بعد اس نے پاکستان میں مقیم رہا۔

”کے لئے اس وقت کی اپنے انماجک و سربراہ کی“

ما انا في مجتهد.

اسی طرح تھوڑے لڑکے اس میں بھی سوچا کرتے ہیں کہ اگر وہ اس سے اس وقت

چنے اچھا بہت سے ایسے بڑے حوالے دیے گئے ہیں۔ اسلام میں اچھے

یہی یہ سوال ہے۔ اور ان مسائل کے حل کے لیے ہمیں کئی راستے ہوتے ہیں۔

مذہبی کا اظہار فرمایا۔ اب یہاں بارہویں رکوع کے آغاز سے خود امت مرحومہ کی فضیلت و عظمت کا اعلان کیا جا رہا ہے۔ و خیر علیہ

کشم کے چھلپ و جو صوبہ نہیں رہا بیت کو کہ جو پورے جہان کو کہ حضرت مرثیہ خطاب نے فرمایا کہ حکم عیو مدہ ہمارے لائیں کے لئے ہے، و پھول کے لئے نہیں ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہی لوگ جو حضرات نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو کر ہجرت کی حضرت نے فرمایا: یا رسول اللہ جانا تو ہمارے کشم کے انصاف فرماتا: لیکن ہمارے کشم صرف صحابہ کے لئے اور ابن ابی ہاشم کے لئے جنہوں نے صحابہ کی طرح کام کیا ہے۔ یا علیؑ عام امت محمدیہ پر وہی مسنونہ نص کی ثابت ہیں اور یہی امت و امتنا فیصلہ ہے کیونکہ امت اسلام یہ تمام احول سے افضل ہے اور امت اسلام یہ مرثیہ قرآن مجید افضل ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے اصحاب کو کانی نہ دو کیونکہ تم میں سے ان کوئی کوہ صندل کے درختوں کا پتہ نہیں دے گا تو میں میرے برادر کے میرے خرق کرنے کے وہی کو بھی نہ پہنچے گا۔ یہ حدیث تمہیں نے حضرت امام علیؑ کی روایت سے بیان کی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے اصحاب میں سے جو کوئی کسی زمین میں حرم کا قیام کرے وہاں لوگوں کے لئے اس کی زمین والوں کے لئے کاغذ اور نور و نور کا اظہار کرے گا۔ یہ حدیث تھانہ حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت سے بیان کی ہے۔

(۱۱۱) اوتوں کے لئے اس لفظ کا تفسیر ہے کہ اس کے لئے سب لوگوں سے زیادہ و بہرہ کو کہ وہ دیکھے دن میں بندھے رہتے ہیں اور تم ان کا اسلام میں داخل کر لینے ہو۔

بعض لوگوں کے نزدیک (۱۱۱) کا تفسیر آخر جنت سے ہے یعنی لوگوں کیلئے تم کو پیدا کیا گیا ہے۔

یہاں فرمایا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں تم اور وہی کے حق میں سب سے بہتر ہو تم کو نور کی مرثیہ بڑھ کر کہ اسلام کی طرف نکالتے ہو۔

سب سے اچھا شخص:

ہادیہ کی یعنی حضرت ہادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ انسانی جی ایک مرتبہ کسی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس حدیث پر ہر سے کہ حضور کو اس شخص بہتر ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب لوگوں سے

وَلْيُؤْمَرْ أَفِي السَّمُوتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ

یہاں ہادی کا یہ ہدیہ کہ ہے آسمانوں میں اور جو جو کہ ہے زمین میں

وَلِيَّ اللَّهِ شُجْعَةُ الْأُمُورِ

اور ہادی کی طرف رجوع ہے ہر کام کا

اب رجوع اللہ کی طرف و ملک اور ہر کام کا انجام اس سے ہوا ہے جو عظیم کی طرف اس کے لئے کیا گیا ہے۔ و خیر علیہ

لَنْتُكُمْ خَيْرَ امْرَأَةٍ مِّنْ أُمَّتِي

تم ہو جو سب انہوں سے بڑھیں گی تمام میں

امت محمدیہ کی فضیلت:

ملاش دوسرے شروع میں فرمایا:

(۱۱۲) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْنِیْ عَنْكَ اِنَّکَ خَلَقْتَ عَلَمَ

کے صاحب ہو کہ ہمارا روزی اور اور اور میری دنیا سے میری اصل حضور کی تمہیل کی جاتی ہے۔ لیکن اسے سلطانہ اللہ تعالیٰ نے تم کو تمام چیزوں میں اچھریا امت فرمادیا ہے اس کے ہمراز میں پہلے یہ ہدیہ ہو چکا تھا جس کی خبر بعض انبیاء سے نہیں ہو سکی تھی کہ اس طرح نبیؐ فرمادیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم میں سے افضل ہو گئے۔ آپ کی امت بھی جملہ ام و اقوام پر گئے سب سے زیادہ کیونکہ اس کو سب سے افضل اور نور و تغیر نصیب ہوگا۔ اور ان کی شریعت علی کی ملکہ و مہارہ کے

دوران اس پر مہول رہے جائیں گے ایمان و عمل و تقویٰ کی تمام شاخصیں اس کی محنت اور قربانوں سے بہرہ و شاداب ہوگی وہ کسی خاص قوم و نسب و عصبوں ملک و قبیلہ میں محدود نہ ہوگی بلکہ اس کا فائدہ عمل مدارے عالم کو اور

نسلی زندگی کے تمام شعبوں کو محیط ہوگا۔ گویا اس کا وجود ہی اس لئے ہوگا کہ

بہرہ و فیض خود ان کی ساری جہل تک ملے جس میں جنت کے دروازے ہوں گے کہ وہ ان پر ہوں گے کہ وہ ان پر ہوں گے۔ (تفسیر خازن)

یہاں اس طرف اشارہ ہے۔

وَاللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْنِیْ عَنْكَ اِنَّکَ خَلَقْتَ عَلَمَ

اے اے میری رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت و عادت کہی کا بیان ہوا

تھا۔ دوسری روایت میں (۱۱۲) وَلِيَّ اللَّهِ شُجْعَةُ الْأُمُورِ

سے اس امت کے قبل کی بڑی اٹھائی گئی کیا ہو جس کی طرف میں (۱۱۲) وَلِيَّ اللَّهِ شُجْعَةُ الْأُمُورِ

وَأَيُّ مَرْوُوفٍ بِالْمَعْرُوفِ وَيَهْتَمُّونَ عَنِ

اور غم کرتے ہیں انکی بات کا اور منع کرتے ہیں

الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَأُولَئِكَ

نہ کہہ سکتے ہیں عبادت کرتے ہیں بڑے کاموں پر پہنچتی ہیں

مِنَ الصَّالِحِينَ

نیکو باتیں

چند اشعار:

میں سب اہل کتاب کا اہل نیکوں کی طرح ہوں میں دیکھتا ہوں
میں ان کی سوسائیاں کرتا ہوں ان کے اور میں چاہتا ہوں میں ان کی باتوں
نے کوئی حق کی بات نہیں اور سلام کی باتوں میں آئے ہیں اور ان کی
بے شکم ہونے کو کوئی حاکم بلا میں حق۔ اور ان کی کاروبار میں
نیکو کام ہونے کو کوئی حاکم بلا میں حق۔ اور ان کی کاروبار میں
کے حاکم ہونے کو کوئی حاکم بلا میں حق۔ اور ان کی کاروبار میں
ان میں ان کا کام ہونے میں۔ اور ان کی کاروبار میں
میں خاص قیام کے کوئی ہیں۔ اور ان کی کاروبار میں
جب ان کی کتاب کی طرف پڑا ہے اور ان کی کتاب کے
پا جی ہے اور ان کی طرف پڑا ہے اور ان کی کتاب کے
میں خاص قیام کے کوئی ہیں۔ اور ان کی کاروبار میں
نے ایک نئی اور ان کے خاص اور ان کے خاص اور ان کے خاص
سلام میں ان کے خاص اور ان کے خاص اور ان کے خاص

شانِ خراس:

میں ہوں اور ان میں ان کے خاص اور ان کے خاص اور ان کے خاص
میں ان کی کتاب کی طرف پڑا ہے اور ان کی کتاب کے
میں خاص قیام کے کوئی ہیں۔ اور ان کی کاروبار میں
نے ایک نئی اور ان کے خاص اور ان کے خاص اور ان کے خاص
سلام میں ان کے خاص اور ان کے خاص اور ان کے خاص

وَيُفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَاسِنْ يَكْفُرُوهُ

اور ان کی باتوں میں ان کی باتوں میں ان کی باتوں میں

ہاں ان کی باتوں میں ان کی باتوں میں ان کی باتوں میں

(تو یہ باتوں میں ان کی باتوں میں ان کی باتوں میں)

اور ان کی باتوں میں ان کی باتوں میں ان کی باتوں میں

ان کی باتوں میں

وَأَنْتُمْ عَلَيْهِ بِالْمُتَّقِينَ

اور ان کی باتوں میں ان کی باتوں میں

میں ان کی باتوں میں ان کی باتوں میں ان کی باتوں میں

میں ان کی باتوں میں ان کی باتوں میں ان کی باتوں میں

ان کی باتوں میں ان کی باتوں میں ان کی باتوں میں

وَلَا زَادَهُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا وَأُولَئِكَ

اور ان کی باتوں میں ان کی باتوں میں ان کی باتوں میں

وَأُولَئِكَ

اور ان کی باتوں میں ان کی باتوں میں ان کی باتوں میں

أَكْثَبُ النَّاسِ هُمْ فِيهِ خَيْرُونَ

میں ان کی باتوں میں ان کی باتوں میں ان کی باتوں میں

مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا

میں ان کی باتوں میں ان کی باتوں میں ان کی باتوں میں

وَيُخْرِجْهُ مِنْهُ بِطَرِيقٍ غَيْرِ الْمَخْرُجِ الَّذِي كَانُ فِيهِ

میں ان کی باتوں میں ان کی باتوں میں ان کی باتوں میں

وَيُخْرِجْهُ مِنْهُ بِطَرِيقٍ غَيْرِ الْمَخْرُجِ الَّذِي كَانُ فِيهِ

میں ان کی باتوں میں ان کی باتوں میں ان کی باتوں میں

ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ وَأَكَلَتْ

میں ان کی باتوں میں ان کی باتوں میں ان کی باتوں میں

کافروں کو سام:

میں ان کی باتوں میں ان کی باتوں میں ان کی باتوں میں

میں ان کی باتوں میں ان کی باتوں میں ان کی باتوں میں

میں ان کی باتوں میں ان کی باتوں میں ان کی باتوں میں

میں ان کی باتوں میں ان کی باتوں میں ان کی باتوں میں

سے جو ان فرشتوں کے تمہارا کام تھا۔ یہ وہ تمہارے توسط سے کہہ رہا تھا۔
خداوند اجازت فرمادے۔ ایک فرشتے سے وہ کام لے کر یا ان کے بارے سے کیا
جانتا ہے۔ فرشتے بھی مجاہد و جنگجو ہیں اور اللہ تعالیٰ کی قدرت و
حمیت سے پہچان سکتے ہیں مستقل حالت و احوال کسی کی نہیں آگے یہ اس
کی قدرت ہے کہ کسی موقع پر کسی قسم کے اسباب ۱۰ سال سے کام لینا
ماسب سے خود بیاد کے کاروں کا کوئی سامان نہیں کر سکتا۔

فرشتوں کا میدان جنگ میں اترنا

نہ یہ کہ جب فرشتے میدان میں آئے تھے تو ایک دفعہ بھی چلا
نہیں جاسے تھا اس کا جواب خود قرآن کریم نے آیت
(وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا فَتْنًا) میں دیا ہے کہ فرشتوں کے پیچھے میں
اور فضیلت ان سے کوئی میدان جنگ فتح کرنا مقصود نہ تھا۔ بعد میں
مسلمین کی غلط اور تہمت قلب اور بدرفتاری کو برا مقصود تھا جیسا کہ اس
آیت سے ظاہر (وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا فَتْنًا) اور (وَالْمُؤْمِنُونَ غُلَامٌ) سے واضح ہے۔
اور اس سے زیادہ صریح اور اذکار میں ای واللہ کے مختلف ہے جوئے
مذکور ہیں۔ فَتْنًا الْفِتْنِ یعنی اس میں فرشتوں کو کتاب کر کے ان کے
پر یہ بدعت کی گئی ہے کہ وہ مسلمانوں کے گلوب کو نہ دیکھیں یہ بلاتوں
نہ ہونے میں اس عسکریت و تہمت و تہمت صریح و سختی سے ایک یہ بھی ہے۔
کہ اپنے تصرف کے ذریعہ ان کے گلوب کو جیتا کر اس جیتا کہ نشان
میری اس تصرف کا ممول ہے۔

اور بھی یہ سبھی ہے اور مسلمانوں کو مختلف طریقوں سے یہ دشمن کر دینا
کہ اللہ نے فرشتے ان کی بد۔ یہ کہہ۔ جن انکی سامنے تمام جو کر گئی وہ
سے بھی کہی اور طریقے سے جیسا کہ میدان میں یہ سب طریقے استعمال
کئے گئے۔ آیت لا تظہروا الخوف الا غافقی فی ایک تفسیر میں ہے خطاب
فرشتوں کو ہے اور بعض روایات حدیث میں ہے کہ فرشتے نے کسی مشرک
پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا تو اس کا سر تو اس بدن سے ابھی باطل گمارہی تھی
اس میں حلیہ بردہ پہنچا لکھتی (اور بعض میں یہ کہہ ہے جو انک
اس کی آواز بھی تھی کہ اللہ تم پر فرماتے ہیں اور بعض نے خود بھی بعض
علاقے کو دیکھا بھی (رواد مسلم) یہ مشاہدات ہی سادہ کی چیزوں ہیں کہ
عالمہ وقت نے مسلمانوں کو اپنی قدرت کا تقیہ لانے کے لئے جو کچھ کام
لیے بھی کئے ہیں کہ گواہی قال جابر فرماتے ہیں اور وہ اصل ان کا کام
مسلمانوں کی غلطی اور تہمت نسبت تھا فرشتوں کے ذریعہ میدان جنگ فتح

سے مہار کی گمانی ہم فرمایا ہوئے اور ایک تفسیر میں یہ بھی ہے کہ ان کے
تین چار طاقتور اور دینی عدلی اور آغافعی سے تہمت ثابت کر دی۔
ہاں وہ بھی کہ لکھا (یہ فرشتے) کا سب سے پہلی تفسیر۔
ہاں ہی کہ یہ دینی طاقت سے متعلق ہو اور انکی غلب سے ساتھ
اس میں لڑنے کے لئے آگاہ تھے چوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہل
کتاب کا تہمت تھا۔ یہ تھے وہ اللہ کے قسم کی خلاف ورزی نہیں کی تھی اس
لئے اللہ نے جو مکمل عربیہ مکمل کے ذریعے آپ کی مدد کی۔ حضرت سعد
بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ہاں ہیں کہ اللہ کے ان میں سے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو لکھا اس وقت آپ کی حمیت میں وہ دینی مفید ہے۔ اپنے
ہو لے بھی ہے کہ ہے۔ ان دونوں آدمیوں کو دشمنی سے زبردستی سے پہلے
دیکھا تھا جو وہ لکھا تھا۔ یہ دونوں انکی جبریل علیہ السلام تھے۔

مسلمانوں کا لکھنا چاہنا

خود میں اس وقت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیچھے کر کے
پر اللہ جو ہم سے صرف اللہ ہی ایک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے میر
جھاتے رہے اور ایک جو ان میں میں جو باں لگا کر دے رہا تھا جب
یہ وہاں فتح ہو گئی تو جبریل علیہ السلام لے کر آئے اور انکھیں دیں اور وہ
مردم کہ انہی اسحاق جبریل۔ جب حضور فتح ہو گیا تو انہی جو ان کے مختلف
درجہ لکھا گیا کہ ان کو ان کی کو معلوم نہ ہو سکا۔ و تفسیر یہ ہے

وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا فَتْنًا بَشَرِي لَكُمْ وَتَضْمِينًا
اور یہ اللہ نے تمہارے دل کی فتنہ کی اور تمہارے تہمتیں جو تمہارے
قُلُوبِكُمْ بِأَوَّلِ النَّصْرِ لَكُمْ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ
دونوں کو اس سے اور وہ ہے صرف اللہ کی طرف سے جو کہ
الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ
زبردست ہے نعمت والا

مسلمانوں کی تسکین قلب

یعنی یہ سب بھی سامان غیر معمولی طور پر ظاہر ہی اسباب کی صورت
میں محض اس لئے دیا گئے تھے کہ تمہارے دلوں سے اضطراب و پرہیز اور
جو کہ لوگوں اور اہل کتاب اور یہ خدا کی مدد کو ان چیزوں کا مدد وہ
حضور بھی ان اسباب کی پابندی سے وہ چاہے تو محض اپنی زبردست قدرت

تھا کہ رحمت اور قہار و کاسیالی کی امید اس کی وقت ہو سکتی ہے جب اللہ
دوسوں کے گنہگار ہو۔ جو تحریر مانی ہے

وَسَأْوِعُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ

اور دوزخ و بخشش کی طرف اپنے رب کی اور جنت کی طرف

یعنی ان اعمال و احوال کی طرف جو پسندیدہ و خداوندی الہی کی بخشش
اور جنت کا مستحق بناتے ہیں۔ راہ جلا

مغفرت کے اسباب:

حضرت علی کریم اللہ وجہ نے اوائے فرض اور مغفرت اس میں کہتے
نے نماز کی تکبیر اذنی سے تفسیر فرمائی۔ تمام اقوال کا مائل ہے کہ مغفرت
سے مراد ہیں ایسے طاعات و اخلاق کا ضابطہ و اصولی سالہ جن سے تمنا ہونی کی
مغفرت و دوزخ سے پہلی ہادی ہادی عمل و دست میں پہنچنے کا اعتدالی ہو جاتا ہے۔
حضرت ابو ذر و ابو موسیٰ اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
و سلم نے فرمایا سات امور سے پہلے اللہ انسان کو نصیب کر دیتے ہیں (میں)
یہی سات امور ہیں: ۱۔ اذنی اللہ اللہ سے جو پر کفر و مشرک کر دینے والا
ہے، ۲۔ ایسی مال و دینی ہے جو سرکش نہ دینے والی ہے۔ ۳۔ اٹھام صحت کو بچا کر
دینے والا ہے، ۴۔ یا صحیح دینے والا نہ ہو یا پست یا جلد یا جانور موت سے
باز چال ہے، ۵۔ بہترین شکار کی چیز ہے۔ ۶۔ قیامت ہے اور قیامت عظیم
قرین صحیحیت اور بہت ہی مشکل چیز ہے۔ ورنہ دنیا، مرنے پر سوز، و ہلاکت

عَرْضُهَا السَّمُوتُ وَالْأَرْضُ

جس کا عرض ہے آسمان اور زمین

جنت کی وسعت:

چونکہ آدمی کے دماغ میں آسمان و زمین کی وسعت سے زیادہ اور کوئی
وسعت نہیں آسکتی تھی اس لئے کھانے کے لئے جنت کے عرض کو ہی سے
تشریح کی گئی کہ ایسا دایہ کہ جنت کا فرض زیادہ سے زیادہ سمجھ کر جب عرض
اتنی ہی عرض کا عرض خدا ہے کہ ہوگا۔ و تفسیر مانی ہے

ایک سوال اور جواب:

مسند امام احمد میں ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدمت میں
اپور اغراض کے ایک سال کھانے کا پیو کر آپ نے جنت کی رحمت
دے دی ہے جس میں کسی چیز اتنی آسمان و زمین کے برابر ہے تو یہ فرمایا کہ

پھر جنہم کہاں گئی؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں آسمان
ہو رہا ہے کہاں جاتی ہے؟ جو کہ مدبروں کا یہ خط لے کر دست نبوی میں
حاضر ہو تھا اس سے حضرت علی بن مروک ملاکات معص میں ہوئی تھی۔
کہتے ہیں اس وقت یہ بہت الہ بدھا ہو گیا تھا جسے لگا بہت میں نے یہ خط
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دے تو آپ نے اپنی ہاتھیں طرف کے ایک سماجی کو
دیا۔ میں نے تو کہوں سے دیکھا تھا کہ آپ مایہ؟ تو کہوں سے کہا حضرت
معاذ ہیں۔ رسول اللہ تعالیٰ عزرائی۔ و تحریر مانی ہے

آسمان و زمین:

یہ کام بطور تشبیہ سے حقیقت میں نہیں ہے جنت و قہار کے لئے سب سے
زیادہ اٹھائے لیکن عوم کے ذیل میں سب سے زیادہ وسعت رکھتی آسمان
زمین کی ہے اس لئے آیت میں آسمان و زمین کی رحمت سے جنت کی رحمت
کو تفسیر دیکھیں کہ اس میں طرہ آیت (مَلِكًا يُدَبِّرُ الْأَمْرَ) سے جنت کی رحمت
میں جنت کے تمام امور سکونت کرنا ہوگا۔ و تفسیر مانی ہے۔
کیونکہ عالمی حکمران آسمان و زمین سے زیادہ کسی چیز کی حاکمیت کرنا نہیں ہے جس
انسان کے خیال کے مطابق تفسیر ہے۔

جنت کہاں ہے:

بعضی نے کہا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ لگ سے یہ بات کہی تھی کہ
جنت آسمان میں ہے یا زمین میں کہ فرمایا کہ زمین و آسمان میں جنت کی جگہ
ہو سکتی ہے۔ و دریافت کیا پھر کہاں ہے فرمایا آسمانوں کے اوپر عرض کے
پہلے۔ لہذا وہ کہنے لگا کہ ایسی سماجی نہیں کرتے تھے کہ جنت ساتوں آسمانوں
کے اوپر اور ساتوں سمجھ کے نیچے سماجی تھی نے اظہار میں اسناد
اہل اعراب حضرت عیسا کا قول نقل کیا ہے کہ جنت سب سے اونچے ساتوں
آسمان میں آسمانی ساتوں (یعنی) کے اوپر ہے اور دوزخ سب سے نیچی
ساتوں زمین میں یعنی ساتوں زمین کے نیچے ہے۔ و تفسیر مانی ہے

أَعَدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ الَّذِينَ يَنْفِقُونَ فِي

تہار ہوا ہے واسطے بہرہ گاروں کے جو خرچہ کئے جاتے ہیں

السَّكْرَاءُ وَالصَّوَّاءُ

خرچہ میں اور کثیر میں

متقین کی صفات:

یعنی نہ جنت خوشی میں نہ دوزخ میں جنت میں خوشی کے تفسیر مانی ہے

ذُكِرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفِرُوا الذُّنُوبَ يَوْمَ تَمُوتُ

تو یاد کریں اللہ کو کہ بخشش مانگیں اپنے گناہوں کی اور اللہ ہے

يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا الْإِثْمَ وَالْكَبِيرَ يَعْلَمُ مَا تَعْمَلُونَ

بخشتا ہے گناہوں کو مگر ایسا گناہ اور بڑا گناہ جس کے بارے میں

مَافِعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ الْيَوْمَ لَكُمْ جَزَاؤُهُمْ

ایچہ کئے ہو اور وہ جانے ہیں تمہاری کیا جزا ہے

مَغْفِرَةً فَرِيحِينَ رَبِّكُمْ وَجِئْتُ بِكُم مِّن

بخشش میں تمہارے رب کی اور باغ میں سے چنے ہوئی

تَحْتِهَا الْأَشْرَافُ الَّذِينَ فِيهَا وَتَعْمَلُونَ

انہی میں جتنے چاہتے ہو وہ اشراف ہیں جن کی غنیمت اللہ تعالیٰ ہے

الْعَمِلِينَ

کام کرنے والوں کی جو پختہ ہیں

یاد رکھیے کہ اللہ تعالیٰ کا مطلب

میں اللہ تعالیٰ کی حکمت و حلال۔ اس کے خلاف وہ آپ کے حقوق و

الکاح میں ہے کہ عدالت کی جتنی وجہ و وجہ کمال سے ذکر کیا گیا ہے

انہی کی وضاحت فرمائی۔ غرض کہ اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہے کہ

نہ ہوئے (میرا کہ صلوٰۃ وغیرہ) کی حد میں آئے ہے جو شرعی طریقہ

میں ہوں کے خلاف کہ جس کے خلاف میں اللہ تعالیٰ کی غنیمت کی مثال

اللہ تعالیٰ کے حقوق کو مانگے اس سے خلاف کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ

استقامت کیا کہ میں نے دیکھا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی غنیمت کی مثال

اللہ تعالیٰ کے خلاف کہ جس کے خلاف میں اللہ تعالیٰ کی غنیمت کی مثال

اللہ تعالیٰ کے خلاف کہ جس کے خلاف میں اللہ تعالیٰ کی غنیمت کی مثال

اللہ تعالیٰ کے خلاف کہ جس کے خلاف میں اللہ تعالیٰ کی غنیمت کی مثال

اللہ تعالیٰ کے خلاف کہ جس کے خلاف میں اللہ تعالیٰ کی غنیمت کی مثال

اللہ تعالیٰ کے خلاف کہ جس کے خلاف میں اللہ تعالیٰ کی غنیمت کی مثال

اللہ تعالیٰ کے خلاف کہ جس کے خلاف میں اللہ تعالیٰ کی غنیمت کی مثال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو تمہاری غنیمت کو لے کر لے کر

پھر اپنی طرح سے لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر لے کر

وہی اللہ تعالیٰ کی غنیمت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی غنیمت ہے کہ جس کے خلاف میں

اللہ تعالیٰ کی غنیمت ہے کہ جس کے خلاف میں اللہ تعالیٰ کی غنیمت ہے

اللہ تعالیٰ کی غنیمت ہے کہ جس کے خلاف میں اللہ تعالیٰ کی غنیمت ہے

اللہ تعالیٰ کی غنیمت ہے کہ جس کے خلاف میں اللہ تعالیٰ کی غنیمت ہے

اللہ تعالیٰ کی غنیمت ہے کہ جس کے خلاف میں اللہ تعالیٰ کی غنیمت ہے

اللہ تعالیٰ کی غنیمت ہے کہ جس کے خلاف میں اللہ تعالیٰ کی غنیمت ہے

اللہ تعالیٰ کی غنیمت ہے کہ جس کے خلاف میں اللہ تعالیٰ کی غنیمت ہے

اللہ تعالیٰ کی غنیمت ہے کہ جس کے خلاف میں اللہ تعالیٰ کی غنیمت ہے

اللہ تعالیٰ کی غنیمت ہے کہ جس کے خلاف میں اللہ تعالیٰ کی غنیمت ہے

اللہ تعالیٰ کی غنیمت ہے کہ جس کے خلاف میں اللہ تعالیٰ کی غنیمت ہے

اللہ تعالیٰ کی غنیمت ہے کہ جس کے خلاف میں اللہ تعالیٰ کی غنیمت ہے

اللہ تعالیٰ کی غنیمت ہے کہ جس کے خلاف میں اللہ تعالیٰ کی غنیمت ہے

اللہ تعالیٰ کی غنیمت ہے کہ جس کے خلاف میں اللہ تعالیٰ کی غنیمت ہے

اللہ تعالیٰ کی غنیمت ہے کہ جس کے خلاف میں اللہ تعالیٰ کی غنیمت ہے

اللہ تعالیٰ کی غنیمت ہے کہ جس کے خلاف میں اللہ تعالیٰ کی غنیمت ہے

اللہ تعالیٰ کی غنیمت ہے کہ جس کے خلاف میں اللہ تعالیٰ کی غنیمت ہے

اللہ تعالیٰ کی غنیمت ہے کہ جس کے خلاف میں اللہ تعالیٰ کی غنیمت ہے

اللہ تعالیٰ کی غنیمت ہے کہ جس کے خلاف میں اللہ تعالیٰ کی غنیمت ہے

اللہ تعالیٰ کی غنیمت ہے کہ جس کے خلاف میں اللہ تعالیٰ کی غنیمت ہے

اللہ تعالیٰ کی غنیمت ہے کہ جس کے خلاف میں اللہ تعالیٰ کی غنیمت ہے

اللہ تعالیٰ کی غنیمت ہے کہ جس کے خلاف میں اللہ تعالیٰ کی غنیمت ہے

اللہ تعالیٰ کی غنیمت ہے کہ جس کے خلاف میں اللہ تعالیٰ کی غنیمت ہے

اللہ تعالیٰ کی غنیمت ہے کہ جس کے خلاف میں اللہ تعالیٰ کی غنیمت ہے

اللہ تعالیٰ کی غنیمت ہے کہ جس کے خلاف میں اللہ تعالیٰ کی غنیمت ہے

اللہ تعالیٰ کی غنیمت ہے کہ جس کے خلاف میں اللہ تعالیٰ کی غنیمت ہے

اللہ تعالیٰ کی غنیمت ہے کہ جس کے خلاف میں اللہ تعالیٰ کی غنیمت ہے

دوران جنگ فریقین کی گفتگو:

ابوسفیان نے تین بار یہ کہہ کر کیا قوم میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چند سال
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حجاب دینے سے منع فرمایا ابوسفیان نے
تین بار کہا کیا اللہ تعالیٰ کا کیا معجزہ ہے بھائیوں ہار کیا کیا ان کا خطاب ہے جب
کوئی حجاب نہ لٹا تو اسے کراپے مارا جس سے کہنے لگا وہ ہار سے کہے یہ
باتیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دے کر فرمایا:

”اے اللہ تعالیٰ کی قسم تو جھوٹا ہے جس کے تو نے ہم لے دیا وہاں
زندہ ہیں اور تجھ کو دینے والا کا نام جو ہے۔“ و غیرہ جی ۱۰۰ ص ۱۰۰

ابوسفیان نے کہا کہ ان کا دن، ہر کے دن کا بدلہ ہو گیا۔ لڑائی جریخ کے
دھول کی طرح (جنگی لڑائی ہوئی ہے) مستحکم میں تم کو کچھ لوگ خط
(تاکہ کان چننا نہ ہوئے) ملیں گے لیکن میں نے اس کا حکم
نہیں دیا تاہم مجھے یہ برا بھی نہیں معلوم ہوا اس کے بعد جنگی نے میں
گائے لگا کر کہا کہ ہے، اہل کی ہے۔ (اہل ایک بہت کا نام تھا قریش اس
کی پوجا کرتے تھے۔) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس کو کیوں
جواب نہیں دیتے لوگوں نے عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کہیں،
فرمایا کہ میں نے سب سے بالا بڑے ہے۔ ابوسفیان نے کہا تار مار کر ہے
تجہدار کوئی عزتی نہیں (خزنی بھی ایک سوئی تھی جس کی شکل عورت کی تھی
گویا سکل دیا تھا اور عزتی ہوئی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جواب نہیں دیتے صحابہ نے
عرض کیا ہم کیا کہیں فرمایا کہ ابو ہریرہ ہمارا سونے اور تجہدار کوئی سوئی
نہیں۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ ابوسفیان نے حضرت عمرؓ سے کہا تم
خوشی کے ساتھ یہاں آؤ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جہاد
دیکھو اس کا کیا کام ہے۔ حسب العلم حضرت عمرؓ فرمے۔ ابوسفیان نے کہا
میں تم کو اللہ کی قسم بخیر یہ میں ہوں کیا میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل
کر دیا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا بخیر نہیں دو تو اس وقت بھی تجہدار کا نام
رہے ہیں۔ ابوسفیان نے کہا تم میری عمر میں ان کو قید سے زیادہ بچے ہو
اور میری قسم والے ہو۔ ان کو قید قریش سے چا کر کہہ دیا تھا کہ میں نے
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر دیا۔ پھر ابوسفیان نے کہا سال فطم ہونے پر
آئندہ بدر منتری پر تم سے مقابلہ ہوگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہہ دو اچھا ہمارا تجہدار اودھ ہو گیا پھر ابوسفیان اپنے ساتھیوں کو لے کر
لوٹ گیا اور روانہ ہو گیا۔ و غیرہ جی ۱۰۰ ص ۱۰۰

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی اللہ یہ ہمارے ہاں پر آئے ہم کو
تیرے سوا کسی اور کی قوت حاصل نہیں۔ مسلمان تیرے خداؤں کی ایک
جماعت پرانے چڑھ گئی اور انہوں نے سات، دین گمار لی تھی اس گروہ
نے مشرک رجعت کو تیرا ہی دکھایا اور پھر آیا آیت (وَأَسْأَلُكُمْ فِی الدِّیْنِ
کَالْحِیْطِ الْمَطْلُوبِ)۔ یعنی میں تم سے مطالبہ کرتا ہوں۔

إِنْ یَسْتَسْأَلُكُمْ فَرَضٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ
اگر پہنچا تم کو فرض تو پہنچ چکا ہے ان کو بھی دھم دیا
فَرَضٌ یُقَالُ لَوَیْلَکَ اَلَا یَاھُ تُدْکِلُکُمُ الْبَیِّنَ
اور یہ لو بڑی ہارلیا لے رہے ہیں ہم ان کو
التَّائِبِیْنَ
لوگوں میں

اللہ کی طرف سے مسلمان کو تسلی:

مسلمانوں کو جنگ میں بوشہ یہ نصائح افادہ تھا اس سے غصہ شکوہ
خاطر تھے۔ عربیہ ان ساتھیوں اور دشمنوں کے فتنے سن کر اور زیادہ قوی
تجلی تھی کیونکہ قریش کہتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بے وقوف ہوتے تو یہ
نصائح کیوں پہنچتے؟ انھوں نے دیر کے لئے بھی عارضی غریب کیوں نہیں
تونی۔ جن خدائی نے ان آیات میں مسلمانوں کو تسلی کر دیا اس کو اس کی قسم
کو ظم پہنچا یہ تکلیف اٹھائی پڑی تو اس طرح کے حوادث فریق مقابلہ کو پیش
آچکے ہیں۔ اس میں تہجد نے کچھ آری شہید اور بہت سے لڑی ہوئے، تو
ایک سال پہلے ہر میں ان کے ستر جنم رسید اور بہت سے زخمی ہو چکے ہیں
اور خود اس لڑائی میں بھی ایسا مانا کہ بہت آدمی عقل و عروہ سے ہینا
کہ (وَلَقَدْ هَمَمْنَا فِیْہِمْ لَیْلَۃً فَاَنْزَلْنَا مَیْمَنَہُ فَاَنْزَلْنَا مَیْمَنَہُ فَاَنْزَلْنَا مَیْمَنَہُ) کے الفاظ سے
ظاہر ہے۔ پھر در میں ان کے ستر آدمی واپس آئے کے ساتھ قید ہوئے تہجد سے
ایک فرد نے بھی ہر اہل ذلکی۔ ہر حال اپنے نصیحت کا ان کے نصیحت
سے متاثر نہ ہو کر تم لوگوں کا کوئی موقع نہیں۔ انہیں کیلئے کبر و غرور سے سر
اٹھانے کی جگہ ہے۔ ہائی اور اسی وقت ہمیشہ یہ وہی ہے کوئی قوی دیکھ سکے
تکلیف و رنج کے ہوں کو لوگوں میں اہل دل کر کے رہے ہیں جس میں
بہت سی فتنیں مفسر ہیں پھر جب وہ دیکھا کہ باطل کی حمایت میں بہت
فتنیں ہر قسم کی حمایت سے کیونکر بہت بدستگیر ہو۔ و غیرہ جی ۱۰۰ ص ۱۰۰

تھوڑے سے صلہ جہت کر کے خیر اور برائی کی طرف مائل رہنا چاہئے۔ لہذا اسے نکاح
نہی کرنا۔ اللہ صیہ علم نے مجھے یہ ارشاد کیا کہ میں نے کہا کہ اس طرح کی بات نہیں
ہے بلکہ ان میں امر ہے اور نہی (مقام) ہے۔ اور یہ صیہ علم نے کہا کہ ان کو
میں جان کر چاہتا ہوں کہ میں نے کچھ سے کچھ کی فکر میں تھے کہ میں
میں اس قول کے بعد کہ میں نے کچھ سے کچھ کی فکر میں تھے کہ میں
قرآن و حدیث میں نہ ملے کہ مقام صرف میں پہنچ کر مر رہا۔

[illegible]

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چھری چٹان کے پاس جا کر نہ نماز پڑھا۔ من گھڑے آپ سے پہلے حضرت کب بن مالک نے آپ کو پہنچا: حضور کے لیے یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں کھلتی، کچھ کرنا تھا۔ حضرت کعب کا بیان ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچانے کو اونچی آواز سے نثار کر کہا: اے اللہ! اس قدر بشارت سے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر طرف اللہ عز و جل کا خوش رہا پھر مجھ کا ایک جماعت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر جمع ہو گئی۔ آپ نے مجھ کو یہ ان کو ملاحت کی بھیجی ہے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! اے اس باب آپ نے قرآن مجید کو حدیث کو آپ شیعہ گردینے کے اس لئے حدیث دل خوف زور رکھے اور ہر پشت پھیر کر بھاکے ٹھیک

[illegible]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اندر سے روانہ ہوئے تھے کہ (راستہ میں) ان کی من طرف گئی، اسے کیا ہوا، کہنے لگا کہ اب میرے ہاتھ سے قرعہ نکلتا ہے مجھے خدا تعالیٰ ع (یعنی اس وقت میں ضرور کل کر دوں گا) لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہمیں سے کوئی آدمی اس پر نہ جک چڑے (بائی قل نہ کرو) فرمایا رہے اور جب وہ رعبہ آگیا۔ اس سے پہلے اہل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لئے کہ وقت کہا کرتا تھا کہ میرے پاس خاموشی رہے گی کہ یہ ٹھوڑی ہے جس کو روزانہ ایک فرقہ جواریہ کو کہیں جاتا ہوں، یہ سرد اور گرم تر کھل کر دوں گا اس کے جواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ انہیں ہونا تک میں تجھے قل کر دوں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حادثہ میں سر سے بھونچا اور کہنے لگے مانتے جا کر اس کے گرد نہ رہا جس کی وجہ سے کچھ غراں چڑھنے لگی۔ اہل

خبردار! جوہر؟

یعنی جیسے عد میں سمنوں کے لئے تو غازیوں اور مرادوں
 کے موقع پر یہ بعض افراد کو روک دینے گئے۔ بعض خبر نویس نے چرچہ
 میں بھی لے گئے کہ وہ زالی و رانی میں شکر کریں۔ حق قوی شو رکھتے ہے
 'حقین کا روپ مت کھنڈا کر دے' گروہ اتنے بچوں میں آئے تو اس
 غلطی سے پیدا نہ ہو سکتا ہے بلکہ یہ پانچ اسی میں یا کر دے اور بات
 رونا زمین حق کا راسخ و حق سے نہایت جاننا۔ جس کا نتیجہ اور قدرت نے
 جس سے کہ سوا فائدہ نہیں۔ یہاں وہ اسی کی دواں بطن کی ترتیب کی
 تھی۔ یہاں سے ہر تریوں کا کھانا ہے جس میں یہ سب مسلمان پوشیدہ
 ہیں اور یہاں انسان کو نہیں۔ ج۔ ہ۔ ا۔

یعنی وہ قوم تھیں جو اللہ کے ساتھ تھے۔ یہ لوگ جو اللہ کے ساتھ تھے، ان کے لئے اللہ نے جہنم کی آگ میں سے آگ نکالی تھی۔ یہ لوگ جو اللہ کے ساتھ تھے، ان کے لئے اللہ نے جہنم کی آگ میں سے آگ نکالی تھی۔ یہ لوگ جو اللہ کے ساتھ تھے، ان کے لئے اللہ نے جہنم کی آگ میں سے آگ نکالی تھی۔

وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ

اور اللہ نے تم کو معاف کر دیا

یعنی اللہ نے تم کو معاف کر دیا

یعنی اللہ نے تم کو معاف کر دیا۔ یہ لوگ جو اللہ کے ساتھ تھے، ان کے لئے اللہ نے جہنم کی آگ میں سے آگ نکالی تھی۔ یہ لوگ جو اللہ کے ساتھ تھے، ان کے لئے اللہ نے جہنم کی آگ میں سے آگ نکالی تھی۔ یہ لوگ جو اللہ کے ساتھ تھے، ان کے لئے اللہ نے جہنم کی آگ میں سے آگ نکالی تھی۔

وَاللَّهُ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ

اور اللہ کا فضل مسلمانوں پر ہے

یعنی اللہ کا فضل مسلمانوں پر ہے۔ یہ لوگ جو اللہ کے ساتھ تھے، ان کے لئے اللہ نے جہنم کی آگ میں سے آگ نکالی تھی۔ یہ لوگ جو اللہ کے ساتھ تھے، ان کے لئے اللہ نے جہنم کی آگ میں سے آگ نکالی تھی۔ یہ لوگ جو اللہ کے ساتھ تھے، ان کے لئے اللہ نے جہنم کی آگ میں سے آگ نکالی تھی۔

میرزا جان محمد کے مطابق:

اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو معاف کر دیا۔ یہ لوگ جو اللہ کے ساتھ تھے، ان کے لئے اللہ نے جہنم کی آگ میں سے آگ نکالی تھی۔ یہ لوگ جو اللہ کے ساتھ تھے، ان کے لئے اللہ نے جہنم کی آگ میں سے آگ نکالی تھی۔ یہ لوگ جو اللہ کے ساتھ تھے، ان کے لئے اللہ نے جہنم کی آگ میں سے آگ نکالی تھی۔ یہ لوگ جو اللہ کے ساتھ تھے، ان کے لئے اللہ نے جہنم کی آگ میں سے آگ نکالی تھی۔

بزرگ حریمت آیت:

اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو معاف کر دیا۔ یہ لوگ جو اللہ کے ساتھ تھے، ان کے لئے اللہ نے جہنم کی آگ میں سے آگ نکالی تھی۔ یہ لوگ جو اللہ کے ساتھ تھے، ان کے لئے اللہ نے جہنم کی آگ میں سے آگ نکالی تھی۔ یہ لوگ جو اللہ کے ساتھ تھے، ان کے لئے اللہ نے جہنم کی آگ میں سے آگ نکالی تھی۔ یہ لوگ جو اللہ کے ساتھ تھے، ان کے لئے اللہ نے جہنم کی آگ میں سے آگ نکالی تھی۔

وَاللَّهُ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ

اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو معاف کر دیا۔ یہ لوگ جو اللہ کے ساتھ تھے، ان کے لئے اللہ نے جہنم کی آگ میں سے آگ نکالی تھی۔ یہ لوگ جو اللہ کے ساتھ تھے، ان کے لئے اللہ نے جہنم کی آگ میں سے آگ نکالی تھی۔ یہ لوگ جو اللہ کے ساتھ تھے، ان کے لئے اللہ نے جہنم کی آگ میں سے آگ نکالی تھی۔ یہ لوگ جو اللہ کے ساتھ تھے، ان کے لئے اللہ نے جہنم کی آگ میں سے آگ نکالی تھی۔ یہ لوگ جو اللہ کے ساتھ تھے، ان کے لئے اللہ نے جہنم کی آگ میں سے آگ نکالی تھی۔

رَاذُ تَصْعِدُونَ وَلَا تَكُنُونَ عَلَى أَحَدٍ

بے رحم نہ بنو اور نہ کسی پر ظلم نہ کرو

اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو معاف کر دیا۔ یہ لوگ جو اللہ کے ساتھ تھے، ان کے لئے اللہ نے جہنم کی آگ میں سے آگ نکالی تھی۔ یہ لوگ جو اللہ کے ساتھ تھے، ان کے لئے اللہ نے جہنم کی آگ میں سے آگ نکالی تھی۔ یہ لوگ جو اللہ کے ساتھ تھے، ان کے لئے اللہ نے جہنم کی آگ میں سے آگ نکالی تھی۔ یہ لوگ جو اللہ کے ساتھ تھے، ان کے لئے اللہ نے جہنم کی آگ میں سے آگ نکالی تھی۔

حَتَّىٰ إِذَا أَفْسَلْتُمْ وَتَنَارَفْتُمْ فِي الْأَرْضِ

تو زمین پر گرنا شروع کرو اور ایک دوسرے سے دور ہونا شروع کرو

وَلَعَلَّيْتُمْ

اور تم لوگو!

مکرمہ کی کاغذ

اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو معاف کر دیا۔ یہ لوگ جو اللہ کے ساتھ تھے، ان کے لئے اللہ نے جہنم کی آگ میں سے آگ نکالی تھی۔ یہ لوگ جو اللہ کے ساتھ تھے، ان کے لئے اللہ نے جہنم کی آگ میں سے آگ نکالی تھی۔ یہ لوگ جو اللہ کے ساتھ تھے، ان کے لئے اللہ نے جہنم کی آگ میں سے آگ نکالی تھی۔ یہ لوگ جو اللہ کے ساتھ تھے، ان کے لئے اللہ نے جہنم کی آگ میں سے آگ نکالی تھی۔

مَنْ بَعْدَ مَا آتَاكُمْ فَأَتِيهِمْ مِنْكُمْ مَنْ

جو اللہ تعالیٰ نے تم کو دیا، پھر تم میں سے ان کے پاس سے آئے

يُرِيدُ الْآلِ الْآخِرَةِ

جو اللہ تعالیٰ نے تم کو دیا، پھر تم میں سے ان کے پاس سے آئے

مَنْ بَعْدَ مَا آتَاكُمْ فَأَتِيهِمْ مِنْكُمْ مَنْ

جو اللہ تعالیٰ نے تم کو دیا، پھر تم میں سے ان کے پاس سے آئے

اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو معاف کر دیا۔ یہ لوگ جو اللہ کے ساتھ تھے، ان کے لئے اللہ نے جہنم کی آگ میں سے آگ نکالی تھی۔ یہ لوگ جو اللہ کے ساتھ تھے، ان کے لئے اللہ نے جہنم کی آگ میں سے آگ نکالی تھی۔ یہ لوگ جو اللہ کے ساتھ تھے، ان کے لئے اللہ نے جہنم کی آگ میں سے آگ نکالی تھی۔ یہ لوگ جو اللہ کے ساتھ تھے، ان کے لئے اللہ نے جہنم کی آگ میں سے آگ نکالی تھی۔

لَمْ تَرْفَعُوا عَنْهُمْ لِيُكَيِّسْكُمْ

تم نے ان کو نہیں اٹھایا کہ تم کو سکھائے

سے وہاں نہوے نہ دے۔ واللہ اعلم۔ م۔ محمد بن ابی

قُلْ لَوْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُوا أَمْرِي

تو کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری بات

کُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتْلُ إِلَى مَضَاجِعِهِمْ

لہذا ہر ایک کے لیے قتل کر دیا گیا ہے۔

موت پہنچی ہے

یعنی اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ اور اس سے پہلے کہ اس میں کوئی شک نہ ہو۔

نہ ہر ایک کو ہر ایک موت کی حد سے اور وقت تکدہ دیا ہے۔

مگر تم تمہاری بات میں بھی نہیں۔ جو اگر تم نہ کہہ سکتے ہو تو اس میں کوئی شک

ہو کہ تمہاری بات میں کوئی شک نہ ہو۔ جو اگر تم نہ کہہ سکتے ہو تو اس میں کوئی شک

ہو کہ تمہاری بات میں کوئی شک نہ ہو۔ جو اگر تم نہ کہہ سکتے ہو تو اس میں کوئی شک

ہو کہ تمہاری بات میں کوئی شک نہ ہو۔ جو اگر تم نہ کہہ سکتے ہو تو اس میں کوئی شک

ہو کہ تمہاری بات میں کوئی شک نہ ہو۔ جو اگر تم نہ کہہ سکتے ہو تو اس میں کوئی شک

ہو کہ تمہاری بات میں کوئی شک نہ ہو۔ جو اگر تم نہ کہہ سکتے ہو تو اس میں کوئی شک

ہو کہ تمہاری بات میں کوئی شک نہ ہو۔ جو اگر تم نہ کہہ سکتے ہو تو اس میں کوئی شک

ہو کہ تمہاری بات میں کوئی شک نہ ہو۔ جو اگر تم نہ کہہ سکتے ہو تو اس میں کوئی شک

ہو کہ تمہاری بات میں کوئی شک نہ ہو۔ جو اگر تم نہ کہہ سکتے ہو تو اس میں کوئی شک

ہو کہ تمہاری بات میں کوئی شک نہ ہو۔ جو اگر تم نہ کہہ سکتے ہو تو اس میں کوئی شک

ہو کہ تمہاری بات میں کوئی شک نہ ہو۔ جو اگر تم نہ کہہ سکتے ہو تو اس میں کوئی شک

ہو کہ تمہاری بات میں کوئی شک نہ ہو۔ جو اگر تم نہ کہہ سکتے ہو تو اس میں کوئی شک

ہو کہ تمہاری بات میں کوئی شک نہ ہو۔ جو اگر تم نہ کہہ سکتے ہو تو اس میں کوئی شک

ہو کہ تمہاری بات میں کوئی شک نہ ہو۔ جو اگر تم نہ کہہ سکتے ہو تو اس میں کوئی شک

ہو کہ تمہاری بات میں کوئی شک نہ ہو۔ جو اگر تم نہ کہہ سکتے ہو تو اس میں کوئی شک

ہو کہ تمہاری بات میں کوئی شک نہ ہو۔ جو اگر تم نہ کہہ سکتے ہو تو اس میں کوئی شک

ہو کہ تمہاری بات میں کوئی شک نہ ہو۔ جو اگر تم نہ کہہ سکتے ہو تو اس میں کوئی شک

ہو کہ تمہاری بات میں کوئی شک نہ ہو۔ جو اگر تم نہ کہہ سکتے ہو تو اس میں کوئی شک

ہو کہ تمہاری بات میں کوئی شک نہ ہو۔ جو اگر تم نہ کہہ سکتے ہو تو اس میں کوئی شک

ہو کہ تمہاری بات میں کوئی شک نہ ہو۔ جو اگر تم نہ کہہ سکتے ہو تو اس میں کوئی شک

میں سے تھیں کہ یہ قول (قُلْ لَوْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُوا أَمْرِي)۔

حق اور جہاد کا اہل ہے۔ چنانچہ یہ بھی ہے کہ تمہارے ہاتھ میں یہ

نہیں۔ سب کام اللہ کے ہاتھ میں ہے جس کو چاہے دے یا نہ دے۔

غالب کر یہ یہاں سے آتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ہے کہ

یہ بھی ہے کہ اللہ کا ایک قوم کے حق میں رحمت اور دھرم کے لئے رحمت

ہو۔ سب اس کے ہاتھ میں ہے۔ مگر تم اس قول سے اپنے دل میں یہ

معتدی۔ اور یہ یہاں سے آتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ہے کہ

یہ بھی ہے کہ اللہ کا ایک قوم کے حق میں رحمت اور دھرم کے لئے رحمت

ہو۔ سب اس کے ہاتھ میں ہے۔ مگر تم اس قول سے اپنے دل میں یہ

معتدی۔ اور یہ یہاں سے آتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ہے کہ

یہ بھی ہے کہ اللہ کا ایک قوم کے حق میں رحمت اور دھرم کے لئے رحمت

ہو۔ سب اس کے ہاتھ میں ہے۔ مگر تم اس قول سے اپنے دل میں یہ

معتدی۔ اور یہ یہاں سے آتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ہے کہ

یہ بھی ہے کہ اللہ کا ایک قوم کے حق میں رحمت اور دھرم کے لئے رحمت

ہو۔ سب اس کے ہاتھ میں ہے۔ مگر تم اس قول سے اپنے دل میں یہ

معتدی۔ اور یہ یہاں سے آتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ہے کہ

یہ بھی ہے کہ اللہ کا ایک قوم کے حق میں رحمت اور دھرم کے لئے رحمت

ہو۔ سب اس کے ہاتھ میں ہے۔ مگر تم اس قول سے اپنے دل میں یہ

معتدی۔ اور یہ یہاں سے آتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ہے کہ

یہ بھی ہے کہ اللہ کا ایک قوم کے حق میں رحمت اور دھرم کے لئے رحمت

ہو۔ سب اس کے ہاتھ میں ہے۔ مگر تم اس قول سے اپنے دل میں یہ

معتدی۔ اور یہ یہاں سے آتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ہے کہ

یہ بھی ہے کہ اللہ کا ایک قوم کے حق میں رحمت اور دھرم کے لئے رحمت

ہو۔ سب اس کے ہاتھ میں ہے۔ مگر تم اس قول سے اپنے دل میں یہ

معتدی۔ اور یہ یہاں سے آتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ہے کہ

یہ بھی ہے کہ اللہ کا ایک قوم کے حق میں رحمت اور دھرم کے لئے رحمت

ہو۔ سب اس کے ہاتھ میں ہے۔ مگر تم اس قول سے اپنے دل میں یہ

معتدی۔ اور یہ یہاں سے آتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ہے کہ

یہ بھی ہے کہ اللہ کا ایک قوم کے حق میں رحمت اور دھرم کے لئے رحمت

ہو۔ سب اس کے ہاتھ میں ہے۔ مگر تم اس قول سے اپنے دل میں یہ

جانتے کے بعد رحمتِ بھوانی ہوئی جس حضورِ مصلیٰ اللہ علیہ وسلم نے اپنے
اوصیاء کا جوہر سے اثبات کرتے ہوئے فرمایا یہ عیال کا جوہر ہے۔ ہر اکبر کو
دوسرے کا جوہر پر خود کار ہوا اور فرمایا یہ عیال ہی رحمت ہے۔ حضرت ابن عمر
نے یہ واقعہ بیان کرتے کے بعد گنہ گنہی کرنے والے سے فرمایا آپ اس
(مصلیٰ) اپنے کو ساتھ لے جائے۔ (ابن عمر رضی اللہ عنہما)

سکھائی پر طعن جائز نہیں

لیڈا جنگ احد سے فرار کرنے کی بنیاد پر کسی صحابی کو مظلوم نہ کرنا چاہئے۔ لیکن اس کے علاوہ یا مگر یہ تو ہے کہ فرار کی ضمانت سے پہلے یہ واقعہ ہوا تھا (اس لئے حامل نہیں) ہے کیونکہ درود حکم سے پہلے ہم مکمل کوئی جرم نہیں کیا۔ بلکہ جہل تصور ہی نہیں ہے۔ چنانچہ علیؑ

والا ہے۔ (اس لئے اس نے اہل فراء سے مواخذہ نہیں کیا اور معاملہ فیہما) و محمد طبرانی

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ كَفَرُوا

سے ایمان والوں کو نہ ہو ان کی طرح جو کافر ہوئے

کافروں کی مشابہت سے بچو:

یعنی ہم ان کا فرمانِ حق کی طرح ایسے تعقیبات کو زہارِ دل میں جگا دینا چاہتے ہیں۔ جس سے جو قوم کو نہ موت آتی نہ نجات۔ ہم عہدِ جاہلی کی حدیث میں آج کے کچھ غمخیز کسی قوم کے افکار و اعمال کی مشابہت اختیار کر کے خود اسی قوم میں سے ہو گا۔ اس حدیث کو حضرت ابن عمرؓ فرمائی، اور بتاتے ہیں کہ وہ خود اہلِ حق و عدل، حضرت علیؓ کے زمانے سے جہاں کے سے خود فاسق و فاجر تھے۔ یہ ہے۔ یہ سمجھنا کہ مشابہت (سے تو انتساب فرض ہے) بہ موجب کلمہ بعد ازاں چند جس مشابہت کو اختیار کرنے کی نافرمانی کی گئی ہے وہ موجب کلمہ کی ہے کیونکہ یہ نقلہ کا نقل ہے اور نقلہ کا نقل گھڑے۔ جو ترجمہ مشرقی ہو

وَقَالُوا إِخْوَانُهُمْ

اور کہتے ہیں اسے بھائیوں کو

پیادری

چونکہ وہ نقیب شاہ میں مسلمان ہے تو نے جسے اس کے مسلمانوں کو اپنا بھائی کہا، یا اس لئے کہ نقیب طور پر وہ اور انصار حدیث پر راوی کے بھائی

الْجَمْعُ عَنْ إِنْهَا اسْتَوَلَهُمُ الشَّيْطَانُ بِبَعْضِ

۱۱۔ تمہیں سو ان کو بہکا دیا شیطان نے ان کے

مَا كَسَبُوا ۖ وَلَقَدْ عَفَا اللَّهُ عَنْهُمْ لَيْتَ

گلو کی شامت سے اور ان کو بخش دیا۔

اللَّهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ

مجلس عین کو صاف کر دیا گیا۔

مفسرین سے بھی بعض اوقات کوئی چیز مانگنا سزاوارتھا ہے اور
 جس طرح ایک طاقت سے دوسری طاقت کو قلعہ شکنی سے ایک لڑائی
 خواست سے شیطان کو منع جاتا ہے کہ دوسری طاقتوں اور لوگوں کی طرف
 تباہی نہ کرے۔ جنگ اللہ میں بھی یہ نقشہ مسلمان ہمت کے لئے کھینچا
 گیا کہ شامت سے شیطان نے بڑا کرنا تھا تو اے مومنین! چاہنا ایک لڑائی
 یہی تھا کہ تم اپنا دامن کی بڑی تعداد کی کہ جو مصلحتی طریقہ کے غم کی
 پابندی نہ کی طرف لڑا تھا۔ دیکھو کہ اس کی موازنہ کوئی طاقت نہیں دی
 بلکہ ان حضرات پر کوئی لڑا بھی نہیں رہا۔ حق تعالیٰ کی ان کی تحسین
 خلاف فرمایا ہے۔ کسی کو طعن ولامت کا حق نہیں۔ (سبحہ علیہ)

مصری ظالموں کی حضرت عثمانؓ پر بے جا نکتہ چینی

جب صحابہ کرام نے حضرت عثمانؓ کو یہ کہانی سنی تو ان کے آپس کے
خوار ہوئے گا اگر کیا اور جنگ بدور اور بیت رسولان سے غیر حاضر ہونے کا
بھی اظہار کیا تو حضرت ابن عمرؓ نے یہی بات ان کے جواب میں فرمائی۔
فرمایا میں شہادت دیتا ہوں کہ جنگ اعداء سے فرار کو تو اللہ نے محال فرمایا
اور پھر سے غیر حاضر ہی کی وجہ یہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
ساتھ باوقی حضرت رفیقؓ آپ کے عقد میں تھیں اور کیا شخص ان کی وجہ
سے بجا ذات آپؐ کو رکن بنا لے اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا
کہ اگر کاہدہ کے بیوا کو تو آپؐ نے لگا اور حد بھی۔ رہا بیت رسولان
سے غیر حاضر رہنے کا معاملہ تو باوقی کے کہ انہوں نے اگر حضرت عثمانؓ کی
نہاد کوئی معذور شخص ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو (قبضہ کر
کے پاس آنے کی اجازت دیتے) لیکن عثمانؓ ان سب سے زیادہ اوقات والے تھے
اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؐ کو لگا لٹکایا تھا اور ان کے

هَمْزٌ دَرَجَتْ عِنْدَ اللَّهِ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا
تَعْمَلُونَ
کچھ کر رہے ہیں۔

مقامِ نبی:

یعنی نبی اور سب (مَنْ دَرَجَتْ عِنْدَ اللَّهِ) اعلیٰ خلافت میں برابر تھے، اعلیٰ و اعلیٰ کے پست اور اعلیٰ کا ہم پست نہیں ہوا۔ حق تعالیٰ سب کو چاہتا ہے کہ ان میں سے سب کے کام و کلمات پر نظر فرمائے اور ان کی پست و عیبت اور ان کو سب سے پست و ذلیل کر دے گا۔ (۱۰) اعلیٰ کا بالہ اور سب سے ذلیل ہے۔

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ
فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ
ان میں رسول اچھی میں کا

اللہ کا مسلمانوں کو احسان جلتا:

یعنی انہی کی میں اور قوم میں کا ایک آدمی رسول بنا کر بھیجا جس کے پاس رحمت و رحمت گرا، وہاں تک کہ ان پر رحم کے انوار و برکات کا استعارہ کرنا آسان ہے۔ اس کے سوال و اطلاق، اعلیٰ و اعلیٰ کی خلافت و اعلیٰ خدا تعالیٰ اور پانچواں سے وہ خوب طبع و فہم ہیں، انہی ہی قوم اور کتب کے آدمی سے جسے تجربات ظاہر ہوئے اور حکمت میں تو یقین لائے میں لایہ و سکونت ہوئی ہے۔ ان کی کردہ و ان کی طرف سے رسول بنا کر بھیجا تاکہ ان کو احسان کرے۔ ان کی خاص مہمت و عہد اور طوطی صفت و عہد کا نتیجہ ان کا مال سے عاجز رہنا و ان کی پست و عیبت ان کے اعلیٰ و اعلیٰ کے ساتھ ان کا احسان کا پانچواں ہے۔ ان کے اعلیٰ و اعلیٰ میں سے سب کا کمال فیض حاصل کر سکتے ہیں وہ وہ اور معزز ہیں و بلند ترین منصب پر فائز ہونے کے ان ہی کے کتب میں کیا بات فرمائی اور اعلیٰ کے ساتھ کلام فرماتا ہے۔ چارہم ہوا ہے۔

قریش پر خصوصی احسان:

بعض اہل حق کے نزدیک المؤمنین سے مراد ہیں صرف حضور صلی اللہ

علیہ وسلم کے خاندان (قریش) کے مؤمن۔ کیونکہ نبوت بعثت اگر یہ تمام مومنوں کے لئے مومن ہے لیکن قریش کو اپنا وفاقہ و ماحصل ہوا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے خصوصی برادری ملی۔ اس لئے قریش پر بالہ کو خصوصی احسان تھا کہ ان میں سے اللہ کا پیغام بھروسہ ہوا۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ قریش کے تابع ہیں (عام) مؤمن قریشی مومنوں کے اور (عام) کا قریشی کا قریش کے متعلق علیہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ امر میں خلافت ہمیشہ قریش میں رہیگی جب تک ان میں سے اہل حق باقی رہینگے (یہ فرمائی امر ہے کہ نبی خلافت قریش میں باقی چاہئے لیکن یہ ہمیشہ برادر مساویت و انتہائی ہے غایتوں اور غلاموں کے شیعہ بنانے کے لئے امر نہیں ہے)۔

عرب پر احسان:

بعض مہم کا خیال ہے کہ المؤمنین سے عرب کے تمام مومن مراد ہیں کیونکہ نبی تعالیٰ کے ملامت پر عربی قبیلہ کا قریش سے بگڑنا کچھ کسی تعلق ہے۔ اللہ نے فرمایا ہے هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ لِيُخْرِجَهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ (عام) میں اس لئے المؤمنین سے بھی عام عربی مومن مراد ہونا چاہئے)۔

مِنَ الظُّلُمَاتِ سے مراد ہے۔ مَنَ ظُلُمَاتٍ یعنی اللہ نے رسول کو عربوں کی جنس کا بنانا تاکہ انسانی سے ان کا کام بچھڑے اور ان کی صداقت و امانت کی حالت سے واقف ہوں اور ان کی جہ سے حاصل کر دیا جائے۔ حضرت سلمان کا بیان ہے کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے بعض نہ رکھنا (یعنی نہ کرنا) اور دین سے الگ ہو جائے گا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کیسے غارت کر سکتا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تم کو احسان فرمائی ہے۔ فرمایا عرب سے بعض نہ کرے گا تو مجھ سے بعض نہ کرے گا۔ یہ حدیث ترقی کے اعلیٰ کی ہے اور ان کو مومن کہا ہے۔ چارہم ہوا ہے۔

يَتْلُوا عَلَيْهِنَّ مِنْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيَهُمْ وَيُعَلِّمُهُمُ
الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ
سے اور سکھاتا ہے ان کو کتاب اور حکمت کی بات اور وہ جو پہلے سے
لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ
صریح گمراہی میں تھے

۱۔ ہفتے ہفتہ میں اللہ پر جھٹ سے جوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سوچ ہو تو قرآن اللہ کا حسان ہے اور تم صیبت کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کہتے اور کہتے ہو کہ ان کی وجہ سے یہ صیبت آئی۔ یا اختلاف جملہ پر خلف ہے کہ اس طرح تھا کہ لوط سے تم سے کچھ دفعہ و جبرائیل اور متقی اختیار کرنے کی شرط پر بنایا تھا تم نے جبرائیل کی اور صیبت پڑی تو کہنے لگے یہ کہ مرے آگئی۔ اس شرط کا اظہار کہ تم نے اپنی اختلاف رائے کیا اور دونوں کی نافرمانی کی اور جبرائیل سے کہہ دو جب صیبت پڑی تو ایک بات کہنے لگے۔ و جبرائیل تم پر ملے گی

قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ الْفَيْضِ

تو کہہ دے یہ تکلف تو کچھ تباہی ہی طرف سے

اگر تم کو تو تم فروری اس صیبت کا سبب ہے تو تم نے خوش مشا اور تم پر کبر اور اہمیت سے تم پر کاروں کی رائے قبول نہ کی، یہی پند اور اختیار سے مدینہ کے باہر تھا جنگ تمام کیا، پھر یاد دہانی شہید کے تیر اندازوں نے انہم پر یہ چھوڑ کر مرکز خالی کر دیا اور ایک سال پہلے جب اسامہ کی ہر کے متعلق تم کو اختیار دیا گیا تھا کہ یا نہیں تم کو یاد دہانی سے چھوڑ دو، یہ شرط پر کہ آئندہ دانے ہی دانی تم سے لے جائینگے تو تم نے نہ ہی صودہ سے اختیار کی اور شرط کو تسلیم نہ کیا۔ اب وہی شرط پوری کرانی گئی تو غیب و افکار کیا سوچ ہے یہ چیز تو خود اپنی طرف سے تم قبول کر چکے تھے (اسامہ کی ہر کے پر اللہ صودہ کا نازل میں آئے گا) و تم پر جانی

ہر کے قیدیوں کا قیدی ہے:

پیش ملائے کہا کہ (مِنْ عِنْدِ الْفَيْضِ) سے مراد یہ کہ تم نے ہر کے قیدیوں کا قیدی ہے لینا پند کیا اور یہ تباہی دانی فعل تھا اس سے یہ صیبت پڑی۔ میں اپنی حالت سے حضرت عمر بن خطاب کا قول نقل کیا ہے کہ اہل کے دن مسلمانوں کو اس حرکت کی مراد ہی تھی جو پہلے یہ کہ ان کی حق نہ قیدیوں کا قیدی ہے لے لیا تھا (ستر قیدی) نے نہ کر دیا کہ لے گا تب یہ بلا کہ اہل کے دن ستر مسلمان مارے گئے اور صحابہ کو گھٹت ہوگی اور ستر ہندو صلی اللہ علیہ وسلم کا کافرانیت شہید ہوگی اور ستر مہاراجہ پر خود نوٹ (کرگز) کیا اور چروہ مہاراجہ پر خون بہنے لگا اور اللہ نے آیت اُولَئِكَ اَصْحَابُ الْفَيْضِ قُتِبَتْ نَسْرَ کَافِلِ فَرَمَلِ۔

ہنوی نے حضرت اُمّی دانی روایت سے بیان کیا ہے کہ جبرائیل نے آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا آپ کی قوم کی یہ حرکت اللہ کا پند ہوئی

عبداللہ بن مسعود نے اپنا لفظی روایت سے مراد نقل کیا کہ اہل کے دن ستر شہید ہوئے و ہر چار حضرت خزیمہ حضرت مصعب بن عمیر حضرت عبداللہ بن عباس حضرت عثمان بن عفان اور ابی (۶۶) انصاری لیکن ان دن جہان اور حاکم نے حضرت ابی بن کعب کا قول نقل کیا۔ ہم کہہ گئے کہ انصاری اور چار مہاراجہ شہید ہوئے (چار پادروسی) تم میں کا راجا ابوسفوی روایت میں آیا ہے اور ابولہول حافظہ پر لکھیں مہاراجہ حضرت حاطب ابن ابی کے آزاد کار و غلام سعد تھا اور چھ قیدیوں میں غلام علی تھے غلامی نے قادی کا قول نقل کیا ہے کہ انصاری نے زیادہ شہداء عرب کے کسی قبیلہ کے ہم کو مصوم نہیں ہم سے حضرت اہل شہ نے فرمایا تھا مہاراجہ کے دن ستر انصاری شہید ہو گئے اور ہر مہاراجہ کے دن ستر اور جنگ بیکہ میں ستر و جبرائیل کا

إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَمَا

يَكُنْ لَّكَ بِهِ مَكْرٌ شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ فَيَعْلَمُ مَا تُخْتَفَى

وَمَا يَكُنْ لَّكَ بِهِ مَكْرٌ شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ فَيَعْلَمُ مَا تُخْتَفَى

وَمَا يَكُنْ لَّكَ بِهِ مَكْرٌ شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ فَيَعْلَمُ مَا تُخْتَفَى

وَمَا يَكُنْ لَّكَ بِهِ مَكْرٌ شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ فَيَعْلَمُ مَا تُخْتَفَى

وَمَا يَكُنْ لَّكَ بِهِ مَكْرٌ شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ فَيَعْلَمُ مَا تُخْتَفَى

احد کی بصورت حال میں اللہ کی حکمت:

جس کو جب چاہے غالب اور جب چاہے مغلوب کر دے۔ مغلوب

ہوئے (۱)۔ حاضر ہو گئے اچھا مکان بڑا مسکن کے چائیس بڑی نکل کھڑے سے
 ہو گئے۔ فضیل بن نعمان کے ۱۳۰ نام تھے تھے غزالی بن مسرکوس، کعب بن
 مالک کو کچھ دوا دی، ۱۲ عطیہ بن کارکوس، غرض مسلمانوں نے اپنے انھوں
 کے معجز کی طرف توجہ کی تھی اور روزِ کرامت اٹھا گئے۔

عبداللہ بن ابی کوجواب:

ایمان حقیر دلائی ہیں کہ کعبہ اللہ بن پی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم میں ہمہ کلاب بیٹوں فرمایا نہیں۔

حضرت جابرؓ کو اجازت ملنا:

ایں احوال ارجمین مرقی فرمائی کہ حضرت جابر بن عبد اللہ
 نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے منہ میں نے دعا کی
 ہے کہ صرف اسی کو کعبہ ہوا۔ ساتھ میں نکل کر چلیں جو کل جنگ میں شریک
 تھے۔ ہر قسم کے شریک میں شریک ہو نہ کہ بڑا خواہ مخواہ خدا کی
 میرے بعد نے بھیجی تھی جلد میری مات پانچ ہزاروں کا گھرانہ مقرر کیا تھا اور کہا
 تھا کہ ان عورتوں کو گھنہ کی سرزدی ہر پرتی کے پونی چھوڑ جانا تیرے لئے
 مناسب ہے تیرے لئے اس برس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جلد
 پر جانے کے لئے تجھے اپنے لہو پر زنجیر بھیجے ہوئے سدا شایہ اللہ بھگت شہادت
 نصیب فرما۔ (۲) نہ میری جگہ تو ان کی عمر ملی۔ کعبہ کا اور میں شہادت کی آقا
 دغا ہوا۔ اس بھڑائی کی وجہ سے میں لڑکیوں کا گھرانہ ہو کر حرکت جہاد سے
 رو گیا اور اب مجھے گھرانہ چھوڑ کر شہید ہو گئے۔ اب یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم! مجھے اپنے جہاد کا جہاد کی جہاد سے روکتے ہو۔

ایں درخواست پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کو اجازت دے
 دی حضرت جابر کا بیان ہے کہ بہت سے ان لوگوں نے حج گزارا ان
 جہاد میں شریک نہیں ہوئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس روز
 نکلنے کی درخواست کی مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار کر دیا اور گزشتہ
 دن کے غیر حاضرین میں سے اس وقت سے کہنے کوئی نہ جانا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سزا میں کو ساتھ کے گردے سے نکلے۔
 ان لوگوں میں حضرت ابو بکر حضرت عمر حضرت عثمان حضرت علی حضرت طلحہ
 حضرت زبیر حضرت سعد حضرت عبدالرحمن بن عوف حضرت عبداللہ بن
 مسعود حضرت حذیفہ بن یمان اور حضرت ابوسبیحہ بن جراح بھی شامل تھے۔

حرام الا سدا:

۱۔ ہند سے نکل کر حرام الا سدا کے مقام پہنچے۔ یہ مقام حدیث ہے آج

میں سے فاصلہ پر راستہ ہے۔ اب میں ہاتھ کو دھو کر کھڑے ہوا ہوں
 ہے۔ سعد بن جابر نے اس وقت سواری کے لئے اپنے تیار کیا کچھ جانور
 دیکھ کر نے گئے تھے اس لئے اس جگہ پہنچ کر کچھ کھانے کا تاریخ کو درمحل کے
 دن ۱۸ تاریخ کو انہوں نے تاریخ کے گئے (اور قیام کیا کیا)۔

دن میں انھوں نے اس جگہ کے کاغذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دے دیا
 تھا۔ شام ہوئی تو آگ جلانے کا حکم دیا۔ حسبِ حکم جو شخص نے آگ
 روشن کی اور کل پانچ سو سجا آگ روشن کی تھی (تاک کہ انہوں کو اور سے دیکھ
 کر مسلمانوں کی کثرت معلوم ہو)۔

عبداللہ بن ابی کوجواب:

معد غزالی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا۔ غزالی نے عرض کیا کہ
 وہ کافر سب تھے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں بدل رہے تھے۔
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کا معاہدہ تھا۔ وہ تھا کہ کوئی بہت رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم سے پرشیدہ نہیں رکھتے تھے۔ معد غزالی نے کہا (جو اسلی
 اللہ علیہ وسلم ابجو مصیبت آپ پر ہوا آپ کے ساتھیوں پر پڑی اس کا حکم کو دیا
 دیکھا۔ جہاں دنی خواہش تھی کہ اللہ (اس سے) آپ کو چاہے رکھتا۔

مسجد کی ابو مسلمان کو رپورٹ:

اس کے بعد یہاں سے نکل کر مسجد ابوسنیان کے پاس درواہ میں پہنچے۔
 شریکوں نے کوٹ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا
 اور انہوں نے کہا تھا کہ مسلمانوں کے بڑے بڑے ساتھیوں کو لے کر وہاں کو
 تو ہم قسم کر بیچے ہیں اب لوٹ کر اپنی لوگوں پر حملہ کر کے ان کی طرف سے
 بالکل بے کم ہو جائیں گے۔ ابوسنیان نے جو مسجد کو کھانا تو چھوڑا اور کہا
 غیر ہے مسجد نے کہا (جو اسلی اللہ علیہ وسلم) اور ان سے ساتھی باقی بڑی فوج
 لے کر نہادی قوش میں نکلے ہیں کہ اتنی فوج میں نے کبھی نہیں دیکھی۔ دوسری
 حالت میں رہے ہیں۔ بولبول اس روز جنگ میں شریک نہیں ہوئے تھے وہ
 اب ان سے ساتھ آگئے ہوئے ہیں اور اپنی گزشتہ حرکت پر پشیمان ہیں۔ ان
 کے کھانا تھا۔ اور اپنا کاشہ یہ قدر کے کھانے کبھی ابی ہوا نہیں دیکھا
 سنیان نے کہا کہ یہ جہاد ہو گیا کہ یہاں ہے۔ مسجد نے کہا خدا کی قسم میرے
 خیال میں تم کوٹ کر نے کبھی نہ پاؤ گے کہ وہاں کی بیٹیاں تم کو قتل کر جائیں
 گی۔ ابوسنیان نے کہا خدا کی قسم یہ تو یہ فیصلہ کر چکے تھے کہ وہاں کران پر حملہ
 کر دیں تاکہ ان کے باقی لوگوں کو بھی جو سے کھانا کھائیں۔ مسجد نے کہا
 میں تم کو اس حرکت سے روکتا ہوں۔

توکل کے فوائد:

مشائخ و علماء نے **(حَسْبُكَ اللَّهُ وَفَضَّلَكَ)** پر بڑے فوائد میں لکھا ہے کہ اس آیت کو ایک بڑا مرتبہ چار اہمان و امتیاز کے ساتھ پڑھا جائے عہدہ مانگی جائے تو اللہ تعالیٰ دیکھ فرمائے تو اللہ رکھ دھارے کے وقت **(حَسْبُكَ اللَّهُ وَفَضَّلَكَ)** کا پڑھنا عار و عیب ہے۔ یہ حدیث بخاری و ترمذی کی تعریف

تہذیبی کی تعریف حدیث و تعریفات سے لی گئی لیکن سب سے زیادہ جامع تعریف وہ ہے جو حضرت ابی بن کعبؓ نے حضرت عمرؓ کے سامنے کر کے پڑھائی۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا تھا کہ تیری کیا ہے؟ حضرت ابی بن کعبؓ نے فرمایا کہ ابراہیمؑ میں انجی آپ کا ایسا دوست ہو چکی گا کہ وہ گناہ کا گناہ سے بچے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تیری وہ کیا ہے؟ حضرت ابی بن کعبؓ نے فرمایا کہ ایسے موقع پر آپ نے پڑھ لیا کیا؟ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ دامن سمیت لئے اور نہایت امتیاز سے چلا۔ حضرت ابی بن کعبؓ نے فرمایا کہ اس تعویذی ای کام سے آپ نے خلیفہ راشدین میں لکھا ہوں کہ کانٹوں سے بھری چڑی ہے۔ اس لئے دنیا میں اس طرح چلاؤ و زندگی گزارنا چاہئے کہ دامن کانٹوں کے کانٹوں سے نہ آئے۔ ای کام کا نام توکل ہے۔ جو سب سے زیادہ جتنی سہا ہے۔

حضرت ابو دزدہؓ آپ شہر اکبرؓ پر مدد کرتے تھے۔

يُغْفِرُ الْمُنَافِقِينَ لَا تَدْفَعُهُمْ وَ خَالِي

وَقَوَى إِلَهُهُ أَفْضَلُ مَا اسْتَغَاذَا

یعنی ترک اپنے وعدی کا کہے کہ مال سے پیچھے نہ رہے۔ جیسے اس حدیث کے تعویذی سب سے بڑھ کر یہ ہے۔ "وَسَارِ الْوَسْوَ"

وَأَقْبَلُوا بِمَعُونَةِ اللَّهِ وَفَضَّلَهُمْ

یہ حدیث ان مسلمانانہ کے صفت اور فضل

بِسْمِهِمْ مَنُوءَةٌ وَأَبْغَوْا إِضْوَآنَهُ

انہما ساتھ ہند نہ ہیں لیکن ان کو اللہ نے ہونے والی عرش کے

وَاللَّهُ ذُو فَضْلٍ عَظِيمٍ

اور اللہ بڑا فضل دہا ہے

مہر سے نہ قوس سے صدقہ سے نہ شہرہ سے قبول کرہ میں ان اور اس کے ہاتھوں پر۔ انہما بجا اور تمام سزا و عذاب و عذاب و عذاب پر سے

ابو سفیان کا پیغام:

اسی اثناء میں کہ خیابان کی طرف سے میرا بھائی کے ساتھ ہوا کہ میرے ابو سفیان نے چار پھا کیوں کا وہ ہے۔ سارا دن نے تباہ کر دیا کہ اپنے جانے جا رہے ہیں۔ ابو سفیان نے کہا کیا تم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جویریہ کی طرف سے ایک پیغام پہنچاؤ گے۔ گو کہ اس کام پر وہ ناکارہ تھے کہ میں کل حکاکا میں تہا۔ انہوں نے کشمکش اور ان کے سارا دن نے کیا ہاں۔ ابو سفیان نے کہا جب تم کہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس پہنچو تو اس (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اطلاع دیجئے کہ میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ تم (صلی اللہ علیہ وسلم) اور اس کے ساتھیوں کی طرف تشریف لے جاؤ کہ جو کہ باقی رہے ہیں ان کی بیعت کی کہ میرا۔ یہ پیام بھیجئے کہ وہ ابو سفیان لے کر چلا گیا اور سارا دن نے جا کر مہاجرہ و مدائن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اطلاع دے دی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **(حَسْبُكَ اللَّهُ وَفَضَّلَكَ)** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پیغام اور ۱۸ اور ۲۰ ہجری میں اور بعد تک قیام کیا اور بعد سے آیت (۱۸ اور ۲۰) اذلی زلی کی۔ جو قصہ طبری جو اسباب ظاہر و دہرہ یہ بھی خدا کا انعام ہیں۔ ان کو ترک کر دینا اس کی بھاری ہے۔ وہ کہ اسباب کے لئے توکل کرنا مستحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھا ہے۔ دلی محبوب الہی اور وہ بعد اور سمجھ جاسکتا ہے۔ اور صحیح بات کہی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ایک والدہ میں وہی آیت

(حَسْبُكَ اللَّهُ وَفَضَّلَكَ) کے بارے میں واضح طور پر ارشاد فرمایا ہے:

خوف من الماء فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دو شخصوں کا مقدمہ آیا۔ آپ نے ان کے درمیان فیصلہ فرمایا۔ یہ فیصلہ جس شخص کے خلاف تھا اس نے فیصلہ نہایت سکون سے سنا اور یہ کہنے لگے کہ **(حَسْبُكَ اللَّهُ وَفَضَّلَكَ)** حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کو میرے پاس لانا اور فرمایا

"یعنی اللہ تعالیٰ ہاتھ جو توڑ کر جینے جائے گا تو پھندہ کرتا ہے بلکہ تم کو چاہئے کہ تمام دشمن و غبار کو بھری جگہ عاجز ہو جائے اس وقت کہ" **(حَسْبُكَ اللَّهُ وَفَضَّلَكَ)**

کہ اگر آپ شریعت پر عمل کریں، تو میں آپ کو اللہ کی طرف سے جو کچھ چاہوں گا، وہ آپ کو عطا کر دوں گا۔

ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمْتُمْ اَيْدِيَكُمْ وَلَنْتُمْ لَكُمْ اَنْفُسَكُمْ
 بِمَا قَدَّمْتُمْ اَيْدِيَكُمْ وَلَنْتُمْ لَكُمْ اَنْفُسَكُمْ
 بِمَا قَدَّمْتُمْ اَيْدِيَكُمْ وَلَنْتُمْ لَكُمْ اَنْفُسَكُمْ

اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو کچھ چاہا، وہ آپ کو عطا کر دیا۔

اور اگر آپ اللہ کی طرف سے جو کچھ چاہیں، وہ آپ کو عطا کر دے گا۔

لَا تَدْرِي لَكُمْ اَلَا
 لَمْ يَكُنْ لَكُمْ اَلَا
 لَمْ يَكُنْ لَكُمْ اَلَا
 لَمْ يَكُنْ لَكُمْ اَلَا

اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو کچھ چاہا، وہ آپ کو عطا کر دیا۔

اور اگر آپ اللہ کی طرف سے جو کچھ چاہیں، وہ آپ کو عطا کر دے گا۔

جانتے ہو کہ اگر آپ اللہ کی طرف سے جو کچھ چاہیں، وہ آپ کو عطا کر دے گا۔

سَمَكْتُبُ مَا قَالُوا وَقَتْلَهُمُ اَزْوَاجَهُمْ
 حَتَّىٰ يَضْلُوْا فَاُولٰٓئِكَ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ اَنْفُسٌ
 فَاُولٰٓئِكَ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ اَنْفُسٌ

اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو کچھ چاہا، وہ آپ کو عطا کر دیا۔

فَیْسُ مَا یَشْرُونَ

سو کہ جسے وہ خریدتے ہیں

یہودی علماء :

تاکہ ظالم الی کتاب سے جہ لیا گیا تھا کہ جو احکام و بیانات کتاب اللہ میں ہیں انہیں صاف صاف لوگوں کے سامنے بیان کریں گے اور کئی بات نہیں چھپائیں گے۔ نہ یہ بھیجیں گے کہ ان کے مقلد ہیں گے، مگر انہیں نے ذرا نہ دیکھا اور نہ کیا کہ تھوڑے سے طبع کی خاطر سب جہ و بیان تو نہ کر دیا کہ مثریت بدل دے۔ آیات اللہ میں حکمی و سنوی تحریرات ہیں جس چیز کا ظاہر نہ سب سے زیادہ ضروری تھا یعنی فقیر آخر اثر ان کی بشارت والی کتب سے زیادہ چھپا دیا جس قدر مال قرآن کرنے میں مل کر رہے ہیں سے بڑھ کر سلم قرآن کرنے میں کچھ دیکھی۔ اور اس کیجی کا کشتہ بھی مالی اچھا اور محتاج نہ پایا کی محبت کے ساتھ کچھ نہ تھا۔

یہاں شرف مسلمان اہل علم کو کچھ نہ یاد یا کہ تم دنیا کی محبت میں پھنس کر ایمان نہ کرنا۔ و غیرہ ایسی باتیں

علم چھپانے کی سزا :

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی قصہ سے کوئی ایسی علم کی بات پہنچی جائے جس کو وہ جانتا ہو اور وہ چھپائے رکھے تو اہمیت کے بعد اس کے ساتھ میں آگ کی لگام دی جائے گی۔ اور احمد و ابی یوسف صحیحین انہی نے یہ حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

حسن بن عمار اور امام زہری کا واقعہ :

یعنی یہ لکھا ہے کہ حسن بن عمار نے بیان کیا کہ میں زہری کے پاس اس زمانہ میں گیا جب انہوں نے حدیث بیان کرتا چھوڑ دیا تھا۔ میں نے من کوہ و زہری پر لیا اور کہا کہ تم آپ مناسب سمجھیں تو مجھ سے کوئی حدیث بیان کریں۔ بولے کہ تم کو مسلم بن الحجاج نے حدیث بیان کرنی چھوڑ دی ہے۔ میں نے کہا یا تو آپ بیان کریں یا مجھ سے آپ سے ایک حدیث بیان کروں۔ بولے کہ میں نہیں کروں۔ میں نے کہا کہ تم مجھ سے علم میں حیلے نہ لگائی جزا کے عواطف سے چاہن آئے۔ جزا نے کہا کہ میں نے حضرت علی بن علی طالب سے ظاہر فرما دیا ہے جسے کمال اللہ نے چاہا ہے علم چھپانے کا جہاد میں ثابت ہو گیا جس کا جب علماء سے علم کھانے کا وعدہ نہ لیا۔ پھر زہری نے مجھ سے چالیس حدیثیں بیان کیں۔ خطائی سے آگئی تھیں میری یہ حدیث

حدیث کی سند سے اس کا سامان کی روایت سے لکھی ہے اور سند فقروں میں حضرت علی کریم اللہ علیہ السلام سے یہ حدیث صرف عاصم سے ہے۔ و غیرہ جی

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْغُونَ بِمَا آتَوْا أَنْ يُمْسِكُوا

تو نہ سمجھو کہ جو لوگ خوش ہوئے ہیں اپنے سے

أَنْ يُمْسِكُوا وَابْتَاعُوا بَعْلًا وَلَا تَحْسَبَنَّكُمْ

اور خریدتے ہوئے ہیں بے کس کے جو بہت کم

بِمَقَادِيرِ الْبَضَائِجِ وَلَكُمْ عَذَابٌ

ان کو کچھ قیمت جسے خدا بے ارادہ ان کے لئے ہے عذاب ہے

الْكَبِيرُ

بڑا ک

یہودی قریب کا رو :

یہود اسکے علم ہاتھ اور چشم کھاتے اور نظیر صلی اللہ علیہ وسلم کی صلاحات و بیانات جان بوجھ کر چھپاتے تھے۔ پھر خوش ہوئے کہ وہابی چلا گیا کہ کوئی پڑھ نہیں سکا اور اس پر کچھ کیڑوں کی طرف توجہ کریں کہ ۲۰ سے عالم اور دینداروں پرست تھا۔

منافقین کا حال :

دوسری طرف منافقین کا حال بھی ان کے مشابہ تھا۔ جب جہاد کا موقع آتا اگر میں چھپ کر بیٹھتا ہے اور وہی اس حرکت پر خوش ہوئے کہ انکو کیسے جان پہنچی۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم جہاد سے انہیں شریک لاتے تو غیر شریک کے ہونے کے لئے پیش کر کے حاجے کہ آپ سے اپنی قریب کرنا کہیں ان سب کو دیکھا کہ آپ سے انہیں انکار تھا ثلث مرتبہ انہیں عذاب سے چھڑا دیا عینیں۔ اہل انہیں لوگ دنیاوی میں نصیحت ہوتے ہیں اور کسی وجہ سے یہاں تک سمجھتے ہیں کہ انہیں کسی حد سے نہیں چھوڑ سکتے۔

مسلمانوں کو تنبیہ :

(تنبیہ) آیت میں کہ تم کہو یہود منافقین کا ہے لیکن مسلمانوں کو بھی شائبہ کے برائے کام کر کے خوش نہ ہوں۔ بلکہ ان کے انکار نہیں چھوڑنا اور جو احکام ہم کیا ہیں ان پر تحریف کے امیدوار نہ ہیں۔ بلکہ انہیں کرنے کے بعد بھی دین سرکاری کی باتوں نہ سمجھیں۔ و غیرہ جی

(جیسے عصاۃ موسیٰ) ان کے لئے عصا، کہ اجازت دی جائے گی کہ
سجاد کر کے بیٹھائیں، وہ اس کے خلاف نہیں، بلکہ آیات و احادیث
مجھ سے ثابت ہے۔ (ختم علیہ السلام)

حضرت کا حق یہ تھا کہ سجاد کر کے مقابلہ میں طاقت سے رخ
کرتے کا قصور ہی نہیں ہو سکتا، اور نہ تہذیب کا عار ہونا لازم آئے گا لہذا جڑ بن
محنت و محبت کے مطابق ہے لیکن اس سے شفاعت کی تلقین نہیں ہوتی (کیونکہ
شفاعت سے ملکہ مصیبت موت کے ساتھ نہیں ہوتا) (ختم علیہ السلام)

رَبَّنَا إِنَّا أَمُوتُ وَأَحْيَا أَمَّا الْحَيَاةُ فَلَا أَعْلَمُ
اے اللہ! ہم مر جاتے ہیں اور زندہ ہوتے ہیں، مگر زندگی کے بارے میں میں کوئی علم نہیں ہے۔
أَنْ أَمُوتَ أَوْ أَحْيَا لَا أَعْلَمُ
اے اللہ! کہہ دیجئے کہ میں مر جاؤں یا زندہ رہوں میں کوئی علم نہیں ہے۔

ایمان کا معاوی:

یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جنہوں نے نبی ہوئی، آواز سے دنیا کو
پکارا، پھر ان کریم جنس کی آواز کو گھر میں بھی گئی۔ (ختم علیہ السلام)

میں کہتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضور فرماں سننا ایسا
ہے جیسے کسی نے خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سالہ یعنی روز و رات
جس طرح منیدہ یقین ہوتا ہے اسی طرح اگر کوئی فرماں تو اس کے ساتھ
کسی کے پاس پہنچے تو وہ بھی خود زبان مبارک سے سننے کی طرح منیدہ
یقین ہے، پکارنے والے کو سنا، پکارنے والے کے قول کو سنا نہیں
فرمایا۔ کیوں؟ سننے کی قوت تھانے کے لئے جیسے معاویہ کو گھر و گھر کیا،
معاویہ کی عظمت ظاہر کرنے کے لئے پھر اس کی عا کو ایمان کے ساتھ
تھپکے کیا۔ معاویہ اور اس کی حرجہ عظمت جان کرنے کے لئے کوئی
ایمان کے لئے پکارنے والے سے فریاد و با عظمت معاویہ اور کھائے
ایمان سے جدا کر کوئی خدا ممکن نہیں۔ (ختم علیہ السلام)

فَإِنَّمَا أَمْرٌ بِالْإِيمَانِ
فقط ایمان کے لئے

نہیں۔ اہل حق (اشاعرہ) نے سابقہ کے وجود کو ثابت کرنے کے
لئے اسی مسئلہ کو اساس قرار دیا ہے اور صراحت کی ہے کہ کھانسی اشیاء
(یعنی کائنات ارضی و مادی کی تخلیق) ۴۰ بات ہیں صرف و حکم کی
آفرینہ و نہ خلق کی تراشیدہ نہیں ہیں، اور ان کا ظلم واقعی ہے بعض
فرضی اور خارجی نہیں ہے ہاں موشافہ کا قول اس کے خلاف ہے
ان کے نزدیک سارا عالم ایک فرضیہ تصور ہے کسی چیز کی کوئی واقعی
حقیقت اور خارجی وجود نہیں۔ اس قہر میں اہل حق کے قول کی
صراحت ہے۔ اور اگر آیات میں باطل یعنی سرسراہ ہوتا تو آیات
کا مطلب یہ ہو گا کہ اے اللہ! تو نے اس کو بیکار اور بھل نہیں بنایا
بلکہ اس کی تخلیق میں تیری حکمت و عظیمہ کار فرما ہے اس کا وجود تیری
محنت کی دلیل اور حرجی شہر و طاقت کا موجب ہے۔

(مُتَعَلِّقَاتُ هَذَا) میں اشارہ؟ میں اور زمین کی طرف ہے اے
اشارہ خدا کو اس لئے کیا کیا؟ آسمان و زمین کے مجموعہ سے مراد ہے ان کا
وجود جس پر ادنیٰ کا مطلب فوراً کرتے ہیں پس اس لئے کہ ان کا مجموعہ مخلوق ہے
یا اشارہ خلق کی طرف ہے اور خلق یعنی مخلوق کے باطن یعنی تخلیق ہے
(یعنی اگرنا) یہ بھی ممکن ہے کہ آسمان و زمین کے ہر ذرہ کی پیدائش کی طرف
اشارہ ہو۔ (مُتَعَلِّقَاتُ هَذَا) تو کیا ہے۔ (ختم علیہ السلام)

رَبَّنَا إِنَّا أَمُوتُ وَأَحْيَا أَمَّا الْحَيَاةُ فَلَا أَعْلَمُ
اے اللہ! ہم مر جاتے ہیں اور زندہ ہوتے ہیں، مگر زندگی کے بارے میں میں کوئی علم نہیں ہے۔

پھر جس جگہ وہ روز قیامت ہے گا اس قدر رسول مجھ سے اوروں سے
واقعی رسوائی صرف کھد کے لئے جن آیات میں عام مومنین سے فری
(رسوائی) کی لگائی گئی ہے وہاں یہی معنی سمجھئے جائیں۔
حضرت جابر نے فرمایا کہ میں نے رسول کو اس سے مراد ہے وہ
آسمانی۔ (ختم علیہ السلام)

وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ
اور ظالموں کو کوئی مددگار نہیں ہے۔

خاتم یعنی سرحد و سرحد میں لانا ہے، کوئی حمایت کر کے چاہیں ملک
مسئلہ شفاعت:
ہاں جن کو اللہ میں یا آخر میں چھوڑنا اور سالہ کر دیا ہے حضور ہوگا

